مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا
مُؤطا اِمام محمدؒ مترجم
تصنیف:
الامام محمد الشیبانی
ترجمہ
محمد حسین صدیقی
استاد حدیث جامعہ بنوریہ کراچی
ناشر:
مکتبہ حسّان
اسٹاکسٹ
مکتبۃ البخاری
گلستان کالونی نزد صابری پارک لیاری ٹاؤن کراچی
فون: 2520385
2529008
0300-2140865

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

موطا امام محمد

(مترجم)

تصنیف

الامام محمد الشیبانی

ترجمہ:

مولانا محمد حسین صدیقی صاحب
استاد حدیث جامعہ بنوریہ کراچی

اسٹاکسٹ: مکتبۃ البخاری کراچی

☆مکتبۃ البخاری گلستان کالونی لیاری ٹاؤن۔ کراچی فون :2520385-2529008

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... ترجمہ امام محمد الشیبانی

ترجمہ .... مولانا حسین صدیقی

اشاعت .... فروری 2005ء

پرنٹر .... نیو عماد پرنٹنگ پریس

ناشر .... مکتبہ حسان کراچی

باہتمام .... عبدالواحد قادری

اسٹاکسٹ ہول سیل ایجنسی ہولڈر
عبدالواحد قادری
فون: 2520385, 2529008 موبائل: 0300-2140865

☆ مکتبۃ البخاری گلستان کالونی لیاری ٹاؤن۔کراچی
☆ نور محمد کتب خانہ نوری آرام باغ۔کراچی
☆ میر محمد کتاب خانہ نوری آرام باغ۔کراچی
☆ قدیمی کتب خانہ نوری آرام باغ۔کراچی
☆ دارالاشاعت اردو بازار۔کراچی
☆ عباسی کتب خانہ جونا مارکیٹ۔کراچی
☆ ادارۃ الانور بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبہ قاسمیہ بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبہ لدھیانوی بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مظہری کتب خانہ گلشن اقبال۔کراچی
☆ اقبال بک سینٹر صدر۔کراچی
☆ مکتبہ عمر فاروقؓ شاہ فیصل کالونی۔کراچی
☆ مکتبہ نعمانیہ ۳۲۰ جی لانڈھی۔کراچی
☆ مکتبہ الانعامیہ اردو بازار۔کراچی
☆ بیت الکتب گلشن اقبال۔کراچی
☆ علمی کتاب گھر اردو بازار۔کراچی
☆ نور بک اسٹال بہار کالونی۔کراچی
☆ نیو فیضی کتب خانہ مرکزی مدنی مسجد۔کراچی
☆ مکتبہ علیؓ معاویہؓ سعید آباد بلال مسجد۔کراچی
☆ مکتبہ بنوریہ سائٹ ایریا۔کراچی
☆ مکتبہ بغدادی تھانہ لیاری۔کراچی
☆ مکتبۃ المعارف بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبہ الحبیب بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبۃ العلمیہ بنوری ٹاؤن۔کراچی
☆ مکتبہ دارالقرآن۔حیدرآباد
☆ حقانی کتب خانہ۔دودائی لاڑکانہ
☆ دارالشعور مکی دارالکتب۔لاہور
☆ دارالکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار۔لاہور
☆ مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار۔راولپنڈی
☆ دوست ایسوسی ایٹس الکریم مارکیٹ اردو بازار۔کراچی
☆ مکتبہ بیت القلم۔اسلام آباد

☆ مکتبۃ البخاری گلستان کالونی لیاری ٹاؤن۔کراچی فون: 2520385-2529008

کتاب النکاح

کتاب الدیات

کتاب الحدود فی السرقۃ

پیش لفظ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے لئے نور ہدایت قرآن کے بعد احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں اسی پر عمل کرنے میں نجات ہے اسی وجہ سے ہر دور مین لوگوں نے قرآن وحدیث کی خدمت کرنے کو اپنی سعادت سمجھی۔

شارح مشکوۃ ملاعلی قاریؒ اس بارے میں فرماتے ہیں۔

اهل الحديث هم اهل النبی

وان لم يصحبوا نفسه انفاسه محبوا

حدیث سننے اور سنانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں اگر حضور کی ذات سے شرف صحبت حاصل نہ کرسکے مگر آپ کے الفاظ سے تو بہرہ ورہو رہے ہیں۔

بہرحال قرآن وحدیث کے ساتھ شغف رکھنا خواہ کسی بھی نوع کا ہو یہ انسان کی بہت بڑی سعادت ہے۔

ان ہی فضائل کی وجہ سے جب بعض احباب نے بندے سے موطأ محمد جو امام ابوحنیفہؒ کے مایہ ناز شاگرد امام محمد کی تالیف وتصنیف ہے اس کے ترجمہ کرنے کو فرمایا تو بندے نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس کو قبول کرلیا کہ اللہ جل شانہ حدیث کی برکت سے اپنی رضاء اور مغفرت عطاء فرمادے۔ سادہ سلیس اور عام فہم ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ وہ احباب جو اردو سے اچھی طرح واقف نہ بھی ہو وہ بھی اس ترجمہ سے پوری طرح مستفید ہوسکیں۔

احادیث کے مطالعہ کرنے کے سلسلے میں حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کی یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ احادیث کا مطالعہ خالص علمی سیر وتفریح اور اضافہ معلومات کے طور پر نہ ہو بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایمانی ربط کو قوی اور تازہ کرنے کے لئے اور عمل کرنے اور ہدایت کے حصول کی نسبت سے کرنا چاہئے۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں التجاء ہے کہ امت محمدیہ کو قرآن وسنت والی زندگی نصیب فرمائے اور ایک بار پھر امت کو اسکی بہاروں سے سرفراز فرمائے آمین۔

فقط

محمد حسین صدیقی

استاد حدیث جامعہ بنوریہ

صاحب کتاب امام محمدؒ کے حالات

نام ونسب

ابوعبداللہ کنیت نام محمد والد کا نام حسن اور دادا کا نام فرقد ہے اور شیبانی جزیرہ شام میں جگہ ہے اس کی طرف منسوب ہے۔

ولادت

آپ کی ولادت ۱۳۲ھ مقام واسطہ میں ہوئی پھر اس کے بعد والدین کوفہ منتقل ہو گئے۔

تحصیل علم

تیرہ، چودہ سال کی عمر میں امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلسل چار سال خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا۔

امام ابوحنیفہؒ کے بعد امام ابو یوسفؒ، اوزاعی، مسعر، سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ علماء سے بھی علم حاصل کیا۔ امام محمد تین سال امام مالک کی خدمت میں بھی رہے۔

امام محمدؒ خود فرماتے ہیں "اقمت علی باب مالک ثلاث سنین او اکثر وسمعت منه سبع مائة حدیث" (کردری، ص۱۶۰)۔ میں امام مالک کے دروازے پر تین سال رہا یا اس سے کچھ زیادہ اور اس مدت میں میں نے سات سو حدیثیں سنیں۔

ذہانت

آپ کے ذہانت کی آپ کے تمام ہی اساتذہ نے تعریف کی۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مشرق سے اس نوجوان (امام محمد) جیسا عقلمند آدمی میرے پاس کوئی نہیں آیا۔

امام ذہبیؒ نے امام محمد کے بارے میں لکھا "وکان من اذکیاء العالم" دنیا کے عقلمند ترین انسانوں میں سے تھے۔

اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب امام ابوحنیفہؒ نے ان سے قرآن کے حفظ کرنے کو فرمایا تو انہوں نے سات دن میں پورا قرآن حفظ کر لیا۔

درس وتدریس

ابھی عمر بیس ۲۰ سال کی ہی تھی کہ درس دینا شروع کر دیا اور پھر اقصائے عالم کے گوشہ گوشہ سے تشنگان علم آ کر اس

چشمہ سے سیراب ہونے لگے۔(مناجات کردری ۱۶۲/۲)

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار ہے جن کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے چند مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں۔

امام شافعیؒ، ابوعبیدہؒ، قاسم بن سلامؒ، اسعد بن فراتؒ یحییٰ بن معینؒ، شعیبؒ بن سلیمان، علیؒ بن صالح المبرجائی، ابوزکریاؒ صمی بن صالح، موسیٰ بن نصیرؒ رازی، محمد بن سماعہؒ، شیخ بن جریرؒ، ہشام بن عبیداللہؒ اور عیسیٰ بن ابانؒ وغیرہ۔(معالم الایمان ۵/۲)

امام محمدؒ نے عورتوں کے لئے رات کا وقت رکھا ہوا تھا عورتیں بھی آ کر آپ سے استفادہ کرتی تھیں۔امام محمدؒ کی عادت یہ تھی کہ اپنے تلامذہ کی مالی امداد بھی خوب فرماتے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ اسدؒ بن فرات کو دیکھا کہ وہ پنسرے سے پانی پی رہے ہیں امام محمد نے اس کی وجہ معلوم کی تو انہوں نے نے صرف یہ کہا کہ میں مسافر آدمی ہوں پھر رات کے قوت میں امام محمدؒ نے اپنے خادم کے ساتھ اسی (۸۰) دینار ان کو بھجوا دیئے۔

امام شافعیؒ کی تو متعدد مرتبہ امداد کی۔

عراق کے زمانے میں ایک مرتبہ امام شافعی قرض کی وجہ سے نظر بند ہو گئے امام محمدؒ کو معلوم ہوا کہ تو فوراً قرض ادا کر کہ ان کو رہا کرا دیا۔(مناقب کردری ۱۵۰/۲)

امام شافعی خود فرماتے ہیں

"لیس علی منة فی العلم واسباب الدنیا مالمحمد" علم اور دنیاوی اسباب کے سلسلہ میں مجھ پر امام محمد کا جتنا احسان ہے اتنا کسی دوسرے کا نہیں ہے۔(۱۵۰/۲ کردری)

عادات واخلاق

اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت کو بہت جامع بنایا تھا اسی اخلاق وعادات کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز نظر آتے ہیں ان عادات میں چند صفات میں آپ سب سے زیادہ ممتاز تھے۔

۱۔ سخاوت ۲۔ بردباری (اپنے مزاج کے خلاف بات سن کر بھی برداشت کر جاتے تھے) ۳۔جرات وحق

گوئی آپ کے زندگی میں متعدد واقعات میں کہ آپ نے بغیر کسی خوف وخطر کے حق بات کا اظہار فرمایا۔ (کردری ۲/۱۵۴)

۴۔آخرت کا خوف، آپ کے آخرت کے خوف سے بہت ہی زیادہ لرزاں رہتے تھے۔۵۔عبادت، بہت زیادہ عبادت کرنے والے تھے آپ نے رات کو تین حصوں پر تقسیم کیا ہوا تھا ایک حصہ درس تدریس، دوسرا حصہ عبادت اور تیسرا حصہ آرام کے لئے۔

وفات

آخری وقت میں آپ کو قاضی القضاء بنا دیا گیا تھا اسی دوران خلیفہ ہارون الرشید کو مقام رے جانا ہوا ساتھ میں امام محمدؒ بھی تھے جب مقام رے میں پہنچے تو وہاں ہی ۱۸۹ھ میں ۵۸ برس میں اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔

تدفین

رے میں صیل طرک جو وہاں کا مشہور قلعہ ہے وہاں ان کی تدفین کی گئی۔

تصانیف

اس بات میں شک نہیں کہ آپ کی تصانیف بہت زیادہ ہے مگر یہ کہنا کہ آپ کی تعداد ۹۹۹ ہے کہ مبالغہ سے خالی نہیں اس کا جواب طاش بزدوی نے یہ دیا ہے کہ امام محمد جو کتابیں لکھنا چاہتے تھے اس کی فہرست کی یہ تعداد ہے اگر زندہ رہتے تو یہ سب کتابیں لکھتے۔ ابن ندیم وغیرہ نے آپ کی کتابوں کی تعداد ۲۳ تک شمار کی ہے۔ بہرحال آپ کی تصنیفی میدان میں ایک ادارہ کی برابر تصنیفی خدمت انجام دی ہے آپ کی تصانیف میں سے حسب ذیل کتابیں زیادہ مشہور ہیں اور یہی کتابیں فقہ حنفی کی اصل اصول خیال کی جاتی ہیں کیونکہ امام صاحب کے مسائل روایۂ ان میں مذکور ہیں کل مسائل جو آپنے قرآن وحدیث کی روشنی میں استنباط کئے ہیں (۱۰۷۰۱۰۰)

مبسوط

اس میں آپنے امام ابو یوسفؒ کے جمع کردہ مسائل کو نہایت بہترین انداز اور وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے اس کو اصل بھی کہتے ہیں کیونکہ آپنے اس کو سب سے پہلے تصنیف کیا ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک شخص جس کا نام حکیم تھا وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے کہا کہ جب ہمارے محمد اصغر کی کتاب ایسی ہے تو ہمارے محمد اکبر کی کتاب کیسی ہو گی۔

جامع صغیر

اس میں آپنے امام ابو یوسفؒ کی روایت سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے تمام اقوال لکھے ہیں۔اس کتاب میں کل (۱۵۳۲) مسائل ہیں جن میں سے (۱۷۰) مسائل میں اختلاف رائے بھی کیا ہے،اس کی تقریبا چالیس شروحات لکھی گئیں ہیں۔متقدمین کے یہاں فقہ میں یہی کتاب درس میں پڑھائی جاتی تھی۔

جامع کبیر

اس میں آپ نے امام ابوحنیفہؒ کے اقوال کے ساتھ امام ابو یوسفؒ اورامام زفرؒ کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں اور ہر مسئلہ کی دلیل لکھی ہے یہ جامع صغیر سے زیادہ دشوار ہے،بعد کے فقہاء نے اصول فقہ کے مسائل میں بھی زیادہ تر اسی کتاب پراعتماد کیا ہے،بڑے بڑے نامور فقہاء نے اس کی شرحیں لکھی ہیں اس میں سے ۴۲ کاذکر کشف الظنون میں موجود ہے۔

زیادات

جامع کبیر کی تصنیف کے بعد جوفروع یادآتے رہے وہ اس میں درج کئے ہیں اسی لئے اس کوزیادات کہتے ہیں۔

کتاب الحج

امام محمدؒ امام اعظمؒ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور تین برس امام مالکؒ کی خدمت میں رہے اسی دوران محمدؒ نے ان سے موطاً بھی پڑھی،اہل مدینہ کا طریقہ تفقہ جدا تھا بہت سے مسائل میں وہ لوگ امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف رکھتے تھے،امام محمدؒ نے مدینہ طیبہ سے واپس ہوکر یہ کتاب لکھی،اس میں پہلے فقہی باب باندھتے ہیں پھر اہل مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں اوراحادیث وآثاراور قیاس سے ثابت کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب راجح اور صحیح ہے۔

سیرؔ صغیر

یہ کتاب سیر پر ہے امام اوزاعیؒ نے اس کودیکھا تو تعریف کی مگر بطور طنز یہ بھی کہا کہ "اہل عراق کوفن سیر سے کیانسبت" امام محمدؒ نے یہ جملہ سنا تو سیر کبیر لکھنی شروع کی۔

سیرؔ کبیر

اس کوساٹھ ضخیم اجزاء میں مرتب کیااور تیاری کے بعد ایک خچر پرلدوا کر خلیفہ ہارون رشیدؒ کے پاس لیجانے کاارادہ

کیا خلیفہ کو خبر ہوئی تو اس نے ازراہ قدر دانی شہزادوں کو استقبال کے لئے بھیجا اور ان کو ہدایت کی کہ امام محمدؒ سے اس کی سند حاصل کریں۔ امام اوزاعی نے بھی اس محققانہ کتاب کی بہت تعریف کی۔

رقیات وغیرہ

رقہ کے قیام میں جو فقہ کا مجموعہ تیار کیا وہ رقیات کہلاتا ہے اسی طرح اور کتابیں مثلاً کیسانیات، جرجانیات، ہارونیات، کتاب النوادر، کتاب الکسب وغیرہ لیکن یہ کتابیں اصطلاح فقہاء میں ظاہر الروایۃ میں داخل نہیں مزید حالات کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(۱) تاریخ بغداد ۱۷۲/۲، (۲) بلوغ الامانی، (۳) مناقب کردری ۱۵/۲، (۴) جواہر مضیہ ۴۲/۲ (۵) معالم الایمان ۳/۲۔ (۶) مشذرات الذہب، (۷) تہذیب الاسماء للنوی، (۸) مفتاح السعادۃ ۱۰۵، (۹) البدایہ والنہایہ (بیروت) ۲۰۲/۱۰ (۱۰) معجم المؤلفین ۲۰۷/۹، (۱۱) مقدمہ تعلیق المجد ۲۸، (۱۲) انوار المسالک ۱۶۴، (۱۳) الفوائد البہیہ ۲۱۶، (۱۴) حدائق الحنفیہ ۱۶۵، (۱۵) وفیات الاعیان (دار الثقافۃ بیروت ۱۶۴/۵) (۱۶) اخبار ابی حنیفۃ وصاحبیہ (حسین بن علی مصری ۱۲۴)، (۱۷) العبر فی خبر من غبر (علامہ ذہبی ۳۰۲/۱)، (۱۸) میزان الاعتدال (علامہ ذہبی مطبعۃ السعادۃ مصر ۴۲/۳۔

موطأ امام محمد

ان تصانیف میں سے ایک مشہور تصنیف موطأ محمد بھی ہے۔

موطأ کتاب کی وجہ تسمیہ

موطأ یہ توطیہ کا مفعول ہے اہل لغت لکھتے ہیں کہ اس کے معنی روندنے، نرم اور آسان کرنے میں آتا ہے تو موطأ کا معنی روندا ہوا، تیار کیا ہوا، نرم کیا بنایا ہوا۔

کتاب کا نام موطأ اس لئے اس لئے رکھا گیا کہ اس کتاب میں لوگوں کے لئے احادیث اور مسائل نرم اور آسان طریقے سے بیان کئے گئے ہیں۔

درحقیقت موطأ امام محمدؒ یہ موطأ امام مالک ہی ہے امام مالک سے ان کے شاگردوں نے موطأ لکھی جو تیں طریقوں سے مروی ہیں کیونکہ ہرایک کے لکھنے میں کچھ نہ کچھ کمی بیشی ہوتی رہی ان میں سے سولہ ۱۶ نسخے زیادہ مشہور ہیں اور پھر ان

سولہ میں سے چند نسخے زیادہ مشہور ہیں۔ یحیؒ، ابن بکرؒ، ابومصعبؒ، ابن وہبؒ، امام محمدؒ،

سب سے زیادہ موطأ مالک کا جونسخہ مشہور ہوا وہ یحیی بن یحیی اندلسی الرمی ۲۰۴ کا ہے شرح لکھنے والوں نے اسی نسخہ کو سامنے رکھتے ہوئے شرح لکھی ہے۔

کیونکہ یحییؒ بن یحیی یہ امام مالکؒ کی خدمت میں آخری وقت میں حاضر ہوئے تھے اس لئے ان کا نسخہ زیادہ معتبر مانا جاتا ہے۔

دوسرا نسخہ

دوسری موطأ کا جو مشہور ہوا وہ امام محمدؒ بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ کا لکھا ہوا ہے۔ امام محمدؒ نے امام مالکؒ کی خدمت میں تین سال رہ کر یہ نسخہ لکھا۔

موطأ امام محمد کہنے کی وجہ

سوال یہ ہوتا ہے کہ موطأ امام محمدؒ یہ موطأ امام مالکؒ ہی ہے تو پھر اس کا یہ الگ نام کیوں رکھا گیا؟

جواب۔ امام محمدؒ نے اپنی موطأ میں بہت سے آثار و روایات اور مسائل کو امام مالکؒ کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی نقل کیا ہے ہے اس لئے اس کو مجازاً امام محمدؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے موطأ محمد کہہ دیا جاتا ہے۔

موطأ محمد میں روایات کی تعداد

موطأ امام محمدؒ میں احادیث مرفوعہ، موقوفات صحابہ، مسند و مرسل، روایات کی تعداد ۱۱۸۵ ہے ان میں سے ۱۰۰۵ تو امام مالک سے مروی ہیں اور ۷۵ دوسرے احباب سے ان میں ۱۳، امام ابوحنیفہؒ سے ۴ امام ابویوسف سے اور کچھ دوسرے احباب سے مروی ہے۔

موطأ امام محمد کی چند خصوصیات

(۱) سب سے پہلے ترجمۃ الباب یعنی باب کا مضمون قائم کرتے ہیں پھر اس ضمن میں امام مالکؒ سے کوئی مرفوع یا موقوف روایت کو لاتے ہیں اور وہ لفظ حدیث کے بجائے عموماً لفظ اثر استعمال کرتے ہیں اور لفظ اثر سے مرفوع اور موقوف دونوں طرح کی روایتیں نقل کرتے ہیں۔

(۲) ہر عنوان کی ابتداء باب یا کتاب سے اور کبھی کبھار لفظ ابواب سے کرتے ہیں جس جگہ پر نسخوں کا اختلاف دکھلانا مقصود ہوتا ہے وہاں پر لفظ فصل لکھ دیتے ہیں۔

(۳) ایک مضمون کی ایک یا چند حدیثیں نقل کرنے کے بعد فاخذ، یا بھذا ناخذ، کہہ کر اپنے مسلک کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

(۴) لفظ اخبرنا اور حدثنا میں کوئی فرق نہیں کرتے جبکہ دوسرے محدثین فرق کرتے ہیں امام محمدؒ اپنے شیوخ کی ہدایات کے نقل کرنے میں زیادہ تر لفظ اخبرنا کا استعمال کرتے ہیں شیوخ سے اوپر کے لوگوں کیلئے لفظ حدثنا استعمال کرتے ہیں۔

(۵) اپنی رائے کے ذکر کرنے کے بعد کبھی کبھار آخری میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو بھی وھو قول ابی حنیفة کہہ کر ذکر کر دیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ کی رائے کے ساتھ ابراہیم نخعیؒ اور کبھی اس کے ساتھ اَلْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا بھی کہتے ہیں جس سے مراد کوفہ، عراق کے تمام فقہاء کی رائے کا ذکر کرنا مقصود ہوتی ہے۔

۶۔ کئی مسائل کے بارے میں ہذا احسن، جمیل، مستحسن وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں ان الفاظ سے مراد سنت مؤکدہ اور کبھی سنت غیر مؤکدہ بھی مراد لیتے ہیں اور جب ینبغی کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو وہاں پر مراد سنت مؤکدہ یا واجب مراد ہوتا ہے اور جب "لا باس" کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد اس حکم کا جواز کا بتانا ہوتا تے ہیں۔

۷۔ اگر حدیث غیر مستند ہے تو اس کے لئے وہ لفظ "بلغنا" کا استعمال کرتے ہیں اس کو محدثین کی اصطلاح میں بلاغیات کہتے ہیں اور علامہ شامیؒ نے امام محمدؒ کے بلاغیات کے بارے میں لکھا ہے "ان بلاغاته مستنده" کہ امام محمد کی بلاغیات مستند ہوتی ہے۔

۸۔ موطأ امام محمدؒ میں کوئی موضوع حدیث نہیں ہے اگر چہ ضعیف روایات موجود ہیں مگر ان ضعیف روایات کو وہ متابعت یعنی اس جیسی متعدد روایات کو بیان کر دیتے ہیں جس سے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔ (مقدمہ موطأ امام محمد، تالیف مولانا عبدالحی فرنگی محلی)

کتاب الصلوٰة

بَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز کے وقتوں کے بیان میں ہے

١ .قَالَ مُحَمَّدُ بْنِ الْحَسَنِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍمَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَااُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَاكَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْعَصْرَ اِذَاكَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَاغَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءُ مَابَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَاِنْ نِمْتَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَانَامَتْ عَيْنَاكَ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَاقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَكَانَ يَرَى الْاَسْفَارَ فِي الْفَجْرِ وَاَمَّا فِي قَوْلِنَا فَاَنَا نَقُوْلُ اِذَازَادَ الظِّلُّ عَلَى الْمِثْلِ فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَزِيَادَةً مِنْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَدْدَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاِنَّهُ قَالَ لَايَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ.

١۔ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں امام مالک بن انس رضی اللہ نے یزید بن زیاد سے خبر دی جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے اور انہوں نے عبداللہ بن رافع سے روایت کیا جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابوہریرۃ نے فرمایا میں تجھے خبر دیتا ہوں، ظہر کی نماز ادا کرو جب تمہارا سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور عصر، جب تمہارا سایہ دوگنا ہو، اور مغرب، جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء تہائی رات سے قبل پھر اگر تو نصف رات تک سویا رہا تو اللہ کرے تمہاری آنکھ نہ لگے اور فجر کو اندھیرے میں ادا کرو۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں نماز عصر کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے اور وہ نماز فجر، سفیدی (تاخیر) میں پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ وقت عصر کے بارے میں ہماری رائے یہی ہے کہ جب سورج کے زوال سے لے کر سایہ یہ ایک مثل زیادہ ہو تو عصر کا وقت شروع ہو گیا۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عصر کا وقت شروع نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے۔

٢. اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ

٢۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی، وہ ابن شہاب زہری سے اور وہ

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ابھی دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرہ شریف میں ہی ہوتی تھی۔

۳. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی، وہ فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب زہری نے بتایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم ایسے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ کوئی قباء جانے والا جاتا اور جب واپس آتا تو اس وقت بھی سورج بلند ہوتا۔

۴. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ.

۴۔ حضرت امام مالک نے ہمیں خبردی انہوں نے فرمایا ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبردی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی بنوعمرو بن عوف کے ہاں جاتا تو انہیں نماز عصر ادا کرتے ہوئے پاتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَاخِيْرُ الْعَصْرِ اَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيْلِهَا اِذَا صَلَّيْتَهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تَدْخُلْهَا صُفْرَةٌ وَبِذٰلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِاَنَّهَا تُعْصَرُ وَتُؤَخَّرُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک عصر کی نماز میں تاخیر افضل ہے جلدی کرنے سے نماز عصر ایسے وقت میں ادا کرو کہ دھوپ چمکیلی اور روشن ہو، اس میں زردی داخل نہ ہوئی ہو۔ اس کے متعلق بہت سے آثار وارد ہوئے ہیں۔ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے اور بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ عصر کا نام اسی لئے عصر رکھا گیا کہ یہ نماز دیر اور تاخیر سے ادا کی جاتی ہے۔

بَابُ اِبْتِدَاءِ الْوُضُوْءِ

یہ باب ابتداء وضوء کے بیان میں ہے

۵. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَمَّارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ يَحْيٰى اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ اَبَا حَسَنٍ يَسْأَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدِ عَنْ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ

۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی وہ فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن مازنی نے اپنے والد حضرت یحییٰ سے خبردی اور انہوں نے اپنے دادا ابوحسن سے سنا کہ انہوں نے عبداللہ بن زید عاصم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے "کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں؟ کہ حضور صلی

تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مَقْدَمِ رَأْسِهِ حَتّٰى ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ مِنْهُ بَدَأَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "ہاں" پھر انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا، پھر کلی کی پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح سامنے کے حصے سے گردن تک پھر ہاتھوں کو واپس لائے جہاں سے مسح کرنا شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا حَسَنٌ وَالْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اَفْضَلُ وَالْاِثْنَانِ يُجْزِيَانِ وَالْوَاحِدَةُ اِذَا اَسْبَغَتْ تَجْزِئُ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمد فرماتے ہیں یہ طریقہ حسن ہے اور وضو تین تین بار افضل ہے اور جائز ہے دو، دو بار اور ایک بار بھی جائز ہے جب کہ اچھی طرح دھولیا جائے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فرمان ہے۔

۶. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلِ الْمَاءَ فِىْ اَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ.

۶۔امام مالک نے ہمیں بتایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالزناد نے حضرت عبدالرحمٰن الاعرج سے وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے صاف کرے۔

۷. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ.

۷۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں زہری نے ابوادریس خولانی سے حدیث بیان فرمائی اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی وضو کرے تو ناک صاف کرے اور ڈھیلوں سے استنجا کرے اسے چاہیے کہ طاق عدد ڈھیلے لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يَنْبَغِىْ لِلْمُتَوَضِّئِ اَنْ يَّتَمَضْمَضَ وَيَسْتَنْثِرَ وَيَنْبَغِىْ لَهٗ اَيْضًا اَنْ يَّسْتَجْمِرَ وَالْاِسْتِجْمَارُ الْاِسْتِنْجَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمد فرماتے ہیں، ہمارا اسی پر عمل ہے اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کلی کرے اور ناک صاف کرے اور ڈھیلوں سے استنجاء کرنا چاہئے اور استجمار سے استنجاء مراد ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

٨. اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَعِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًااِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي صَلٰوةٍ مَّاكَانَ يَعْمَدُواَنَّهٗ تُكْتَبُ لَهٗ بِاِحْدٰى خُطْوَتَيْهِ حَسَنَةٌ وَتُمْحٰى عَنْهُ بِالْاُخْرٰى سَيِّئَةٌ فَاِنْ سَمِعَ اَحَدُكُمُ الْاِقَامَةَ فَلَايَسْمَعُ فَاِنَّ اَعْظَمَكُمْ اَجْرًا اَبْعَدُكُمْ دَارًاقَالُوْا لِمَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ مِنْ اَجْلِ كَثْرَةِ الْخُطٰى.

٨۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی ،انہوں نے کہا ہمیں نعیم بن عبداللہ المجمر نے خبردی ، بیشک انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وضوکیا اوراچھا وضوکیا پھروہ نماز کے ارادے گھر سے نکلا ،تووہ گویا اس وقت تک نماز میں ہے جب سے نماز کاارادہ کیے ہوئے ہے۔بیشک اس کے ہرقدم پرنیکی لکھی جاتی ہے اوردوسرے پرگناہ مٹایاجاتاہے۔پس جب بھی کوئی تم میں سے اقامت سنے تووہ جلدی نہ کرے۔ بیشک تمہارے لئے زیادہ اجر ہے جس کامکان زیادہ دورہو۔انہوں نے دریافت کیااسے ابوہریرۃ ایسے کیوں ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایازیادہ قدموں کے باعث۔

بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

یہ باب وضومیں ہاتھ دھونے کے بیان میں ہے

(٩)اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَااسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهَا فِي وَضُوْئِهٖ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَايَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ.

٩۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی انہوں نے ابوالزناد سے اوروہ حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جب بھی تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتواسے چاہیے کہ وہ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَاحَسَنٌ وَهٰكَذَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْعَلَ وَلَيْسَ مِنَ الْاَمْرِ الْوَاجِبِ الَّذِيْ اِنْ تَارِكٌ اٰثِمٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمد فرماتے ہیں کہ یہی اچھا عمل ہے اورایسے ہی کرنا مناسب ہے لیکن یہ واجب نہیں کہ جس نے ترک کیاوہ گناہگار ہوجائے اوریہی قول امام ابوحنیفہؒ کاہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

یہ باب پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں ہے

(۱۰)اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَ لِمَاتَحْتَ اَزَارِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاخُذُ وُالْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

۱۰۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن محمد بن طحلاء نے حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا کہ ان کے والد نے بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ استنجا کے مقام کو پانی سے دھوتے تھے۔

امام محمد فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور ہمیں پانی سے استنجاء کرنا دوسری چیزوں کی نسبت زیادہ پسند ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

یہ باب شرمگاہ چھونے پر وضو کرنے کے بیان میں ہے

(۱۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبٍ بْنِ سَعْدٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ قُمْ فَتَوَضَّاءُ قَالَ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ.

۱۱۔ ہمیں امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت مصعب بن سعد سے روایت کیا کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے قرآن کریم اٹھانے کی خدمت انجام دیتا تھا ایک دن میں نے (شرم گاہ کو) کھجلایا تو آپ نے فرمایا شاید تو نے اپنی شرمگاہ کو چھوا ہے میں عرض کیا ہاں! تو انہوں نے فرمایا جاؤ اور وضو کرو میں کھڑا ہوا اور وضو کر کے واپس حاضر خدمت ہوا۔

(۱۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَهٗ اَمَا يُجْزِئُكَ الْغُسْلَ مِنَ

۱۲۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انہوں نے فرمایا ہمیں ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا انہوں نے اپنے والد ماجد کا معمول بیان فرمایا کہ

اَلْوُضُوْءِ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّی اَحْیَانًا اَمَسُّ ذَکَرِیْ فَأَتَوَضَّأُ.

وہ غسل کرتے تو پھر وضو فرماتے تھے حضرت سالم نے عرض کیا غسل کافی نہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں کافی ہے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں غسل میں اپنی شرمگاہ کو چھولیتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَاوَضُوْءَ فِی مَسِّ الذَّکَرِ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَفِیْ ذَالِکَ اٰثَارٌ کَثِیْرَةٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔اس پر بہت سے اثار ہیں۔

(۱۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ التَّیْمِیُّ قَاضِی الْیَمَامَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَکَرَهُ اَیَتَوَضَّأُ قَالَ هَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْ جَسَدِکَ.

۱۳۔امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایوب بن عتبہ تیمی یمامہ کے قاضی نے بیان فرمایا انہوں نے قیس بن طلق سے روایت کیا کہ ان سے ان کے والد نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمگاہ کو چھوجانے پر وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

(۱۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ عَنْ عُمَرِوالْمَکِّیُّ اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وَاَنْتَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ مَااُبَالِیْ مَسِسْتُهُ اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِیْ.

۱۴۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں طلحہ بن عمرو المکی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا۔کہ حضرت ابن عباسؓ نے حالت نماز میں شرمگاہ چھونے جانے کے بارے میں فرمایا میں اپنی شرمگاہ یا ناک کے چھونے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا۔

(۱۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنَا صَالِحٌ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءٌ.

۱۵۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابراہیم بن محمد المدنی نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ شرمگاہ کے چھونے جانے میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

(۱۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَدَنِیُّ اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیْدَبْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ لَیْسَ فِیْ مَسِّ الذَّکَرِ وُضُوْءٌ.

۱۶۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ابراہیم المدنی نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حارث بن ابی ذباب نے خبر دی کہ بے شک انہوں نے حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں شرمگاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱۷) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْالْعَوَامِ الْبَصْرِیُّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ قَالَ یَا اَبَا

۱۷۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں ابوالعوام البصری نے خبر دی، انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح سے ایک آدمی

مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَسَّ فَرْجَهُ بَعْدَمَاتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهُ فَاقْطَعْهُ قَالَ عَطَاءُ بْنِ اَبِي رِبَاحٍ هٰذَاوَ اللّٰهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ.

نے دریافت کیا کہا اے ابو محمد ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کا چھولیا ہو۔ تو اس اجتماع میں سے ایک آدمی نے کہا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اسے اتنا ناپاک سمجھتے ہو تو اسے کاٹ دو۔ اسی پر عطاء بن ابی رباح نے کہا خدا کی قسم یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہی قول ہے۔

(۱۸) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ مَااُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْطَرْفَ اَنْفِيْ.

۱۸۔ امام حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حضرت حماد سے خبر دی انہوں نے ابراہیم النخعی سے روایت کیا اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ناک اور شرمگاہ کے چھوجانے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔

(۱۹) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَااَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ ررحمہ اللہ نے حضرت حماد انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ بے شک حضرت ابن مسعود رضی اللہ سے شرمگاہ کے چھوجانے میں وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ نجس ہے تو اسے کاٹ دو

(۲۰) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَامُحِلُّ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اِنَّمَا هُوَبَضْعَةٌ مِّنْكَ.

۲۰۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مُحِلُّ الضَّبِّيُّ نے حضرت ابراہیم النخعی سے شرمگاہ کے چھوجانے کے بارے میں بیان کیا کہ بے شک وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

(۲۱) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَاسَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ اَحُكُّ جَسَدِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَمَسُّ ذَكَرِيْ فَقَالَ فَاِنَّمَا هُوَبَضْعَةٌ مِّنْكَ.

۲۱۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم الحنفی نے منصور بن معتمر سے خبر دی نے انہوں نے ابوقیس سے روایت کیا وہ ارقم بن شرجبیل سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دریافت کیا کہ میں نماز کے دوران اپنا جسم کھجلاتا ہوں اور اپنی شرمگاہ چھولیتا ہوں تو انہوں نے نے فرمایا بے شک وہ تیرے جسم کا حصہ ہے۔

(۲۲) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ

۲۲۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں سلام بن سلیم نے منصور بن

مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السَّدُوْسِيِّ عَنِ الْبَرَاءَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ كَمَسِّ رَأْسِهٖ.

معتمر سے خبر دی انہوں نے سدوسی سے اور وہ براء ابن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے شرمگاہ کو چھوا ہو تو انہوں نے فرمایا یہ ایسے ہی ہے جیسے اپنے سر کو چھونا۔

(۲۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُبْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدَانَ النَّخَعِيُّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُبْنُ يَاسِرٍ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ وَاِنَّ لِكَفِّكَ لِمَوْضِعًا غَيْرُهٗ.

۲۳۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں مسعر بن کدام نے عمیر بن سعد النخعی سے خبر دی انہوں نے کہا میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ پس وہاں شرمگاہ کے چھونے کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا بے شک وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے اور یقیناً تیری ہتھیلی تیرے تمام جسم کو چھوتی ہے۔

(۲۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ مِثْلُ اَنْفِكَ.

۲۴۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں مسعر بن کدام نے ایاد بن لقیط سے خبر دی انہوں نے براء بن قیس سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شرمگاہ کو چھونا اپنی ناک کے چھونے کے طرح ہے۔

(۲۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوْسٌ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَااُبَالِيْ اِيَّاهُ مَسِسْتُ لَوْاَنْفِيْ اَوْاُذُنِيْ.

۲۵۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مسعر بن کدام نے خبر دی انہوں نے ہمیں ابوظبیان سے قابوس نے حدیث بیان فرمائی وہ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے ہیں مجھے پرواہ نہیں ہے اس بات سے کہ میں شرمگاہ کو مس کروں اپنی ناک یا اپنے کان کو۔

(۲۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْكُدَيْنَةَ يَحْيٰى بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنِّيْ مَسِسْتُ ذَكَرِيْ وَاَنَافِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَفَلَاقَطَعْتَهٗ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ ذَكَرُكَ

۲۶۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں ابوکدینہ نے یحییٰ بن مہلب سے خبر دی انہوں نے اسحاق شیبانی سے اور وہ قیس عبدالرحمٰن بن ثروان سے مروی ہیں اور انہوں نے علقمہ سے روایت کیا وہ قیس سے فرماتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی کہ میں حالت نماز میں اپنی شرمگاہ کا چھولیتا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اس کو کیوں نہیں کاٹا پھر فرمایا

اِلَّا كَسَائِرِ جَسَدِكَ.

تیری شرمگاہ تیرے تمام جسم کے اعضاء کی طرح ہی ہے۔

(۲۷) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَيَحِلُّ لِيْ اَنْ اَمَسَّ ذَكَرِيْ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ مِنْكَ بِضْعَةً نَجِسَةً فَاقْطَعْهَا.

۲۷۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں یحیی بن مہلب نے اسماعیل بن ابی خالد سے خبر دی انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیا اور فرمایا کہ ایک آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر ہوا اور عرض کیا کیا میرے لئے حالت نماز میں شرمگاہ کا مس کرنا جائز ہے؟ تو حضرت سعدؓ نے فرمایا اگر تو جانتا ہے کہ تیرے جسم کا یہ حصہ ناپاک ہے تو پھر اس کو کاٹ دو۔

(۲۸) فَقَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ.

۲۸۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں ہمیں اسمعیل بن عیاش نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں جریر بن عثمان نے حبیب بن عبید سے حدیث بیان فرمائی اور وہ حضرت ابودرداءؓ سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابودرداء سے شرمگاہ کے مس کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک وہ بھی تیرے بدن کا ایک حصہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

یہ باب آگ سے تیارشدہ چیزوں کے استعمال پر وضوء کرنے کے بیان میں ہے

(۲۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ اَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۹۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمیں امام مالک نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں وہب بن کیسان نے حدیث بیان فرمائی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گوشت کھاتے دیکھا پھر انہوں نے بغیر نئے وضو کیے نماز ادا فرمائی۔

(۳۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عليه وَسَلَّمَ اَكَلَ جَنْبَ شَاةٍ ثُمَّ

۳۰۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی اور وہ عطا بن یسار سے بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ.

روایت کیا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی ران کھائی پھر نماز پڑھی اور آپ نے نیا وضو نہیں فرمایا تھا۔

(۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ تَعَشّٰی مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ.

۳۱۔ ہمیں امام محمد نے امام مالک سے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں محمد بن منکدر نے بیان کیا اور وہ محمد بن ابراہیم التیمی سے مروی ہیں اور وہ حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے رات کا کھانا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھایا پھر نماز ادا کی (اور نیا) وضو نہ کیا۔

(۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِیْ ضُمْرَةُ بْنُ سَعِیْدِ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَکَلَ لَحْمًا وَخُبْزًا فَتَمَضْمَضَ وَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ.

۳۲۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ مجھے ضمرہ بن سعید مازنی نے ابان بن عثمان سے خبر دی کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی پھر کلی کی اور دونوں ہاتھوں کو صاف کر کے منہ پر پھیرا۔ پھر نماز ادا کی اور نیا وضو نہ فرمایا۔

(۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ الْعَدَوِیَّ عَنِ الرَّجُلِ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ یُصِیْبُ الطَّعَامَ قَدْمَسَّتْهُ النَّارُ اَیَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ قَدْرَاَیْتُ اَبِیْ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثُمَّ لَایَتَوَضَّأُ.

۳۳۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے وضو کیا پھر آگ سے تیار شدہ کھانا کھایا تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے گا؟ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ پھر نیا وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ نُعْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلُّوا الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَزْوَارِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَبِهٖ فَثُرِیَّ

۳۴۔ امام مالک نے خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بنی حارثہ کے آزاد کردہ غلام بشیر بن یسار سے بیان کیا کہ انہوں نے سوید بن نعمان نے بتایا کہ وہ خیبر کے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے یہاں تک وہ مقام صہبا میں پہنچ گئے جو خیبر کے قریب واقع ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی پھر آپ نے توشہ طلب فرمایا۔ اس میں ستوں کے سوا کوئی چیز نہ پائی تو آپ نے ستو پانی کے ساتھ تیار کرنے کا حکم دیا پھر

لَهُمْ بِالْمَاءِ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

آپ نے نوش فرمایا اور ہم نے بھی کھایا پھر آپ نماز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَا وُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ اِنَّمَا الْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدَثِ فَاَمَّا دَخَلَ مِنَ الطَّعَامِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَمْ تَمَسَّهُ فَلَا وُضُوْءَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ آگ سے تیار کی ہوئی چیز کے کھانے پر نیا وضو ضروری نہیں اور نہ اس سے جو بغیر آگ میں پکائے چیز پیٹ میں جائے بلکہ وضو کے ٹوٹنے سے ہے۔ کھانا آگ سے تیار ہو یا نہ ہو اس پر کوئی وضو نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ يَتَوَضَّئَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

یہ باب مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں ہے

(۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُنَ جَمِيْعًا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حدیث بیان فرمائی نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّتَوَضَّأَ الْمَرْاَةُ وَتَغْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ اِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهٗ اَوْ بَدَاَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں کہ مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو اور غسل کریں چاہے پہلے عورت شروع کرے یا مرد اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّعَافِ

یہ باب نکسیر کی وجہ سے وضو کرنے کے بیان میں ہے

(۳۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَعَفَ رَجَعَ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا صَلّٰى.

۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ جب کبھی ان کی نماز میں نکسیر پھوٹتی تو وہ آتے اور وضو کر کے اپنی جگہ پر بغیر بات کیے لوٹ جاتے اور باقی نماز ادا فرماتے۔

(۳۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا یَزِیْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ اَنَّهٗ رَاٰی سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبَ رَعِفَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَاَتٰی حُجْرَةَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰی عَلٰی مَاقَدْصَلّٰی.

۳۷۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ان کی نکسیر پھوٹ پڑی۔ وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے آپ کے پاس پانی لایا گیا آپ نے وضو فرمایا پھر واپس آئے اور اپنی نماز کو مکمل فرمایا۔

(۳۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الَّذِیْ یَرْعَفُ فَیَکْثُرُ عَلَیْهِ الدَّمُ کَیْفَ یُصَلِّیْ قَالَ یُوْمِیْ اِیْمَاءً بِرَأْسِهٖ فِی الصَّلٰوةِ.

۳۸۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی نکسیر پھوٹے اور کثرت سے خون نکلے تو وہ کس طرح نماز ادا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے سر کے اشارہ سے نماز پڑھے۔

(۳۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِبْنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ رَاٰی سَالِمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یُدْخِلُ اِصْبَعَهٗ فِیْ اَنْفِهٖ اَوْاِصْبَعَیْهِ ثُمَّ یُخْرِجُهَا وَفِیْهَا شَیْءٌ مِنْ دَمٍ فَلْیَفْتِلَهٗ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَایَتَوَضَّأُ.

۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن المجبر بن عبدالرحمٰن ابن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ اپنی ناک میں ایک یا دو انگلیاں ڈالتے پھر نکالتے اگر اس میں خون کا اثر ہوتا تو صاف کرتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو نہ فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ فَاَمَّا الرِّعَافُ فَاِنَّ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ کَانَ لَایَاْخُذُ بِذٰلِکَ وَیَرٰی اِذَارَعُفَ الرَّجُلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَنْ یَّغْسِلَ الدَّمَ وَیَسْتَقْبِلَ الصَّلٰوةَ فَاَمَّا اَبُوْحَنِیْفَةَ فَاِنَّهٗ یَقُوْلُ بِمَارُوِیَ مَالِکٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَعَنْ اِبْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ یَنْصَرِفُ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَبْنِیْ عَلٰی مَاصَلّٰی اِنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ وَهُوَقَوْلُنَا وَاَمَّا اِذَاکَثُرَ الرِّعَافُ عَلَی الرَّجُلِ فَکَانَ اِنْ

امام محمد فرماتے ہیں ہم ان کے تمام اقوال سے دلیل پکڑتے ہیں لیکن نکسیر سے متعلق امام مالک بن انس کا اس پر عمل نہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی دوران نماز نکسیر کو دیکھتا ہے تو وہ خون کو صاف کر کے اور نماز ادا کرے لیکن امام ابوحنیفہؒ اس روایت پر عمل کرتے ہیں جسے انہوں نے عبداللہ ابن عمر اور سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ ایسا نمازی لوٹے پھر وضو کرے اور اگر اس نے کوئی بات نہیں کی تو سابقہ نماز پر بنا کرے اور یہی ہمارا قول ہے البتہ جس کا نماز کے دروان میں کثرت سے خون نکلے تو وہ سر کے اشارہ سے نماز ادا کرے اگر سجدہ کرنے سے خون جاری

اَوْ مَا بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً وَّاَجْزَأَهُ وَاِنْ كَانَ يَرْعُفُ كُلَّ حَالٍ سَجَدَ. وَاَمَّا اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ اِصْبَعَهُ فِيْ اَنْفِهٖ فَاَخْرَجَ عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ. فَهٰذَا لَا وُضُوْءَ فِيْهِ لِاَنَّهُ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا قَاطِرٍ وَاِنَّمَا الْوُضُوْءُ فِي الدَّمِ مِمَّا سَالَ اَوْ قَطَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (رحمه الله تعالىٰ).

ہوتا ہے۔اور اگر خون جاری رہتا ہے تو ہر حال میں سجدہ کرے۔ اور اگر کسی آدمی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی اور اس پر خون لگ جائے تو اس پر وضو نہیں اس لئے کہ یہ نہ جاری خون ہے اور نہ قطرہ قطرہ۔ بہر حال وضو اس خون کے باعث ہے جو جاری ہو یا قطرہ قطرہ ٹپکے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

یہ باب بچے کے پیشاب کے دھونے کے بیان میں ہے

(۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا جَاءَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَ عليه وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

۴۰۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ زہری نے ہمیں حدیث بیان کی عبید اللہ ابن عبد اللہ سے وہ ام قیس بنت محصن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جس نے ابھی کھانا کھانا نہیں شروع کیا تھا رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔حضور نے اسے اپنی گود میں لیا بچے نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپؐ نے پانی طلب فرمایا کپڑوں پر چھڑکا، مگر اسے دھویا نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ اِذَا كَانَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ وَاَمَرَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَغَسْلُهَا جَمِيْعًا اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

امام محمد فرماتے ہیں لڑکے کے پیشاب کے بارے میں رخصت آئی ہے جب کہ وہ ابھی کھانا نہ کھاتا ہو لیکن لڑکی کے پیشاب کو دھونے کا حکم ہے۔اور ہمارے نزدیک دونوں کے پیشاب کو دھونا ہی پسندیدہ ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ.

۴۱۔امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا لایا گیا۔اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوایا اور ان پر بہایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاخُذُ تُتْبِعُهُ اِيَّاهُ غَسْلًا حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہم عمل پیرا ہیں۔ہم دھونے کے لئے پانی لیتے ہیں اوراس پر پانی کو بہا کر صاف کر لیتے ہیں۔یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ

یہ باب مذی نکلنے کے بعد وضوء کے بیان میں ہے

(۴۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَبْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْمَرِ التَّيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَهٗ كَانَ اَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَاادُنٰى مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُ مَاذَاعَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ اِبْنَتُهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْأَلَهٗ. فَقَالَ الْمِقْدَادُفَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ اِذَاوَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْأَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

۴۲۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہا انہوں نے مجھے سالم ابوالنصر مولی عمر بن عبید بن معمر تیمی نے سلمان بن یسار سے روایت کیا اس نے مقداد بن اسود سے کہ انہیں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اس آدمی پر کیا لازم آتا ہے جو اپنی عورت کے پاس جاتا ہو اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہو ۔ مجھے حضور سے یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہے۔
حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کبھی کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ شرمگاہ کو دھولے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔

(۴۳)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُهٗ يَتَحَدَّرُ مِنِّيْ مِثْلَ الْخُرَيْزَةَ فَاِذَاوَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهٗ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْأَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

۴۳۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ مجھ سے مذی ایسے خارج ہوتی ہے جیسے موتی ۔پس جب کبھی تم میں سے کوئی ایسی کیفت سے گزرے تو وہ اپنی شرم گاہ کو دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ يُغسِلُ مَوْضِعَ الْمَذِيّ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ للّٰهِ تَعَالٰی.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مذی کی جگہ کو پاک کرلے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۴۴) اَخْبَرَنَامَالِکُ الصَّلْتُ اِبْنُ زُبَيْدٍ اَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ بَلَلٍ يَجِدُهُ فَقَالَ اِنْضَحْ مَاتَحْتَ ثَوْبِکَ بِالْمَاءِ وَالْهُ عَنْهُ.

۴۴۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں صلت بن زبید نے بیان کی حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ سے اس تری کے بارے میں سوال کیا گیا جو کپڑے کے نیچے پائی جائے۔ انہوں نے فرمایا تری کی جگہ پر پانی چھڑکو اور پھر کسی قسم کا گمان نہ کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ اِذَاكْثُرَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاَدْخَلَ الشَّيْطَانَ عليه فِيْهِ الشَّکَّ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب بکثرت آدمی سے ایسے ہو اور شیطان اسے شک میں ڈال دے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّايَشْرَبُ مِنْهُ السِّبَاعُ وَتَلِغَ فِيْهِ

یہ باب جس پانی کو درندے پیئے اور منہ ڈالے اس سے وضو کے بیان میں ہے

(۴۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيّ عَنْ يَحْيٰی بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَرَجَ فِی رَکْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُوبْنِ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْاحَوْضًا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعَ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ لَاتُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُعَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

۴۵۔ ہمیں امام مالک نے خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعۃ سے روایت کیا کہ تحقیق حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ چند سواروں کے ساتھ نکلے ان میں حضرت عمرو ابن عاص بھی تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایک حوض پر پہنچے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحب حوض سے دریافت کیا، کیا حوض سے درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے صاحب حوض ہمیں نہ بتایئے۔ کیونکہ کبھی ہم درندوں سے پہلے آتے ہیں کبھی وہ ہم سے پہلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيْمًا اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ ثُمَّ تَتَحَرَّكْ بِهِ النَّاحِيَةِ الْاُخْرٰى. لَمْ يُفْسِدْ ذَالِكَ الْمَاءَ مَاوَلَغَ فِيْهِ مِنْ سُبُعٍ وَلَامَا وَقَعَ فِيْهِ مِنْ قِذْرٍ اِلَّا اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى رِيْحٍ اَوْ طَعْمٍ فَاِذَا كَانَ حَوْضًا صَغِيْرًا اِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ فَحَرَّكَتِ النَّاحِيَةُ الْاُخْرٰى فَوَلِغَ فِيْهِ السِّبَاعُ اَوْ وَقَعَ فِيْهِ الْقِذْرُ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ اَلَّا يَرٰى اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَرِهَ اَنْ يُخْبِرَهُ وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حوض اتنا بڑا ہو کہ ایک طرف ہلانے سے دوسرے طرف حرکت نہ ہوتی تو درندے کے پانی پینے اور نجاست کے گرنے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ذائقہ اور بو نہ بدل جائے اور جب حوض اتنا چھوٹا ہو کہ ایک طرف حرکت سے دوسری طرف بھی پانی متحرک ہوتا ہو تو اس میں درندوں کو منہ ڈالنے یا نجاست کے واقع ہو جانے سے پانی پاک نہیں رہے گا۔ اس لئے اس سے وضو نہ کیا جائے۔ خبردار! کیا اس نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحب حوض کا بتانا مکروہ سمجھا اور اسے خبر دینے سے منع فرمایا اور بعینہ یہی قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

یہ باب سمندر کے پانی سے وضو کرنے کے بیان میں ہے

(۴۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطُّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ.

۴۶۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہا انہوں نے ہمیں صفوان بن سلیم نے سعید بن سلمۃ بن ارزق سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے مغیرہ بن ابی بردۃ سے روایت کی اور وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی اٹھاتے ہیں اگر اس سے ہم وضو کر سکتے ہیں؟ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے مردار اس کا حلال ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ مَاءُ الْبَحْرِ طُهُوْرٌ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ وَالْعَامَةِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ دوسرے پانیوں کی طرح سمندر کا پانی بھی پاک ہے امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول ہے نیز دوسرے علماء کا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(۴۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكٍ قَالَ فَذَهَبْتُ بِمَاءٍ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَبْتُ عليه قَالَ فَغسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَخْرُجُ يَدَيْهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيْ جُبَّتِهٖ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ قَدْصَلّٰى بِهِمْ سَجْدَةً فَصَلّٰى مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ فَفَرَغَ النَّاسُ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْاَحْسَنْتُمْ.

(۴۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَيْشٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَتَى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى.

(۴۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوْفَةَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَاصٍ وَهُوَاَمِيْرُهَا فَرَاٰهُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَيَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عليه

یہ باب ہے موزوں پرمسح کے بیان میں

۴۷۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے عباد بن زیاد جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے موقع پر حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ پانی لے کر گیا جب آپ واپس آئے تو میں نے پانی ڈالا آپ نے اپنے چہرہ انور کو دھویا پھر دونوں ہاتھ جبہ مبارک سے باہر نکالنے لگے مگر جبہ شریف کی آستینیں تنگ ہونے کے باعث ہاتھ باہر نہ نکال سکے پھر آپؐ نے جبہ مبارکہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح فرمایا اور موزوں کا مسح کیا جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اقتداء میں ایک رکعت نماز پڑھی جا چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باقی رکعت رہتی تھی ان کے ساتھ ادا فرمائی، اس کے باعث صحابہ کرام پریشان ہو گئے تو آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا۔

۴۸۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ قباء میں آئے انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی لایا گیا انہوں نے وضو کیا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر انہوں نے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا فرمائی۔

۴۹۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کی ہمیں نافع اور عبداللہ بن دینار نے بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گئے جبکہ وہ وہاں کے گورنر تھے حضرت عبداللہ ابن عمر نے دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح

فَقَالَ لَهُ سَلْ اَبَاکَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَيَّ فَنَسِيَ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَسْأَلَهُ حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ اَسَأَلْتَ اَبَاکَ فَقَالَ لَافَسَأَلَهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اِذَااَدْخَلْتَ رِجْلَيْکَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَاطَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ قَالَ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ.

کررہے ہیں توانہوں نے اس سے انکار کیا پس اس پر حضرت سعدؓ نے فرمایا جب تم جاؤ تو اس سلسلہ میں اپنے باپ سے دریافت کرنا مگر حضرت عبداللہؓ معلوم کرنا بھول گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے توانہوں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا آپؐ نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا تھا؟ جواب دیا نہیں۔ پھر حضرت عبداللہؓ نے سوال کیا توانہوں نے کہا جب تم اپنے پاؤں موزوں میں ڈالوں تو وہ پاک ہوں تو پھر ان پر مسح کرو حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا اگر چہ ہم میں سے کوئی قضا حاجت سے واپس آیا ہو فرمایا۔ ہاں! اگر چہ کوئی تم میں تمہارا قضائے حاجت سے ہی آیا ہو۔

(٥٠) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ بَالَ بِالسُّوقِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ دُعِيَ لِجَنَازَةٍ حِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّي عليه فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

۵۰۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمرؓ نے بازار میں پیشاب کیا پھر وضو کیا چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پنے سر کا مسح کیا پھر جب مسجد میں داخل ہوئے تو جنازہ کے لئے بلائے گئے پس آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز ادا کی۔

(٥١) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى اَبَاهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظُهُوْرِهِمَا لَايَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَاقَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْعَمَامَةَ فَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ.

۵۰۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ بیشک انہوں نے اپنے والد ماجد کو دیکھا وہ موزوں کے ظاہر پر مسح کررہے ہیں نہ کہ باطن پر انہوں نے کہا پھر انہوں نے عمامہ اتارا اور اپنے سر کا مسح فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَنَرَى الْمَسْحَ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا لِلْمُسَافِرِ وَقَالَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ لَايَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَامَّةُ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوٰى مَالِکٌ فِي الْمَسْحِ اِنَّمَا هِيَ

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان تمام روایات پر عمل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن رات کہتے ہیں اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں لیکن امام مالک بن انس فرماتے ہیں کہ مقیم موزوں پر مسح نہیں کریگا وہ آثار امام مالک سے ہی مروی ہیں کہ وہ مقیم کے

فِی الْمُقِیْمِ ثُمَّ قَالَ لَایَمْسَحُ الْمُقِیْمُ عَلَی الْخُفَّیْنِ.

لئے مسح جائز سمجھتے ہیں۔مگر پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہے کہ مقیم موزوں پر مسح نہیں کرے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارَ

یہ باب عمامہ اور دوپٹے پر مسح کرنے کے بیان میں ہے

(۵۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ قَالَ بَلَغَنِی عَنْ جَابِرِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَاحَتّٰی یَمَسَّ عَنِ الْعِمَامَةَ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَمَسَّ الشَّعْرَ الْمَاءَ.

۵۲۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حضرت حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ روایت پہنچی کہ ان سے عمامہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا اس وقت تک جائز نہیں جب تک بالوں کو پانی نہ چھوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۵۳)اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ رَاَیْتُ صَفِیَّةَ اِبْنَةَ اَبِیْ عُبَیْدٍ تَتَوَضَّأُ وَتَنْزِعُ خِمَارَ هَاثُمَّ تَمْسَحُ بِرَاْسِهَا قَالَ نَافِعٌ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ صَغِیْرًا.

۵۳۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں نے صفیہ بنت عبید کو دیکھا وہ وضو کر کے اپنا دوپٹہ اتار کر سر کا مسح کر رہی تھیں نافع فرماتے ہیں میں اس وقت بچہ تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَایَمْسَحُ عَلَی الْخِمَارِ وَلَاالْعِمَامَةِ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَسْحَ عَلَی الْعِمَامَةِ کَانَ فَتُرِکَ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دوپٹے اور عمامہ پر وہ مسح نہیں کرتے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ عمامہ پر مسح تھا پھر ترک کر دیا گیا یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

یہ باب غسل جنابت کے بیان میں ہے

(۵۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ اِذَااغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَنَضَحَ فِی عَیْنَیْهِ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ

۵۴۔ امام مالک نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں نافع ابن عمر سے حدیث بیان فرمائی کہ جب وہ غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اسے صاف کرتے پھر استنجاء کرتے پھر کلی کرتے، ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی آنکھوں

الْيُمْنٰى ثُمَّ الْيُسْرٰى ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهُ ثُمَّ اِغْتَسَلَ وَاَفَاضَ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِه.

پر چھینٹے لگارے پھر دایاں ہاتھ دھوتے پھر بایاں ہاتھ پھر اپنے سر کو دھوتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّا النَّضْحَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ وَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْعَامَّةِ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہمارا ان تمام باتوں پر عمل ہے سوائے آنکھوں پر چھینٹے مارنے کے کیونکہ یہ لوگوں پر غسل جنابت میں ضروری نہیں ۔یہی امام ابوحنیفہ امام مالک بن انس اور جمہور کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

یہ باب اس شخص کے متعلق جو رات کو جنبی ہوا ہو

(۵۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْتَسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ.

۵۵۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ ابن دینار سے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن عمرؓ سے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے رات کو غسل کی حاجت ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا وضو کرو شرمگاہ دھوڈالوں اور سو جاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ ذَكَرَهُ حَتّٰى يَنَامَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اَيْضًا.

امام محمدؒ نے فرمایا اگر وضو نہ کرے اور نہ ہی شرمگاہ کو دھوئے اور سو جاتے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۵۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السُّبَيْعِيُّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً فَاِنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ.

۵۶۔ ہمیں امام محمد نے کہا ،امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں خبر دی ابواسحاق السبیعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے اور وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کے پاس جاتے پھر پانی چھوئے بغیر سو جاتے اور جب رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوتے تو عمل زوجیت کو دہراتے اور غسل فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَرْفَقُ بِالنَّاسِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے کہا اس حدیث میں لوگوں کے لئے بہت سہولت ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

یہ باب جمعہ کے دن غسل کے بیان میں ہے

(۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

۵۷۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ کے لئے آئے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔

(۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

۵۸۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان فرمائی انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

(۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اِبْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.

۵۹۔ امام مالک فرماتے ہیں ہمیں زہری نے ابن سباق سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔ پس تم غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے اس میں کوئی نقصان نہیں ہے اور تم پر اس دن مسواک کرنا ضروری ہے۔

(۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِى الْمُقْبُرِيُّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ.

۶۰۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے مقبری نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جمعۃ المبارک کے دن ہر بالغ شخص جنابت کے غسل کی طرح غسل کرنا واجب ہے۔

(۶۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ كَانَ لَايَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا اغْتَسَلَ.

۶۱۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا مجھے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ نماز جمعہ کے لئے غسل کرنے کے سوا نہیں جاتے تھے۔

(۶۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ

۶۲۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا مجھے زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ سے خبر دی انہوں نے اپنے والد ماجد

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَازِدْتُّ عَلٰى اَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ.

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کیا یہ وقت آنے کا ہے؟ اس نے عرض کیا میں بازار سے لوٹا اور اذان کی آواز سنی وضو کے سوا میں نے کوئی کام نہیں کیا اور فوراً حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا یہ بھی تیری خطاء ہے کہ صرف وضو کیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ اَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَفِيْ هٰذَا اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں اور اس سلسلہ میں بہت سے آثار وارد ہوئے ہیں۔

(۶۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ سَعِيْدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ كِلَاهُمَا يَرْفَعَانِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ وَمَنْ اِغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ.

۶۳۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں ربیع بن صبیح نے سعید رقاشی سے خبر دی انہوں نے حضرت انس بن مالک اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا اور عمدہ کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا اس دن افضل ہے۔

(۶۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُهٗ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْحِجَامَةِ وَالْغُسْلِ فِى الْعِيْدَيْنِ قَالَ اِنْ اِغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْوَاجِبَةِ وَاِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فَمَنْ

۶۴۔ امام محمدؒ نے محمد بن ابان بن صالح سے ہمیں خبر دی وہ حماد سے مروی ہے اور انہوں نے ابراہیم نخعیؒ سے غسل جمعہ کے بارے میں دریافت کیا نیز پچھنے لگوانے اور عیدین کے غسل کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا۔ اگر غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر چھوڑ دو تو کوئی مواخذہ نہیں تو میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمایا جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے؟ کہا ہاں۔ لیکن یہ امور ضروری میں سے نہیں ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم خرید و فروخت کرو تو اس پر تم کو گواہ بنا لیا کرو پس جس نے گواہ کر لیا اچھا کیا اور جس نے گواہ

اَشْهَدَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ تَرَكَ فَلَيْسَ عليه وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ فَمَنْ اِنْتَشَرَ فَلَابَاْسَ وَمَنْ جَلَسَ فَلَابَاْسَ قَالَ حَمَّادٌ وَلَقَدْ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَاْتِى الْعِيْدَيْنِ وَمَايَغْتَسِلُ.

نہیں بنایا اس پر کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب تم نماز جمعہ مکمل کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ پس جو چلا گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو شخص بیٹھا رہا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں حضرت حماد فرماتے ہیں میں نے دیکھا حضرت ابراہیم نخعی عیدین کی نمازوں کے لئے آتے تھے حالانکہ وہ غسل نہیں کرتے تھے۔

(۶۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِى رِبَاحٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ اَىِ الْجُمُعَةِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاءَ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اَلَاتَغْتَسِلُ قَالَ الْيَوْمُ يَوْمٌ بَارِدٌ فَتَوَضَّأً.

۶۵۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان نے ابن جریج سے خبر دی انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جمعہ کا وقت ہوگیا آپ نے پانی طلب کیا پھر وضو فرمایا تو بعض اصحاب نے دریافت کیا کیا آپ غسل نہیں فرماتے؟ انہوں نے فرمایا آج سردی ہے لہٰذا وضو کرلیا ہے۔

(۶۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ اِذَاسَافَرَ لَمْ يُصَلِّ الضُّحٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۶۶۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم حنفی سے خبر دی انہوں نے منصور سے روایت کی اور وہ ابراہیم سے مروی ہیں کہ جب حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں ہوتے تو نہ نماز ضحیٰ ادا کرتے اور جب نہ ہی جمعہ کے دن غسل فرماتے۔

(۶۷) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَنْ اِغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَجْزَاَهٗ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۶۷۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے حدیث بیان فرمائی وہ مجاہد سے مروی ہیں کہ انہوں نے کہا جس نے طلوع فجر کے بعد جمعۃ المبارک کے دن غسل کیا تو اس کا یہ غسل جمعہ کے لئے کافی ہے۔

(۶۸) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَامِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عُمَّالُ اَنْفُسِهِمْ فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ اِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْأَتِهِمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ لَوِاغْتَسَلْتُمْ.

۶۸۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں عباد بن عوام نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن سعید نے عمرۃ سے خبر دی وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتیں ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ لوگ مشقت کا کام کرتے تھے اور اسی حالت میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوجاتے تھے تو انہیں فرمایا جاتا اگر تم غسل کرلیتے۔ (مگر جب ایسا نہیں کیا تو اب غسل کا وجوب ختم ہوگیا)

بَابُ الْاِغْتِسَالِ يَوْمُ الْعِيْدَيْنِ

یہ باب عیدین کے دن غسل کرنے کے بیان میں ہے

(۶۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَغْدُ وَاِلَى الْعِيْدِ.

۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی انہوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز عید کے لئے جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے۔

(۷۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اِلَى الْعِيْدِ.

۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی انہوں نے کہا ہمیں نافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے دن عید گاہ میں جانے سے پہلے غسل فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا عید کے دن غسل بہت اچھا ہے لیکن واجب نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

یہ باب پاک مٹی سے تیمّم کرنے کے بیان میں ہے

(۷۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُاللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى.

۷۱۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی وہ کہتے ہیں ہمیں نافع نے خبردی کہ وہ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عنہما مقام جرف سے آئے اور جب کھجوروں کے خشک کرنے والے میدان میں پہنچے تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سواری سے اترے تو پاک مٹی سے تیمّم فرمایا چہرے کا مسح کیا اور پھر دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک ملا پھر نماز ادا فرمائی۔

(۷۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَاقَالَتْ خَرَجْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى للّٰهُ عليه وَسَلَّمَ فِى بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَاكُنَّا

۷۲۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی اور کہا ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے خبردی انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر کے

بِالْبَيْدَاءِ اَوْبِذَاتِ الْجَيْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدِى فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التِّمَاسَةِ وَاَقَامَ النَّاسُ وَلَيْسُوْاعَلٰى (مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَاتَرٰى اِلٰى مَاصَنَعَتْ عائشةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهُ عَلٰى فَخِذِىْ قَدْنَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ قَالَتْ فَعَاتَبَنِىْ وَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعَنُنِىْ بِيَدِهٖ فِى خَاصِرَتِىْ فَلَايَمْنَعُنِىْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَاهِىَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَاآلَ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ وَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَالَّتِىْ كُنْتُ عليه فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

لئے روانہ ہوئے جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو اس کی تلاش کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور باقی لوگ بھی رک گئے جو آپؐ کے ساتھ تھے وہاں پانی نہیں تھا اور صحابہ کرام کے پاس بھی پانی نہیں تھا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کیا آپؓ نے دیکھا عائشہؓ نے کیا کیا؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو ٹھہرا یا ایسی حالت میں کہ نہ یہاں پانی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس پانی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر حضرت ابوبکرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے تو انہوں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو سفر سے روک دیا ہے جبکہ یہاں نہ پانی ہے اور نہ ہم لوگوں کے پاس ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ پر ناراض ہوئے میری کوکھ میں ہاتھ مارنے لگے مگر میں اسی وجہ سے حرکت نہیں کر رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس میرے زانو پر تھا آپ نے صبح تک آرام فرمایا جبکہ پانی نہیں تھا پس اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرمادی تو لوگوں نے تیمّم کیا حضرت اسید بن حضیرؓ پکار اٹھے اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت ہے بلکہ اس سے پہلے بھی کئی برکت آچکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب ہم روانہ ہوئے تو ہار اسی اونٹ کے نیچے سے برآمد ہوا جس پر میں سوار تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَالتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ تیمّم کے لئے دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کے کہنیوں تک کے لئے ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب الرجل يصيب من امرأته اويباشرها وهي حائض

یہ باب حائضہ کے پاس آدمی کے جانے کے بیان میں ہے

(۷۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ يَسْأَلُهَاهَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَتْ لَتَشُدُّ اِزَارَهَاعَلٰی اَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَااِنْ شَاءَ.

ہمیں امام مالک نے خبردی انہوں نے کہا ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کسی کو حضرت عائشہؓ کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مباشرت کرسکتا ہے تو انہوں نے فرمایا عورت اپنے ازار کو نیچے سے باندھ لے پھر اگر آدمی چاہے تو مباشرت کرلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَابَأْسَ بِذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمد فرماتے ہیں اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء کا قول ہے۔

(۷۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِیْ الثِّقَةُ عِنْدِیْ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيْبُهَا زَوْجُهَا اِذَارَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَالَاحَتّٰی تَغْتَسِلَ.

۷۴۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی انہوں نے کہا ہمیں ایک ثقہ راوی نے بیان کیا حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت سلیمان بن یسار کی طرف سے کہ ان دونوں سے سوال کیا گیا اسی عورت کے بارے میں جو حیض سے پاک ہوئی ہو کیا اس کا خاوند اس کے غسل کرنے سے پہلے جماع کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں جب تک وہ غسل نہیں کرلیتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَاتُبَاشَرُحَائِضٌ عِنْدَنَا حَتّٰی تَحِلَّ لَهَاالصَّلٰوةُ اَوْتَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حائضہ سے مباشرت جائز نہیں جب تک اس پر نماز حلال نہ ہو یا نماز واجب نہ ہو اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۷۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَحِلُّ لِیْ مِنْ اِمْرَأَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ تَشُدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَکَ بِاَعْلَاهَا.

۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی انہوں نے کہا ہمیں زید بن اسلم نے خبردی کہ بے شک ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مجھے اپنی عورت سے کتنا فائدہ حاصل کرنا جائز ہے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہو۔ ارشاد فرمایا وہ اپنا ازار بند باندھ لے پھر اس کے اوپر کے حصہ میں تجھے اختیار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَاقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَ مَاهُوَ اَرْخَصُ مِنْ هٰذَاعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ یَجْتَنِبُ شِعَارَالدَّمِ وَلَهٗ مَاسِوٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سے بڑھ کر رخصت آئی ہے وہ فرماتی ہیں خون کے نشانوں سے بچے اور اس کے علاوہ سب کچھ اس کے لئے حلال ہے۔

بَابُ اِذَاالْتَقَاالْخِتَانَانِ هَلْ یَجِبُ الْغُسْلُ

یہ باب دخول سے غسل کے واجب ہونے کے بیان میں ہے

(۷۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لَنَااِذَامَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْوَجَبَ الْغُسْلُ.

۷۶۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سعید بن میّب سے روایت فرمائی کہ حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب مرد اور عورت کی شرمگاہ ہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۷۷)اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضرِ مَوْلٰی عُمَرَبْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ مَایُوْجِبُ الْغُسْلُ فَقَالَتْ اَتَدْرِیْ مَامَثَلُکَ یَااَبَاسَلَمَةَ مَثَلَ الْفَرُّوْجِ یَسْمَعُ الدِّیْکَةَ تَصْرُخُ فَیَصْرَخُ مَعَهَا اِذَاجَاوَزَالْخِتَانُ الْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

۷۷۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا، غسل کس سے واجب ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابوسلمہ! تم اپنی مثال کیا سمجھتے ہو، تمہاری مثال مرغی کے بچے کی ہے جو مرغ کی آواز سنتا ہے تو اسی طرح وہ خود بھی بانگ دینا شروع کر دیتا ہے جب مرد اور عورت کی شرمگاہ ہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۷۸)اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ مَحْمُوْدُ اِبْنُ لَبِیْدٍ سَأَلَ زَیْدُبْنُ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ یُصِیْبُ اَهْلَهٗ ثُمَّ یُکْسِلُ فَقَالَ زَیْدُبْنُ ثَابِتٍ یَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهٗ مَحْمُوْدُبْنُ لَبِیْدٍ فَاِنَّ اَبَیَّ

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام عبد اللہ بن کعب سے روایت کی کہ محمود بن لبید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی عورت کے پاس جاتا ہے اور منی کے نکلنے سے پہلے وہ جدا

بْنَ كَعْبٍ لَّايَرَى الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَزَعَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ.

ہو جاتا ہے تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا وہ غسل کرے گا۔ تو محمود بن لبید نے عرض کیا حضرت ابی بن کعبؓ تو غسل واجب نہیں سمجھتے تھے تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا انہوں نے اپنے وصال سے قبل اس قول سے رجوع فرما لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْلَمْ يُنْزِلْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب شرمگاہ سے مل جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اگر چہ انزال ہوا ہو یا نہ ہو یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذٰلِكَ الْوُضُوْءَ ه

یہ باب ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سو جاتا ہے تو کیا سونے سے اس کا وضو ٹوٹ جائیگا؟

(٧٩) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.

٧٩۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں زید بن اسلم نے حضرت عمر ابن خطاب سے روایت کیا انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لیٹ کر سو جائے تو (اسے دوبارہ) وضو کرنا چاہئے۔

(٨٠) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ.

٨٠۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا مجھے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے اور پھر وضو نہیں فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد نے فرمایا ان دونوں صورتوں میں ہمارا عمل حضرت ابن عمرؓ کے قول پر ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَايَرَى الرَّجُلُ

یہ باب ہے کہ عورت نیند میں (احتلام کو) آدمی کی طرح دیکھے

(٨١) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْمَرْاَةُ

٨١۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہا ہمیں ابن شہاب نے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ

تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَایَرٰی الرَّجُلُ اَتَغْتَسِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ علیه وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلْیَغْتَسِلْ فَقَالَ لَهَا عَائِشَةُ اُفٍّ لَّکِ وَهَلْ تَرٰی ذٰلِکَ الْمَرْاَةُ قَالَ فَالْتَفَتَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ وَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشِّبْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

(٨٢) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِمْرَاَةً کَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرُ اللَّیَالِیَ وَالْاَیَّامَ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهَا الَّذِیْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُکِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِکَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ فَلْتُصَلِّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَتَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ کُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ اِلَی الْوَقْتِ الْآخِرِ وَاِنْ سَالَ دَمُهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

(٨٣) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا سُمَیٌّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَ‍ّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَکِـ
وَزَ ... سَلَهُ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ

علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی عورت کو مرد کی طرح نیند کی حالت میں احتلام ہوجائے تو کیا وہ غسل کرے گی؟ پس ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے؟

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

یہ باب مستحاضہ کے بیان میں ہے

٨٢۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہا انہوں نے ہمیں نافع نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان فرمائی انہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ زوجۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کو ایام حیض کے بعد بھی خون آتا تھا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ ہر ماہ حیض کے دن رات شمار کرے جیسے اس سے پہلے کرتی تھی اور اتنے عرصے میں نماز ادا نہ کرے اور جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور شرمگاہ کی کپڑے سے حفاظت کرے پس وہ نماز ادا کرے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور ایسی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے اور آخر وقت تک نماز ادا کرسکتی ہے اگر اس کا خون جاری ہو۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

٨٣۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہا انہوں نے ہمیں خبر دی حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سُمَیّ نے بیان کیا کہ انہوں نے قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم کو

يَسْأَلُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ سَعِيْدٌ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ اِلٰى طُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ.

حضرت سعید بن میبّب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے بارے میں دریافت کریں کہ وہ غسل کیسے کرے گی؟ پس حضرت سعید رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک طہر سے دوسرے طہر تک کے لئے غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور اگر خون زیادہ آئے تو شرمگاہ کی کپڑے سے حفاظت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَامَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي حَتّٰى تَأْتِيَهَا اَيَّامُ اَقْرَائِهَا فَتَدَعُ الصَّلٰوةَ فَاِذَامَضَتْ اِغْتَسَلَتْ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي حَتّٰى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْآخِرُ مَادَامَتْ تَرَالدَّمَ وَهُوَقَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمد فرماتے ہیں جب اس کے حیض کے دن ختم ہوں تو غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے یہاں تک کہ اس کے حیض کے دن دوبارہ آئیں تو نماز چھوڑ دے اور جب پھر ایام حیض گزر جائیں تو ایک مرتبہ غسل کرے اور ہر پھر نماز کے وقت وضو کرے اور پھر وہ دوسری نماز کا وقت داخل ہونے تک نماز پڑھ سکتی ہے جب تک خون دیکھتی رہے۔یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے جمہور فقہاء کا قول ہے۔

(۸۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ اِلَّاغُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ.

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی کہا ہمیں خبر دی ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد عروہ سے روایت کیا کہ مستحاضہ پر صرف ایک غسل ہے پھر اس کے بعد ہر نماز کے لئے وضو ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَرٰى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ

یہ باب اس عورت کے بارے میں ہے جو زرد یا خاکی رنگ کا پانی دیکھے

(۸۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَلْقَمَةُبْنُ اَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُوْلُ لَاتَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرِ مِنَ

۸۵۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کیا جو زوجۂ رسول اکرم ،ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ خادمہ تھیں وہ فرماتی ہیں کہ عورتیں زرد خون سے بھیگی ہوئی روئی ڈبے میں رکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجتی تھی تو آپ فرماتیں جلدی نہ کرو جب تک تم سفیدی نہ دیکھ لو یہی

الْحَيْضِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَاتَطْهُرُ الْمَرْأَةُ مَادَامَتْ تَرٰى حُمْرَةً اَوْصُفْرَةً اَوْكُدْرَةً حَتّٰى تَرَالْبَيَاضَ خَالِصًا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

حیض سے پاک ہونے کی علامت ہے۔
امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ عورت اس وقت تک پاک نہیں ہوتی جب تک وہ سرخ، زرد، یا گہرے میلے پانی کے بعد خالص سفید پانی نہ دیکھے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(٨٦) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ اِبْنَتِهٖ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ اِلَى الطُّهْرِ فَكَانَتْ تَعِيْبُ ذٰلِكَ وَتَقُوْلُ مَاكَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا.

٨٦۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کیا انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے خبر دی کہ عورتیں رات کو چراغ جلا کر دیکھتی کہ وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں یا نہیں؟ وہ اسے مشقت جانتی تھی اور کہتی تھیں کہ عورتوں کو اتنی مشقت نہیں کرنی چاہیں۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ بَعْضَ اَعْضَآءِ الرَّجُلِ وَهِىَ حَائِضٌ

یہ باب حیض والی عورت سے بعض اعضاء کے دھلانے کے بیان میں ہے

(٨٧) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ تَغْتَسِلُ جَوَارِيْهِ رِجْلَيْهِ وَيُعْطِيْنَهُ الْخُمْرَةَ وَهُنَّ حُيَّضٌ.
قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

٨٧۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی باندیاں حالت حیض میں ان کے پاؤں دھوتیں اور ان کو مصلی لا کر دیتی تھیں۔
امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(٨٨) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَاحَائِضٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

٨٨۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا وہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں میں حالت حیض میں رسول صلی اللہ علیہ سلم کے سر اقدس میں کنگھی کیا کرتی تھیں
امام محمد نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں امام ابوحنیفہؒ اور جمہور فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّأُ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ

یہ باب آدمی کا عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل اور وضو کرنے کے بیان میں ہے

(۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَابَأْسَ بِاَنْ يَّغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ مَالَمْ تَكُنْ جُنُبًا اَوْحَائِضًا.

۸۹۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی بیشک انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل یا وضو کرے جب تک وہ جنبیہ ہو یا حائضہ نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَأْسَ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ وَغُسْلِهَا وَسُؤْرِهَا وَاِنْ كَانَتْ جُنُبًا اَوْحَائِضًا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ لِيَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيْعًا فَهُوَ فَضْلُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ الْجُنُبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد نے فرمایا کہ عورت کے وضو یا غسل کے چھوڑے ہوئے یا جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ وہ جنبیہ یا حائضہ ہو ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں غسل کرنے میں ایک دوسرے سے جلدی فرماتے پس وہ جنبیہ کا بچا ہوا پانی ہوتا اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ

یہ باب بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کے بیان میں ہے

(۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ امْرَأَتَهُ حَمِيْدَةَ اِبْنَةَ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ خَالَتِهَا كَبْشَةَ اِبْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ اِبْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ اَمَرَهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ

(۹۰) ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ نے خبر دی کہ ان کی زوجہ حمیدہ بنت رفاعہ نے بتایا کہ اسے ان کی خالہ کبشہ بنت کعب بن مالک نے خبر دی جو ابن ابی قتادۃ کی بیوی ہیں کہ بے شک حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا، وہ ان کے لئے ایک برتن میں پانی لائیں اسی اثنا میں ایک بلی آئی کہ اس سے پانی پینے

فَشَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَاابْنَةَ اَخِي قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

لگی پس انہوں نے برتن کو جھکایا تو اس سے بلی نے پانی پی لیا حضرت کبشہ فرماتی ہیں میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی کہ انہوں نے فرمایا! کیا تم تعجب کرتی ہواے میرے بھائی کی بیٹی !!میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بلی نجس نہیں یہ تو رات دن تمہارے ہاں طواف کرنے والی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَأْسَ بِاَنْ يَّتَوَضَّأَ بِفَضْلِ سُؤْرِ الْهِرَّةِ وَغَيْرِهِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ نے فرمایا بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے البتہ جھوٹے پانی کے علاوہ دوسراپانی ہوتو اس سے وضو ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ وَالتَّثْوِيْبِ

یہ باب اذان اور تثویب کے بیان میں ہے

(۹۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِي عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ.

۹۱۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید لیثی سے روایت بیان کی وہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جواباً موذن کی طرف وہی الفاظ کہتے رہو۔

قَالَ مَالِكٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ.

امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ موذن صبح کی اذان کے لئے آیا تو اس نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوئے ہوئے پایا تو اس نے آپ کو جگانے کے لئے الصلوۃ خیر من النوم کے الفاظ کہے تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ صبح کی اذان میں یہ کلمات کہا کریں۔

(۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي النِّدَاءِ ثَلٰثًا وَيَتَشَهَّدُ ثَلٰثًا وَكَانَ اَحْيَانًااِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلٰى اَثَرِهَا حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ..

۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ اذان میں اللہ اکبر تین بار کہتے اور شہادتیں بھی تین تین مرتبہ کہتے اور کبھی کبھی حی علی الفلاح کے بعد حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ بھی کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌمِّنَ النَّوْمِ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ بَعْدَالْفَرَاغِ مِنَ النِّدَاءِ وَلَايَجِبُ اَنْ يُّزَادَ فِي النِّدَاءِ مَالَمْ يَكُنْ مِنْهُ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الصلوۃ خیر من النوم صبح کی اذان کے بعد کہنا چاہئے اور یہ بات ہمیں پسند نہیں کہ اذان میں کوئی ایسا کلمہ زیادہ کیا جائے جو اس میں نہیں ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الصَّلٰوةِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

یہ باب نماز کے لئے جانے اور فضائل مساجد کے بیان میں ہے

(۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَااَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْ وَمَافَاتَكُمْ فَاَتِمُّوا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَاكَانَ يَعْمَدُ اِلَى الصَّلٰوةِ.

۹۳۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کے لئے پکارا جائے تو دوڑو نہیں بلکہ سکون واطمینان سے آؤ جتنی نماز پاؤ پڑھو اور جو رہ گئی وہ بعد میں پوری کرلو۔ بیشک جب بھی کسی نے تم میں سے نماز کا ارادہ کیا تو وہ نماز ہی (کے حکم) میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَاتُعْجِلَنَّ بِرُكُوْعٍ وَلَا اِفْتِتَاحٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلَى الصَّفِّ وَتَقُوْمَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا تکبیر تحریمہ یا رکوع میں شامل ہونے کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ صف میں شامل ہو کر کھڑا ہونا چاہئے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

(۹۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ فَاَسْرَعَ الْمَشْيَ.

۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بقیع میں تھے کہ انہوں نے جب اقامت کی آواز سنی تو تیزی سے چلنے لگے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا لَابَأْسَ بِهٖ مَالَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهٗ.

امام محمدؒ نے فرمایا ایسے تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں جس سے چلنے کے باعث اپنے آپ کو تکلیف نہ ہو۔

(۹۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَمِيٌّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَابَكْرٍ يَعْنِي اِبْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اَوْرَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَايُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ

۹۵۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں سمی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح یا دوپہر کے وقت مسجد کی طرف

خَيْرًا اَوْيُعَلِّمُهُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِىْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِفِى سَبِيْلِ اللّٰهِ رَجَعَ غَانِمًا.

صرف پڑھنے یا پڑھانے کے ارادے سے جائے پھر اپنے گھر لوٹ آئے تو وہ اس مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے جو مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّى وَقَدْاَخَذَالْمُؤَذِّنُ فِى الْاِقَامَةِ

یہ باب ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اقامت کے وقت نماز شروع کرے

(۹۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نُمَيْرٍ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمٌ الْاِقَامَةَ فَقَامُوْا يُصَلُّوْنَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَاتَانِ مَعًا.

۹۶۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں شریک بن عوف نے کہا کہ لوگوں نے اقامت سنی اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اسی اثناء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا کیا دو نمازیں ایک ساتھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِذَااُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اَنْ يُصَلِّىَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا غَيْرَرَكْعَتَىِ الْفَجْرِ خَاصَّةً فَاِنَّهُ لَابَاْسَ بِاَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِى الْاِقَامَةِ وَكَذٰلِكَ يَنْبَغِىْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اقامت کہی جائے تو کسی بھی شخص کا نوافل ادا کرنا مکروہ ہے سوا فجر کی دو سنتوں کے۔ خصوصاً ان دونوں کے ادا کرنے میں کوئی ممانعت نہیں اگرچہ مؤذن اقامت شروع کر چکا ہو اور یہی مناسب ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ الصَّفِّ

یہ باب صفیں درست کرنے کے بیان میں ہے

(۹۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ رِجَالًا بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَا جَاءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِتَسْوِيَتِهَا كَبَّرَ بَعْدَ.

۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند آدمیوں کو صفیں درست کرنے کے لئے حکم دے رکھا تھا پس جب وہ صفوں کے درست ہونے کی اطلاع دیتے تو آپ تشریف لاتے اور (نماز کی) تکبیر فرماتے۔

(۹۸) اَخبَرَنَا مَالِکٌ اَخبَرَنَا اَبُوسُهَیلُ بْنُ مَالِکٍ وَاَبُو النَّضرِ مَوْلٰی عَمَرْ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِی عَامِرِالْاَنْصَارِیّ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ کَانَ یَقُولُ فِی خُطْبَتِهٖ اِذَاقَامَتِ الصَّلٰوۃُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوا الْمَنَاکِبَ فَاِنَّ اِعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَایُکَبِّرُ حَتّٰی یَأْتِیَهٖ رِجَالٌ قَدْ وَکَّلَهُمْ بِتَسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ فَیُخبِرُوْنَهٗ اَنَّ قَدِاسْتَوَتْ فَیُکَبِّرُ.

۹۸۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہا ہمیں سہیل بن مالک اور ابو النضر نے جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ان سے روایت کیا کہ ہمیں مالک بن ابی عامر انصاری نے بیان فرمایا کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے کہ جب اقامت کہی جائے تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور اپنے شانوں کا ملاؤ کہ صفیں سیدھی کرنا نماز کو کامل بنانا ہے پھر آپ اس وقت تک تکبیر نہیں فرماتے تھے جب تک لوگ صفیں سیدھی ہونے کی اطلاع نہیں دیتے تھے جو صفیں درست کرنے پر مامور تھے جب صفیں سیدھی ہونے کی اطلاع دے دیجاتی تو تکبیر فرماتے

قَالَ مُحَمَّدٌ یَنْبَغِی لِلْقَوْمِ اِذَاقَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَنْ یَّقُوْمُوا وَیُسَوُّوا الصُّفُوْفَ وَیُحَاذُوابَیْنَ الْمَنَاکِبِ فَاِذَا اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ الْاِمَامُ .وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہوں اور اپنی صفیں سیدھی کریں اور اپنے کندھوں کو کندھوں سے ملائیں پس جب مؤذن اقامت کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

یہ باب نماز کے شروع کرنے کے بیان میں ہے

(۹۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَاکَبَّرَلِلرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَارَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ.

۹۹۔ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہا انہوں نے ہمیں زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کن دھوں تک اٹھاتے جب رکوع کے لئے تکبیر فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے

اور جب سر مبارک رکوع سے اٹھاتے تھے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ربنا لک الحمد فرماتے۔

(۱۰۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا ابْتِدَاءُ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ.

۱۰۰۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہا ہم سے نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تو دونوں ہاتھ پہلے سے ذرا کم بلند فرماتے۔

(۱۰۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ اَمَرَنَا اَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا.

۱۰۱۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا ہمیں وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث بیان کی کہ بے شک وہ انہیں نماز میں تکبیر پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے اور ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم نیچے کی طرف جھکیں یا اوراو پر اٹھیں تو تکبیر کہیں۔

(۱۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ شِهَابُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ اِبْنُ اَبِيْ طَالِبِ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت علی بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز میں جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر فرماتے اور ہمیشہ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے جا ملے۔

(۱۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اِبْنُ شِهَابِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَكَبَّرَ كُلَّمَا حَفَضَ وَرَفَعَ ثُمَّ اِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۔ ہمیں امام مالکؒ نے خبر دی کہا ہمیں ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک ان کے ساتھ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرتے تھے جب اٹھتے یا نیچے جاتے تو تکبیر کہتے اور جب ادا کر لیتے تو فرماتے اللہ کی قسم میں تم تمام لوگوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

(۱۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نُعَيْمِ الْمُجْتَمَرُ وَاَبُوْ جَعْفَرِ الْقَارِيُّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَكَبَّرَ كُلَّمَا حَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ اَبُوْ

ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے خبر دی کہا مجھے نعیم المجتمر اور ابوجعفر القاری نے بیان کی کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے تو اٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتے ابوجعفر نے کہا

جَعْفَرٍ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ وَيَفْتَحُ الصَّلٰوةَ.

وہ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر تکبیر کہتے ہوئے نماز شروع فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ يُّكَبِّرَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهٖ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَاِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُوْدِ كَبَّرَ فَاَمَّا رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ.فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ .حَذْوَالْاُذُنَيْنِ فِي اِبْتِدَاءِ الصَّلٰوةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ لَايَرْفَعُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْ ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ.

امام محمد نے فرمایا یہ سنت ہے کہ جب آدمی نماز میں جھکے اور جب اٹھے تو تکبیر کہے اور جب سجدہ کرے تو تکبیر کہے اور جب دوسرے سجدہ کے لئے جھکے تو تکبیر کہے بہرحال نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا بیشک وہ دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے قریب تک ہے اٹھاتے تھے جب نماز شروع فرماتے صرف ایک مرتبہ پھر اس کے بعد نماز میں کسی بھی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔اور یہ تمام قول امام ابوحنیفہؒ کے ہیں اور اس میں بہت سے آثار ہیں۔

(مثلاً)

(١٠٥) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبِ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ.

١٠٥۔ امام محمد نے فرمایا ہمیں محمد ابن ابان بن صالح نے عاصم بن کلیب الجرمی سے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ کہا انہوں نے میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ فرض نماز میں شروع کے وقت رفع یدین فرماتے اور اس کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہ فرماتے۔

(١٠٦) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيُّ قَالَ لَاتَرْفَعْ يَدَيْكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى.

١٠٦۔ امام محمد نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان صالح نے حماد سے انہوں نے ابراہیم النخعی سے روایت بیان کی کہ فرماتے تھے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی جگہ نماز میں رفع یدین نہ کرو۔

(١٠٧) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ

١٠٧۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا میں اور عمرو بن مرہ ابراہیم النخعی کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو نے کہا ہمیں علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت بیان کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وَاِذَارَكَعَ وَاِذَارَفَعَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَاادْرِىْ لَعَلَّهُ لَمْ يَرَالنَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَصْحَابُهُ مَاسَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍمِنْهُمْ اِنَّمَا كَانُوْايَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهِمْ فِى بَدْاِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ.

وسلم جب اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع فرماتے نیز جب رکوع سے سر اقدس اٹھاتے تو تکبیر فرماتے ۔ابراہیم نخعی نے فرمایا میرا گمان ہے کہ انہوں نے اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا اور یہی اس نے یاد رکھا اور اس بات کو ابن مسعودؓ اور ان کے اصحاب بھول گئے؟ کیونکہ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں سنا کہ وہ نماز کے دوران رفع یدین کرتے بے شک وہ صرف نماز کے شروع میں تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

(۱۰۸) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَامُحَمَّدُبْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ اِبْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ فِى اَوَّلِ تَكْبِيْرَةِ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِوَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَاسِوَاذٰلِكَ.

۱۰۸۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں خبر دی محمد بن ابان بن صالح نے عبدالعزیز بن حکیم سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو دونوں کانوں کی لو تک رفع یدین کرتے دیکھا تکبیر اولیٰ میں نماز کے شروع کرتے وقت اس کے علاوہ قطعاً وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

(۱۰۹) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَااَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّهْشَلِىُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِىُّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِىٍّ اَنَّ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى التَّكْبِيْرِ الْاُوْلٰى الَّتِى يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةُ ثُمَّ لَايَرْفَعُهُمَا فِى شَىْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ.

۱۰۹۔ امام محمد نے کہا ہمیں ابوبکر بن عبداللہ النہشلی نے عاصم بن کلیب الجرمی سے روایت بیان کی وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقاء میں سے تھے کہ بے شک وہ تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے جس سے نماز کا آغاز فرماتے پھر نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۰) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَاالثَّوْرِىُّ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ.

۱۱۰۔ امام محمد نے کہا ہمیں امام سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حصین نے حدیث بیان کی حضرت ابراہیم سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین فرماتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

یہ باب نماز میں امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بیان میں ہے

(۱۱۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ اِبْنِ اُکَیْمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِیْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیْ مِنْ اَحَدٍفَقَالَ الرَّجُلُ اَنَایَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ اِنِّی اَقُوْلُ مَالِی اُنَازِعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَهَرَبِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ.

۱۱۱۔امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے ابن اکیمہ لیثی سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ پس ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قرأت کی ہے اس پر حضور نے فرمایا بیشک میں دل میں کہہ رہا ہوں میرے ساتھ قرأت میں کوئی جھگڑا کررہا ہے پھر صحابہ کرام نے اس کے سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہری نماز میں قرأت کرنا ختم کردیا۔

(۱۱۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَاسُئِلَ هَلْ یَقْرَأُ اَحَدٌمَّعَ الْاِمَامِ قَالَ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَآءَةُ الْاِمَامِ وَکَانَ اِبْنُ عُمَرَ لَایَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ.

۱۱۲۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک ان سے سوال کیا گیا کہ کیا امام کے ساتھ قرأت جائز ہے؟ توانہوں نے کہا جب کوئی تم میں سے امام ہو تو امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے ساتھ قرأت نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ کَیْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّاوَرَاءَ الْاِمَامِ.

۱۱۳۔امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں وہب بن کیسان حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ کو نہ پڑھا تو اس کی نماز نہیں ہوئی سوائے امام کے پیچھے۔

(۱۱۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یَعْقُوْبَ مَوْلَی الْحُرَقَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاالسَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ یَقُوْلُ

۱۱۴۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے علا بن عبدالرحمٰن ابن یعقوب حرقہ کے آزاد کردہ غلام نے روایت کی کہ بے شک اس نے سنا ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام

سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُتَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَااَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّي اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ يَافَارِسِيُّ اِقْرَأْبِهَافِي نَفْسِكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُسِمَتِ الصَّلٰوةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ نِصْفُهَا لِلْعَبْدِيْ وَلِيَ لِعَبْدِ مَاسَأَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُايَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ حَمِدَنِي عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ فَهٰذَا الْاٰيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ.

ابو سائب سے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے جس نے نماز پڑھی اوراس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے ناتمام ہے، میں نے کہا اے ابو ہریرۃ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں حضرت ابو ہریرۃ نے میرا بازوں دبایا اور کہا اے فارسی (یہ ابوسائب کی کنیت تھی) اس کو اپنے دل میں پڑھ لیا کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے نماز میں اسے اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کرلیا ہے اس کا نصف میرے لئے اور نصف میرے بندہ کے لئے ہے اور میرے بندہ کے لئے وہی ہے جو وہ مانگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ فاتحہ پڑھو جب بندہ کہتا ہے الحمد اللہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ عز وجل فرماتا ہے میری میرے بندے نے تعریف کی جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری خوبی میرے بندے نے بیان کی جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی جب وہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے طلب کیا جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ یہ آیتیں میرے بندے کے لئے ہیں اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے سوال کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَاقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَاجَهَرَفِيْهِ وَلَافِيْهَا لَمْ يَجْهَرْ بِذٰلِكَ جَاءَتْ عَامَّةُ الْاٰثَارِوَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمد کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کا قرأت کرنا جائز نہیں اگر چہ نماز سری ہو یا جہری اس مسئلہ پر بہت دلائل ہیں۔ اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(۱۱۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَبْنَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ کَفَتْهُ قِرَاءَ تَهُ.

۱۱۵۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نافع سے خبر دی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی فرمایا جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔

(۱۱۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَنِی اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ تَکْفِیْکَ قِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ.

۱۱۶۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے خبر دی کہ مجھے انس بن سیرینؒ نے کہا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں، انہوں نے فرمایا تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

(۱۱۷) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنَ مُوْسٰی بْنِ اَبِی عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَائَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ.

۱۱۷۔ امام محمدؒ نے کہا مجھے حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حدیث بیان فرمائی انہوں نے فرمایا ہمیں ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے بیان کیا انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بلاشبہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

(۱۱۸) قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْعَلِی قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدِالْمَرْوَزِیّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِیّ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَ ةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَ ةٌ.

۱۱۸۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی شیخ بوعلیؒ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمود بن محمد المروزی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں سہل بن عباس ترمذی نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسمٰعیل بن علیہ نے ایوب سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

(۱۱۹) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۱۹۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمیں اسامہ بن زید مدنی نے خبر دی کہ ہمیں سالم بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں

كَانَ اِبْنُ عُمَرَ لَايَقْرَأُخَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ تَرَكْتَ فَقَدْتَرَكَهُ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَاِنْ قَرَأْتَ فَقَدْ قَرَأَهُ نَاسٌ يُقْتَدٰى بِهِمْ وَكَانَ الْقَاسِمُ مِمَّنْ لَايَقْرَأُ.

کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ اس کے متعلق میں نے سوال کیا قاسم بن محمد سے تو انہوں نے جواباً فرمایا اگر تم قرأت نہیں کرتے تو بعض ایسے صحابہ کرام بھی تھے جو قرأت نہیں کرتے تھے اور ان کا بھی اتباع کیا جاتا ہے اور اگر تو نے قرأت کرلی تو بعض ایسے صحابہ بھی تھے جو قرأت کرتے تھے اور ان کی اقتدیٰ بھی کیا جاتا ہے۔ مگر قاسم بن محمد ان لوگوں میں سے تھے جو امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

(۱۲۰) قَالَ مُحَمَّدٌاَخْبَرَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ اَنْصِتْ فَاِنَّ فِى الصَّلٰوةِ شُغْلًا سَيَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ.

۱۲۰۔ امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہمیں سفیان بن عیینہ نے منصور بن معتمر سے خبر دی انہوں نے نے ابووائل سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم امام کے پیچھے خاموش رہو۔ کیونکہ نماز میں توجہ کی ضرورت ہے لہٰذا تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے۔

(۱۲۱) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَامُحَمَّدُبْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحِ الْقُرَشِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَايَقْرَءُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ كَانَ لَايَقْرَءُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ وَفِيْمَا يُخَافَتُ فِيْهِ الْاُوْلَيَيْنِ وَلَافِى الْاُخْرَيَيْنِ وَاِذَاصَلّٰى وَحْدَهُ قَرَءَ فِى الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَلَمْ يَقْرَءْ فِى الْاُخْرَيَيْنِ شَيْئًا.

۱۲۱۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں محمد بن ابان بن صالح قرشی نے حماد سے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے کہ بے شک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے نہ جہری نمازوں میں اور نہ سری میں نہ پہلی دو رکعات میں اور نہ آخری دو رکعتوں میں لیکن جب اکیلے نماز ادا کرتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت ملاتے اور آخری دو رکعات میں کچھ نہیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۲) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَاسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِى الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَفِى سَيَكْفِيكَ الْإِمَامُ.

۱۲۲۔ امام محمدؒ نے کہا ہمیں سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابووائل نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ وہ کہتے ہیں قرآن مجید کو سننے کے لئے خاموش رہو کیونکہ نماز میں توجہ ضروری ہوتی ہے اور بیشک تمہارے لئے امام کی قرأۃ ہی کافی ہے۔

(۱۲۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخبَرَنَا بُكَيْرٌ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ النَّخعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لِاَنْ اَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ.

۱۲۳۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں بکیر بن عامر نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم نخعیؒ نے علقمہ بن قیسؒ سے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے کہا میرے لئے آگ کی چنگاری پکڑنا اس سے بہتر ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔

(۱۲۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ.

۱۲۴۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں اسرائیل بن یونس نے خبر دی کہ ہمیں منصور نے ابراہیم سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا وہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ متہم ہوگا۔

(۱۲۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنِي مُوْسٰى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيْهِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِي قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ.

۱۲۵۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسرائیل نے خبر دی کہ مجھے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی عبداللہ بن شداد بن ہاد سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عصر کی امامت کرائی ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرأت کی اس پر اس کے ساتھ والے نے ٹھوکر سے آگاہ کیا جب نماز ادا کر چکے تو ٹھوکر مارنے والے شخص سے اس نے کہا تو نے مجھے ٹھوکر کیوں ماری تھی اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام تھے میں نے پسند نہ کیا کہ تم آپؐ کے پیچھے قرأت کرو پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بے شک امام کے پیچھے ہی اس کی قرأت ہے۔

(۱۲۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ الْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي فِيْهِ جَمْرَةٌ.

۱۲۶۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں داؤد بن قیس فراء مدنی نے خبر دی کہ سعد بن قیس بن ابی وقاص کے صاحبزادے نے ان سے ذکر کیا کہ بیشک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں آگ کا انگاہ ہونا مجھے پسند ہے۔

(۱۲۷) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدِ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ

۱۲۷۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن قیس فراء نے خبر دی کہ ہمیں محمد بن عجلان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش کہ امام کے قرأت

خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيْهِ جَمْرَةٌ.

کرنے والے کے منہ میں پتھر ہوں۔

(۱۲۸) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُبْنُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ مُحَمَّدِبْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَاصَلٰوةَ لَهٗ.

۱۲۸۔ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمیں داؤد بن قیس نے فراء نے خبر دی کہ ہمیں عمرو بن زید نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے حدیث بیان فرمائی کہ ان کے دادا نے بیان کیا جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلٰوةِ

یہ باب مسبوق کے نماز کے بیان میں ہے

(۱۲۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَافَاتَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعْلَنُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَاِذَاسَلَّمَ قَامَ ابْنُ عُمَرَ فَقَرَاَ لِنَفْسِهٖ يَقْضِي (وَجَهَرَ).

۱۲۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں روایت کیا نافع نے بیشک جب کبھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسی نماز جس میں (جہری) قرأت ہوتی اگرچہ کچھ رکعت امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ جاتی، تو جب امام سلام پھیرتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہو جاتے پھر باقی رکعات خود پڑھتے اور اس میں قرأت کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لِاَنَّهٗ يَقْضِي اَوَّلَ صَلٰوتِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ.

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس لئے کہ وہ اپنی اول نماز ادا کرتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۱۳۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَاجَاءَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْرَفَعُوْا مِنْ رَكْعَتِهِمْ سَجَدَمَعَهُمْ.

۱۳۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کے لئے آتے اور لوگوں کو دیکھتے کہ وہ رکوع کے بعد قیام میں آئے ہیں تو آپ سجدہ میں ان سے مل جاتے۔

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَيَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَايَعْتَدُّبِهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے وہ ان کے ساتھ سجدہ کرے اور اس کو رکعت شمار نہ کرے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(۱۳۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

۱۳۱۔ امام مالک علیہ الرحمہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان

عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَجَدَ الْاِمَامُ قَدْ صَلّٰى بَعْضَ الصَّلٰوةِ صَلّٰى مَعَهُ مَا اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ كَانَ قَائِمًا قَامَ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا قَعَدَ حَتّٰى يَقْضِىَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهُ لَا يُخَالِفُ فِىْ شَىْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ.

فرمایا حضرت ابن عمرؓ سے کہ جب وہ امام کو ایسی حالت میں پاتے کہ وہ نماز کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے تو آپ جتنا حصہ نماز کا پاتے اس کے ساتھ ادا کرتے جب امام کھڑا ہوتا تو آپؓ بھی کھڑے ہو جاتے وہ بیٹھتا تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ امام اپنی نماز پوری کر لیتا (یعنی) نماز میں امام کی کسی چیز میں مخالفت نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہی ہمارا معمول ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

(۱۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ.

۱۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے رکوع پا لیا بیشک اس نے نماز کو پالیا (یعنی اس رکعت کو پالیا)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے،

(۱۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ.

۱۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے بیان کیا کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہارا رکوع امام سے فوت ہو گیا تو سجدہ فوت ہو گیا (یعنی رکعت فوت ہو گئی)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ مَعَ الْاِمَامِ لَا يَعْتَدُّ بِهِمَا فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَضٰى رَكْعَةً تَامَّةً بِسَجْدَتَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کئے ان سے اس کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی (کیونکہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوا) پس جب امام سلام پھیرے تو وہ اپنی نماز دو سجدوں کے ساتھ پوری کرے (یعنی وہ رکعت پڑھ لے) یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَءُ السُّوَرَ فِى الرَّكْعَةِ مِنَ الْفَرِيْضَةِ

یہ باب فرائض میں قرأت کے بیان میں ہے

(۱۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِى الْاَرْبَعِ

۱۳۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بیشک وہ جب

جَمِيعًا مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ اَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ اَوِ الثَّلَاثِ فِي صَلٰوةِ الْفَرِيضَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَءُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ.

اکیلے نماز ادا کرتے تو ظہر اور عصر کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کو اور قرآن کریم سے کوئی سورت پڑھتے اور بعض اوقات فرضوں کی ایک رکعت میں دو دو تین تین سورتیں پڑھ لیتے اور اسی طرح مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ تَقْرَأَ فِي الْفَرِيضَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُوْرَةٌ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنْ لَّمْ تَقْرَأْ فِيهِمَا اَجْزَاكَ وَاِنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا اَجْزَاكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی سورت پڑھے اور آخری رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے اور مزید ان رکعتوں میں کچھ نہ پڑھے اور اگر صرف سبحان اللہ ہی کہہ دے تو کافی ہے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب نماز میں جہر سے قرأت کرنے اور اس کے مستحب ہونے کے بیان میں ہے

(۱۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ اَبُوْسُهَيْلٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ دَارِ اَبِيْ جَهْمٍ.

۱۳۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے میرے چچا ابوسہیل نے خبر دی تھی کہ انہیں ان کے والد نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں اس قدر بلند آواز سے قرأت فرماتے کہ ہم اس قرأت کو ابوجہم کے گھر سے سن لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ حَسَنٌ مَالَمْ يُجْهِدِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے ان میں بلند آواز سے ہی قرأت کرنا بہتر ہے مگر اتنی اونچی آواز سے نہ کرے کہ آدمی کو تکلیف ہو۔

بَابُ التَّامِينِ فِي الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز میں آمین کے بیان میں ہے

(۱۳۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ

۱۳۶۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے زہری نے حضرت سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں

اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَامِیْنُهٗ تَامِیْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه.

نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

قَالَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْن.

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن شہاب زہری نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی آمین فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ یَنْبَغِیْ اِذَافَرَغَ الْاِمَامُ مِنْ اُمِّ الْكِتَابِ اَنْ یُؤَمِّنَ الْاِمَامُ وَیُؤَمِّنَ مَنْ خَلْفَهٗ وَلَایَجْهَرُوْنَ بِذٰلِكَ فَاَمَّااَبُوْحَنِیْفَةَ فَقَالَ یُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ وَلَایُؤَمِّنُ الْاِمَامُ

امام محمد فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ امام جب سورۃ [illegible] کہنا چاہئے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتدی آمین کہے امام نہ کہے۔

بَابُ السَّهْوِ فِی الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز میں سہو کے بیان میں ہے

(۱۳۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَاقَامَ فِی الصَّلٰوةِ جَاءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَایَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِذَاوَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَجَالِسٌ.

۱۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں زہری سے خبر دی انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا انہوں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب تم سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ادا کی ہیں پس تم میں سے جب کسی کو ایسا معاملہ درپیش ہو (یعنی واجب بھول جائے) تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے (جسدہ سہو کے) کرے۔

(۱۳۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ مَوْلٰی اِبْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ

۱۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے حدیث بیان کی ابوسفیان سے جو ابن ابواحمد کے آزاد کردہ غلام تھے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا تو ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا

يَـكُنْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْكَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ فَـاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُـمَّ سَـلَّـمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَالتَّسْلِيْمِ.

کوئی بات نہیں ہوئی ہے! ذوالیدین نے عرض کیا کچھ تو ہوا ہے؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ نماز مکمل فرمائی پھر سلام پھیرا اور سلام کے ساتھ ہی بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے (سجدہ سہو کے) ادا فرمائے۔

(۱۳۹) اَخْبَرَنَـامَـالِكٌ حَـدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَـطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَـلَايَـدْرِيْ كَـمْ صَـلّٰـى ثَـلٰـثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَجَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَـاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ.

۱۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہیں رہے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے چاہئے کہ وہ کھڑا ہو کر ایک رکعت اور ادا کرے پھر بیٹھے کی حالت میں سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (سجدہ سہو کے) ادا کرے یا پانچویں رکعت جو اس نے ادا کی اگر پہلے پانچ ہوئی تھی تو دو سجدوں (یعنی ایک رکعت) سے مل کر دوگانہ بن جائیگی اور اگر پہلے چار رکعت تو یہ دو سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

(۱۴۰) اَخْبَـرَنَـامَـالِكٌ اِبْـنُ شِهَـابٍ عَنْ عَبْدِالـرَّحْـمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اِبْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ صَـلّٰـى بِـنَـا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْـنِ ثُـمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَـضٰـى صَـلٰـوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَجَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۴۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابن شہاب عبدالرحمٰن بن اعرج سے خبر دی کہ ابن بُحَیْنَہ نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپؐ بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپؐ نماز مکمل فرما چکے تو ہم آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے کہ آپ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے (سجدہ سہو کے) کئے پھر سلام پھیرا۔

(۱۴۱) اَخْبَرَنَـامَـالِكٌ اَخْبَرَنَـا عَفِيْفُ بْنِ عَـمْـرُوبْـنُ الْـمُسَيَّبِ السَّهْمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرُوبْنُ الْعَاصِ وَكَعْبًا عَنِ الَّذِي يَشُكُّ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا وَاَرْبَعًا قَالَ فَكِلَا هُمَاقَالَ فَلْيَقُمْ وَلْيُصَلِّ رَكْعَةً اُخْرٰى

۱۴۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عفیف بن عمرو بن مسیّب سہمی نے خبر دی کہ عطاء بن یسار نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور حضرت کعب احبار سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جسے نماز میں شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار؟ دونوں نے فرمایا وہ کھڑا ہو کر ایک

قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ اِذَاصَلّٰى.

رکعت اور پڑھے اور دو سجدے (سجدہ سہو کے) کر لے۔

(۱۴۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَاسُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ قَالَ يَتَوَخّٰى اَحَدُكُمُ الَّذِىْ يَظُنُّ اَنَّهٗ نَسِىَ مِنْ صَلٰوتِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اِذَانَاءَ لِلْقِيَامِ وَتَغَيَّرَتْ حَالُهٗ عَنِ الْقُعُوْدِ وَجَبَ عليه لِذٰلِكَ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَكُلُّ سَهْوٍ وَّجَبَتْ فِيْهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادَةٍ اَوْنُقْصَانٍ فَسَجْدَتَاالسَّهْوِ فِيْهِ بَعْدَالتَّسْلِيْمِ وَمَنْ اَدْخَلَ عليه الشَّيْطَانُ الشَّكَّ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَالَقِىَ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ يَبْتَلِى بِذٰلِكَ كَثِيْرًا مَضٰى عَلٰى اَكْثَرَ ظَنِّهٖ وَرَاْيِهٖ وَلَمْ يَمْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِنَّهٗ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْجُ فِيْمَايَرٰى مِنَ السَّهْوِ الَّذِىْ يَدْخُلُ عليه الشَّيْطَانُ وَفِىْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ كَثِيْرَةٌ.

۱۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب نماز میں بھول جانے کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے جسے نماز میں بھولنے پر شک ہو وہ تحرّی سے کام لے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہمارا اسی پر عمل ہے کہ جب قیام کی طرف آئے اور قعود کی حالت بدل جائے تو اس کی وجہ سے اس کو دو سجدے سہو لازم ہو جاتے ہیں پھر بھولنے میں خواہ کمی ہو یا زیادتی سلام کے بعد دو سجدے ہی ہیں۔ اور جسے شیطان نماز میں شک ڈال دے اور اسے یاد ہی نہیں آئے کہ تین رکعت ہوئی ہیں یا چار اگر اسے یہ شک پہلی مرتبہ واقع ہوا ہو تو نماز توڑ ڈالے اور از سر نو نماز ادا کرے اور اگر یہ شک اسے اکثر ہو جاتا ہو تو وہ اپنے ظن غالب سے کام لے اگر یقین کامل نہ ہو تو زیادہ تردد میں نہ پڑے کیونکہ شیطان کے خلل انداز ہونے کے باعث وہ بھول سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور اس کے متعلق بہت سے آثار ہیں۔

(۱۴۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٌ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلّٰى بِهِمْ فِىْ سَفَرٍ كَانَ مَعَهٗ فِيْهِ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ نَآءَ لِلْقِيَامِ فَسَبَّحَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَرَجَعَ ثُمَّ لَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَجَدَسَجْدَتَيْنِ قَالَ لَا اَدْرِىْ اَقَبْلَ التَّسْلِيْمِ اَوْ بَعْدَهٗ.

۱۴۳۔ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا ہمیں امام مالک نے خبر دی ان سے یحیٰی بن سعید نے بیان کیا کہ کسی سفر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ وہ خود بھی ان کے شریک سفر تھے وہ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہونے کے قریب ہی تھے کہ بعض مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا تو واپس پلٹے پھر جب نماز مکمل فرمائی تو دو سجدے کیے یحیٰی بن سعید کہتے ہیں مجھے یاد نہیں رہا کہ سجدے سلام سے پہلے کیے تھے یا بعد میں۔

بَابُ الْعَبَثُ بِالْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ وَمَايُكْرَهُ مِنْ تَسْوِيَتِهٖ

یہ باب نماز میں کنکریاں برابر کرنے یا ہٹانے اور اس کی کراہت کے بیان میں ہے

(۱۴۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرِ الْقَارِىُّ

۱۴۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوجعفر قاری

قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اِذَااَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَسَوَّیَ الْحَصٰی تَسْوِیَةً خَفِیَّةً قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ کُنْتُ یَوْمًااُصَلِّی وَابْنُ عُمَرَ وَرَآئِیْ فَالْتَفَتُّ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی قَفَایَ فَغَمَزَنِیْ.

نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو آرام سے کنکریاں برابر فرما لیتے اور ابوجعفر نے کہا ایک دن میں نماز پڑھ رہا تھا اور ابن عمرؓ میرے پیچھے تھے میں نے معمولی سا ان کی طرف التفات کیا تو انہوں نے میری پشت پر اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا۔

(۱۴۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَامُسْلِمُ بْنُ اَبِی مَرْیَمَ عَنْ عَلِیِّ ابْنُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیْ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَوَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِی وَقَالَ اَصْنَعُ کَمَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَاجَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ کَفَّهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ کُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِی تَلِی الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ کَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی.

۱۴۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں مسلم بن مریم نے علی بن عبدالرحمٰن مُعاوِی نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا تم ایسے کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے پوچھا! رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کیا کرتے تھے تو آپ نے جواباً فرمایا جب حضور نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی اپنی دائیں ران پر رکھتے پھر تمام انگلیاں بند کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِصَنِیْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فَاَمَّا تَسْوِیَةُ الْحُصٰی فَلَابَاْسَ بِتَسْوِیَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَتَرَکَهَا اَفْضَلُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ ؒ کا یہ قول ہے۔مگر جہاں تک کنکریوں کے برابر کرنے کا معاملہ ہے تو ایک بار درست کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نہ کرنا ہی بہتر ہے۔اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِی الصَّلٰوةِ

یہ باب التحیات کے بیان میں ہے

(۱۴۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَتَشَهَّدُ فَتَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلٰوةُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۱۴۶۔امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب التحیات پڑھتی تھی تو اس طرح پڑھتیں ’’ترجمہ‘‘ زبانی، مالی اور بدنی پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں یا رسول اللہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے سلام اسکی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اس کے صالحین بندوں پر سلامتی ہو۔

(۱۴۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ يَقُوْلُوا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلٰوتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۱۴۷۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی انہوں نے عروہ ابن زبیر سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر التحیات کی تعلیم دیتے ہوئے سنا وہ فرمار ہے تھے ”ترجمہ“ کہو زبانی اور بدنی تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں یا نبی اللہ! آپ پر اللہ تعالیٰ کے سلام اس کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۱۴۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَيَدْعُوْ بِمَا بَدَالَهٗ اِذَاقَضٰى تَشَهُّدَهٗ فَاِذَاجَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ ثُمَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ يَرُدُّ عَلٰى اِمَامٍ فَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ عَنْ يَّسَارِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ.

۱۴۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ جب وہ التحیات پڑھتے تو یہ کلمات ادا فرماتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

یہ کلمات اول تشہد میں پڑھتے پھر التحیات کے بعد جو دل میں آئے دعا مانگتے پھر جب قعدۂ آخرہ میں بیٹھتے تو اسی طرح کلمات تشہد دہراتے اور دعا مانگتے جب سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

پہلے دائیں طرف کہتے السلام علیکم پھر امام کے سلام کا السلام علیکم پھر امام کے سلام کا جواب دیتے پھر اگر بائیں طرف والا انہیں سلام کہتا تو اس کو جواب دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلتَّشَهُّدُ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ کُلٌّ حَسَنٌ وَلَیْسَ یُشْبِہُ تَشَہُّدَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وعندنا تشهد ذ لانه رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعليه العامة عندنا

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں وہ تمام التحیات جن کا ذکر ہوا سب بہتر ہیں البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشہد جیسے نہیں اور ہماری پسندیدہ تشہد وہی ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک اسی پر اکثر علماء کا معمول ہے۔

(۱۴۹) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَلُّ بْنُ مُحْرِزِ الضَّبِّیِّ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَۃَ بْنِ وَائِلِ الْاَسَدِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلٰوتَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ لَاتَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

۱۴۹۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں محل محرز ضبی نے شقیق بن مسلم بن وائل اسدی سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہا ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تو السلام علی اللہ کہتے پس ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مکمل فرما کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور حکم دیا تم السلام علی اللہ نہ کہا کرو کہ بیشک اللہ تعالیٰ وہ خود سلام ہے بلکہ اس طرح پڑھا کرو۔
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَکْرُہُ اَنْ یُّزَادَفِیْہِ حَرْفٌ اَوْیَنْقُصَ مِنْہُ حَرْفٌ.

امام محمد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس التحیات میں ایک حرف کی بھی کمی وزیادتی کو اچھا نہیں جانتے تھے۔

بَابُ السُّنَّۃِ فِی السُّجُوْدِ

یہ باب سجدہ مسنونہ کے بیان میں ہے

(۱۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ

۱۵۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے

عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَاسَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى الَّذِیْ يَضَعُ جَبْهَتَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ قَدْرَاَيْتُهٗ فِی بَرْدٍ شَدِيْدٍ وَاِنَّهٗ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ بُرْنُسِهٖ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصٰى.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سجدہ کرتے تھے تو وہ جس چیز پر اپنی پیشانی رکھتے تو اس پر اپنے ہاتھ رکھتے حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے سخت سردی میں انہیں دیکھا کہ وہ اپنے جبہ مبارکہ سے ہاتھ کو نکالا اوران کو کنکریوں پر رکھے ہوئے تھے۔

(۱۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ جَبْهَتَهٗ فَلْيَرْفَعْ كَفَّيْهِ فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ.

۱۵۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنے ہاتھ بھی زمین پر رکھے پھر جب اپنی پیشانی اٹھائے تو اپنے ہاتھ بھی اٹھائے کیونکہ دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا اَنْ يَّضَعَ كَفَّيْهِ بِحَذَاءِ اُذُنَيْهِ وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَفْتَحُهَا فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَهُمَا مَعَ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَنْ اَصَابَهٗ بَرْدٌ يُّؤْذِیْ وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ اَوْثَوْبٍ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ ہمارا یہی معمول ہے کہ جب کوئی شخص سجدہ کے لئے زمین پر سر رکھے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اپنی انگلیوں کو ملا کر قبلہ رخ رکھے اور کھلا نہ چھوڑے جب اپنا سر اٹھائے تو ہاتھ اور پیشانی اس کے ساتھ اٹھائے جس شخص کو سردی لگنے کا خطرہ ہو اور وہ اپنے ہاتھ زمین پر اپنی چادر یا کپڑے میں دبا کر رکھ لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا بھی ہے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز میں بیٹھنے کے بیان میں ہے

(۱۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِهٖ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ تَرَبَّعَ وَيُثْنِیْ رِجْلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ تَفْعَلُهٗ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَكِیْ.

۱۵۲۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی جب وہ چار رکعات پڑھ کر بیٹھا تو چار زانو ہو کر اور اس نے اپنے دونوں پاؤں کو پھیلا کر بیٹھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا دوسرے شخص نے کہا آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے جواباً فرمایا میں بیمار ہوں۔

(۱۵۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ

۱۵۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبدالرحمٰن

الْقَاسِمُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى اَبَاهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَاجَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهٗ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيْ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى.

بن قاسم نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا کہ بیشک انہوں نے اپنے والد ماجد کو نماز میں جلسہ کے دوران چارزانو بیٹھے دیکھا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسے ہی کیا جب کہ اس وقت میں کمسن تھا تو میرے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے منع فرمایا اور کہا کہ یہ نماز کی سنت نہیں ہے بلکہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھالو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَاْخُذُ بِذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَاَمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَاِنْ كَانَ يَقُوْلُ يُفْضِي الرَّجُلُ بِاَلْيَتِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور امام مالک بن انسؒ پہلی دو رکعتوں کے قعدے میں اسی پر عمل کرتے ہیں مگر چوتھی رکعت کے قعدہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھے۔

(۱۵۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ فَذَكَرْتُ فَقَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُهٗ مُنْذُ شَكَيْتُ.

۱۵۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صدقہ یسار نے مغیرہ بن حکم سے روایت کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دو سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے دیکھا تو میں نے ان سے ذکر کیا پھر انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا جس وقت میں بیمار ہوتا ہوں ایسے ہی کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَايَنْبَغِي اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلٰكِنَّهٗ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوْسِهٖ فِي صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ دو سجدوں کے درمیان ایڑیوں پر بیٹھنا مناسب نہیں لیکن ان دونوں کے درمیان اسی طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

یہ باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۱۵۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے سائب بن یزید نے حدیث بیان فرمائی انہوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی اور انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

عليه وَسَلَّمَ انَّها قَالَتْ مَارَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا اَوْيَقْرَءُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُوْنَ اَطْوَلُ مِنْهَا.

سے روایت کی جو زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز نفل کبھی بھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا مگر وصال سے ایک سال قبل بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور سورت کو سے ترتیل (آہستہ) کے ساتھ قرأت فرماتے تو وہ بہت لمبی نماز محسوس ہوتی۔

(۱۵۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلٰى لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرُ وبْنُ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اَحَدُكُمْ وَهُوَقَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوةٍ وَهُوَقَائِمٌ.

۱۵۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے اسماعیل بن محمد سعید بن ابی وقاص نے بیان کیا انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص کے کسی آزاد کردہ غلام سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص کے کسی آزاد کردہ غلام سے روایت کی انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بیٹھ کر پڑھنے والے کو نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والی کی نسبت آدھا ملتا ہے۔

(۱۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ نَالَنَاوَبَاءٌ مِنْ وَعْكِهَا شَدِيْدٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِي سُبْحَتِهِمْ قُعُوْدًا فَقَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ.

۱۵۷۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا جب ہم مدینہ آئے تو ایک شدید وبائی بیماری میں مبتلا ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اس پر آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز ادا کرنے والوں کو کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے والوں سے نصف ثواب ملتا ہے۔

(۱۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلٰوةِ وَهُوَجَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوْسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَاجَعَلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ اِذَاصَلّٰى قَائِمًا

۱۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے پس اس سے زمین پر گر گئے جس کے باعث آپ کے دائیں پہلو پر خراش آ گئی تو اس وقت آپ نے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا بیشک

فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ.

امام اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا لِلتَّطَوُّعِ مِثْلَ نِصْفِ صَلٰوتِهٖ قَائِمًا فَامَّا رُوِیَ مِنْ قَوْلِهٖ اِذَا صَلّٰى الْاِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ فَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهٗ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والی کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور جو یہ روایت ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر اس کی اقتداء کرو اس بارے میں ایک اور روایت بھی آئی ہے جو اس حدیث بالا کو منسوخ کر دیتی ہے۔

(۱۵۹) قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِىِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَمَّ النَّاسَ اَحَدٌ بَعْدِىْ جَالِسًا فَاَخَذَ النَّاسُ بِهٰذَا.

۱۵۹۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں بشر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں احمد نے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسرائیل بن یونس بن ابی اسحٰق سبعی نے خبر دی وہ جابر بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ عامر نے ہمیں کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے پس لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

یہ باب ایک کپڑے میں نماز کے پڑھنے کے بیان میں ہے

(۱۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْخَوْلَانِىِّ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّىْ فِى الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ.

۱۶۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں بکیر بن عبداللہ بن اشجر نے بسر بن سعید بن عبیداللہ خولانی سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک کرتے اور دوپٹہ کی ایک چادر میں نماز ادا فرماتی تھیں جب کہ بڑی چادر نہیں ہوتی تھی۔

(۱۶۱) اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ

۱۶۱۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے خبر دی انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کیا کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ.

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم سب کو کپڑے میسر ہیں؟۔ (یعنی جب سب کو اور کپڑے نہیں ملتے تو ایک کپڑے میں ہی نماز جائز ہے)۔

(۱۶۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَمُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ عَقِيْلِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا بِثَوْبٍ.

۱۶۲۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن میسرۃ نے خبر دی انہوں نے ابی مرۃ سے روایت کی انہوں نے عقیل بن ابی طالب سے کہ انہیں ام ہانی بنت ابی طالب نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن آٹھ رکعتیں ایک کپڑ لپیٹ کرادا فرمائیں۔

(۱۶۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالنَّضْرِ اَنَّ اَبَا مَوْلٰى عَقِيْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ تُحَدِّثُ اَنَّهَا ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ اِبْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ وَذٰلِكَ ضُحٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَافَقُلْتُ اُمّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمّ هَانِيءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ اِنْصَرَفَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَرْنَامَنْ اَجَرْتِ يَااُمّ هَانِيءٍ.

۱۶۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابونضر۔نے انہیں عقیل کے آزاد کرہ غلام ابومرہ نے خبر دی انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا کہ بے شک ان کا فتح مکہ کے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا ہوا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا۔آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ ایک چادر سے پردہ کئے ہوئے تھیں تو میں نے سلام عرض کیا چاشت کا وقت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ام ہانی بنت ابی طالب آپ نے فرمایا ام ہانی مرحبا جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے کو لپیٹ کر آٹھ رکعت ادا فرمائیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے بھائی علی المرتضیٰؓ اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جسے میں نے پناہ دی ہے وہ فلاں ابن ہبیرۃ ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دے دی۔

(۱۶۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُبْنُ زَيْدِالتَّيْمِيِّ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَاَلْتُ اُمّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَاتُصَلِّي فِيْهِ

۱۶۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے محمد بن زید تیمی نے خبر دی کہ ان کی والدہ نے زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا عورت کتنے کپڑوں

الْـمَرْءَةُ قَـالَـتْ فِـى الْـخِـمَارِ وَالدِّرْعِ التَّابِعِ يُغِيبُ ظُهُوْرِ قَدَمَيْهَا.

قَـالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّ نَاْخُذُ فَاِذَاصَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ تَـوَشَّـحَ بِـهٖ تَوَشَّحًا جَازَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

میں نماز ادا کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا چادر اور کرتے میں جبکہ وہ اتنا لمبا ہو کہ اس سے پاؤں کا ظاہر چھپ جائیں۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کوئی شخص ایک بڑے کپڑے کو اچھی طرح لپیٹ کر نماز ادا کرے تو جائز ہے۔امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

یہ باب رات کی نماز کے بیان میں ہے

(١٦٥)اَخْبَـرَنَـامَـالِكٌ اَخْبَـرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَاَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَيْفَ الـصَّـلٰوةُ بِاللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَـاِذَا خَشِـىَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّصْبَحَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُمَاقَدْصَلّٰى.

١٩٥۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کیسے ادا کیجائے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعت! پھر اگر کسی کو صبح طلوع ہونے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ادا کرے وہ دو کے ساتھ مل کر نماز وتر بن جائے گی۔

(١٦٦) اَخْبَـرَنَـامَـالِكٌ حَـدَّثَـنَاالزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَـنْ عَـائِشَةَ اَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اَحَدَعَشَرَ رَكْعَةً يُوْتِرُمِنْهَابِوَاحِدٍ فَاِذَافَرَغَ مِنْهَااِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ.

١٦٦۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں زہری نے عروۃ سے بیان کیا انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز گیارہ رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ان میں ایک کے ساتھ وتر بنالیتے پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو لیٹ جاتے۔

(١٦٧) اَخْبَـرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُخْرَمَةَ عَـنْ زَيْـدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ الـلّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَـوَسَّـدَتُ عَتَبَتَهُ اَوْفُسْطَاطَهُ قَالَ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْـعَتَيْـنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ دُوْنَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى

١٦٧۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن ابکر نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے کہ زید بن خالد جہنی کہتے تھے میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد ادا کرتے ہوئے دیکھو چنانچہ میں نے آپ کی چوکھٹ یا خیمہ کے ساتھ ٹیک لگائی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے اولاً مختصر دو رکعت ادا کیں پھر لمبی دو

رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ.

رکعتیں پڑھیں پھر ان سے کم لمبی دو رکعت ادا کی پھر پہلی سے مزید کم دو رکعت پڑھیں پھر آپ نے آخر میں وتر ادا فرمائے۔

(۱٦۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اِمْرِءٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرُصَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ.

۱٦۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کوئی شخص نیند کے غلبہ کی حالت میں تہجد کی نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نماز کا ثواب بھی عطاء فرمائیں گے اور اس کی نیند کو اس کے لئے صدقہ بنادے گا۔

(۱٦۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ مِنْ حِزْبِهٖ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ مِنْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسَ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ شَيْءٌ.

۱٦۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن اعرج سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص سے رات کا وظیفہ فوت ہوجائے اور وہ زوال سے پہلے پہلے نماز ظہر تک پڑھ لے تو وہ ایسے ہی ہے کہ اس کا کچھ حصہ بھی فوت نہیں ہوا۔

(۱۷۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي كُلَّ لَيْلَةٍ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّصَلِّيَ حَتّٰى اِذَاكَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ وَيَتْلُوا هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَانَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى.

۱۷۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نفل نماز ادا فرماتے جتنی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا یہاں تک کہ پچھلی رات کا وقت ہوجاتا تو اپنے اہل خانہ کو نماز کے لئے جگاتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ اور اپنے اہل خانہ کو نماز کی تاکید کریں تاکہ اس پر وہ قائم رہیں ہم آپ سے کسی قسم روزی کا سوال نہیں کرتے بلکہ ہم روزی دیتے ہیں اور آخرت تو متقی لوگوں کے لئے ہی نفع مند ہے۔

(۱۷۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مَخْرَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانُ الْوَالِبِيّ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ بَاتَ عِنْدَمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

۱۷۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں مخرمہ بن سلیمان والبی نے کہا مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب نے خبردی کہ انہیں حضرت ابن عباس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُوْلِهَا قَالَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَاانْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْبَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَرَأَ بِالْعَشَرِ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي.

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک رات میں اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا انہوں نے کہا میں تکیہ پر عرضاً لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بستر پر طولاً آرام فرما ہوئیں یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی ممکن ہے اس سے کم وبیش ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے ایسی صورت میں کہ اپنی آنکھیں مل رہے تھے پھر آپ نے سورۂ ال عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں اس کے بعد آپ ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس گئے اور اس سے آپ نے نہایت اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں بھی کھڑا ہو گیا جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے تھے میں نے اتنے میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور اپنے دائیں ہاتھ سے میرا دایاں کان ملنے لگے آپ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا کیں پھر دو، دو رکعتیں چھ مرتبہ پڑھیں پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آئے تو آپ پھر کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں ادا کیں پھر آپ باہر تشریف لائے اور نماز صبح ادا فرمائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ صَلٰوةُ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنٰى مَثْنٰى وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَاِنْ شِئْتَ مَاشِئْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَرْبَعًا اَرْبَعًا وَاَمَّا الْوِتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ فِيْهِ وَاحِدٌ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ لَايُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں رات کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا ہمارے نزدیک افضل ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے چاہے دو دو رکعت پڑھے یا چاہے چار چار رکعت نیز چھ چھ اور آٹھ آٹھ چاہو تو پڑھ سکتے ہیں ایک تکبیر اور ایک سلام کیساتھ البتہ چار چار رکعات پڑھنا افضل ہے وتر سے متعلق ہمارا اور امام ابوحنیفہؒ کا ایک ہی قول پر اتفاق ہے کہ وتر تین رکعت ایک ہی سلام سے ادا کرے۔

بَابُ الْحَدْثِ فِي الصَّلٰوةِ

(۱۷۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَفِي صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِم بِيَدِهٖ اَنِ امْكُثُوْا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰى جِلْدِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ فَصَلّٰى.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ مَنْ سَبَقَهُ حَدْثٌ فِي صَلٰوةٍ فَلَابَأْسَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَلَايَتَكَلَّمَ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَبْنِي عَلٰى مَاصَلّٰى وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ وَيَتَوَضَّأَ وَيَسْتَقْبِلَ صَلٰوتَهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

یہ باب نماز میں وضو کے ٹوٹ جانے کے بیان میں ہے

۱۷۲۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ک ہمیں اسماعیل بن ابوحکم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے کسی نماز کی تکبیر کہی پھر اپنے ہاتھ کے اشارہ سے مقتدیوں کو کہا ٹھہرو! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے پھر واپس تشریف لائے جبکہ آپ کے بدن مبارک پر پانی کا اثر تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ وضو کرنے کے لئے جائے اور بغیر بات چیت کیے وضو کر کے اپنی نماز پر بنا کرے افضل یہی ہے کہ بات کرلے اور تازہ وضو بنائے اور از سر نو نماز پڑھے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ وَمَايُسْتَحَبُّ وَمَايُسْتَحَبُّ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

(۱۷۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الرَّجُلُ يُقَلِّلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

یہ باب قرآن کریم کی فضیلت اور ذکر اللہ کے مستحب ہونے کے بیان میں ہے

۱۷۳۔ امام مالک علیہ الرحمہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ نے اپنے والد ماجد سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے ایک آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ساری رات پڑھتے سنا جب صبح ہوئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جبکہ وہ آدمی اس سورت کو معمولی سمجھ رہے تھے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۱۷۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَاَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ مِنْ بُكْرَةٍ اِلٰى اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَ عَلٰى جِيَادِ الْخَيْلِ مِنْ بُكْرَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ.

۱۷۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرے نزدیک یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں تمام رات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہوں اس بات سے کہ صبح سے شام تک گھوڑے کی پشت پر رہ کر جہاد کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ذِكْرُ اللّٰهِ حَسَنٌ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں افضل ہے۔

(۱۷۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

۱۷۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بندھا رہے تو ٹھہرا رہتا ہے اور اگر کھول دو تو بھاگ جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عليه وَهُوَ يُصَلِّى

یہ باب نماز میں سلام کے حکم کے بیان میں ہے

(۱۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّى فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ.

۱۷۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن مر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے سلام کہا پھر اس نے آپ کو جواب دیا اس پر آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا جس وقت نماز کی حالت میں تم میں سے کسی کو سلام کہا جائے تو وہ جواب نہ بلکہ اسے چاہئے کہ ہاتھ کے اشارہ سے جواب دے دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِى لِلْمُصَلِّى اَنْ يَّرُدَّ السَّلَامَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ وَلَا يَنْبَغِى اَنْ يُّسَلِّمَ

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نمازی سلام کا جواب نہ دے جب نماز کی حالت میں اسے سلام کہا جائے اگر اس نے سلام کا جواب دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور

عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

یہ بھی لائق نہیں کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اسے سلام کہا جائے امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلَانِ يُصَلِّيَانِ جَمَاعَةً

یہ باب دو آدمیوں کی جماعت سے نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۱۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَقُمْتُ وَرَاءَهُ فَقَرَّبَنِي فَجَعَلَنِي بِحِذَائِهِ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَأُ تَاَخَّرْتُ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ.

۱۷۷۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ ہمیں زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت گیا میں نے انہیں نماز نفل ادا کرتے ہوئے پایا تو ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو انہوں نے اپنے برابر میں مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا اتنے میں حضرت یرفا آ گئے تو میں پیچھے ہو گیا اور ہم نے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

(۱۷۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّهُ قَامَ عَنْ يَّسَارِ ابْنِ عُمَرَ فِي صَلٰوةٍ فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِيْنِهِ.

۱۷۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا بے شک وہ ایک نماز میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بائیں طرف پیچھے کھڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔

(۱۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ اُمَّ سُلَيْمٍ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْتُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِاسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ وَرَاَنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۱۷۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں بیان کیا کہ ہم سے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بیشک ان کی نانی صاحبہ حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی جب کھانا کھا چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا اٹھو تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ایک چٹائی لے کر کھڑا ہو گیا جو پرانی ہونے کے باعث سیاہ ہو چکی تھی میں نے اسے پانی سے صاف کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے وہ کہتے ہیں میں نے اور ایک یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور ایک ضعیفہ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی پس آپ نے ہمیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مَعَ الْاِمَامِ قَامَ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلَّى الْاِثْنَانِ قَامَا خَلْفَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

دو رکعت نماز پڑھائی پھر تشریف لے گئے۔
امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس تمام پر عمل ہے جب امام کے ساتھ اکیلا آدمی نماز پڑھے تو وہ امام کے دائیں جانب پہلو کھڑا ہو اور جب دو ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

یہ باب بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۱۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِىِّ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَيْثَمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ وَاَطِبْ مَرَاحَهَا وَصَلِّ فِىْ نَاحِيَتِهَا وَاَنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ اَبْوَالُهَا وَبَعْرُهَا مَا اُكِلَتْ لَحْمُهَا فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهَا.

۱۸۰۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عمرو بن حلحلہ الدؤلی حمید بن مالک بن خثیم سے روایت بیان کی کہ بے شک حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنی بکریوں سے حسن سلوک کرو اور ان کے باڑے کو صاف ستھرا رکھا کرو اور اس کے کسی کونے میں نماز بھی ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ جنتی جانوروں میں سے ہے۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے اگرچہ اس جگہ پر ان کی مینگنیاں اور پیشاب پہلے موجود ہو (مگر اب وہ جگہ صاف ہو)۔ کیونکہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان جانوروں کی پیشاب سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

یہ باب سورج کے طلوع و غروب کے وقت میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۱۸۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا.

۱۸۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی بھی سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے کی کوشش نہ کرے۔

(۱۸۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدُاللّٰہِ الصَّنَابِجِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَھَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَاارْتَفَعَتْ زَایَلَھَا ثُمَّ اِذَااسْتَوَتْ قَارَنَھَا ثُمَّ اِذَازَالَتْ فَارَقَھَا ثُمَّ اِذَادَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَھَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَھَا.

۱۸۲۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی انہوں نے عبداللہ صنابجی سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہوتو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج بلند ہوجاتا ہے تو وہ الگ ہوجاتا ہے پھر جب سورج نصف النہار پر ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل جاتا ہے پھر جب سورج قریب الغروب ہوجاتا ہے مل جاتا ہے جب سورج غروب پر چلا جائے تو وہ الگ ہوجاتا ہے۔

وَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی تِلْکَ السَّاعَاتِ.

حضرت عبداللہ الصنابجی نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ لَا تَحَرُّو بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَاغُرُوْبَھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَطْلُعُ قَرْنَاہُ مَعَ طُلُوْعِھَا وَیَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِھَا وَکَانَ یَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰی تِلْکَ الصَّلٰوۃِ.

۱۸۳۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرو کیونکہ شیطان سورج کے چڑھنے کے وقت اپنا سینگ طلوع کرتا ہے اور سورج کے ڈوبنے کے وقت غروب کرتا ہے ایسے اوقات میں نماز پڑھنے والوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سزا دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَانَاْخُذُیَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَغَیْرَہٗ عِنْدَنَافِی ذٰلِکَ سَوَاءٌ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہم ان تمام اوقات پر عمل ہے اور ہمارے نزدیک اس میں جمعہ وغیرہ برابر ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی شِدَّۃِ الْحَرِّ

یہ باب سخت گرمی میں نماز کے بیان میں ہے

(۱۸۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِی عَبْدُاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَوْلَی الْاَسْوَدِبْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ

۱۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن یزید جو اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام ہیں انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے بیان کیا وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گرمی ہوتو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی

الْحَرُّ فَابْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ فَاَذِنَ لَهَافِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ نُبَرِّدُ الصَّلٰوةَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ وَنُصَلِّي فِي الشِّتَاءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

کی شدت دوزخ کی سختی سے ہےاور آپ نے ذکر فرمایا کہ دوزخ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اسے سال میں دومرتبہ سانس لینے کی اجازت ہوئی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہوئے گرمیوں میں ہم نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں سردیوں میں سورج کے ڈھلنے پر اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ اَوْيَفُوْتُهُ وَقْتُهَا

یہ باب نماز جو نماز کو بھول جائے یا وقت ختم ہو جائے ان کے بیان میں ہے

(۱۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اِذَاكَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اَكْلَاْلَنَا الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَكَلَاَبِلَالٌ مَاقُدِرَلَهُ ثُمَّ اسْتَنَدَاِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَمُقَابِلُ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَابِلَالٌ وَلَااَحَدٌ مِنَ الرَّكْبِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.بِلَالٌ فَقَالَ بِلَالٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَبِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ وَاقْتَادُوْهَااَوْفَبَعَثُوْارَوَاحِلَهُمْ وَاقْتَادُوْهَاشَيْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمِ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِيْنَ قَضَى الصَّلٰوةَمَنْ نَسِيَ

۱۸۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے بیان کیا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس ہوئے تو رات پھر چلتے رہے جب رات کا آخری حصہ ہوا تو آپ نے پڑاؤں ڈالا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا صبح کی نماز کا خیال رکھنا پھر آپ اور آپ کے اصحاب آرام کرنے لگے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت بلالؓ جاگتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلالؓ نے اپنے کجاوے سے ٹیک لگائی اور صبح صادق کا انتظار کرنے لگے ان کی بھی آنکھ لگ گئی تو نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی نہ بلالؓ کی اور نہ ہی کوئی اور شتر سوار کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تب جلدی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے آپ نے فرمایا بلالؓ کیا بات ہے؟ بلالؓ نے عرض کیا مجھے بھی اسی ذات نے سلا دیا جس ذات نے آپ کو سلایا اس پر آپ نے فرمایا یہاں سے جلدی نکل چلو صحابہ کرام نے کجاوے کسے اور تھوڑی سی دور جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہنے کا حکم دیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز فجر پڑھائی اور پھر فرمایا تم

صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ.

تم میں سے کسی کی نماز قضاء ہوجائے یا وہ نماز کو بھول تو اسے چاہئے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّا اَنْ يَّذْكُرُهَا فِى السَّاعَاتِ الَّتِى نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعُ وَتَبْيَضُّ وَنِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ وَحِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ حَتّٰى تَغِيْبَ اِلَّا الْعَصْرَ يَوْمِهٖ فَاِنَّهٗ يُصَلِّيْهَا وَاِنِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ ان وقتوں کے سوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے یعنی سورج کے طلوع کے وقت یہاں تک کہ بلند ہوجائے اور زوال کے وقت یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور سورج کے زرد پڑ جانے کے وقت سے غروب تک سوائے اس دن کی عصر کی نماز کے کہ وہ ادا کی جاسکتی ہے اگرچہ سورج زرد ہو چکا ہو سورج چھپنے سے پہلے پہلے اس نماز کو پڑھنا جائز ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(١٨٦) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنْ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا.

١٨٦۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بسر بن سعید سے وہ اعرج سے اور وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج کے طلوع ہونے سے قبل جس شخص نے ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز کو پالیا اور جس نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت کو پالیا اس نے بھی تمام نماز کو پالیا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِى اللَّيْلَةِ الْمُمْطِرَةِ

یہ باب بارش کی رات میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(١٨٧) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِىْ سَفَرٍ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتَ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ

١٨٧۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ ایک نہایت سرد اور ٹھنڈی رات میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور اعلان کیا کہ اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لو! نیز فرمایا جب رات بہت سرد اور بارش والی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم فرماتے وہ

يَقُوْلُ اَ لَاصَلُّوافِي الرِّحَالِ.

اعلان کر دے کہ اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا حَسَنٌ وَهِيَ رَخْصَةٌ وَالصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ اچھی بات ہے اور اس میں رخصت ہے لیکن نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ہی افضل ہے۔

(۱۸۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْجَمَاعَةِ.

۱۸۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو النضر نے حدیث بیان فرمائی انہوں نے بسر بن سعید سے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جماعت (فرض) کی نماز کے سوا تمہاری نماز (نوافل) گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكُلٌّ حَسَنٌ.

امام محمد نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور یہ بہتر ہے۔

(۱۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

۱۸۹۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نافع نے حدیث روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

باب قَصْرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

یہ باب سفر میں نماز قصر کے بیان میں ہے

(۱۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ وَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ.

۱۹۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے صالح بن کیسان نے عروہ بن زبیر سے روایت کی انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا کہ آپ فرماتی ہیں نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی سفر و حضر میں پھر حضر میں نماز زیادہ دی گئی اور سفر کی نماز اسی طرح باقی رہی۔

(۱۹۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ.

۱۹۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خیبر کی طرف جاتے تو نماز قصر ادا کرتے۔

(۱۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ

۱۹۲۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے

الصَّلٰوۃُ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ.

ارادہ سے نکلتے تو ذوالحلیفہ میں نماز قصرادا کرتے

(۱۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِہَابِ الزُّھْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَخَرَجَ اِلٰی رِیْمٍ فَقَصَرَ الصَّلٰوۃَ فِی مَسِیْرِہٖ ذٰلِکَ.

۱۹۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مقام ریم کی طرف سفر کیا تو اس مسافت میں انہوں نے نماز قصرادا فرمائی۔

(۱۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ اَنَّہٗ کَانَ یُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَالْبَرِیْدَ فَلَایَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ.

۱۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کیا کہ وہ جب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک منزل کی مسافت طے کرتے تو وہ نماز قصر نہیں پڑھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَاخَرَجَ الْمُسَافِرُ اَتَمَّ الصَّلٰوۃَ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ مَسِیْرَۃَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ کَوَامِلَ بِسَیْرِ الْاِبِلِ وَمَشْیِ الْاَقْدَامِ فَاِذَااَرَادَ ذَالِکَ قَصَرَ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ مِّصْرِہٖ وَیَجْعَلُ الْبُیُوْتَ خَلْفَ ظَھْرِہٖ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ.

امام محمدؒ نے فرمایا جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اس صورت میں نماز قصر کرے گا جبکہ اس کی مسافت تین کی مسافت پر ہو یعنی اونٹ پر سوار ہو کر تین دن میں بآرام پہنچ سکتا ہو یا پیدل نیز شہر کی حدود سے خارج ہوتے ہی قصر کر سکتا ہے جبکہ وہ مکانات کو پیٹھ دکھا چکا ہو یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

باب اَلْمُسَافِرُ یَدْخُلُ الْمِصْرَ وَغَیْرُہٗ مَتٰی یَتِمُّ الصَّلٰوۃَ

یہ باب مسافر جب شہر میں داخل ہو تو وہ کب سے نماز پوری کرے اس کے بیان میں ہے

(۱۹۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اُصَلِّی صَلٰوۃَ الْمُسَافِرِ مَالَمْ اَجْمَعْ مُکْثًا فَاِنَّ حَبَسَنِیْ ذٰلِکَ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً.

۱۹۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے سالم بن عبداللہ سے روایت بیان کی انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بے شک انہوں نے فرمایا میں مسافر کی نماز ادا کروں گا جب تک قیام کا ارادہ نہ کرو اگر چہ اسی سلسلہ میں بارہ راتیں گذر جائیں۔

(۱۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَاالزُّھْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ کَانَ اِذَاقَدِمَ مَکَّۃَ صَلّٰی بِھِمْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَااَھْلَ مَکَّۃَ

۱۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سالم بن عبداللہ سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا کہ بے شک جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

اتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّاقَوْمٌ سَفَرٌ.

عنہ مکہ مکرمہ میں تشریف لاتے تو لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر فرماتے اے اہل مکہ اپنی نماز کو مکمل کرلو ہم مسافر ہیں۔

(۱۹۷)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُقِيْمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَيَقْصُرُ الصَّلٰوةَ اِلَّااَنْ يَّشْهَدَ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ.

۱۹۷۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ ابن عمرؓ سے خبر دی کہ بے شک وہ دس دس دن مکہ مکرمہ میں گزاتے اور نماز قصر ادا کرتے مگر جب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے (یعنی دوسرے امام کی اتباع میں) تو پوری نماز ادا فرماتے۔

(۱۹۸)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ سَالِمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُسَافِرِ اِذَاكَانَ لَايَدْرِيْ مَتٰى يَخْرُجُ يَقُوْلُ اَخْرُجُ الْيَوْمَ بَلْ اَخْرُجُ غَدًا بَلِ السَّاعَةَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَيْهِ لَيَالٌ كَثِيْرَةٌ اَيَقْصُرُ اَمْ مَايَصْنَعُ قَالَ يَقْصُرُ وَاِنْ تَمَادٰى بِهٖ ذٰلِكَ شَهْرًا.

۱۹۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے سالم بن عبداللہ سے ایسے مسافر کے بارے میں دریافت کیا جسے معلوم نہیں کہ وہ کب لوٹے گا کبھی آج اور کبھی کل جانے کے بارے میں سوچتا ہے اسی شش و پنج میں کئی دن گذر جائیں تو وہ نماز میں قصر کرے اگرچہ اسے اسی شش و پنج میں ایک ماہ بھی گذر جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرٰى قَصْرَالصَّلٰوةِ اِذَادَخَلَ الْمُسَافِرُ مِصْرًا مِنَ الْاَمْصَرِ فَاِنْ عَزَمَ عَلَى الْمُقَامِ اِلَّااَنْ يَعْزِمَ عَلٰى مُقَامِ خَمْسَةَ عَشَرًا يَوْمًا فَصَاعِدًافَاِذَا عَزَمَ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ.

امام محمد فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مسافر آدمی نماز میں قصر کرے گا جب وہ کسی شہر میں داخل ہونے پر پندرہ دن سے کم مدت کے قیام کا ارادہ کرے اگر وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کا ارادہ کرے تو نماز پوری ادا کرے۔

(۱۹۹)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُبْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ اَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ فَلْيُتِمَّ الصَّلٰوةَ.

۱۹۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عطاء خراسانی نے حضرت سعید بن میبّب نے خبر دی کہ انہوں نے کہا جو شخص چار دن تک قیام کی نیت کرے تو وہ پوری نماز ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ حَتّٰى يَجْمَعَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَيَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ اِبْنُ عُمَرَوَسَعِيْدُبْنُ جُبَيْرٍ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ ہمارے لئے دلیل نہیں ہے بلکہ مسافر جب تک پندرہ دن کے قیام کا ارادہ نہیں کرے گا اس وقت تک نماز قصر پڑھے یہی قول حضرت عبداللہ ابن عمرؓ، حضرت سعید بن جبیرؒ حضرت سعید ابن المسیبؒ ہے۔

(۲۰۰)اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اِذَاکَانَ یُصَلِّی مَعَ الْاِمَامِ بِمِنًا یُصَلِّی اَرْبَعًا وَاِذَاصَلّٰی لِنَفْسِهٖ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَانَاْخُذُ اِذَاکَانَ الْاِمَامُ مُقِیْمًا وَالرَّجُلُ مُسَافِرًا وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۲۰۰۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ عبداللہ ابن عمرؓ جب منیٰ میں امام کی اقتداء کرتے تو چار رکعت پڑھتے جب اکیلے نماز ادا فرماتے تو دو رکعت پڑھتے۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر (تو اس صورت میں پوری نماز پڑھے گا) یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب اَلْقِرَأَةِ فِی الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ

یہ باب نماز سفر کی قرأت کے بیان میں ہے

(۲۰۱)اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ کَانَ یَقْرَأُفِی السَّفَرِ فِی الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ یُرَدِّدُ ھُنَّ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ سُوْرَةً.
قَالَ مُحَمَّدٌ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ فِی السَّفَرِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِھِمَا.

۲۰۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر کے دوران نماز فجر میں اول مفصل میں سے ہر رکعت میں کوئی سورت پڑھا کرتے تھے۔
امام محمد نے فرمایا سفر کے دوران نماز فجر میں ﴿والسماء ذات البروج'' اور ''والسماء والطارق﴾ اور ان دونوں کی مثل سورتیں پڑھنی چاہیے۔

اَلْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

یہ باب ہے سفر اور بارش میں نمازیں جمع کرنے کے بیان میں

(۲۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

۲۰۲۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کا سامنا ہوتا تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع فرمالیتے۔

(۲۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ حِیْنَ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِی السَّفَرِ سَارَحَتّٰی غَابَ الشَّفَقُ.

۲۰۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر میں ہوتے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے جب تک کہ شفق غائب ہو جاتی تھی۔

(۲۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ اَخْبَرَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ اِلٰى تَبُوْكَ.

۲۰۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے سفر میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَنْ تُؤَخَّرَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلّٰى فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَتُعَجَّلَ الثَّانِيَةَ فَتُصَلّٰى فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ اٰخَرَ الصَّلٰوةَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ خِلَافَ مَارُوِيَ مَالِكٌ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ دو نمازوں کے جمع کرنے کی بہتر صورت یہی ہے کہ ان میں سے پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخری وقت میں پڑھا جائے دوسری نماز کو اول وقت میں ادا کر لیا جائے نیز ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ وہ نماز مغرب شفق کے غروب ہونے سے پہلے ادا فرماتے تھے یہ روایت امام مالک کی نقل کردہ روایت کے خلاف ہے۔

(۲۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَاءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطَرِ.

۲۰۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جب امراء ظہر اور عصر کی نماز بارش میں جمع کرتے تو وہ بھی ان کے ساتھ جمع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا لَايَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ اِلَّا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

امام محمد نے فرمایا اس پر ہمارا معمول نہیں! ہمارے نزدیک دو نمازیں ایک وقت میں جمع کی جائیں سوائے ظہر اور عصر کے مقام عرفات میں اور مغرب وعشاء مزدلفہ میں۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ فِي الْاٰفَاقِ يَنْهَاهُمْ اَنْ يَّجْمَعُوْا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ كَبِيْرَةٌ مِنَ الْكَبَائِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ الثِّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ہر طرف فرمان جاری کرایا تھا کہ لوگوں کو اطلاع کر دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہ کریں ایک وقت میں دو نمازیں پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے ہمیں یہ روایت علاء بن حارث اور مکحول ایسے ثقہ راویوں سے پہنچی ہے۔

باب اَلصَّلوٰةُ عَلٰى الدَّابَةِ فِي السَّفَرِ

یہ باب سفر میں سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِکَ.

۲۰۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۲۰۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ اَسِيْرُ مَعَهٗ وَاَتَحَدَّثُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا خَشِيْتُ اَنْ يَّطْلَعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَلَحِقْتُهٗ.

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ يَااَبَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ وَخَشِيْتُ اَنْ اُصْبِحَ فَقَالَ اَلَيْسَ لَکَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتَ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ.

۲۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ بے شک انہیں سعید بن یسار نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کسی سفر میں تھے میں ان کے ساتھ باتیں کرتا جارہا تھا یہاں تک کہ مجھے فجر کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہوا تو میں ان سے پیچھے ہوگیا اور سواری سے اتر کر وتر ادا کئے پھر ان سے جاملا۔

پس مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے ابن عمر) میں اترا، وتر پڑھے اور خدشہ محسوس کرتا تھا کہ کہیں فجر طلوع نہ ہو جائے اس پر آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر نہ تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم کیوں نہیں؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر ہی وتر ادا کرلیا کرتے تھے۔

(۲۰۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَايَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِکٍ فِي سَفَرٍ يُّصَلِّيْ عَلٰى حِمَارِهٖ وَهُوَقَوْلٌ مُتَوَجِّهُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ اِيْمَاءً بِرَاْسِهٖ مِنْ غَيْرِاَنْ يَّضَعَ وَجْهَهٗ عَلٰى شَيْءٍ.

۲۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ سفر کے دوران اپنے گدھے پر نماز ادا کر رہے تھے حالانکہ اس کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں تھا رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے فرما رہے تھے علاوہ اس کے اپنا چہرہ کسی چیز پر رکھیں۔

(۲۰۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ

۲۰۹۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے

عُمَرَ لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِى السَّفَرِ التَّطَوُّعِ قَبْلَهَا وَلَابَعْدَهَا اِلَّامِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّى نَازِلًا عَلَى الْاَرْضِ وَعَلٰى بَعِيْرِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ بِهٖ.

بیان کیا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں نماز فرض کے علاوہ نفل نماز فرضوں سے پہلے یا بعد میں نہیں پڑھا کرتے تھے مگر آدھی رات کے وقت (تہجد کی نماز) کبھی سواری سے اتر کر اور کبھی سواری پر ہی جس طرف بھی اونٹنی کا منہ ہوتا پڑھ لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِاَنَّ يُصَلِّى الْمُسَافِرُ عَلٰى دَابَّتِهٖ تَطَوُّعًا اِيْمَاءً حَيْثُ مَاكَانَ وَجْهُهٗ يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَاَمَّا الْوِتْرُ وَالْمَكْتُوْبَةُ فَاِنَّهُمَا يُصَلِّيَانِ عَلَى الْاَرْضِ وَبِذٰلِكَ جَآءَتِ الْاٰثَارُ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مسافر اپنی سواری پر نفل نماز اشارہ سے پڑھ لے جس سمت بھی اس کا منہ ہو البتہ رکوع کی بنسبت سجدہ میں زیادہ جھکے مگر فرض اور وتر سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرے اس سلسلہ میں بہت سے آثار وارد ہیں۔

(۲۱۰) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُصَلِّى التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ اَوِالْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى.

۲۱۰۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حصین سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نفلی نماز اپنی سواری پر ہی ادا فرمالیا کرتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا مگر فرض یا وتر کے لئے سواری سے اترتے تھے۔

(۲۱۱) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَاعُمَرُبْنُ ذَرِّ الْهَمْدَانِىُّ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ كَانَ لَايَزِيْدُ عَلَى الْمَكْتُوْبَةِ فِى السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ لَايُصَلِّى قَبْلَهَا وَلَابَعْدَهَا وَيُحْيِى اللَّيْلَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ اَيْنَمَا كَانَ وَجْهُهٗ وَيَنْزِلُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ وَيُوْتِرُ فِى الْاَرْضِ فَاِذَااَقَامَ لَيْلَةً فِى مَنْزِلٍ اَحْيَى اللَّيْلَ.

۲۱۱۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں عمر بن ذر ہمدانی نے مجاہد سے خبر دی کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں دو رکعت فرض کے علاوہ پہلے یا بعد میں نفلی نماز کا نہیں پڑھتے تھے اور پوری رات عبادت میں سواری پر گزار دیتے جس طرح بھی اونٹنی کا منہ ہوتا اور طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے سواری سے اترتے اور وتروں کی نماز زمین پر ادا فرماتے اور جب کبھی کہیں رات کا قیام فرماتے تو ساری رات عبادت میں صرف فرماتے۔

(۲۱۲) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَامُحَمَّدُبْنُ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَمَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يُصَلِّى الصَّلٰوةَ كُلَّهَاعَلٰى بَعِيْرِهٖ نَحْوَالْمَدِيْنَةِ وَيُوْمِىْ بِرَاْسِهٖ اِيْمَآءً وَيَجْعَلُ

(۲۱۲) امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابان بن صالح نے حماد بن ابی سلیمان سے خبر دی انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک سفر کیا وہ اپنی تمام نمازیں اپنی اونٹنی پر سواری کی حالت میں مدینہ طیبہ کی طرف رخ کر کے سر کے اشارہ سے

السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَالْوِتْرَ فَاِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لَهُمَافَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُوْمِي بِرَاْسِهٖ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ.

پڑھتے رہے البتہ رکوع کی بنسبت سجدہ میں زیادہ جھکتے۔ البتہ فرض اوروتر دونوں کے لئے زمین پر اترتے تو میں نے اس سلسلہ میں آپ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سر کے اشارہ سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکتے۔

(۲۱۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِرَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَايَضَعُ جَبْهَتَهُ وَلٰكِنْ يُشِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ بِرَاْسِهٖ فَاِذَا نَزَلَ اَوْتَرَ.

۲۱۳۔ امام محمد نے کہا ہمیں اسماعیل بن عیاش نے خبر دی کہ مجھے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی اپنے والد ماجد عروہ بن زبیرؓ سے، کہ وہ اپنی سواری کی پیٹھ پر نماز ادا کیا کرتے تھے جس طرف بھی ان کا چہرہ ہوتا۔ وہ اپنی پیشانی کسی چیز پر نہ رکھتے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرتے اور جب نیچے آتے تو وتر ادا کرتے۔

(۲۱۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُغِيْرَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيُّ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ تَطَوُّعًا يُوْمِيْ اِيْمَاءً وَ يَقْرَاُالسَّجْدَةَ فَيُوْمِي وَيَنْزِلُ لِلْمَكْتُوْبَةِ وَالْوِتْرِ.

۲۱۴۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں خالد بن عبداللہ نے مغیرہ ضبی سے خبر دی کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری پر اشارہ کے ساتھ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا نماز ادا فرمالیا کرتے تھے سجدہ کی آیت پر اشارہ سے سجدہ کر لیتے مگر فرض اور وتر کے لئے نیچے اترتے۔

(۲۱۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَاالْفَضْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَقَالَ كَانَ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ صَلَّى التَّطَوُّعَ فَاِذَااَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ نَزَلَ فَاَوْتَرَ.

۲۱۵۔ امام محمد نے فرمایا ہمیں فضل بن غزوان نے نافع سے خبر دی کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری کا جس طرف بھی رخ ہوتا نفل ادا فرمالیا کرتے تھے اور جب وتر کی نماز ادائیگی کا ارادہ کرتے تو سواری سے نیچے اتر آتے پھر وتر ادا فرماتے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَذْكُرُ اَنَّ عَلَيْهِ صَلٰوةً فَائِتَةً

یہ باب نماز میں قضاء نماز کا یاد آنے کے بیان میں ہے

(۲۱۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً مِنْ صَلٰوتِهٖ

۲۱۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر سے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے تھے جو شخص کوئی نماز پڑھنی

فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّاوَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَاسَلَّمَ ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَاالصَّلٰوةُ الْاُخْرٰى.

بھول گیا اس کو وہ نماز یاد نہیں تھا مگر امام کے ساتھ اقتداء میں اسے یاد آئی پس وہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد وہ بھولی ہوئی نماز ادا کرے اس کے بعد باقی نماز ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِلَّافِى خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِذَاذَكَرَهَا وَهُوَفِى صَلٰوةٍ فِى اٰخِرِ وَقْتِهَا يَخَافُ اِنْ بَدَاَ بِالْاُوْلٰى اَنْ يَّخْرُجَ وَقْتَ هٰذِهِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا فَلْيَبْدَاْ بِهٰذِهِ الثَّانِيَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَاثُمَّ يُصَلِّى الْاُوْلٰى بَعْدَذٰلِكَ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے البتہ ایسی صورت میں جب وقت تنگ ہو اور بھولی ہوئی نماز اسے یاد آئے اور وقتی نماز کے نکل جانے کا خطرہ ہو تو وقتی پہلے ادا کرے پھر قضاء کو پڑھے۔

وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَعِيْدُابْنُ الْمُسَيَّبِ.

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت سعید بن میسب کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ فِى بَيْتِهٖ ثُمَّ يُدْرِكُ الصَّلٰوةَ

یہ باب ہے اس نمازی کے بیان میں جو گھر میں فرض نماز پڑھ چکا پھر جماعت کو پالے

(۲۱۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِىْ الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُبْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى وَالرَّجُلُ فِى مَجْلِسِهٖ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ رَجُلًا مُسْلِمًا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّى قَدْكُنْتُ صَلَّيْتُ فِى اَهْلِى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاجِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْصَلَّيْتَ.

۲۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے بنی بدیل کے ایک آدمی سے حدیث بیان کی جسے بُسر بن مِحجن کہتے ہیں وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں اذان ہوئی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور وہ آدمی اپنی جگہ بیٹھا رہا (نماز کے براغت کے بعد) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تمہیں کس چیز نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لو اگرچہ تو پہلے پڑھ چکے ہو۔

(۲۱۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَرَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى

امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے

صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ اَوِالصُّبْحِ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا فَلَايُعِيْدُ هُمَاغَيْرَ مَاقَدْصَلّٰهُمَا.

جو شخص مغرب یا فجر کی نماز پڑھ چکا ہو پھر وہ جماعت کو پائے تو دوبارہ ان دونوں کو نہ پڑھے۔

(۲۱۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنْ عَفِيْفِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَااَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ اِنِّي اُصَلِّي ثُمَّ اٰتِي الْمَسْجِدَ فَاَجِدَ الْاِمَامَ يُصَلِّي اَفَاُصَلِّي مَعَهُ قَالَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهُ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَهُ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ اَوْسَهْمِ جَمْعٍ.

۲۱۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے عفیف بن عمرو سہمی سے ہمیں روایت بیان کی کہ نبی اسد کے کسی آدمی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میں (کبھی) نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں آتا ہوں تو امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پاتا ہوں کیا میں اس کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھ لیا کرو؟ انہوں نے فرمایا ہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو جو ایسا کرے گا اسے نماز باجماعت کا ثواب حاصل ہوگا یا جماعت جیسا ثواب ملے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا لَايُعِيْدُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِاَنَّ الْمَغْرِبَ وِتْرٌ فَلَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وِتْرًا وَلَاصَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَالصُّبْحِ وَكَذٰلِكَ الْعَصْرُ عِنْدَنَا وَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا ان تمام پر ہمارا عمل ہے نیز حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کے مطابق صبح اور مغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ مغرب کی نماز تین رکعت ہے اور ہمارے نزدیک تین رکعت نفل نہیں ہے اور نماز فجر بھی دوبارہ نہ پڑھے اس لئے کہ نماز فجر کے بعد نفل نہیں ہے اسی طرح عصر کی نماز بھی دوبارہ نہ پڑھے کیونکہ وہ مغرب اور فجر کی مانند ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ تَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَالطَّعَامُ بِاَيِّهِمَا يَبْدَاءُ

یہ باب کھانا اور نماز دونو حاضر ہو تو ابتداء کس سے کرے اس کے بیان میں ہے

(۲۲۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ فَهُوَفِي بَيْتِهٖ فَلَا يُعَجِّلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰى يَقْضِيَ مِنْهُ حَاجَتَهٗ.

۲۲۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ بے شک ان کے سامنے کھانا رکھا جاتا حالانکہ وہ قرأت امام کی آواز گھر میں سن رہے ہوتے تو نہ کھانا کھانے میں جلدی کرتے اور نہ ہی چھوڑتے یہاں تک کہ بقدر ضرورت تناول فرمالیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَانَرٰى بِهٰذَابَاْسًا وَنُحِبُّ اَنْ لَّانَتَوَخّٰى تِلْكَ السَّاعَةَ.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر ہم ایسے وقت میں کھانا کھانا پسند نہیں کرتے۔

بَابُ فَضْلِ الْعَصْرِ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَالْعَصْرِ

(۲۲۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ رَاٰى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابَ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ عَبْدَاللّٰهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُلَاصَلٰوةَ تَطَوُّعٍ بَعْدَالْعَصْرِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَرَحِمَهُ اللّٰهُ.

(۲۲۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ الَّذِيْ يَفُوْتُهُ الْعَصْرَ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ.

یہ باب عصر کی نماز کی فضیلت میں اوراس کے بعدنماز پڑھنے کے بیان میں ہے

۲۲۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے سائب بن یزید سے روایت کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمرابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت منکدر بن عبداللہ کو نمازعصر کے بعد دورکعت پڑھنے پر تنبیہ فرمارہے ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کہااسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نمازعصر کے بعدکوئی نفلی نماز نہیں ہے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

۲۲۲۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص عصر کی نماز فوت ہوجائے تو وہ ایسے ہے کہ گویا کہ اس کے مال وعیال سب تباہ ہوگئے ہو۔

بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ وَمَايُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيْبِ وَالدُّهَانِ

(۲۲۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ اَبُوْسُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى طِنْفِسَةُ لِعَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبَ يَوْمَ الْجُمُعَةَ تُطْرَحُ اِلٰى جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِيِّ فَاِذَاغَشِيَ الطِّنْفِسَةَ كُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلَى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ قَائِلَةُ الضُّحٰى.

(۲۲۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَكَانَ لَايَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّاوَهُوَ مُدْهِنٌ مُتَطَيِّبٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُحْرِمًا.

یہ باب جمعہ کے وقت اوراس میں خوشبو اورتیل کے استعمال کے بیان میں ہے

۲۲۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے میرے چچا ابوسہیل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا جمعہ کے دن حضرت عقیل بن ابوطالب کے لئے مسجد نبوی کی غربی دیوار کے ساتھ جب چٹائی پر دیوار کا سایہ پہنچ جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبۂ جمعہ کے لئے تشریف لاتے پھر ہم نماز کے بعد اوروہاں چاشت کے قائم مقام قیلولہ کرتے۔

۲۲۴۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے روایت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن بغیر خوشبو اورتیل لگائے باہر نہیں نکلتے تھے الا یہ کہ وہ محرم ہوتے۔

(۲۲۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ زَادَالنِّدَاءَ الثَّالِثَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَالنِّدَاءُ الثَّالِثُ الَّذِیْ زِیْدَ هُوَ النِّدَاءُ الْاَوَّلُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

(۲۲۵) امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا اضافہ کیا۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ان تمام پر ہمارا عمل ہے اور جو تیسری اذان زیادہ کی گئی وہ دراصل پہلی اذان ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاةِ فِی صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَمَایُسْتَحِبُّ مِنَ الصَّمْتِ

یہ باب نماز جمعہ میں قرأت کرنے اور خطبہ کے دوران خاموش رہنے کے بیان میں ہے

(۲۲۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ضُمْرَةُ بْنُ سَعِیْدِ الْمَازِنِیُّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ الضَّحَاکَ بْنِ قَیْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ ابْنِ بَشِیْرٍ مَاذَاكَانَ یَقْرَأُبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ یَقْرَأُ هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةَ.

۲۲۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ضمرۃ بن سعید مازنی نے عبید اللہ بن عتبہ سے حدیث بیان کی کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کیا پڑھا کرتے تھے پس انہوں نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ھل اتک حدیث الغاشیة﴾ قرأت فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ضُمْرَةُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّهُمْ كَانُوْازَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یُصَلُّوْنَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَخْرُجَ عُمَرُ فَاِذَاخَرَجَ وَجَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكَتْنَافَلَمْ نَتَكَلَّمُ اَحَدٌمِّنَّا.

۲۲۷۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ثعلبہ بن ابی مالک حدیث بیان کی کہ بے شک لوگ جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب کے عہد میں ان کے خطبہ کے لئے نکلنے تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر جب وہ نکلتے اور منبر پر جلوہ افروز ہوتے اور مؤذن اذان دیتا حضرت ثعلبہ نے کہا ہم اس دوران میں باتیں کرتے رہتے جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوجاتا تو حضرت عمرؓ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم خاموشی اختیار کرتے اور پھر ہم میں سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔

(۲۲۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ خُرُوْجُهٗ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهٗ یَقْطَعُ الْكَلَامَ.

۲۲۸۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث سنائی کہ امام کا خطبہ کے لئے نکلنا نماز کو موقوف

گفتگو کو ختم کر دیتا۔

(۲۲۹) اَخبَرَنَا مَالِکٌ اَخبَرَنَا اَبُوالنَّضرُ عَن مَالِکِ بنِ اَبِی عَامِرٍ اَنَّ عُثمَانَ بنَ عَفَّانَ کَانَ یَقُولُ فِی خُطبَتِہٖ اِذَا خَطَبَ اِذَاقَامَ الاِمَامُ فَاستَمِعُوا وَانصِتُوا فَاِنَّ لِلمُنصِتِ الَّذِی لَایَسمَعُ مِنَ الحَظِّ مِثلَ مَالِلسَّامِعِ المُنصِتِ۔

۲۲۹۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابونضر نے مالک بن ابی عامر سے روایت کی کہ بے شک حضرت عثمان بن عفانؓ عموماً اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہ جب امام خطبہ دینے کے لئے کھڑا ہو جائے تو تم خطبے کو خاموشی سے سنو کیونکہ جو شخص خطبے کے وقت چپ رہے گا اگرچہ وہ خطیب کی آواز کو نہیں سن رہا تو وہ بھی خاموش رہ کر خطبہ سننے کا ثواب پائے گا۔

(۲۳۰) اَخبَرَنَا مَالِکٌ اَخبَرَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِذَاقُلتَ لِصَاحِبِکَ اَنصِتْ فَقَدلَغَوتَ وَالاِمَامُ یَخطُبُ۔

۲۳۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی ابوالزناد نے اعرج سے روایت بیان کی وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام خطبہ دے رہا ہو تو تمہارا اپنے ساتھی کو خاموش کرانا بھی مناسب نہیں ہے۔

(۲۳۱) اَخبَرَنَا مَالِکٌ اَخبَرَنَا عَبدُالرَّحمٰنِ بنُ القَاسِمِ اَنَّ اَبَاہُ القَاسِمُ بنُ مُحَمَّدٍ رَاٰی فِی قَمِیصِہٖ دَمًا وَالاِمَامُ عَلَی المِنبَرِ یَومَ الجُمُعَۃِ فَنَزَعَ قَمِیصَہٗ فَوَضَعَہٗ۔

۲۳۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد قاسم بن محمد سے کہا کہ انہوں نے اپنی قمیص پر خون دیکھا حالانکہ جمعہ کے دن امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا تو انہوں نے اپنی قمیص کو اتارا اور رکھ دیا۔

بَابُ صَلٰوۃُ العِیدَینِ وَاَمرِ الخُطبَۃِ

یہ باب نماز عیدین اور خطبہ کے بیان میں ہے

(۲۳۲) اَخبَرَنَا مَالِکٌ اَخبَرَنَا الزُّھرِیُّ عَن اَبِی عُبَیدٍ مَولٰی عَبدُالرَّحمٰنِ قَالَ شَھِدتُّ العِیدَ مَعَ عُمَرَبنِ الخَطَّابِ فَصَلّٰی ثُمَّ انصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَاالیَومَینِ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن صِیَامِھَایَومَ فِطرِکُم مِن صِیَامِکُم وَالاٰخِرُ یَومَ تَاکُلُونَ مِن لُحُومٍ۔

۲۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ابوعبید، عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سے روایت بیان کی کہ میں نے عید کی نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھی نماز سے فارغ ہو کر حضرت عمرؓ پھر چہرہ کو پھیرا اور خطبہ دیا اس میں فرمایا کہ ان دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے عیدالفطر کے دن تم (رمضان کے) روزوں سے باہر نکلتے ہو اور عیدالاضحیٰ کے دن تم گوشت کا دن ہے۔

قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّهُ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ قَدْ اَذِنْتُ لَهٗ.

فَقَالَ ثُمَّ شَهِدْتُّ مَعَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ.

پھر ابوعبید نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز پڑھی نماز سے فارغ ہوئے حضرت عثمان نے خطبہ دیا پھر کہا آج کے دن تمہارے لئے دو عید جمع ہوگئی ہیں پس دیہات کے رہنے والو میں جسے پسند ہو وہ جمعہ کا انتظار کرلے اور جو واپس جانا چاہے چلا جائے میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ابوعبید نے مزید کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محصور تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نماز کے بعد خطبہ دیا۔

(۲۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَذَكَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَصْنَعَانِ ذٰلِكَ.

۲۳۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِنَّمَا رَخَّصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِاَهْلِ الْعَالِيَةِ لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ الْمِصْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن دیہات کے رہنے والوں کو رخصت دے دی تھی کیونکہ (ان پر نماز جمعہ لازم نہیں ہے) وہ شہری نہیں تھے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ اَوْ بَعْدَهٗ

یہ باب عیدین کی نماز سے پہلے اور بعد میں نفل پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا بَعْدَهَا.

۲۳۴۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول بیان فرمایا کہ وہ نماز عید الفطر سے پہلے اور بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اَرْبَعَ

۲۳۵۔ ہمیں امام مالک نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد سے خبر دی وہ کہتے ہیں

رَكْعَاتٍ.

کہ ان کے والد نمازِ عید سے پہلے چار رکعت ادا کرلیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَاصَلٰوةَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَاَمَّا بَعْدُ فَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تُصَلِّ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تعالٰى.

امام محمد نے فرمایا نمازِ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں ہے اس کے بعد اگر تم چاہو پڑھ لو اور اگر چاہو تو نہ پڑھو۔ اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاةِ فِى صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

یہ باب عیدین کی نماز میں قرأت

(۲۳۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا ضُمْرَةُ بْنُ سَعِيْدِ الْمَازِنِيُّ عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدِ اللَّيْثِيِّ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقَافِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَاِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

۲۳۶۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ضمرۃ بن سعید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے انہوں نے عرض کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی سورۂ ق، سورۂ قمر کی قرأت فرماتے تھے۔

بَابُ اَلتَّكْبِيْرُ فِى الْعِيْدَيْنِ

یہ باب عیدین کی تکبیرات کے بیان میں ہے

(۲۳۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِى الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِى الْاٰخِرَةِ بِخَمْسِ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

۲۳۷۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ میں نے عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نمازیں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھیں انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِاخْتَلَفَ النَّاسُ فِى التَّكْبِيْرِ فِى الْعِيْدَيْنِ فَمَااَخَذْتَ بِهٖ فَهُوَ حَسَنٌ وَاَفْضَلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مَارَوٰى اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِى كُلِّ عِيْدٍ تِسْعًا وَّاَرْبَعًا خَمْسًا وَّاَرْبَعًا فِيْهِنَّ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيْرَةُ الرُّكُوْعِ وَيُوَالِىَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيُؤَخِّرُهَافِى الْاُوْلٰى وَ يُقَدِّمُهَا فِى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے فرمایا کہ لوگوں کا عیدین کی تکبیروں میں اختلاف ہے لہٰذا تم جس پر عمل کرو جائز ہے اور ہمارے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہے وہی افضل ہے کہ وہ ہر عید میں کل نو تکبیریں کہا کرتے تھے پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور انہیں میں تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر بھی شامل ہوتی تھی۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور یہی امام ابوحنفیہؒ کا قول ہے۔

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَافِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

یہ باب رمضان کے مہینے میں تراویح اور اس کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۲۳۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَكَثُرُوْ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْرَأَيْتُ الَّذِي قَدْصَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّااَنِّي خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۲۳۸۔ امام مالک نے حضرت ابن شہابؒ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت کیا وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں رمضان میں تراویح کی نماز ادا فرمائی اور آپ کی معیت میں لوگوں نے نماز پڑھی اور دوسری رات میں بہت سے لوگ جمع ہوئے اسی طرح تیسری اور چھوتی رات میں لوگوں کا خاصا مجمع ہوگیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف نہ لائے پس جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا گذشتہ شب میں تمہارے شوق کو دیکھا مگر میں نے اپنے آپ کو روکا کیونکہ مجھے خطرہ محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) بھی تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ ماہ رمضان کا واقعہ ہے۔

(۲۳۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُفِي رَمَضَانَ وَلَافِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًافَلَاتَسْاَلُ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًافَلَاتَسْاَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَاتَسْاَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَفَقَالَ يَا عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَايَنَامُ قَلْبِيْ.

۲۳۹۔ حضرت امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیسی تھی؟ آپ نے جواباً فرمایا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور اس کے علاوہ مہینے میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھا کرتے تھے اور اس کی ابتداء میں آپ چار رکعات اس شان سے ادا فرماتے کہ ان کے حسن ادا اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے پھر مزید چار رکعات ادا فرماتے اس کے بھی حسن ادا اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے پھر تین رکعت پڑھتے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتروں کی ادائیگی سے پہلے سو جاتے ہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

(۲۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اِبْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرٍ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ.

۲۴۰۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زہری نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تراویح کی نماز صحابہ کو ترغیب دیتے مگر واجب ہونے کا ارشاد نہ فرماتے آپ فرمایا کرتے جس نے ایمان اور ثواب کی نسبت کے ساتھ نماز تراویح ادا کی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت میں بھی نماز تراویح ادا کی جاتی رہی۔

(۲۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَاِذَاالنَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ.

فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاَظُنُّنِيْ لَوْجَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِيءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ فَقَالَ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ فِيْهَايُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ.

۲۴۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ بے شک وہ ماہ رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکلے کہ لوگ الگ الگ نماز پڑھ رہے تھے کوئی اکیلا اور کسی کے ساتھ چند آدمی تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ میں انہیں ایک قاری کی امامت میں جمع کر دوں تو بہت اچھا ہوگا پھر انہوں نے اپنے عزم پر عمل کیا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں اکٹھا کر دیا۔ وہ فرماتے ہیں دوسری رات پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساتھ میں باہر نکلا تو تمام لوگ ایک قاری صاحب کی امامت میں نماز تراویح ادا کر رہے تھے آپؓ نے فرمایا نعمت البدعة هذه یہ کتنی عمدہ بدعت ہے اس نماز سے جس سے پہلے لوگ سو جاتے تھے

بہتر ہے جس کو وہ رات کی ابتدائی حصہ میں ادا کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِاِمَامٍ لِاَنَّ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَرَوَاهُ حَسَنًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنًا وَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ.

امام محمد فرماتے اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ لوگ ماہ رمضان میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح ادا کریں کیونکہ اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے اور اسے اچھا سمجھا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس عمل کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہے اور جس کو مسلمان برا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی برا ہے۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ

یہ باب نماز فجر میں قنوت کے پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۴۲) اَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ.

۲۴۲۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

فَضْلُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ وَاَمْرِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

یہ باب فجر کی نماز اور فجر کی سنت ادا کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۲۴۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ ابْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَكَانَ مَنْزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمَانَ الشِّفَآءَ فَقَالَ لِمَ لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ

۲۴۳۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضرت سلیمان ابن ابوحثمہ کو نماز فجر میں نہ پایا دن چڑھنے پر آپ بازار کی طرف آئے بازار اور مسجد کے درمیان حضرت سلیمان کا مکان پڑتا تھا اسی اثناء میں حضرت سلیمان کی والدہ ماجدہ حضرت شفا کے پاس سے گزر ہوا تو آپؓ نے ان کی والدہ سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ میں

الصُّبحِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً.

سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا؟۔
توانہوں نے عرض کیا کہ وہ تمام رات نوافل ادا کرتا رہا پھر اس پرنیند نے غلبہ کیا پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں صبح کی نماز میں حاضر ہو جاؤں تو یہ مجھ کو ساری رات کی نوافل ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲۴۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةَ.

۲۴۴۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے کہا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہنے پر خاموش ہو جاتا تو آپ مختصر سے دو رکعت ادا فرما کر صبح کی ابتداء فرماتے ہیں فجر کی نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تُخَفَّفَانِ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ فجر کے فرضوں سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں (سنت کی) ادا کی جائیں۔

(۲۴۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَاشَانُهُ.

۲۴۵۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بے شک انہوں نے ایک شخص دیکھا جس نے دو رکعت فجر ادا کی پھر لیٹ گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس نے ایسے کیوں کیا؟۔

فَقَالَ نَافِعٌ قُلْتُ يَفْصِلُ بَيْنَ صَلٰوتِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَيُّ فَصْلٍ اَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ.

حضرت نافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ اپنی نماز کے درمیان فرق کو واضح کر رہا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سلام سے زیادہ فرق کرنے والی کون سی چیز ہے؟۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہمارا عمل ہے اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

طُوْلُ الْقِرَاءَ ةِ فِی الصَّلٰوةِ وَمَایُسْتَحَبُّ مِنَ التَّخْفِیْفِ

یہ باب قرأت میں طول واختصار کے بیان میں ہے

(۲۴۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ اِنَّهَاسَمِعَتْهُ یَقْرَأُوَالْمُرْسَلٰتِ فَقَالَ یَابُنَیَّ لَقَدْ ذَکَرْتَنِیْ بِقِرَاءَتِکَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُفِی الْمَغْرِبِ.

۲۴۶۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی حضرت عبیداللہ ابن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز میں سورۃ المرسلت مجھ سے پڑھتے سنا تو مجھے فرمایا بیٹا تمہاری اس سورت کی قرأت نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت یاددلادی بے شک یہ وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں قرأت کرتے سنا۔

(۲۴۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنِیْ الزُّهْرِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِالطُّوْرِ فِی الْمَغْرِبِ.

۲۴۶۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبردی کہ میں نے زہری سے حدیث سنی وہ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں سورۃ طور کو پڑھتے سنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْعَامَةُ عَلٰی اَنَّ الْقِرَاءَ ةَ تُخَفَّفُ فِی صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ یَقْرَأُفِیْهَا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَنَرٰی اَنَّ هٰذَاکَانَ شَیْئًا فَتُرِکَ اَوْلَعَلَّهٗ کَانَ یَقْرَأُ بَعْضَ السُّوْرَةِ ثُمَّ یَرْکَعُ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا عام فقہاء کا معمول ہے کہ نماز مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں قرأت کی جائیں قصار مفصل میں سے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ آپؐ بڑی سورتیں کبھی کبھار پڑھا کرتے تھے پھر انہیں چھوڑ دیا، یا پھر بڑی سورتیں میں سے بعض حصہ پڑھ کر رکوع میں چلے جاتے ہوں گے۔

(۲۴۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمُ وَالضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ وَاِذَاصَلّٰی لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ.

۲۴۸۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں خبردی ابوالزناد حضرت اعرج سے خبردی وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو قرأت میں اختصار کرے کیونکہ جماعت میں بیمار ضعیف اور

بوڑھے نمازی بھی شامل ہوتے ہیں اور جب اکیلے نماز پڑھیں تو جتنی چاہیں طوالت کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَأْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تعالیٰ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ

یہ باب دن کے وتر (یعنی) نماز مغرب کے بیان میں ہے

(۲۴۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَقَالَ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ.

۲۴۹۔ حضرت امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے حدیث بیان فرمائی کہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَأْخُذُ وَیَنْبَغِی لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وِتْرَ صَلٰوةِ النَّهَارِ كَمَاقَالَ ابْنُ عُمَرَاَنْ یَّكُوْنَ وِتْرُصَلٰوةِ اللَّیْلِ مِثْلَهَا لَایَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِتَسْلِیْمٍ كَمَالَایَفْصِلُ فِی الْمَغْرِبِ بِتَسْلِیْمٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور جو شخص نماز مغرب کو دن کے وتر سمجھتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ اسے چاہیے وہ رات کے وتر اس کے مثل پڑھے اور ان کے درمیان سلام پھیر کر تفاوت نہ کرے جیسا کہ نماز مغرب میں فرق کرنے کے لئے کوئی سلام نہیں ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْوِتْرِ

یہ باب نماز وتر کے بیان میں ہے

(۲۵۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَیْرَةَ كَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یُوْتِرُ قَالَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ كَیْفَ اَصْنَعُ اَنَاقَالَ اَخْبِرْنِی قَالَ اِذَاصَلَّیْتُ الْعِشَاءَ صَلَّیْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنَّ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ صَلَّیْتُ

۲۵۰۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے حضرت ابومرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبردی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی کیا کیفیت تھی؟ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے پھر دریافت کیا وہ پھر خاموش رہے پھر سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اپنی کیفیت بیان کرتا ہوں حضرت ابومرۃ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا ہاں مجھے بتایئے۔

مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ عَلٰى وِتْرٍ.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعتیں پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پس اگر رات کے وقت بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں اور اگر صبح ہو جائے تو صبح ہوتے ہی وتر ادا کر لیتا ہوں۔

(۲۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاٰى عليه لَيْلًا فَشَفَعَ بِسَجْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ سَجْدَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

۲۵۱۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ ایک رات مکہ مکرمہ میں تھے اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے کہ انہیں صبح ہونے کا خطرہ محسوس ہوا پس انہوں نے ایک رکعت پڑھی پھر مطلع صاف ہو گیا اور واضح ہوا کہ ابھی رات ہے تو انہوں نے ایک رکعت اور ملائی پھر دو رکعت مزید پڑھیں پس جب صبح کے ہونے کا خطرہ ہوا تو ایک رکعت وتر پر اکتفاء کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ نَاْخُذُ لَانَرٰى اَنْ يَّشْفَعَ اِلَى الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوةِ الْوِتْرِ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّى بَعْدَ وِتْرٍ مَااَحَبَّ وَلَايَنْقُصُ وِتْرَهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے ہم یہ درست نہیں سمجھتے کہ وتر سے فارغ ہونے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر دو رکعت کر لی جائیں البتہ نماز وتر کی ادائیگی کے بعد جس قدر چاہے نوافل ادا کرے لیکن وتروں میں کمی نہ کرے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَةِ

یہ باب سواری پر نماز وتر کے پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِبْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ.

۲۵۲۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابو بکر بن عمر نے حضرت سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خبر دی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْجَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَجَاءَ غَيْرُهٗ فَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ بے شک یہ حدیث بھی آئی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی حدیث آتی ہے۔

مَـابَـدَأَ لَـهٗ فَـاِذَا بَـلَـغَ الْـوِتْـرُ نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَى الْاَرْضِ وَهُوَقَوْلُ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِؓ وَعَبْدِاللّٰهِ بْـنِ عُـمَـرَ وَهُـوَقَـوْلُ اَبِـىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

مگر ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ عمل ہے کہ اپنی سواری پر جس قدر چاہے نوافل ادا کرے مگر جب وتر ادا کرنے لگے تو سواری سے اتر جائے اور وتروں کو زمین پر پڑھے اور یہ قول حضرت عمر ابن خطاب اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ تَاخِيْرِ الْوِتْرِ

یہ باب وتر کو تاخیر سے پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۵۳) اَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنُ بْنُ الْـقَـاسِـمِ اَنَّـهٗ سَـمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْـعَةَ يَـقُـوْلُ اِنِّـى لَاُوْتِـرُ وَاَنَـا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ اَوْبَـعْـدَ الْـفَـجْـرِ يَشُكُّ عَبْـدُالـرَّحْمٰنِ اَىَّ ذٰلِكَ قَالَ.

۲۵۳۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عامر بن ربیعہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ میں وتروں میں نماز فجر کی اقامت کی تکبیریں سن لیا کرتا ہوں اور کبھی نماز فجر کے بعد وتر پڑھ لیتا ہوں۔ عبدالرحمٰن کو اس میں شک ہے۔

(۲۵۴) اَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ اِنِّى لَاُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ.

۲۵۴۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں طلوع فجر کے بعد وتر پڑھ لیا کرتا ہوں۔

(۲۵۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَااُبَالِىْ لَوْ اُقِيْمَتِ الصُّبْحُ وَاَنَا اُوْتِرُ.

۲۵۵۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہو رہی ہو اور میں وتر ادا کرلوں۔

(۲۵۶) اَخْبَـرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالْكَرِيْمِ بْنِ اَبِـىْ الْـمُـخَـارِقِ عَـنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّـاسٍ اَنَّهٗ رَقَدَ ثُمَّ اِسْتَيْقَظَ فَقَالَ لِخَادِمِهٖ اُنْظُرْ مَـاذَاصَنَعَ النَّاسُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَـعَ فَقَالَ قَدْاِنْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ فَقَامَ اِبْنُ عَبَّاسٍ فَاَوْتَرَ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

۲۵۶۔ حضرت امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالکریم بن ابوالمخارق نے حضرت سعید بن جبیر سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سونے کے بعد بیدار ہوئے تو اپنے خادم سے فرمایا جاؤ دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں اس وقت آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی خادم گیا پھر واپس آیا اور عرض کیا لوگ نماز فجر سے فارغ ہو چکے ہیں پس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر ادا کئے پھر نماز فجر پڑھی۔

(۲۵۷) اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍاَنَّ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ كَانَ يَؤُمُّ يَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًالِلصُّبْحِ فَاَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَاَسْكَتَهُ حَتّٰى اَوْتَرَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ.

۲۵۷۔ حضرت امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں بیان کیا حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کہ آپ ایک قوم کے امام تھے ایک دن نماز فجر کے لئے نکلے تو مؤذن اقامت کہنے لگا آپ نے اسے خاموش فرمادیا اور وتر کی نماز ادا فرمائی پھر انہیں فجر کی نماز پڑھائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يُّوْتِرَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ وَلَايُؤَخِّرَهُ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاِنْ طَلَعَ قَبْلَ اَنْ يُّوْتِرَ فَلْيُوْتِرْ وَلَايَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پسندیدہ یہی بات ہے کہ فجر کے ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھے جائیں اور انہیں طلوع فجر تک مؤخر نہ کیا جائے البتہ وتروں کی ادائیگی سے قبل اگر فجر طلوع ہوجائے تو پہلے وتر کی نماز ادا کی جائے مگر ایسے قصداً نہ کیا جائے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِى الْوِتْرِ

یہ باب وتر میں سلام کے پھیرنے کے بیان میں ہے

(۲۵۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِى الْوِتْرِبَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةُ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ.

۲۵۸۔ حضرت امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبردی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر نماز وتر کی دو رکعتوں یا ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی بعض ضرورت کے لئے ارشاد بھی فرمادیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَانَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُبِقَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ(رضى الله عنهم) وَلَا نَرٰى اَنْ يُّسَلِّمَ بَيْنَهُمَا.

حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا اس پر عمل نہیں بلکہ ہمارا عمل حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشاد پر ہے۔ ہمارے نزدیک وتروں کے درمیان سلام پھیرنا درست نہیں ہے۔

(۲۵۹) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَااَبُوْحَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى مَابَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثَمَانَ رَكْعَاتٍ

۲۵۹۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ نے خبردی کہ ہمیں حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء اور نماز صبح کے درمیان تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے آٹھ رکعت نفل تین

تَطَوُّعًا وَثَلَاثُ رَكْعَاتِ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں۔

(۲۶۰) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ مَا اَحَبُّ اِنِّي تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ وَاَنَّ لِي حُمَرَ النَّعَمِ.

۲۶۰۔ حضرت امام محمدؒ نے ہمیں فرمایا حضرت امام ابوحنیفہؒ نے خبر دی ابراہیم نخعی سے وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے وتروں کی تین رکعتوں کو سرخ اونٹوں کے بدلے میں بھی ترک کرنا پسند نہیں۔

(۲۶۱) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَثَلٰثِ الْمَغْرِبِ.

۲۶۱۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں خبر دی حضرت عبدالرحمٰن بن عبید اللہ مسعودی نے حضرت عمرو بن مُرّہ سے وہ حضرت ابو عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نماز وتر مغرب کی طرح تین رکعات ہیں۔

(۲۶۲) قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ الْمَكْفُوْفُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

۲۶۱۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں حضرت ابومعاویہ مکفوف نے حضرت اعمش سے حدیث بیان کی انہوں نے مالک بن حارث سے وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں نماز وتر تین رکعت ہیں جیسے نماز مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔

(۲۶۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ (رضی اللّٰه عنهما) اَلْوِتْرُ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ.

۲۶۳۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابراہیم نے حضرت لیث سے انہوں نے عطاء بن یسار سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وتر تو مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔

(۲۶۴) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اَجْزَاَتْ رَكْعَةً وَاحِدَةً قَطُّ.

۲۶۴۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہ ہمیں حصین بن ابراہیم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ میں ایک رکعت کو بالکل جائز نہیں سمجھتا۔

(۲۶۵) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيُّ

۲۶۵۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں سلام بن سلیم حنفی نے حضرت ابوحمزہ سے خبر دی وہ حضرت ابراہیم نخعی سے روایت

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَهْوَنُ مَايَكُوْنُ الْوِتْرُثَلاثُ رَكْعَاتٍ.

کرتے ہیں اور وہ علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا وتر کی تین رکعات نہایت اہم ہیں۔

(۲۶۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَايُسَلِّمُ فِىْ رَكْعَتَىِ الْوِتْرِ.

۲۶۶۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ سے خبر دی وہ زید بن زارہ ابن اوفی سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن ہشام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآن

یہ باب قرآن کے سجدوں کے کرنے کے بیان میں ہے

(۲۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلٰى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَرَأَبِهِمْ اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَفِيْهَا.

۲۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابوسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی تو اس میں اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی پھر اس میں سجدہ کیا پس جب نماز مکمل کی تو نمازیوں سے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سورت میں سجدہ فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَايَرٰى فِيْهَا سَجْدَةً.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اس سورت مین سجدہ نہیں ہے۔

(۲۶۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَبِهِمُ النَّجْمُ فَسَجَدَ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اُخْرٰى.

۲۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے عبدالرحمٰن بن اعرج سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے ''سورۃ النجم'' پڑھی تو اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو دوسری سورت تلاوت فرمائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَايَرٰى فِيْهَا سَجْدَةً.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور امام مالک بن انسؒ اس میں سجدہ کرنا جائز نہیں سمجھتے۔

(۲۶۹) اَخبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّ عُمَرَ قَرءَ سُوْرَةَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ.

۲۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ایک مصری آدمی سے حدیث بیان کی کہ اس نے کہا بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ حج پڑھی تو اس میں دو سجدے ادا کئے اور فرمایا بے شک اس سورت کو دو سجدوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

(۲۷۰) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَاٰهُ سَجَدَ فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

۲۷۰۔ امام مالکؒ نے عبداللہ ابن دینار سے ہمیں خبر دی کہ بے شک انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سورہ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رُوِىَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَكَانَ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَايَرٰى فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ اِلَّاسَجْدَةً وَاحِدَةً الْاُوْلٰى وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سورہ حج میں صرف ایک پہلا سجدہ ہی فرمایا کرتے تھے اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں نیز یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْمَارِّبَيْنِ يَدَيِ الْمُصَلِّي

یہ باب نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بیان میں ہے

(۲۷۱) اَخبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا سَالِمُ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ اَنَّ بُسْرَبْنَ سَعِيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَبْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِىْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ يَسْئَلُهُ مَاذَاسَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْيَعْلَمُ الْمَارُّبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَاعَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّبَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ لَااَدْرِىْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْاَرْبَعِيْنَ سَنَةً.

۲۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابوالنصر نے حدیث بیان کی کہ انہیں بسر بن سعید نے خبر دی کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم انصاری کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا! اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہو جاتے کہ اس کے گزرنے پر کتنا سخت گناہ ہے تو اس کے لئے چالیس سال رکنے گزرنے سے اچھا ہوتا۔ سالم ابوالنصر فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہے تھے یا چالیس ماہ یا چالیس سال۔

(۲۷۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا زَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَاکَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی فَلَایَدَ عْ اَحَدًا یَمُرُّبَیْنَ یَدَیْهِ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَشَیْطَانٌ.

ہمیں امام مالکؒ نے خبر دی کہ زید بن اسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدریؓ سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے اور اگر وہ گزرنے والا بضد ہو تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۲۷۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ کَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْکَانَ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی مَاذَاعَلَیْهِ فِی ذٰلِکَ کَانَ اَنْ یَّخْسِفَ بِهٖ خَیْرًالَّهٗ.

۲۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی انہوں نے کعب سے کہ بے شک وہ روایت کرتے ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا ہو کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کو زمین میں دھنس جانے کو بہتر جانتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌیُّکْرَهُ اَنْ یَّمُرَّالرَّجُلُ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی فَاِنْ اَرَادَاَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْرَاْ مَااسْتَطَاعَ وَلَایُقَاتِلْهُ فَاِنْ قَاتَلَهٗ کَانَ مَایَدْخُلُ عَلَیْهِ فِی صَلٰوتِهٖ مِنْ قِتَالِهٖ اِیَّاهُ اَشَدُّ علیه مِنْ مَّمَرِّ هٰذَابَیْنَ یَدَیْهِ وَلَانَعْلَمُ اَحَدًارَوٰی قِتَالَهٗ اِلَّامَارُوِیَ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ وَلَیْسَ الْعَامَّةُ عَلَیْهَا وَلٰکِنَّهَا عَلٰی مَاوَصَفْتُ لَکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ فرمایا نمازی کے سامنے سے گزرنا مکروہ ہے پس اگر بالفرض کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کو حدامکان تک روکے مگر اس سے جھگڑا نہ کرے کیونکہ جتنا لڑائی میں نقصان ہے اتنا سامنے سے گزرنے میں نہیں ہے۔ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کی قتال والی روایت کے علاوہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو نیز جمہور فقہاء کا بھی اس پر عمل نہیں البتہ فلیقاتلہ سے وہی مراد ہے جو ہم نے بیان کیا (تو وہ اس کو حد ممکن روکے) اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی وہی قول ہے۔

(۲۷۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَایَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ.

۲۷۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ بے شک وہ فرماتے ہیں کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌبِهٖ نَاْخُذُ لَایَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ مِنْ مَّارٍّبَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّی وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ دُخُولِهِ

یہ باب مسجد میں نوافل کے پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۷۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ.

۲۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سلیم زرقی سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لینا چاہئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا اس سے نفل نماز مراد ہیں اور ان کی ادائیگی مستحب ہے اور یہ واجب نہیں ہیں۔

بَابُ الْاِنْفِتَالِ فِي الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز کے بعد منہ پھیرنے کے بیان میں ہے

(۲۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلٰوتِي انْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّي الْاَيْسَرِ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَنْصَرِفَ عَلٰى يَمِيْنِكَ قُلْتُ رَاَيْتُكَ وَانْصَرَفْتُ اِلَيْكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَاِنَّكَ قَدْ اَصَبْتَ فَاِنَّ قَائِلًا يَقُوْلُ انْصَرِفْ عَلٰى يَمِيْنِكَ فَاِذَاكُنْتَ تُصَلِّي انْصَرِفْ حَيْثُ اَحْبَبْتَ عَلٰى يَمِيْنِكَ اَوْيَسَارِكَ وَيَقُوْلُ نَاسٌ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَاتَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ

۲۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کیا کہ انہوں نے واسع بن حبان سے سنا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی پشت قبلہ کی جانب کئے ہوئے بیٹھے تھے جب میں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں اپنی بائیں جانب سے ان کی طرف منہ کر لیا تو انہوں نے فرمایا تجھے دائیں طرف منہ کرنے سے کس نے روکا۔ میں نے عرض کیا آپ کو دیکھ کر میں نے اپنا چہرہ ادھر کیا ہے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا تو نے صحیح کیا البتہ بعض نے کہا دائیں طرف ہی چہرہ پھیرنا چاہئے مگر جب تو نماز ادا کر لے تو تجھے اختیار ہے دائیں طرف چہرہ پھیر لے یا بائیں جانب اور لوگ کہتے ہیں کہ جب آدمی قضائے حاجت کے لئے جائے تو بیت اللہ اور

وَلَابَيْتُ الْمُقَدَّسِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْرَقِيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّنَافَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ.

بیت المقدس کی طرف چہرہ نہ کرے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک دفعہ میں اپنے گھر کی چھت پر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کا چہرہ قضائے حاجت کی حالت میں بیت المقدس کی طرف تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِقَوْلِ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَنَاْخُذُ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ اِذَاسَلَّمَ اِلٰى اَىِّ شِقِّهٖ اَحَبَّ وَلَابَاْسَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ بِالْخَلَاءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ بِذٰلِكَ الْقِبْلَةَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان پر ہمارا عمل ہے کہ نمازی جب نماز سے فارغ ہو تو جس سمت چاہے اپنا منہ کرے نیز اس میں کوئی حرج نہیں کہ بوقت قضائے حاجت بیت المقدس کی طرف منہ کرے ہاں بیت اللہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا مکروہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

یہ باب بے ہوش کی نماز کے بیان میں ہے

(۲۷۷)اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اُغْمِىَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَلَمْ يَقْضِ الصَّلٰوةَ.

۲۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بے شک ان پر ایک مرتبہ بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب افاقہ ہوا تو انہوں نے ان نمازوں کی قضاء نہیں کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ اِذَااُغْمِىَ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَاَمَّا اِذَااُغْمِىَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اَوْ اَقَلَّ قَضٰى صَلٰوتَهٗ بَلَغَنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ اُغْمِىَ عليه اَرْبَعَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَضٰهَااَخْبَرَنَابِذٰلِكَ اَبُوْمَعْشَرِ الْمَدَنِىُّ عَنْ اَصْحَابِهٖ.

امام محمدؒ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جب ایک دن رات سے زیادہ غشی طاری رہے تو اس پر نماز کی قضاء نہیں اور جب اس پر ایک دن رات یا اس سے کم وقت تک بے ہوشی طاری ہو تو وہ ان نمازوں کی قضا کرے۔ ہمیں حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت پہنچی ہے کہ بے شک وہ چار نمازوں تک بے ہوش رہے جب ہوش میں آئے تو انہوں ان نمازوں کی قضا کی اس بات کو ابو معشر مدنی نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رفقاء سے روایت کیا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

یہ باب مریض کی نماز کے بیان میں ہے

(۲۷۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ

۲۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

اَوْمٰی بِرَاْسِهٖ.

فرمایا کہ جب بیمار کو سجدہ کرنے کی طاقت نہ رہے تو وہ اپنے سر کے اشارہ سے ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی عُوْدٍ وَلَاشَیْءٍ یُرْفَعُ اِلَیْهِ وَیَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُکُوْعِهٖ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور اس کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ لکڑی یا کوئی اور چیز کو اٹھا کر سجدہ کرے اور سجدہ میں رکوع سے زیادہ سر کو جھکائے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ النُّخَامَةِ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا یُکْرَهُ مِنْ ذٰلِکَ

یہ باب مسجد میں تھوکنے وغیرہ کے بیان میں ہے

(۲۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمَا اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی بُصَاقًا فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقَ قِبَلَ الْوَجْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰی.

۲۷۹۔ امام مالکؒ نے نافع سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھا تو اس کو صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ بلاشبہ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں جب تک وہ نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ لَّا یَبْصُقَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلْیَبْصُقْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْیُسْرٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ مناسب ہے کہ وہ نہ اپنے چہرہ کی جانب تھوکے نہ دائیں اور بائیں جانب تھوکے (اگر تھوکتا ہو) بلکہ اسے چاہئے کہ وہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بَابُ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ یَعْرَقَانِ فِیْ ثَوْبٍ

یہ باب جنبی اور حائضہ کے پسینے کے بیان میں ہے

(۲۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ یَعْرَقُ فِی الثَّوْبِ وَھُوَ جُنُبٌ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْهِ.

۲۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ جب انہیں جنبی ہونے کی صورت میں ان کے کپڑوں کو پسینہ لگ جاتا تھا پھر بھی وہ اسی لباس میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِهٖ مَالَمْ یُصِیْبُ الثَّوْبَ مِنَ الْمَنِیِّ شَیْءٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کپڑوں کو منی نہ لگی ہو یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَاب بَدْأَاَمرِ الْقِبْلَةِ وَمَانُسِخَ مِنْ قِبْلَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

یہ باب تحویل قبلہ کے بیان میں ہے

(۲۸۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْاَتَاهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْاُنْزِلَ اِلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ اُمِرَاَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْ اِلَى الْكَعْبَةِ.

۲۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر سنائی کہ انہوں نے فرمایا لوگ قباء شریف میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر انہیں خبر دار کیا کہ بے شک آج رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم میں حکم نازل ہوا ہے بے شک اس میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس اسی وقت لوگوں نے اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لئے حالانکہ پہلے ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ فِيْمَنْ اَخْطَاَ الْقِبْلَةَ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَةً اَوْرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهُ يُصَلِّيْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّيْ مَابَقِيَ وَيَعْتَدُّبِمَا مَضٰى وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اس شخص کے حق میں جو غلطی سے ایک یا دو رکعت غیر بیت اللہ کے پڑھیں پھر اسے علم ہوا کہ وہ صحیح سمت نہیں تھا تو اسے چاہئے پتہ چلتے ہی قبلہ رخ ہو جائے پس باقی نماز پوری کرے اس کی پہلی اداشدہ رکعتیں بھی ادائیگی میں شمار ہو جائیں گی اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَجُنُبٌ اَوْعَلٰى غَيْرِوُضُوْءٍ

یہ باب کسی کا جنبی حالت میں بغیر وضو کے نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۲۸۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْجُرُفِ ثُمَّ بَعْدَمَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ اِحْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدِاحْتَلَمْتُ وَمَاشَعَرْتُ وَلَقَدْ سُلِّطَ عَلَيَّ الْاِحْتِلَامُ مُنْذُوَلِيْتُ اَمْرَ النَّاسِ ثُمَّ

۲۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن ابی حکیم نے کہ بے شک انہیں سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر پڑھائی پھر مقام جرف کی طرف سوار ہو کر چلے گئے پس انہیں طلوع شمس پر معلوم ہوا کہ ان کے کپڑوں پر احتلام کا نشان ہے تو آپ نے فرمایا ضرور مجھے احتلام ہوا ہے مگر پتا نہ

غَسَلَ مَارَاٰی فِی ثَوْبِهٖ وَنَضَحَهٗ ثُمَّ اِغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

چلا، اورضرور مجھ پر احتلام واقع ہوجاتا ہے جب سے خلیفہ بنایا گیا ہوں چنانچہ آپ نے پھر اپنے کپڑے کو صاف کیا اور غسل فرمایا اور سورج طلوع ہونے پر آپ نے صبح کی نماز لوٹائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَ نَرٰی اَنَّ مَنْ عَلِمَ ذٰلِکَ مِمَّنْ صَلّٰی خَلْفَ عُمَرَ فَعَلَیْهِ اَنْ یُّعِیْدَالصَّلٰوۃَ کَمَا اَعَادَهَا عُمَرُ لِاَنَّ الْاِمَامَ اِذَافَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ فَسَدَتْ صَلٰوۃُ مَنْ خَلْفَهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے اور دیکھتے ہیں کہ بے شک جب ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو معلوم ہوجائے تو وہ بھی نماز کا اعادہ کرے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو اس کی اقتداء کرنے والے کی بھی نماز فاسد ہوجائیگی۔ پس یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ یَرْکَعُ دُوْنَ الصَّفِّ اَوْیَقْرَأُ فِی رُکُوْعِهٖ

یہ باب صف سے دور رکوع اور رکوع میں قرأت کرنے کے بیان میں ہے

(۲۸۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ اِبْنِ حُنَیْفٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ زَیْدُبْنُ ثَابِتٍ فَوَجَدَالنَّاسَ رُکُوْعًا فَرَکَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ.

۲۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے ابوامامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت کیا کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں پایا تو آپؓ نے بھی ان کے ساتھ رکوع کرلیا پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر صف میں شامل ہوگئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا یُجْزِیءُ وَاَحَبُّ اِلَیْنَا اَنْ لَّایَرْکَعَ حَتّٰی یَصِلَ اِلَی الصَّفِّ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا یہ جائز ہے اور ہمارے نزدیک زیادہ اچھا یہ ہے کہ وہ اس وقت تک رکوع نہ کرے جب تک صف میں نہ پہنچ جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۲۸۴) قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَکُ اِبْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اَبَابَکْرَةَؓ رَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی وَصَلَ الصَّفَّ فَلَمَّاقَضٰی صَلٰوتَهٗ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَادَکَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَاتَعُدْ.

۲۸۴۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں مبارک بن فضالہ نے حضرت حسن بصری سے حدیث بیان کی کہ بیشک ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کیا پھر (رکوع کی حالت میں) چلے یہاں تک کہ وہ صف میں جا ملے جب نماز پوری کرچکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو زیادہ فرمائے مگر آئندہ ایسا نہیں کرنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا نَقُوْلُ وَهُوَ يُجْزِىءُ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ لَّا يُفْعَلَ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ (بلکہ صف میں پہنچ کر رکوع میں شامل ہو۔

(۲۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى اِبْنِ عُمَرَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِى الرُّكُوْعِ.

۲۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن جبیر سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے خبر دی کہ وہ عبداللہ بن حنین سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرأت قرآن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ تُكْرَهُ الْقِرَاءَةُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں قرأت کرنا مکروہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّى وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّىْءَ

یہ باب نماز میں بوجھ اٹھانے والے کے بیان میں ہے

(۲۸۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِىِّ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ السَّلَمِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

۲۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عامر بن عبداللہ ابن زبیر سے عمرو بن سلیم زرقی سے خبر دی انہوں نے ابوقتادہ سلمیؓ سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ وہ اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی امامہ بنت العاص بن ربیع کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ سجدہ میں جاتے تو اسے زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو اسے زمین پر رکھ دیتے اور جب پھر کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے تھے۔

اَلْمَرْءَةُ تَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّى وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِىَ نَائِمَةٌ اَوْ قَائِمَةٌ

یہ باب نمازی کے سامنے عورت کے سونے یا کھڑے ہونے کے بیان میں ہے

(۲۸۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ

۲۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِی الْقِبْلَةِ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلِی وَاِذَاقَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ.

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہی ہوتی جبکہ آپ نماز ادافرمارہے ہوتے میرے پاؤں آپ کے سجدہ کی جگہ ہوتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو مجھے ٹھونک لگاتے میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی جب آپ سجدہ سے سر اٹھالیتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی اوراس وقت تھا جب گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِاَنْ تُصَلِّی الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ نَائِمَةٌ اَوْقَائِمَةٌ اَوْقَاعِدَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْاِلٰى جَنْبِهٖ اَوْتُصَلِّی اِذَاكَانَتْ تُصَلِّی فِیْ غَيْرِ صَلَاتِهٖ اِنَّمَا يُكْرَهُ اَنْ تُصَلِّی اِلٰى جَنْبِهٖ اَوْبَيْنَ يَدَيْهِ وَهُمَافِیْ صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْيُصَلِّيَانِ مَعَ اِمَامٍ وَّاحِدٍ فَاِنْ كَانَتْ كَذٰلِكَ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور عورت سورہی ہو یا آگے کھڑی ہو یا بیٹھی ہو یا اس کے ساتھ کھڑی نماز پڑھ رہی ہو جبکہ دونوں کی نماز علیحدہ علیحدہ ہو البتہ ایسی حالت میں نماز مکروہ ہوگی جب ان دونوں کی ایک ہی نماز ہو یا دونوں ایک ہی امام کی اقتداء کررہے ہوں اگر ایسے ہو تو آدمی کی نماز فاسد ہوگئی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

یہ باب نماز خوف کے بیان میں ہے

(۲۸۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَاسُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّی بِهِمْ سَجْدَةً وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْافَاِذَاصَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهٗ سَجْدَةً اِسْتَاْخَرُوا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَايُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوافَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ سَجْدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ قَدْصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَةً سَجْدَةً بَعْدَانْصِرَافِ الْاِمَامِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْصَلُّوا سَجْدَتَيْنِ

۲۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے جب نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا ایک جماعت امام کی اقتداء کرے پس لوگوں کو پڑھائے ایک رکعت اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور جب امام کے ساتھ لوگ ایک رکعت ادا کرلیں تو یہ ان کے مقام پر آجائیں جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی تھی وہ امام کی اقتداء کریں اور ایک رکعت پڑھیں۔اس طرح امام کی دو رکعت ہوجائے گی پھر یہ جماعت ایک ایک رکعت خود پڑھ لے امام کے نماز سے فراغت کے بعد اور اگر خطرہ زیادہ ہو تو چلتے پھرتے یا سواری پر نماز ادا کریں قبلہ رخ ہوں یا نہ۔

فَاِنْ كَانَ خَوْفًاهُوَ اَشَدُّمِنَ ذٰلِكَ صَلُّوارِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِى الْقِبْلَةِ اَوْغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَاقَالَ نَافِعٌ وَلَااَرٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاِلَّاحَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت نافعؒ کا بیان ہے کہ یہ طریقہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكَانَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ لَايَاْخُذُ بِهٖ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ امام مالکؒ نے اسے اختیار نہیں فرمایا۔

بَاب وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِى الصَّلٰوةِ

یہ باب نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں ہے

(۲۸۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِىُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ وَلَااَعْلَمُ اِلَّااَنَّهٗ يَنْمِىْ ذٰلِكَ.

۲۸۹۔ امام مالکؒ نے فرمایا ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوحازم نے روایت کیا حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ راوی کہتے ہیں سہل بن سعد نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں ابوحازم نے کہا میں نہیں جانتا مگر بے شک وہ اسے اسی طرح بیان کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌيَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّى اِذَاقَامَ فِى صَلٰوتِهٖ اَنْ يَضَعَ بَاطِنُ كَفِّهِ الْيُمْنٰى عَلٰى رُسْغِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ سُرَّتِهٖ وَيَرْمِى بِبَصَرِهٖ اِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا نمازی کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے اپنی ناف کے نیچے اور اپنی نظر کو اپنے سجدہ کی جگہ پر رکھے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے بیان میں ہے

(۲۹۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِ وبْنِ سُلَيْمِ الزُّرَقِىِّ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ حُمَيْدُ السَّاعِدِىِّ قَالَ

۲۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہ مجھے ابوحمید ساعدیؓ نے

قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

خبر دی کہ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپ کی ذات پر کس طرح درود شریف پڑھیں آپ نے فرمایا تم پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(۲۹۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرُ مَوْلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَاءَ فِي النَّوْمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَامَسْعُوْدٍ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُوالنُّعْمَانِ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اِنَّا لَمْ نَسْاَلْهُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ.

۲۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام نعیم بن عبداللہ المجمر بیان کیا کہ ان سے محمد بن عبداللہ بن زید انصاری نے روایت کیا یہ وہی عبداللہ بن زید ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان خواب میں سنی وہ کہتے کہ بے شک ان سے ابومسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت سعد بن عبادہ کی بیٹھک میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئے، پھر آپ سے بشیر بن سعد ابونعمان نے عرض کیا ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود شریف پڑھیں؟ بیان کرنے والے نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کاش کہ ہم آپ سے سوال نہ کرتے پھر آپ نے فرمایا تم پڑھو! اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اور سلام کے متعلق تم جانتے ہو۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہر طرح درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

یہ باب نماز استسقاء کے بیان میں ہے

(۲۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ

۲۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر بن

بَكْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ ابْنِ تَمِيْمٍ نِ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْنِ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اِسْتَسْقَا الْقِبْلَةَ.

محمد بن بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ انہوں نے عباد بن تمیم مازنی کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زین مازنی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے اور نماز استسقاء ادا فرمائی جب قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو الٹ پلٹ کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَكَانَ لَايَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً وَاَمَّافِي قَوْلِنَا فَاِنَّ الْاِمَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْوَيُحَوِّلُ رِدَاءَهٗ فَيَجْعَلُ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَعَلَى الْاَيْمَنِ وَلَايَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدٌاِلَّا الْاِمَامُ.

امام محمدؒ نے فرمایا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز استسقاء نہیں مگر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے پھر دعا کرے اور اپنی چادر کو اس طرح پلٹائے کہ اس کا دایاں کونہ بایاں پر اور بایاں کونہ دایاں پر ہو جائے مگر امام کے علاوہ دوسرے لوگ چادر نہ الٹائیں۔

باب الرَّجُلِ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ

یہ باب نمازی کا اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کے بیان میں ہے

(۲۹۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عليه اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّي.

۲۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نعیم بن عبداللہ مجمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی نے نماز پڑھی پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہا جہاں اس نے نماز ادا کی تو اس کے لئے دعا فرشتے کرتے رہتے ہیں (ترجمہ) اے اللہ تو اس پر رحم فرما! اے اللہ تو اس پر بخشش فرما اے اللہ تو اس پر رحم فرما اگر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور مسجد میں جا کر نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا اسے نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

باب صَلوٰةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَالْفَرِيضَةِ

(۲۹۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی قَبْلَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَصَلوٰةِ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ فِی بَیْتِهٖ وَبَعْدَصَلوٰةِ الْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ لَایُصَلِّی بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌهٰذَاتَطَوُّعٌ وَهُوَحَسَنٌ وَقَدْبَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا اِذَازَالَتِ الشَّمْسُ فَسَاَلَهٗ اَبُوْاَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِی هٰذِهِ السَّاعَةِ فَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْهَاعَمَلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِسَلَامٍ.

فَقَالَ لَااَخْبَرَنَا بِذٰلِکَ بُکَیْرُبْنُ عَامِرِ الْبَجَلِیُّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَالشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

یہ باب فرض نماز کے بعد نوافل کے پڑھنے کے بیان میں ہے

۲۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت نماز پڑھتے اور مغرب اور عشاء کے بعد دو دو رکعت ادا فرماتے اور جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس گھر تشریف لیجاتے تو دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا یہ نوافل ہیں اور یہ مستحب ہیں اور ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعد زوال نماز ظہر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور مجھے مطلوب ہے کہ میرے اعمال جب اوپر پہنچائے جائیں تو سب سے پہلے نماز پہنچے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ان کے درمیان سلام پھیرنا چاہیے تو آپؐ نے فرمایا نہیں۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں اس سے متعلق خبر دی بکیر بن عامر بجلی نے ابراہیمؒ اور شعبیؒ سے اور وہ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ یَمَسُّ الْقُرْآنَ وَهُوَجُنُبٌ اَوْ عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ

(۲۹۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اِنَّ فِی

یہ باب ناپاک یا بے وضو کا قرآن مجید کے چھونے کے بیان میں ہے

۲۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ

الْكِتَابِ الَّذِیْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِوبْنِ حَزْمٍ لَایَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کی طرف لکھا اس میں تحریر فرمایا لَایَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ. قرآن پاک کو بلا طہارت کوئی شخص نہ چھوئے۔

(۲۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ لَایَسْجُدُالرَّجُلُ وَلَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

۲۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی امام نافع نے ہمیں خبر دی کہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک وہ فرماتے تھے کہ آدمی جب تک پاک نہ ہو اس وقت تک سجدہ نہ کرے اور قرآن مجید نہ پڑھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَاكُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّافِیْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَابَاْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰی غَیْرِ طُهْرٍ اِلَّااَنْ یَّكُوْنَ جُنُبًا.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا عمل تمام باتوں پر ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے مگر احناف اس بات کہ تلاوت قرآن مجید (زبانی) بلا طہارت جائز ہے مگر جنابت کی حالت میں (زبانی) بھی جائز نہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ یَجُرُّ ثَوْبَهُ وَالْمَرْاَةُ یَجُرُّ ذَیْلَهَا فَیَعْلَقُ بِهٖ قَذْرٌ وَّمَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب مرد کا کپڑے کا لٹکانا اور عورت کا اپنے دامن کو لٹکانے اور اس میں ناپاکی لگ جانا اور اس کے ناپسندیدہ ہونے کے بیان میں ہے

(۲۹۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیُّ عَنْ اُمِّ وَلَدٍلِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اِمْرَاَةٌ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ وَاَمْشِیْ فِی الْمَكَانِ الْقَذْرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطَهِّرُهُ مَابَعْدَهُ.

۲۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے محمد بن عمارہ بن عامر بن عمرو بن حزم نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ام ولد سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور میں بسا اوقات ناپاک جگہ پر بھی چلتی ہوں، اس پر ام سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ناپاکی کو اس پیچھے کی پاک جگہ پاک کر دیتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌلَابَاْسَ بِذٰلِكَ مَالَمْ یَعْلَقْ بِالذَّیْلِ قَذْرٌ فَیَكُوْنُ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِیْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَاكَانَ كَذٰلِكَ فَلَایُصَلِّیَنَّ فِیْهِ حَتّٰی یَغْسِلَهُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ درہم کی مقدار کے برابر جسے مثقال کہتے ہیں نجاست لگ جائے لیکن جب اس مقدار سے زیادہ نجاست لگ جائے تو کپڑے کو دھوئے بغیر نماز نہ پڑھے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بُابُ فَضُلِ الُجِهَادِ

یہ باب جہاد کے فضیلت کے بیان میں ہے

(۲۹۸) اَخبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنُ الْاَعُرَجِ عَنُ اَبِیُ هُرَیُرَةَ عَنُ رَّسُوُلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الُمُجَاهِدِ فِی سَبِیُلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الُقَانِتِ الَّذِی لَایُفُتَرُ مِنُ صِیَامٍ وَّلَاصَلٰوةٍ حَتّٰی یَرُجِعَ.

۲۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا اعرج سے وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال اس روزہ دار عابد کی ہے جو کبھی اور نماز روزے سے تھکتا نہیں ہے یہاں تک کہ وہ مجاہد گھر واپس آئے۔

(۲۹۹) اَخبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعُرَجِ عَنُ اَبِیُ هُرَیُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیُ نَفُسِیُ بِیَدِهٖ لَوَدِدُتُّ اَنُ اُقَاتِلَ فِی سَبِیُلِ اللّٰهِ فَاُقُتَلُ ثُمَّ اُحُیٰی فَاُقُتَلُ ثُمَّ اُحیٰ فَاُقُتَلُ فَکَانَ اَبُوُهُرَیُرَةَ یَقُوُلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا اَشُهَدُلِلّٰهِ.

۲۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابوالزناد اعرج سے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مجھے اس بات کی تمنّی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہوجاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ قسم اٹھا کر اس بات کی شہادت دی۔

بَابُ مَایَکُوُنُ مِنَ الُمَوُتِ شَهَادَةً

یہ باب شہادت کی موت کے بیان میں ہے

(۳۰۰) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَا عَبُدُاللّٰهِ بُنِ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ جَابِرِ بُنِ عَتِیُکٍ عَنُ عَتِیُکِ بُنِ الُحَارِثِ بُنِ عَتِیُکٍ وَهُوَجَدُّ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ جَابِرِ اَبُوُاُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخُبَرَهٗ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ یَعُوُدُ عَبُدَاللّٰهِ ابُنَ ثَابِتٍ

۳۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عتیک بن حارث بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا جو عبداللہ بن عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نانا ہیں کہ ان سے جابر بن عتیک نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابتؓ کی عیادت کے

فَوَجَدَهُ قَدْغُلِبَ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَااَبَاالرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكِيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَاوَجَبَ فَلَاتَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَاالْوُجُوْبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَامَاتَ قَالَتْ اِبْنَتُهٗ وَاللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا فَاِنَّكَ قَدْكُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلٰى قَدْرِنِيَّتِهٖ وَمَاتَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوْا اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌوَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةِ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدٌوَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ.

لئے تشریف لے گئے تو انہیں بے ہوش پایا آپؐ نے آواز دی وہ جواب نہ دے سکے تو آپؐ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اے ابوربیع! اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے عورتیں بلند آواز سے رونے لگیں حضرت جابر بن عتیک انہیں چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو جب واجب ہوا تو کوئی رونے والی نہ روئے صحابہ نے عرض کیا! یارسول اللہ اس کا واجب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا فوت ہوجانا! حضرت عبداللہ بن ثابتؓ کی بیٹی نے بلند آواز سے کہا! اللہ تعالیٰ کی قسم میں یقین رکھتی ہوں کہ آپ شہید ہوں کیونکہ آپ نے جہاد کا تمام سامان تیار کر رکھا تھا! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کے مطابق اجر عطا فرمائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تم لوگ شہادت کس چیز کو سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کے علاوہ شہادت کے سات اور صورتیں بھی ہیں۔(۱) طاعون سے مرنے والا شہید ہے (۲) ڈوب کر مرجائے تو شہید ہے (۳) ذات الجنب میں مرنے والا شہید ہے (۴) آگ میں جل کر مرجائے شہید ہے (۵) دیوار کے نیچے دب کر مرجائے شہید ہے (۶) وضع حمل کے وقت عورت مرجائے تو شہید ہے (۷) پیٹ کے امراض میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۳۰۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنِيْ سُمَيٌّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ.

۳۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے سمی نے حضرت ابوصالح سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جارہا تھا کہ اس نے راستہ میں کانٹا دیکھا اس نے وہ کانٹا راستے سے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت افزائی فرمائی کہ اسکی مغفرت کردی۔

وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسَ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّااَنْ يَّسْتَهِمُّوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُّوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْيَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا شہید کی پانچ قسمیں ہیں (۱) پیٹ کے امراض سے فوت ہوجائے، (۲) طاعون سے موت آئے (۳) پانی میں ڈوب کرمرجائے، (۴) دیوار کے نیچے دب کرمرے (۵) اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل کیا جائے، نیز فرمایا اگرلوگوں کومعلوم ہوتا کہ اذان دینے اور پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا کس قدر ثواب ہے تو اس پرعمل کے لئے قرعہ اندازی کرتے اور اگرانہیں علم ہو کہ مسجد میں پہلے دوپہر کے وقت آنے میں کیا اجر ہے تو ایک دوسرے پرسبقت اختیار کرتے اگر وہ جانتے کہ نماز عشاء اور فجر کی جماعت میں شامل ہونے میں کتنازیادہ اجر ہے تو وہ دونوں جماعتوں میں اگر گھٹنوں کے بل چل کر آنا بھی پڑتا تو تب بھی حاضر ہوتے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

بَاب الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ زَوْجُهَا

ابواب الجنائز

یہ باب بیوی کا خاوند کو غسل دینے کے بیان میں ہے

(۳۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ بْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اِمْرَاَةٌ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ غَسَلَتْ اَبَابَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّي صَائِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَايَوْمٌ شَدِيْدُالْبَرْدِفَهَلْ عَلَيَّ مَنْ غَسَلَ قَالُوْالَا.

۳۰۲۔ امام مالک بن انسؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب وہ فوت ہوئے تو انہیں غسل دیا پھر جب غسل سے فارغ ہوکر باہر آئیں تو مہاجرین صحابہ میں سے جو وہاں موجود تھے ان سے حضرت اسماءؓ نے دریافت کیا کہ میں آج روزہ سے ہوں اور بے شک آج شدید سردی ہے کیا ایسی صورت میں مجھ پر غسل واجب ہے انہوں نے کہا نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَابَاْسَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْءَ ةُ زَوْجَهَا اِذَاتُوُفِّيَ وَلَاغُسْلَ عَلٰى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَاوُضُوْءَ اِلَّااَنْ يُّصِيْبَهُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَيَغْسِلَهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بیوی کو اپنے شوہر کے فوت ہوجانے پر غسل دینے میں کوئی حرج نہیں نیز غسل دینے والے پر وضو اور غسل واجب نہیں (بلکہ مستحب ہے) صرف ان اعضاء کے جہاں غسل دیتے وقت پانی لگا ہو وہ دھوڈالے۔

بَابُ مَايُكَفَّنُ بِهِ الْمَيِّتُ

یہ باب میت کو کفن دینے کے بیان میں ہے

(۳۰۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ بِالثَّوْبِ الثَّالِثِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِلَّاثَوْبٌ وَاحِدٌ كُفِّنَ بِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ الْاِزَارُ يُجْعَلُ لِفَافَةً مِثْلَ الثَّوْبِ الْاٰخَرِ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ اَنْ يُّؤَزَّرَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّنْقُصَ الْمَيِّتَ فِي كَفَنِهٖ مِنْ ثَوْبَيْنِ اِلَّامِنْ ضَرُوْرَةٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

۳۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا میت کو قمیص، تہبند اور ایک بڑی چادر میں کفن دیا جائے اگر تین کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک کپڑے ہی پر اکتفاء کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے مگر بہتر یہی ہے کہ تہبند کو لفافہ کی طرح پہنا دیا جائے جیسے کہ عام وقت میں باندھتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ تعجب کی بات نہیں کہ میت کے لئے دو کپڑوں سے کم میں کفن دیا مگر سخت ضرورت کے وقت میں اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشْيِ مَعَهَا

یہ باب جنازہ اٹھانے اور ساتھ چلنے کے بیان میں ہے

(۳۰۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنَّمَا هُوَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهُ اَوْشَرٌّ تُلْقُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ السُّرْعَةَ بِهَااَحَبُّ اِلَيْنَا مِنَ الْاِبْطَاءِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

۳۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے جنازے کے لے جانے میں جلدی کرو پس اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد نیکی کی طرف پہنچادو اور اگر بُرا ہے تو اپنی گردن سے جلد الگ کردو۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جلدی کرنا یہ تاخیر کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ وَالْخُلَفَاءِ ھَلُمَّ جَرًّا وَابْنِ عُمَرَ.

۳۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ سے آگے چلتے تھے اور خلفاء راشدین کا بھی یہی معمول تھا نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی اسی پر عمل تھا۔

(۳۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ رَّبِیْعَۃَ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ ھُدَیْرٍ اَنَّہٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَدِّمُ النَّاسَ اَمَامَ جَنَازَۃِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

۳۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی کہ حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھا کہ وہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے سے آگے چلنے کو کہہ رہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْیُ اَمَامَھَا حَسَنٌ وَالْمَشْیُ خَلْفَھَا اَفْضَلُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ جنازہ کے آگے چلنا اچھا ہے اور اس کے پیچھے چلنا زیادہ بہتر ہے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْمَیِّتِ لَا یُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ مِجْمَرَۃٍ فِیْ جَنَازَتِہٖ

یہ باب میت کے ساتھ آگ اور دھونی لے جانے کے بیان میں ہے

(۳۰۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمُقْبُرِیِّ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ نَھٰی اَنْ یُّتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ بِمَجْمَرَۃٍ فِیْ جَنَازَتِہٖ.

۳۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید بن ابن سعید المقبری نے بیان کیا کہ بیشک حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میت کے ساتھ آگ لے جانے اور جنازہ پر دھونی لگانے کو منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ.

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْقِیَامِ لِلْجَنَازَۃِ

یہ باب جنازے کے لئے کھڑے ہونے کے بیان میں ہے

(۳۰۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ

۳۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے بیان کیا حضرت واقد بن سعید بن معاذ انصاری سے انہوں نے

نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ مُعَوَّذِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَهٗ.

نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے معوذ بن حکم سے وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر ابتداء کھڑے ہوجاتے تھے مگر پھر بعد میں بیٹھے رہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَانَرَ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ كَانَ هٰذَا شَيْئًا فَتُرِكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جنازہ کے لئے ہم قیام کوضروری نہیں دیکھتے کیونکہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر ترک کر دیا گیا یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالدُّعَآءِ

یہ باب میت کی نماز جنازہ اور دعا کے بیان میں ہے

(۳۰۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ اَنَالَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَاوُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْٓ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

۳۰۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سعید مقبری نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں خدا کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں کہ میں فوت ہوجانے والے کے گھر سے جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی پر درود شریف پڑھتا ہوں پھر دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشھدان لاالہ الاانت (ترجمہ) یا اللہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پیارے بندے اور رسول ہیں اور تو ہی سب سے زیادہ جانتا ہے اگر وہ نیکی والا تھا تو اس کی نیکی کو اور زیادہ فرما اور اگر خطا وار تھا تو اس کو معاف فرمادے ہم کو اس کو اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہم کو کسی تکلیف نہ ڈال۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَاقِرَاءَ ةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ نماز جنازہ میں (جہراً) قرأت نہیں ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(۳۱۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَّلِیْهِ.

۳۱۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تو سلام اتنی بلند آواز سے کہتے کہ آپ سے متصل کھڑے ہونے والا آدمی سن لیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ وَیُسْمِعُ مَنْ یَّلِیْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ سلام اتنی آواز سے کہنا چاہیئے کہ دائیں بائیں اطراف میں کھڑے ہونے والے سن سکے اور یہی امام ابوحنفیہؒ کا قول ہے۔

(۳۱۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ اِذَا صُلِّیَتَا لِوَقْتِهِمَا.

۳۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے بیان کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز عصر اور فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھ لیتے تھے جبکہ وہ دونوں نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاتی تھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِیْ تَیْنِکَ السَّاعَتَیْنِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ اَوْتَتَغَیَّرُ الشَّمْسُ بِصُفْرَةٍ لِلْمُغِیْبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ سورج کے طلوع وغروب کے وقت جب کہ سورج کا رنگ متغیر نہ ہوا ہو تو نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِی الْمَسْجِدِ

یہ باب مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں ہے

(۳۱۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا صُلِّیَ عَلٰی عُمَرَ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ.

۳۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا یُصَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ وَکَذٰلِکَ بَلَغَنَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَمَوْضِعُ

حضرت امام محمدؒ نے فرمایا مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی بلکہ اسی طرح ہم کو دوسری روایت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْجَنَازَةِ بِالْمَدِيْنَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْهِ.

پہنچی ہے کہ مدینہ منورہ میں نماز جنازہ کی جگہ مسجد سے باہر مخصوص تھی اور اسی جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ يَحْمِلُ الرَّجُلَ الْمَيِّتَ اَوْيُحَنِّطُهُ اَوْيَغْسِلُهُ هَلْ يَنْقُضُ ذَالِكَ وُضُوْءَهٗ

یہ باب میت کو اٹھانے، اور خوشبوں لگانے اور غسل دینے سے وضوء نہ ٹوٹنے کے بیان میں ہے

(۳۱۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهٗ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَاوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً وَلَامَنْ حَنَّطَ مَيِّتًا اَوْ كَفَّنَهٗ اَوْغَسَلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بتایا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے کو خوشبو لگائی اور اس کا جنازہ اٹھایا پھر جب مسجد میں داخل ہوئے تو تازہ وضوء کئے بغیر نماز پڑھی۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے میت کو اٹھایا یا خوشبو لگائی کفن پہنایا یا غسل دیا تو اس پر وضو واجب نہیں آتا اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

یہ باب بلاوضو نماز جنازہ پانے والے کے بیان میں ہے

(۳۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَايُصَلِّي الرَّجُلُ عَلٰى جَنَازَةٍ اِلَّاوَهُوَ طَاهِرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ اِلَّاطَاهِرٌ فَاِنْ فَاجَاَتْهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهُوْرٍ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۳۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص بلاوضوء نماز جنازہ نہ پڑھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بلاوضوء نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہیا گر جنازہ آجائے ااور اسکا وضو نہ ہو تو وہ تیمّم کرے (بشرطیکہ وضو کرنے میں نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خطرہ ہو) اور اس پر نماز جنازہ پڑھے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَى الْمَیِّتِ بَعْدَمَایُدْفَنُ

(۳۱۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَاب عَن سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ علیه اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ.

(۳۱۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَاب اِنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِیْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مِسْکِیْنَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَسَاکِیْنَ وَیَسْاَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِی بِهَاقَالَ فَاُتِیَ بِجَنَازَتِهَا لَیْلًافَکَرِهُوْااَنْ یُؤْذِنُوارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَلَمَّااَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَبِالَّذِیْ کَانَ مِنْ شَاْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اٰمُرْکُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِیْ فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَرِهْنَا اَنْ نُخْرِجَکَ لَیْلًا اَوْنُوْقِظَکَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا فَصَلّٰی عَلٰى قَبْرِهَا فَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ التَّکْبِیْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَلَایَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلّٰی عَلٰی

یہ باب دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں ہے

۳۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید ابن میسّب سے بیان کیا کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن نجاشی کے وصال کے خبر سنی جس دن وہ فوت ہوئے تھے تو آپ لوگوں کے ساتھ جنازہ کے لئے نکلے انہوں نے صفیں باندھیں اور اس پر چار تکبیریں کہہ کر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں بیان کیا کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ بے شک حضرت ابواسامہ بن سہل بن حنیف نے انہیں خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مسکینہ عورت کی خبر دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرماتے وہ کہتے کہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے ضرور اس کی اطلاع دے دینا راوی کا بیان ہے کہ اس کا جنازہ رات کو اٹھایا گیا لوگوں نے رات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کو اطلاع دینا اچھا نہ سمجھا پس جب صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے ضرور اطلاع دینا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے رات کے وقت آپؐ کے آرام کے باعث اطلاع دینا مناسب نہ سمجھا راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس مسکینہ عورت کی قبر پر لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نمازہ جنازہ پڑھائی۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم چار تکبیروں کے لئے دلیل پکڑتے ہیں اور مناسب نہیں سمجھتے کہ جس میت پر نماز جنازہ پڑھی گئی ہو

جَنَازَةٍ قَدْصُلّٰی عَلَیْهَا وَلَیْسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی هٰذَا کَغَیْرِهٖ اَلَایَرٰی اَنَّهٗ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ بِالْمَدِیْنَةِ وَقَدْمَاتَ بِالْحَبْشَةِ فَصَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَکَةٌ وَطُهُوْرٌ فَلَیْسَتْ کَغَیْرِهَا مِنَ الصَّلٰوَاتِ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

تو اس پر پھر نماز جنازہ پڑھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس واقعہ کے ساتھ کسی اور کی مثال نہیں دی جاسکتی ہے اور جب نجاشی کا حبشہ میں انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت اور پاکیزگی و کے لئے اس کی نماز پڑھائی تھی اسکے علاوہ کسی اور کی نماز جنازہ غائبانہ نہیں پڑھائی اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب مَارُوِیَ اَنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ

یہ باب میت کو عذاب دیا جاتا ہے زندوں کے رونے سے اس کے بیان میں ہے

(۳۱۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَاتَبْکُوْاعَلٰی مَوْتَاکُمْ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ.

(۳۱۷) امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے مرنے والوں پر نہ رویا کرو کیونکہ اسے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۳۱۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَمْرَةَ اِبْنَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَاسَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَلَهَااَنَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَیَقُوْلُ اَنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَغْفِرُاللّٰهُ لِاِبْنِ عُمَرَ اَمَااِنَّهٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّهٗ قَدْنَسِیَ اَوْاَخْطَااِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَةٍ یُبْکٰی عَلَیْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِی قَبْرِهَا.

۳۱۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ انہیں عبدالرحمٰن کی بیٹی نے بتایا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں زندوں کے رونے سے مردوں پر عذاب ہوتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر کو معاف فرمائے انہوں نے غلط تو نہیں کہا لیکن وہ بھول گئے یا ان سے لغزش ہوئی کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جنازہ پر گزر ہوا اس پر رویا جارہا تھا تو حضور نے فرمایا وہ تو اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِقَوْلِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے کہا ہمارا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول پر عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب القبر يتخذ مسجدا اويُصَلّى اليه اويتوسد

یہ باب قبر کو مسجد بنانے اور اس کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۳۱۹) اَخبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ عَنْ سَعِيدِالْمُسَيّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُو اقُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا.

۳۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ہے۔

(۳۲۰) اَخبَرَنَامَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ عَلِيّ ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بِشْرٌ يَعْنِى الْقُبُوْرَ.

۳۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ بے شک حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ٹیک لگا کر سوجایا کرتے تھے بشر راوی نے فرمایا یعنی قبروں سے۔

کتاب الزکوٰۃ

بَابُ زَكٰوةِ الْمَالِ

یہ باب مال کی زکوۃ کے بیان میں ہے

(۳۲۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عليه دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتّٰى تَحْصِلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكٰوةَ.

۳۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ بے شک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ مہینہ تمہاری زکوۃ کی ادائیگی کا ہے پس جس پر قرض ہے اسے چاہئے کہ پہلے قرض ادا کرے پھر جو مال موجود ہو اس میں سے زکوۃ ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ كَانَ عليه دَيْنٌ وَلَهٗ مَالٌ فَلْيَدْفَعْ دَيْنَهٗ مِنْ مَالِهٖ فَاِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ زَكٰوةٌ وَتِلْكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ اَوْ عِشْرُوْنَ مِثْقَالًا ذَهَبًا فَصَاعِدًا وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَدْفَعُ مِنْ مَالِهِ الدَّيْنَ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارا اسی پر عمل ہے کہ جس شخص پر قرض ہے اور وہ صاحب مال بھی ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے وہ اس مال سے قرض ادا کرے اس کے بعد جو کچھ زکوۃ سے واجب ہوتا ہے اس سے زکوۃ ادا کرے یعنی اس کے پاس دوسو درہم یا بیس مثقال سونا یا اس سے زائد مال ہو اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد مال اس سے کم ہے تو پھر اس پر زکوۃ واجب نہیں۔ اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۳۲۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهٗ مِنَ الدَّيْنِ اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ فَقَالَ لَا.

۳۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے بتایا کہ بے شک انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس کے پاس مال تو ہے مگر اتنا ہی وہ مقروض ہے تو کیا اس پر زکوۃ واجب ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَایَجِبُ فِیْهِ الزَّکٰوۃُ

یہ باب جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے اس کے بیان میں ہے

(۳۲۳)اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃَ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَادُوْنَ خَمْسِ ذُوْدٍمِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ.

۳۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصہ نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور پانچ اونٹ سے کم میں بھی زکوۃ واجب نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِھٰذَانَاْخُذُوَکَانَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَاْخُذُ بِذٰلِکَ اِلَّافِی خَصْلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْمَااَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَلْعُشْرُمِنْ قَلِیْلٍ اَوْکَثِیْرٍ اِنْ کَانَتْ تُشْرَبُ سَیْحًااَوْتُسْقِیْھَا السَّمَآءُ وَاِنْ کَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرْبٍ اَوْدَالِیَۃٍ فَنِصْفُ عُشْرٍوَھُوَقَوْلُ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیُّ وَمُجَاھِدٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ بھی یہی فرماتے ہیں مگر ایک بات وہ یہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ زمین میں پیدا ہو خواہ کم یا زیادہ اس میں عشر ہے بشرطیکہ بارش یا نہر سے وہ زمین سیراب کی گئی ہو اور جسے چرخ یا کنویں سے سیراب کیا گیا اس پر نصف عشر ہے ابراہیم نخعیؒ اور مجاہدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ اَلْمَالُ مَتٰی تَجِبُ فِیْہِ الزَّکٰوۃُ

یہ باب مال میں کب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کے بیان میں ہے

(۳۲۴)اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ لَاتَجِبُ فِی مَالٍ زَکٰوۃٌ حَتّٰی یَحُوْلَ علیہ الْحَوْلُ.

۳۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافعؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ جب تک مال پر پورا سال نہ گزر جائے زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَانَاْخُذُ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہِ اِلَّااَنْ یَّکْسِبَ مَالًافَیَجْمَعُہٗ اِلٰی مَالٍ عِنْدَہٗ مِمَّایُزَکّٰی فَاِذَاوَجَبَتِ الزَّکٰوۃُ فِی الْاَوَّلِ زَکَّی الثَّانِی مَعَہٗ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِی رَحِمَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے مگر وہ مال جو اس نے بعد میں کما کر اس مال کے ساتھ لا دیا ہو تو اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی (اگر چہ اس پر پورا سال نہیں گزرا) امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيْهِ اِلزَّكٰوةُ

یہ باب جس پر قرض ہے اس پر زکوٰۃ آتی ہے یا نہیں اس کے بیان میں ہے

(۳۲۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهُ قَاطِعُهُ بِمَالٍ عَظِيْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ فِيْهِ زَكٰوةٌ قَالَ الْقَاسِمُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ لَايَاْخُذُ مِنْ مَالٍ صَدَقَةٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَااَعْطَى النَّاسَ اعطياتهم يَسْأَلُ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ قَدْوَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِهِ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالُ وَاِنْ قَالَ لَاسَلَّمَ اِلَيْهِ عَطَآءَهُ.

۳۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام محمد بن عقبہؒ نے روایت کیا کہ انہوں نے قاسم بن محمدؒ کے مکاتب سے روایت کی کہ جس سے انہوں نے بہت زیادہ مال کے باعث قطع تعلق کرلیا تھا پوچھا کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟۔ حضرت قاسمؒ نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو وظائف دیتے تو ان سے دریافت کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے؟ پس اگر وہ ہاں کہتا تو اس کے وظیفہ میں سے زکوۃ کی مقدار کاٹ لیتے لیتے اور اگر کہتا نہیں تو اس کو پورا وظیفہ عطا فرما دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اور اسی پر ہمارا عمل ہے نیز حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۲۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُبْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ كُنْتُ اِذَاقَبَضْتُ عَطَآئِىْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَاَلَنِىْ هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَآئِىْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِلَّادَفَعَ اِلَىَّ عَطَآئِىْ.

۳۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عمر بن حسینؒ نے عائشہ بنت قدامہ ابن مظعون سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب میں اپنا وظیفہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا کرتا تو مجھ سے دریافت کرتے کیا تمہارے پاس اتنا مال موجود ہے جس پر زکوۃ واجب ہو؟ اگر میں کہتا، ہے۔ تو وہ وظیفہ سے زکوۃ کی مقدار کاٹ لیتے تھے اگر میں کہتا نہیں، مجھے مکمل وظیفہ عطا فرما دیتے تھے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِىِّ

یہ باب زیور کے زکوۃ کے بیان میں ہے

(۳۲۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلِى بَنَاتِ

۳۲۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ بے شک

اَخِيْهَا يَتَامٰى فِى حُجْرِ هَالَهُنَّ حُلِيٌّ فَلَاتَخْرُجُ مِنْ حِلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کی یتیم بچیوں کی پرورش کرتی تھیں، ان یتیم بچیوں کا زیور تھا جس کی وہ زکوۃ نہیں نکالتی تھیں۔

(۳۲۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ تُحَلِّى بَنَاتَهُ وَجَوَارِيَهُ فَلَايُخْرُجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ.

۳۲۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافعؒ نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی باندیوں اور بیٹیوں کے زیور سے زکوۃ نہیں نکالتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّامَاكَانَ مِنْ حُلِيِّ جَوْهَرٍ وَلُؤْلُؤٌ فَلَيْسَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَمَّامَاكَانَ مِنَ حَلِيِّ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ اِلَّااَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِيَتِيْمٍ اَوْلِيَتِيْمَةٍ لَمْ يَبْلُغَا فَلَاتَكُوْنُ فِى مَالِهَا زَكٰوةٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِى حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

حضرت امام محمدؒ نے کہا جو زیور جواہرات اور موتیوں کا ہو اس پر کسی صورت میں بھی زکوۃ واجب نہیں ہوتی اور جو سونے چاندی کا ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہے مگر وہ زیور جو یتیم بچے یا یتیم بچیوں کا ہو اس پر زکوۃ نہیں۔ اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْعُشُرِ

یہ باب عشر کے بیان میں ہے

(۳۲۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ مِنَ النَّبْطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفُ الْعُشْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَّكْثُرَ الْحَمْلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَيَاْخُذُ مِنَ الْقَطْنِيَّةِ الْعُشْرَ.

۳۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہریؒ نے حضرت سالم بن عبداللہؒ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن لوگوں کی زمینیں مدینہ سے دور تھی اور مدینہ تک لانے کا خرچہ زیادہ آتا تھا دوری پر واقع تھیں ان کی گندم اور زیتون کی فصل میں سے بیسواں حصہ لیتے تھے اور غلہ سے عشر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُوْخَذُمِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّااخْتَلَفُوْا فِيْهِ لِلتِّجَارَةِ مِنْ قَطْنِيَّةٍ اَوْغَيْرَ قَطْنِيَّةٍ نِصْفُ الْعُشْرِ فِى كُلِّ سَنَةٍ وَمِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اِذَادَخَلُوْاالْاَرْضَ الْاِسْلَامِ بِاَمَانٍ الْعُشْرُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَذٰلِكَ اَمَرَعُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ

امام محمدؒ نے فرمایا ذمی حضرات سے ہر قسم کے غلوں میں سے جن کی تجارت کی جاتی ہے سالانہ بیسواں حصہ لیا جائے اور وہ حربی جو اسلامی حکومت میں امان لے چکے ہوں تو ان سے تمام غلوں سے عشر وصول کیا جائیگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیاد بن حدیر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی

زِيَادَبْنَ جُدَيْرٍوَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ بَعَثَهُمَا عَلٰى عُشُوْرِ الْكُوْفَةِ وَالْبَصْرَةِ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

یہی تاکید فرمائی جب انہیں اہل بصرہ وکوفہ سے عشر کی وصولی کے لئے بھیجا تھا اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْجِزْيَةِ

یہ باب جزیہ کے بیان میں ہے

(٣٣٠) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاالزُّهْرِىُّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَمِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ الْجِزْيَةَ وَاَنَّ عُمَرَ اَخَذَ هَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسٍ وَاَخَذَ هَاعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنَ الْبَرْبَرِ.

۳۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان کی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول فرماتے تھے اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فارس کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول فرماتے تھے۔

(٣٣١) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَاَنَّ عُمَرَضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرَقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَمَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ.

۳۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافعؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے روایت کی کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اس شخص پر جس کے پاس چالیس درہم چاندی اور چار دینار سونا ہو اس پر جزیہ مقرر فرمایا نیز اس کے ساتھ ساتھ تین دن تک مسلمانوں کی مہمانداری وحاجت روائی کا حکم ارشاد فرمایا۔

(٣٣٢) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَازَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُؤْتٰى بِنَعَمٍ كَثِيْرَةٍ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ قَالَ مَالِكٌ اَرَاهُ تُؤْخَذُمِنْ اَهْلِ الْجِزْيَةِ فِىْ جِزْيَتِهِمْ.

۳۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلمؒ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بکثرت جزیہ کے اونٹ آتے تھے، حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ وہ اونٹ جزیہ میں اہل جزیہ سے وصول کیے جاتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلسُّنَّةُ اَنْ تُؤْخَذَ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوْسِ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَنْكِحَ نِسَائُهُمْ وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ عُمَرُ الْجِزْيَةَعَلٰى اَهْلِ سَوَادِالْكُوْفَةِ عَلَى الْمُعْسِرِ

امام محمدؒ کا ارشاد ہے کہ مجوسیوں سے جزیہ لینا سنت ہے علاوہ اس بات کے کہ ان عورتوں سے نہ تو نکاح کیا جائے اور نہ ہی ان کے ذبح کردہ جانوروں کو کھایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمیں ایسی ہی روایت پہنچی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں پر جزیہ کی مقدار یوں نافذ کی تھی کہ غریب سے

اِثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَمًا وَعَلَی الْوَسْطِ اَرْبَعَةً وعِشْرِیْنَ دِرْهَمًا وعَلَی الْغَنِیِّ ثَمَانِیَةً وَاَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا.

وَاَمَّا مَاذَکَرَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ مِنَ الْاِبِلِ فَاِنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ لَمْ یَاْخُذِ الْاِبِلَ فِیْ جِزْیَةٍ عَلِمْنَا هَاالَّامِنْ بَنِیْ تَغْلِبَ فَاِنَّهُ اَضْعَفَ عَلَیْهِمُ الصَّدَقَةَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ وجِزْیَتَهُمْ فَاَخَذَ مِنْ اِبِلِهِمْ وَبَقَرِهِمْ وَغَنَمِهِمْ.

بارہ درہم ،درمیانی سے چوبیس درہم اورامیر سے اڑتالیس درہم۔

البتہ امام مالکؒ نے اونٹ کا ذکر کیا ہے مگر ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی تغلب کے علاوہ کسی سے اونٹ نہیں لیتے تھے کیونکہ ان پر بطور جرمانہ جزیہ دوگنا کردیا گیا تھا تو اسے پورا کرنے کے لئے ان سے اونٹ گائے اور بکریاں وصول کی جاتی تھی۔

بَابُ زَکٰوۃُ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ وَالْبَرَاذِیْنَ

یہ باب گھوڑے، غلام اور خچروں کے زکوۃ کے بیان میں ہے

(۳۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِیْنَ فَقَالَ اَوَفِی الْخَیْلِ صَدَقَةٌ ؟.

۳۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینارؒ نے حدیث بیان فرمائی کہ میں نے حضرت سعید بن میتب سے خچروں کے زکوۃ کے بارے میں پوچھا توانہوں نے فرمایا کیا گھوڑوں پر زکوۃ ہے؟۔

(۳۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَافِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ.

۳۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینارؒ نے حضرت سلیمان بن یسار نے روایت کیا انہوں نے عراک بن مالک سے وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر اس کے اپنے غلام اور گھوڑے کی زکوۃ نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَیْسَ فِی الْخَیْلِ صَدَقَةٌ سَائِمَةً کَانَ اَوْغَیْرَ سَائِمَةٍ وَاَمَّا فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَةً یَطْلُبُ نَسْلَهَا فَفِیْهَا الزَّکٰوۃُ اِنْ شِئْتَ فِیْ کُلِّ

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ گھوڑے پر زکوۃ نہیں ،سواری کا ہو یا عام مگر حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ایسے گھوڑے جو سال کے اکثر حصہ جنگل میں پھرتے ہوا اور وہ نسل کشی کے لئے پالے جائیں ان میں زکوۃ ہے ہر ایک گھوڑے سے ایک دینار دے

كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. وَهُوَقَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخعِيّ.

حضرت ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے۔

(۳۳۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَابْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيْهِ اَلَّايَاْخُذَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَاالْعَسَلِ صَدَقَةً.

۳۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد ماجد سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ بے شک حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ نے ان کی طرف لکھا کہ گھوڑے اور شہد میں سے زکوۃ وصول نہ کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلٰى مَاوَصَفْتُ لَكَ وَاَمَّاالْعَسَلُ فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَااَصَبْتَ مِنْهُ الشَّيْءَ الْكَبِيْرِ خَمْسَةَ اَفْرَاقٍ فَصَاعِدًا.

امام محمدؒ نے فرمایا بہرحال گھوڑے کے بارے میں وہی حکم ہے جو میں نے اوپر بیان کیا البتہ شہد میں زکوۃ اس وقت تک نہ لے جب تک وہ پانچ افراق سے نہ بڑھ جائے۔

وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ فِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْعُشْرُ وَقَدْبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ.

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شہد تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں عشر ہے اور بے شک ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے شہد پر عشر مقرر فرمایا تھا۔

(۳۳۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَهْلَ الشَّامِ قَالُوْا لِاَبِيْ عُبَيْدَةَابْنِ الْجَرَاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيْقِنَا صَدَقَةً فَاَبٰى ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنْ اَحَبُّوْا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَارْزُقْ رَقِيْقَهُمْ.

۳۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہریؒ نے حضرت سلیمان بن یسارؒ سے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک شام کے رہنے والوں نے حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ نہ سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں میں سے زکوۃ وصول فرمائیں تو انہوں نے انکار فرمایا اور پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا تو جواب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا اگر وہ بخوشی دیتے ہیں تو ان سے وصول کر کے انہی کو ہی لوٹا دیں یعنی ان میں سے جو غریب اور غلام ہیں انہیں دے دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْقَوْلُ فِيْ هٰذَاالْقَوْلُ الْاَوَّلُ وَلَيْسَ فِيْ فَرَسِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ وَلَافِيْ عَبْدِهٖ اِلَّاصَدَقَةُ الْفِطْرِ.

امام محمدؒ نے فرمایا ان میں پہلا قول درست ہے کہ مسلمان کے گھوڑے پر زکوۃ میں سے کچھ نہیں اور مسلمان غلام پر صدقہ فطر کے سوا کچھ نہیں ہے۔

بَابُ الرِّكَازِ

(۳۳۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزْنِيِّ مَعَادِنَ مِنْ مَّعَادِنِ قَبَلِيَّةٍ وَ هُوَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ اِلَى الْيَوْمِ لَايُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاالرِّكَازُ قَالَ اَلْمَالُ الَّذِیْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِی الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ هٰذِهِ الْمَعَادِنُ فَفِيْهَا الْخُمُسُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

یہ باب کانوں (کے زکوۃ) کے بیان میں ہے

۳۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن وغیرہ نے یہ حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطعہ زمین کا حضرت بلال بن حارث مزنی کو دیا جس میں پوشیدہ خزانہ تھا خزانوں میں سے، اور وہ کان فرع کے کنارہ پر تھی اس کان سے وہ آج تک اس سے زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

امام محمدؒ کا قول ہے یہ مشہور حدیث ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکاز میں سے خمس ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! رکاز کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا رکاز وہ مال ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرتے وقت زمین میں کان رکھے ہیں اور اس معدن میں خمس ہے اور یہی قول حضرت امام ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء کا ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ

(۳۳۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذُبْنُ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً فَاُتِیَ بِمَادُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّقَدِّمَ مُعَاذٌ.

یہ باب گائے کی زکوۃ کے بیان میں ہے

۳۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیسؒ نے حضرت طاؤسؒ سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس گائے پر دو سال کا بچھڑا زکوۃ وصول کریں پس جب کوئی شخص اس تعداد سے کم پر زکوۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ انکار فرماتے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے کم مقدار پر زکوۃ وصول کرنے کے بارے میں کچھ نہیں سنا یہاں تک کہ جب آپؓ یمن سے واپس لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما چکے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَيْسَ فِي اَقَلِّ مِنْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ زَكٰوةٌ فَاِذَا كَانَتْ ثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ اَوْتَبِيْعَةٌ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہی ہمارا عمل ہے کہ تیس گائے سے کم پر زکوۃ نہیں پس جب تیس ہوجائیں تو ان میں سے ایک بچھڑا یا بچھڑی پر زکوۃ ہے انتالیس تک اور جب چالیس ہوجائیں تو اس میں دوسال کا بچھڑا یا بچھڑی کا ہے نیز امام ابوحنیفہؒ اور دیگر جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْكَنْزِ

یہ باب خزانہ (زمین کے پوشیدہ مال) کے بیان میں ہے

(۳۳۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْكَنْزِ فَقَالَ هُوَالْمَالُ الَّذِىْ لَاتُؤَدِّىْ زَكٰوتُهٗ.

۳۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کنز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کنز (زمین میں پوشیدہ مال) وہ مال ہے جس کی زکوۃ ادا نہیں کیا جاتی۔

(۳۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ لَهٗ مَالٌ وَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُمْكِنَهٗ فَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ.

۳۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت ابوصالح سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جس کے پاس مال ہو اور اس نے زکوۃ ادا نہ کی ہو تو وہ مال قیامت میں گنجے سانپ کی طرح ہوگا جس کی آنکھوں پر دوسیاہ نقطے ہوں گے جو اس پر حملہ آور ہوگا حتی کہ اس پو قابو پالے گا اور وہ مال پکارے گا میں ہی تیرا مال ہوں۔

بَابُ مَنْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ

یہ باب مستحقین زکوۃ کے بیان میں ہے

(۳۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّالِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ تُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدٰى اِلَى الْغَنِيِّ.

۳۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلمؒ نے حضرت عطاء بن یسارؒ سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر کے لئے زکوۃ لینا حلال نہیں مگر مجاہد فی سبیل اللہ، عامل، مقروض، یا ایسا آدمی جس نے مستحق سے وہ مال قیمتاً خریدا ہو وہ آدمی جس نے اپنے ہمسایہ کو زکوٰۃ دی پھر اس ہمسایہ نے بطور ہدیہ وہ مال اس امیر کو دے دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَالْغَازِيُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِذَا كَانَ لَهُ عَنْهَا غَنِيٌّ يَقْدِرُ بِغِنَاهُ عَلَى الْغَزْ لَمْ يُسْتَحَبُّ لَهُ اَنْ يَّاخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَكَذٰلِكَ الْغَارِمُ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَفَاءٌ بِدَيْنِهٖ وَفَضَلَ تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُسْتَحَبُ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے البتہ مجاہد فی سبیل اللہ کے پاس اگر اپنی ضروریات کے مطابق مال موجود ہو تو اسے زکوۃ کا مال لینا مناسب نہیں اسی طرح سے وہ مقروض جو اپنے قرض کے ادائیگی کے علاوہ بھی مال رکھتا ہے جس سے قرض کی ادائیگی کے ساتھ اس پر زکوٰۃ بھی واجب ہوتی ہو تو اسے بھی زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور حضرت امام اعظمؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

یہ باب صدقہ فطر کے بیان میں ہے

(٣٤٢) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِيْ يَجْمَعُ عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ.

٣٤٢۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافعؒ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صدقہ فطر وصول کرنے کے لئے ان کو دو تین روز پہلے عید الفطر بھیج دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ يُعْجِبُنَا تَعْجِيْلَ زَكٰوةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ اِلَى الْمُصَلّٰى وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ صدقہ فطر عید الفطر سے قبل ادا کرنا چاہئے اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ الزَّيْتُوْنِ

یہ باب زیتون کی زکوۃ کے بیان میں ہے

(٣٤٣) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ قَالَ صَدَقَةُ الزَّيْتُوْنِ الْعُشْرُ.

٣٤٣۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت ابن شہابؒ سے خبر دی کہ زیتون کا صدقہ عشر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ فَصَاعِدًا وَلَا يَلْتَفِتُ فِي هٰذَا اِلَى الزَّيْتِ اِنَّمَا يَنْظُرُ فِي هٰذَا اِلَى الزَّيْتُوْنِ وَاَمَّا فِي قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ فَفِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ الْعُشْرُ.

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب زیتون پانچ وسق یا اس سے زیادہ ہو تو زیتون کے تیل کے بجائے اس کے پھل کا اندازہ لگایا جائے یہ زیادہ مناسب ہے البتہ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں زیتون تھوڑا ہو یا زیادہ بہر صورت اس میں عشر ہے۔

ابواب الصیام

باب اَلصَّوْمُ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارِ لِرُؤْيَتِهٖ

یہ باب چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور چاند دیکھ کر عید الفطر کے بیان میں ہے

(۳۴۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۴۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافعؒ اور عبداللہ ابن دینارؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر فرمایا تو فرمایا جب تک چاند نظر نہ آئے پس اگر مطلع گرد آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ مَتٰى يَحْرُمُ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ

یہ باب روزے دار پر کس وقت تک کھانا حرام ہونے کے بیان میں ہے

(۳۴۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بِلَالًا يُنَادِىْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِىْ اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ.

۳۴۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینارؒ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلالؓ رات کے وقت اذان پڑھتے ہیں تو تم اس وقت تک کھاتے ، پیتے رہو جب تک حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان نہ دیں۔

(۳۴۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهٗ قَالَ وَكَانَ اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لَا يُنَادِىْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ قَدْ اَصْبَحْتَ.

۳۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت سالم سے ایسی ہی روایت نقل کی اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک انہیں کہا نہیں جاتا تھا کہ صبح ہو گئی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ بِلَالٌ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُوْرِ النَّاسِ وَ كَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِي لِلصَّلٰوةِ بَعْدَطُلُوْعِ الْفَجْرِفَلِذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْ وَاشْرَبُوْاحَتّٰى يُنَادِي ابْنُ اِمِّ مَكْتُوْمٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا ماہ رمضان کی راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی آسانی کے لئے ابتدائے سحر کی اذان دیتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے بعد اذان دیا کرتے تھے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ کی اذان تک کھاپی سکتے ہو۔

بَابُ مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

یہ باب رمضان کے مہینے کے روزے کو قصداً توڑنے کے بیان میں ہے

(۳۴۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاالزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِي شَهْرِرَمَضَانَ فَاَمَرَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ اَوْصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اَوْاِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَااَجِدُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ يَارَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَااَجِدُ اَحَدًا اَحْوَجَ اِلَيْهِ مِنِّي قَالَ كُلْهُ.

۳۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حمید بن عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں قصداً روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا (کفارہ یہ ہے) کہ یا تو ایک غلام آزاد کرے یا لگاتار دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلائے۔اس نے عرض کیا میرے پاس کوئی چیز بھی نہیں اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا آپؐ نے ارشاد فرمایا اسے لو اور خیرات کر دو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپ سے زیادہ حاجتمند کسی کو نہیں پاتا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تم خود استعمال میں لے لاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَااَفْطَرَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا فِي شَهْرِرَمَضَانَ بِاَكْلٍ اَوْشُرْبٍ اَوْجِمَاعٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهٗ وَكَفَّارَةُ الظِّهَارِ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْفَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص جان بوجھ کر ماہ رمضان کا روزہ توڑ ڈالے کھانے سے یا جماع کرنے کے باعث تو اس پر قضا اور کفارہ لازم ہوگا جس طرح ظہار کا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اگر اور روزہ رکھنے کی بھی استطاعت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اتنی مقدار میں کہ ہر مسکین کو گندم سوا سیر یا کھجور اور جو ساڑھے چار سیر فی کس کے حساب سے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَطْلَعُ له الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

یہ باب ماہ رمضان میں حالت جنابت میں طلوع فجر کرنے کے بیان میں ہے

(۳۴۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُعْمَرٍ عَنْ اَبِی یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَی الْبَابِ وَاَنَا اَسْمَعُ اِنِّی اَصْبَحْتُ جُنُبًا وَاَنَا اُرِیْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَصْبَحُ جُنُبًا ثُمَّ اَغْتَسِلُ فَاَصُوْمُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّکَ لَسْتَ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَاَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّی وَاللّٰهِ لَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ وَقَالَ اِنِّی وَاللّٰهِ لَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِی.

۳۴۸۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے حضرت ابو یونس سے حدیث بیان کی جو حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بے شک ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دروازہ پر کھڑے ہو کر بات کر رہے تھے اور میں سن رہی تھی کہ انہوں نے کہا مجھے ایسی حالت میں صبح ہوئی کہ جنبی تھا اور میں نے روزہ کا ارادہ کیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی کبھی ایسی صورت میں صبح ہو جاتی ہے پھر غسل کرتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کیا بیشک آپ تو ہماری مثل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو آپ کے سب اگلے اور پچھلے سب گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اس پر حضور صلی کا اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! بیشک مجھے امید ہے کہ میں تم تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہوں اور تم تمام سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں اس بات کا جس میں زیادہ تقویٰ والا ہوں۔

(۳۴۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سُمَیٌّ مَوْلٰی اَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَابَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ کُنْتُ اَنَا وَاَبِی عِنْدَ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ فَذَکَرَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰی اُمَّی الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْاَلُهُمَا عَنْ ذٰلِکَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ

۳۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سمی نے خبر دی کہ بے شک انہوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے والد مروان بن الحکم امیر مدینہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں ذکر ہوا کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ پس اس پر مروان نے کہا اے عبدالرحمٰن میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ آپ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلٰى عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَااُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنَّاعِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اٰنِفًا فَذَكَرَاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

اورام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں جائیں اوران سے اس بارے میں دریافت کریں انہوں نے کہا پھر میں اورعبدالرحمٰن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اورہم نے سلام عرض کیا پھرعبدالرحمٰن نے عرض کیا اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہم مروان بن حکم کے پاس تھے کہ وہاں ذکرہوا بیشک حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے بحالت جنابت صبح کی اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

قَالَتْ لَيْسَ كَمَاقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ اَتَرْغَبُ عَمَّاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ.

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسے ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن ایسے نہیں ہے کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا جس سے تم اعراض کرتے ہو عبدالرحمٰن نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں؟

قَالَتْ فَاشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرَ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَاقَالَتَا فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَااَبَامُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي هٰذِهٖ فَاِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاِنَّهُ بِاَرْضِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَكِبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاعِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں تو گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا احتلام جماع سے حالت جنابت صبح ہو جاتی تھی پھر بھی آپ اس دن کا روزہ رکھ لیتے تھے۔ انہوں نے کہا پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی دریافت کرنے پر اسی طرح بیان فرمایا جیسے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا۔پھروہاں سے چلے اورہم مروان کے پاس آئے تو حضرت عبدالرحمٰن نے ان دونوں کے جوابات سے ان کو بتادیا۔پس مروان نے کہا اے ابومحمد میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میری اس سواری پر جو دروازہ پر موجود ہے سوار ہوکر حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ جو اپنی اراضی عقیق میں موجود ہیں انہیں اس بات کی خبر دو پس حضرت عبدالرحمٰن اور میں سوار ہوئے حتی کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوران سے کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی پھر اس

مسئلہ کا ذکر کیا تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اس بات کا علم نہیں تھا مجھے تو ایک شخص نے ایسے ہی خبر دی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ اِغْتَسَلَ بَعْدَ مَاطَلَعَ الْفَجْرُ فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ وَكِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ يَعْنِي الْجِمَاعَ وَابْتَغُوْا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ يَعْنِي الْوَلَدَ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ يَعْنِي حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

امام محمدؒ نے کہا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے احتلام کے علاوہ جماع کی صورت میں بحالت جنابت صبح کی ماہ رمضان المبارک میں پھر اس نے طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور قرآن اس پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تمہارے لئے ماہ رمضان کی راتیں بیویوں کی قربت کے لئے حلال قرار دی ہیں وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو اللہ تعالیٰ کو تمہاری خواہشات کا علم ہے جس کو تم اپنے نفسوں میں چھپاتے ہو تمہاری توبہ قبول فرمائی اور معاف فرمایا پس تم ماہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو اور وہ تلاش کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر کیا ہے یعنی اولاد طلب کرو اور کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دھاگا سیاہ ھار گے سے الگ نہ ہو جائے۔

وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ رُخِّصَ لَهُ اَنْ يُّجَامِعَ وَيَبْتَغِي الْوَلَدَ وَيَاْكُلَ وَيَشْرَبَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَمَتٰى يَكُوْنُ الْغُسْلُ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا لَابَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنَ الْفُقَهَآءِ.

پس جب ایک شخص کو طلوع فجر تک اولاد کی طلب کھانے پینے کی اجازت دی گئی ہے تو طلوع فجر کے علاوہ غسل کب ہوگا؟ بس اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی حضرت امام ابو حنیفہؒ اور جمہور فقہاء وعلماء کا قول ہے۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

یہ باب روزہ دار کے لئے بوسہ لینے کے بیان میں ہے

(۳۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْاَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

۲۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے حضرت عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی کہ بے شک ایک شخص نے بحالت روزہ اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا پھر اس کو اس فعل پر سخت تکلیف ہوئی تو اس نے اپنی زوجہ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَاَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا فَقَالَ اِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ مَاشَاءَ.

کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے عورت واپس آئی اور اپنے خاوند کو خبر دی اس پر اس کی پریشانی اور بڑھ گئی اور کہا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے جو پسند فرمایا حلال وجائز قرار دیتا ہے۔

فَرَجَعَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالَ هٰذِهِ الْمَرْءَةُ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتِهَا اِنِّي اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَتْ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَخْبَرْتِهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذٰلِكَ شَرًّا وَقَالَ اِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ مَاشَاءَ.

وہ عورت پھر حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ہاں پایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام کیفیت بیان کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے اسے خبر نہیں دی کہ میں بھی ایسے کر لیتا ہوں کہا اس کو خبر دی گئی ہے مگر جب یہ اپنے خاوند کے پاس گئی تو اس نے اسے خبر دی تو اس کی پریشانی مزید بڑھی کیونکہ وہ کہتا ہے کہ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں، اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اپنے رسول کے لئے حلال کر دیا ہے۔

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهِ.

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آئے اور ارشاد فرمایا بخدا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور حدود اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔

(۳۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ اِبْنَةَ طَلْحَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ

۳۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمر بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو النضر نے روایت بیان کی انہیں حضرت عائشہ بنت طلحہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے خاوند حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابو بکر

عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ بۡنِ اَبِی بَکۡرٍ فَقَالَتۡ لَهٗ عَائِشَةُ مَا یَمۡنَعُکَ اَنۡ تَدۡنُوۡا اِلٰی اَهۡلِکَ تُقَبِّلَهَا وَتُلَاعِبَهَا قَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ قَالَتۡ نَعَمۡ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہم آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تمہیں کیا مانع ہے؟ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اس کا بوسہ لو اور مزاق کرو۔ وہ بولے میرا روزہ ہے کیا ایسی حالت میں بوسہ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاۡسَ بِالۡقُبۡلَةِ لِصَّائِمِ اِذَامَلَکَ نَفۡسَهٗ عَنِ الۡجِمَاعِ فَاِنۡ خَافَ اَنۡ لَایَمۡلِکَ نَفۡسَهٗ فَالۡکَفُّ اَفۡضَلُ وَهُوَقَوۡلُ اَبِیۡ حَنِیۡفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالۡعَامَّةِ قَبۡلَنَا.

حضرت امام محمدؒ نے فرمایا روزے دار اپنی بیوی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور اگر ڈر ہو کہ وہ نفس کو قابو نہیں رکھ سکے گا تو بوسہ نہ لینا افضل ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ اور پہلے فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۳۵۲) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَانَافِعٌ عَنۡ اِبۡنَ عُمَرَ کَانَ یَنۡهٰی عَنِ الۡقُبۡلَةِ وَالۡمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ.

۳۵۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک وہ روزہ دار کو بوسہ لینے اور مباشرت کرنے سے منع فرماتے تھے۔

بَابُ الۡحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

یہ باب روزے دار کو پچھنے لگوانے کے بیان میں ہے

(۳۵۳) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ کَانَ یَحۡتَجِمُ وَهُوَصَائِمٌ ثُمَّ اِنَّهٗ کَانَ یَحۡتَجِمُ بَعۡدَ مَاتَغۡرِبُ الشَّمۡسُ.

۳۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے اور سورج کے غروب ہونے کے بعد بھی لگواتے تھے۔

(۳۵۴) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهۡرِیُّ اَنَّ سَعۡدًا وَابۡنِ عُمَرَ کَانَا یَحۡتَجِمَانِ وَهُمَا صَائِمَانِ.

۳۵۴۔ اما مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہریؒ نے بیان کیا کہ حضرت سعد اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں روزہ کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاۡسَ بِالۡحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَاِنَّمَا کُرِهَتۡ مِنۡ اَجۡلِ الضُّعۡفِ فَاِذَااَمِنَ ذٰلِکَ فَلَابَاۡسَ وَهُوَقَوۡلُ اَبِیۡ حَنِیۡفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا روزہ دار کو پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں لیکن ضعف کا خطرہ ہو تو پھر مکروہ ہے اور اگر ضعف کا خوف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

قَالَ مَارَاَيْتُ اَبِی قَطُّ اِحْتَجَمَ اِلَّاهُوَ صَائِمٌ.

ابن عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی کہ میرے والد ماجد ہمیشہ بحالت روزہ پچھنے لگوا لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَیْءُ اَوْيَتَّقَيَّا

یہ باب روزے دار کے قصداً یا بلاقصد قے کرنے کے بیان میں ہے

(۳۵۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اِسْتَقَآءَ وَهُوَصَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَآءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَيْسَ عليه شَیْءٌ.

۳۵۶۔امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا جو روزہ دار قصداً قے کرے اس پر قضاء واجب ہے اور جس روزہ دار کو خود بخود قے آجائے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ

یہ باب سفر میں روزہ رکھنے کے بیان میں ہے

(۳۵۷)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَايَصُوْمُ فِی السَّفَرِ.

۳۵۷۔امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے بیان کیا کہ بے شک ابن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(۳۵۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاالزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَااَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ فِی رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ فَاَفْطَرَالنَّاسُ مَعَهٗ وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِی رَمَضَانَ قَالَ وَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۵۸۔امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہریؒ نے حدیث بیان فرمائی عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال ماہ رمضان میں نکلے تو آپ روزہ سے تھے یہاں تک کہ جب آپؐ مقام کدید پر پہنچے وہاں آپ نے روزہ افطار کیا تو دوسرے صحابہؓ نے بھی روزہ افطار کرلیا فتح مکہ ماہ رمضان میں ہوا انہوں نے فرمایا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول کو دیکھ کر خود وہی عمل شروع کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ لِمَنْ قَوِىَ عَلَيْهِ وَاِنَّمَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ حِيْنَ سَافَرَ اِلٰى مَكَّةَ لِاَنَّ النَّاسَ شَكَوْا اِلَيْهِ الْجُهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَاَفْطَرَ لِذٰلِكَ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ. وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِن قَبْلِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے اور جسے روزہ رکھنے کی طاقت ہے اسے روزہ رکھنا افضل ہے اور ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مکہ مکرمہ میں روزہ افطار کیا اس لئے کہ صحابہ نے روزہ کی شدت کی شکایت کی تھی۔ اس لئے آپؐ نے افطار کو اختیار فرمایا نیز حمزہ اسلمیؓ کی روایت ہمیں پہنچی کہ انہوں نے آپؐ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا اگر روزہ رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو اور چاہو تو افطار کر سکتے ہو۔

بَابُ قَضَاءُ رَمَضَانَ هَلْ يُفَرَّقُ؟

یہ باب ماہ رمضان کے روزوں کی قضاء کو مسلسل رکھنے کے بیان میں ہے

(۳۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُفَرِّقُ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

۳۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء مسلسل ہے۔

(۳۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ اِخْتَلَفَا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ قَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهٗ.

۳۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ماہ رمضان المبارک کے قضا روزوں کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے ایک فرماتے ہیں کہ قضاء روزے متفرق رکھیں اور جبکہ دوسرے فرماتے ہیں کہ مسلسل رکھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْجَمْعُ بَيْنَهٗ اَفْضَلُ وَاِنْ فَرَّقْتَ وَاَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ قضاء روزوں کا مسلسل رکھنا افضل ہے اور اگر تم متفرق رکھ کر گنتی مکمل کر لیں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہم سے پہلے علماء کرام کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ

(۳۶۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِیَ لَهُمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِيْ بِالْكَلَامِ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةَ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِیَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِيَا يَوْمًا مَّكَانَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ اَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا.

یہ باب نفلی روزہ کے توڑنے کے بیان میں ہے

۳۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے ایک نفلی روزہ رکھا پھر ان کی خدمت میں ہدیہ کا کھانا آیا تو انہوں نے روزہ افطار کر لیا اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں داخل ہوئے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ حضرت حفصہؓ نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں مجھ پر سبقت لی کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور حضرت عائشہ نے آج نفلی روزہ رکھا تھا پھر ہدیہ کا کھانا آیا تو ہم نے اس سے روزہ افطار کر لیا پس آپ نے فرمایا اس روزے کے بدلے بطور قضاء ایک ایک روزہ اور رکھیں۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ جس شخص نے نفلی روزہ رکھا پھر اسے توڑ دیا اس پر قضاء ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور متقدمین اسلام کا قول ہے۔

بَابُ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

(۳۶۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَصَلٰوةُ الْمَغْرِبِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِيْرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ.

یہ باب افطار میں جلدی کرنے کے بیان میں ہے

۳۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوحازم بن دینار نے سہل بن سعدیؓ نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے میں عجلت سے کام لیتے رہیں گے۔

امام محمدؒ نے کہا روزے کے افطار اور نماز مغرب میں جلدی کرنا افضل ہے اس کے تاخیر کرنے سے امام ابوحنیفہؒ اور جمہور کا یہی قول ہے۔

(۳۶۳)اَخبَرنَامَالِکٌ اَخبَرنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ اَخبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ کَانَا یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ حِیْنَ یَنْظُرَانَ اللَّیْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَانِ ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدَالصَّلٰوۃِ فِی رَمَضَانَ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا کُلُّهٗ وَاسِعٌ فَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ بَعْدَهَا وَکُلُّ ذٰلِکَ لَابَاْسَ بِهٖ.

۳۶۳۔امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے بیان کیا کہ بے شک انہیں خبردی کہ تحقیق عمر بن خطاب ،عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہما دونوں مغرب کی نماز رات کی سیاہی دیکھتے ہی ادافرماتے تھے نماز کی ادائیگی کے بعدروزہ افطارفرماتے ماہ رمضان المبارک میں۔
امام محمدؒ نے کہاان تمام اقوال میں وسعت ہے کہ جوشخص چاہے نماز کی ادائیگی سے قبل روزہ افطار کرلے یا چاہےتو نمازادا کرنے کے بعدروزہ افطار کرے اوران صورتوں میں سے کس کواختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ یُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ وَیَظُنُّ اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰی

یہ باب غروب سے پہلے افطار کرنااس گمان کے ساتھ کہ غروب ہوگیا ہےاس کے بیان میں ہے

(۳۶۴)اَخبَرنَامَالِکٌ اَخبَرنَازَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَفِی یَوْمِ رَمَضَانَ فِی یَوْمِ غَیْمٍ وَرَاٰی اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰی اَوْغَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْطَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْخَطْبُ یَسِیْرٌ وَقَدِاجْتَهَدْنَا.
قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ اَفْطَرَ وَهُوَیَرٰی اَنَّ الشَّمْسَ قَدْغَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ اَنَّهَالَمْ تَغِبْ لَمْ یَاْکُلْ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ وَلَمْ یَشْرَبْ وَعَلَیْهِ قَضَاءُهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی.

۳۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں زید بن اسلم نے بیان کیا کہ بے شک عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک دن جبکہ بادل چھائے ہوئے تھےاس گمان پرروزہ افطار کرلیا کہ شام ہوچکی ہے یاسورج غروب ہوگیا ہےاسی اثناء میں ایک شخص آیااوراس نے عرض کیایاامیرالمؤمنین ابھی توسورج چمک رہا ہےاس پرآپؓ نے فرمایاقضاءآسان ہےاوربے شک ہم نے بہت کوشش کی۔
امام محمدؒ نے کہا جوشخص اسے پتہ چلے کہ ابھی تودن باقی ہے تو پھر اس بقیہ وقت میں کوئی چیز نہ کھائے پیئے نیز اس پراس روزہ کی قضاءلازم ہےاورامام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ

یہ باب مسلسل روزہ رکھنے کے بیان میں ہے

(۳۶۵)اَخبَرنَامَالِکٌ اَخبَرنَانَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۳۶۵۔امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے حضرت

بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى.

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں کھلایا اور پلایا جاتا ہوں۔

(۳۶۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالُ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالُ قَالُوا اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَالَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ.

۳۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوالزناد نے اعرج سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار ہو جاؤ تم لگاتار روزے نہ رکھا کرو خبردار مسلسل روزے نہ رکھو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو لگاتار روزے رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں بے شک میں رات گزارتا ہوں اس حال میں کہ مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے تم اسی کے مکلف بنائے گئے ہو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْوِصَالُ مَكْرُوْهٌ وَهُوَ اَنْ يُّوَاصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ فِى الصَّوْمِ لَايَاْكُلُ فِى اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا معمول ہے کہ لگاتار روزے رکھنا مکروہ ہے اور مسلسل روزے کی کیفیت یہ ہے کہ انسان دو دن رات کچھ نہ کھائے پیئے اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

یہ باب عرفہ کے روزے کے بیان میں ہے

(۳۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اِبْنَةِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا فِىْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ صَائِمٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلَتْ اُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ.

۳۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم بن ابوالنضرؒ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر سے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ام فضل بنت حارث سے روایت کی کہ بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے روزے کے بارے میں شک کیا بعض نے کہا کہ آپ نے روزہ رکھا ہے اور بعض دوسروں نے کہا کہ آپؐ روزے سے نہیں ہیں پس ام الفضلؓ نے ایک پیالہ دودھ کا دے کر آپ کو بھیجا حالانکہ آپ میدان عرفات میں قیام فرماتے تو آپ

نے اس دودھ کو نوش فرمالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ اِنَّمَا صَوْمُهٗ تَطَوُّعٌ فَاِنْ كَانَ اِذَا صَامَهٗ يُضْعِفُهٗ ذٰلِكَ عَنِ الدُّعَاءِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَالْاِفْطَارُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ.

امام محمدؒ نے کہا جو شخص چاہے عرفہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے کیونکہ یہ اس کا نفلی روزہ ہوگا اور جو شخص گمان کرتا ہے کہ اگر اس نے روزہ رکھا تو وہ دعا مانگنے میں سست ہو جائے گا تو اسے روزہ رکھنے کے بجائے افطار افضل ہوگا۔

بَابُ الْاَيَّامِ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ

یہ باب جن دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے اس کے بیان میں ہے

(۳۶۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى صِيَامِ اَيَّامِ مِنًى.

۳۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے سلیمان بن یسارؒ سے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی کے دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقَرَّبَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَبِيْهِ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ كُلْ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْفِطْرِ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ.

۳۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن الہادؒ نے عقیل ابن ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابومرّہ سے بیان کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنے والد ماجد کی خدمت میں ایام تشریق میں حاضر ہوئے ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے فرمایا تم بھی کھاؤ، تو اپنے والد ماجد سے حضرت عبداللہ نے عرض کیا، میرا تو روزہ ہے انہوں نے کہا کھایئے! کیا تو نہیں جانتا کہ ان دنوں میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَامَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ لِمُتْعَةٍ وَلَا لِغَيْرِهَا لِمَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا مِنْ قَبْلِنَا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يَصُوْمُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ اَوْ فَاتَتْهُ الْاَيَّامُ الثَّلَاثَةُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے ایام تشریق میں کسی شخص کو روزہ رکھنا مناسب نہیں خواہ وہ حج متمتع والا ہو یا اس کے علاوہ والا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ وہ متمتع روزہ رکھے گا جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اس کے دس ذوالحجہ سے پہلے کے تین دن فوت ہو گئے ہو۔

بَابُ اَلنِّيَّةُ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

(۳۷۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَا يَصُوْمُ اِلَّامَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَمَنْ اَجْمَعَ اَيْضًا عَلَى الصِّيَامِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ فَهُوَصَائِمٌ وَقَدْرَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا.

یہ باب رات کو روزے کی نیت کرنے کے بیان میں ہے

۳۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا جو طلوع فجر سے پہلے نیت نہ کرلے۔

امام محمدؒ نے فرمایا جس نے زوال سے قبل بھی نیت کرلی تو اس کا روزہ بھی درست ہوگا۔ اور اسی طرح ان کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی اسی طرح روایت کی گی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے جمہور کا یہی قول ہے۔

باب اَلْمُدَاوَمَةُ عَلَى الصِّيَامِ

(۳۷۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ لَايُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ لَايَصُوْمُ وَمَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍقَطُّ اِلَّارَمَضَانَ وَمَارَاَيْتُهُ فِىْ شَهْرٍ اَكْثَرَصِيَامٍ مِنْهُ فِىْ شَعْبَانَ.

یہ باب دائمی روزہ رکھنے کے بیان میں ہے

۳۷۱۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں ابوالنضر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھنا شروع رفرماتے تو مسلسل رکھتے حتی کہ یہ گمان ہونے لگتا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور اسی طرح جب افطار کرتے تو خیال گزرتا کہ اب شاید روزہ کبھی نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا نیز شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی بھی اور ماہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

باب صَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

(۳۷۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ

یہ باب دسویں محرم کے روزہ رکھنے کے بیان میں ہے

۳۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے خبر دی کہ بے شک انہوں نے

مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَعَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ.
يَااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاءُ كُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَالْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.
قَالَ مُحَمَّدٌ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ اَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانَ ثُمَّ نَسَخَهُ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا.

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔
اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تم لازم نہیں فرمایا البتہ میں روزے سے ہوں اور تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔
امام محمدؒ نے فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ رمضان مبارک کے روزے فرض ہونے سے پہلے یہ فرض تھا پھر رمضان مبارک کے روزوں نے اسے منسوخ کر دیا پس وہ نفلی ہے اگر کوئی نہ رکھنا چاہے تو نہ رکھے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام علماء کا قول ہے۔

باب لَيْلَةُ الْقَدْرِ

یہ باب شب قدر کے بیان میں ہے

(۳۷۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرُّوالَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

۳۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن دینار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

(۳۷۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

۳۷۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

باب الْاِعْتِكَافُ

یہ باب اعتکاف کے بیان میں ہے

(۳۷۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَااعْتَكَفَ يُدْنِىْ اِلَىَّ رَاْسَهٗ

۳۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابن شہاب نے حضرت عروۃ ابن زبیر سے روایت کیا وہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ تحقیق انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ

فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّالِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تو اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے تھے اور میں آپ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی اور بلا حاجت ضروریہ آپ کبھی گھر تشریف نہ لاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَخْرُجُ الرَّجُلُ اِذَا اعْتَكَفَ اِلَّالِلْغَائِطِ اَوِالْبَوْلِ وَاَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فيكون فِي مُعْتَكَفِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتکف پیشاب، پاخانہ کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے بہرحال کھانا، پینا مقام اعتکاف پر ہی کرے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۳۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ يَزِيْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِالْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعُشْرَ الْوَسَطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى اِذَاكَانَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ اِعْتِكَافِهٖ.

۳۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن الہاد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف شروع فرمایا اور یہ وہی رات تھی جب آپ اس خیمے سے جس میں اعتکاف فرمایا ہوا تھا اس سے باہر تشریف لائے کرتے تھے۔

قَالَ مَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَقَدْرَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْرَاَيْتَنِي من صَبِيْحَتِهَا اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعُشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْا هَافِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ سَقْفُهُ عَرِيْشًا فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ.

آپ نے ارشاد فرمایا جو لوگ میرے ساتھ معتکف ہو کر رہے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ کا بھی اعتکاف کریں اور میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا پھر مجھ کو بھلا دیا گیا، میں دیکھتا ہوں کہ میں اس رات کی صبح کو پانی اور کیچڑ مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو، خصوصاً طاق راتوں میں۔

قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَاَبْصَرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ عَلَيْنَاوَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُالْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ.

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس رات بارش ہوئی تھی اور مسجد کی چھت چپر سے بنی ہوئی تھی پس مسجد کی چھت ٹپکی میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیسویں شب کی صبح کی نماز ادا فرمائی اور جب چہرہ مبارک کو

کو پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک مبارک پر کیچڑ کے آثار نمایا تھے۔

(۳۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ سَاَلْتُ اِبْنَ شِهَابِ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقْفٍ قَالَ لَابَاْسَ بِذٰلِكَ.

۳۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے ابن شہاب زہری سے دریافت کیا کیا معتکف کے لئے چھت والے مکان میں جانا مناسب ہے؟ توانہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ الْغَائِطِ اَوِ الْبَوْلِ اَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ اَوْ اَنْ يَّمُرَّ تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتکف قضائے حاجت کے لئے گھر تشریف لے جاسکتا ہے اور اسی طرح چھت والے مکان سے گزر سکتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

کتاب الحج

باب المواقیت

یہ باب احرام کے مقامات کے بیان میں ہے

(۳۷۸) اَخبرنا مالک حدّثنا نافع مولٰی عبدِاللّٰہِ ابنِ عُمر انّ رسُولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم قال یُھِلُّ اھلُ المدینۃِ مِنْ ذِی الحُلَیفۃِ ویُھِلُّ اھلُ الشّامِ مِنَ الجُحفۃِ ویُھِلُّ اھلُ نجدٍ مِنْ قرنٍ.
قال عبدُاللّٰہِ بنِ عُمر ویزعُمُون انّہ قال ویُھِلُّ اھلَ الیمنِ مِنْ یلملم.

۳۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ کے آزاد کردہ غلام نافع نے حدیث بیان فرمائی وہ عبداللہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل مدینہ ذو الحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں۔
ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یمن والے یلملم کے مقام سے احرام باندھیں۔

(۳۷۹) اخبرنا مالک اخبرنا عبدُاللّٰہِ بنِ دینارٍ انّہ قال قال عبدُاللّٰہِ بنِ عُمر امر رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم اھلَ المدینۃِ ان یُھِلُّوا مِنْ ذِی الحُلَیفۃِ واھلُ الشّامِ مِنَ الجُحفۃِ واھلُ النّجدِ مِنْ قرنٍ قال عبدُاللّٰہِ بنُ عُمر امّا ھٰؤُلاءِ الثّلٰثُ فسمعتُھُنّ مِنْ رسُولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم واُخبرتُ انّ رسُولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم قال وامّا اھلُ الیمنِ فیُھِلُّون مِنْ یلملم.

۳۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ بے شک انہوں نے کہا کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا بہرحال تین اطراف کے بارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے فرمایا پس یمن والے مقام یلملم سے احرام باندھیں۔

(۳۸۰) اخبرنا مالک حدّثنا نافع انّ ابنَ عُمر احرم مِنَ الفُرعِ.

۳۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک ابن عمرؓ نے مقام فرع سے احرام باندھا تھا۔

(۳۸۱) اخبرنا مالک اخبرنی الثّقۃُ عِندی انّ ابنَ عُمر احرم مِنْ اِیلیاءِ.

۳۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ایک قابل اعتبار شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ بے شک ابن عمرؓ نے ایلیاء سے احرام باندھا۔

قال مُحمّدٌ وبھٰذا ناخُذُ ھٰذِہٖ مواقیتُ وقّتھا رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم فلا ینبغی لاحدٍ ان یُجاوزھا اِذا اراد حجًّا او عُمرۃً اِلّا مُحرِمًا فامّا اِحرامُ عبدِاللّٰہِ مِنَ الفُرعِ وھو

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی وہ میقات ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پس کسی شخص کے لئے بھی جائز نہیں کہ اگر وہ حج یا عمرہ کا ارادہ کرے اور یہاں سے بلا احرام گزرے۔ اور پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا

دُوْنَ ذِی الْحُلَیْفَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَاِنَّ اَمَامَهَا وَقْتٌ اٰخِرُ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رَخَّصَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّحْرِمُوْا مِنَ الْجُحْفَةِ لِاَنَّهَا وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِیْتِ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَمِعَ بِثِیَابِهٖ اِلَی الْجُحْفَةِ فَلْیَفْعَلْ.

مقام فرع سے احرام باندھا جبکہ یہ جگہ ذوالحلیفہ کی نسبت مکہ مکرمہ سے قریب ہے اس لئے ذوالحلیفہ سے آگے ایک میقات جحفہ بھی ہے اور اہل مدینہ کو یہاں سے احرام باندھنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ بھی میقات ہی ہے اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی عام لباس میں جحفہ تک جانا چاہے تو وہ ایسا کرسکتا ہے۔

(۳۸۲) اَخْبَرَ بِذٰلِکَ اَبُوْیُوْسُفَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۲۔ ہمیں اسی طرح امام ابو یوسف نے اسحاق بن راشد سے خبر دی کہ وہ ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ یُحْرِمُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَحَیْثُ یَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِیْرُهٗ

یہ باب نماز کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھنے کے بیان میں ہے

(۳۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ فَاِذَا انْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَحْرَمَ.

۳۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے پھر اپنی سواری پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھتے۔

(۳۸۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ بَیْدَاءُ کُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُکَذِّبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا وَمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَةِ.

۳۸۴۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے حضرت سالم بن عبداللہؓ سے خبر دی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جھوٹی نسبت رکھتے ہو کہ یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا البتہ آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس احرام باندھا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ یُحْرِمُ الرَّجُلُ اِنْ شَاءَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوتِهٖ وَاِنْ شَاءَ حِیْنَ یَنْبَعِثُ بِهٖ بَعِیْرُهٗ وَکُلٌّ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو شخص احرام باندھنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اپنی نماز ادا کرنے کے بعد احرام باندھے اور اگر چاہے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر احرام باندھے تمام صورتیں جائز ہیں یہ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول

باب اَلتَّلْبِيَةِ

(۳۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ. قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَزِيْدُفِيهَالَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اَلتَّلْبِيَةُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَازِدْتَّ فَحَسَنٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

یہ باب تلبیہ کے بیان میں ہے

۳۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافعؒ نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک تھا۔ انہوں نے کہا ابن عمرؓ اس میں اتنے کلمات زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.
امام محمدؒ نے فرمایا یہی ہمارا قول ہے تلبیہ وہی پہلا تلبیہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور جو ان کلمات پر زیادہ کرے تو وہ مستحسن ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور فقہاء حنفیہ کا قول ہے۔

باب مَتٰى تَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ

(۳۸۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اخبرنا مُحَمَّدُبْنُ اَبِىْ بَكْرِ الثَّقَفِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هٰذَاالْيَوْمِ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَايُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَايُنْكَرُ عَلَيْهِ.

(۳۸۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُلَّ ذٰلِكَ قَدْرَاَيْتُ النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهٗ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ.

یہ باب تلبیہ کو کب ختم کرے گا اس کے بیان میں ہے

۳۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابوبکر ثقفی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا جب وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ آپ کیا کرتے تھے انہوں نے جواباً فرمایا تلبیہ کہنے والے کہہ رہے تھے اور انہیں کوئی منع نہیں کہتا تھا اور تکبیر کہنے والے تکبیر کہہ رہے تھے پس انہیں بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

۳۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابن شہاب نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا اسی طرح ہم نے لوگوں کو کرتے دیکھا ہے بہرحال

ہم تو تکبیر کہتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِذٰلِکَ نَاْخُذُ عَلٰی اَنَّ التَّلْبِیَۃَ ھِیَ الْوَاجِبَۃُ فِی ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا اَنَّ التَّکْبِیْرَ لَا یُنْکَرُ عَلٰی حَالٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالتَّلْبِیَۃُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَکُوْنَ اِلَّا فِی مَوْضِعِھَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا اسی پر محمول ہے کہ اس دن تلبیہ واجب ہے مگر تلبیہ کسی بھی حال میں پڑھی جائے اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور تلبیہ کے لئے یہی مناسب ہے کہ اس مقام پر پڑھا جائے۔

(۳۸۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ یَدَعُ التَّلْبِیَۃَ اِذَا انْتَھٰی اِلَی الْحَرَمِ حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ یُلَبِّیْ حَتّٰی یَغْدُ وَمِنْ مِنٰی اِلٰی عَرَفَۃَ فَاِذَا غَدَا تَرَکَ التَّلْبِیَۃَ.

۳۸۸۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ مجھے نافع نے خبر دی کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلبیہ موقوف فرمادیتے تھے جب حج کے لئے حرم شریف میں پہنچتے جب کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور صفاومروہ کی سعی فرماتے پھر تلبیہ پڑھنے لگتے حتّٰی کہ دوسرے دن منی پھر عرفات تک جاتے اور پھر جب دوسری دن کی صبح ہوتی تو تلبیہ پڑھنا ترک کردیتے۔

(۳۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَتْرُکُ التَّلْبِیَۃَ اِذَا رَاحَتْ اِلَی الْمَوْقِفِ.

۳۸۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسمؒ نے اپنے والد سے روایت کی کہ بیشک حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب عرفات میں اپنے مقام پر پہنچ جاتی تھیں تو تلبیہ موقوف فرمادیتیں۔

(۳۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَلْقَمَۃُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ اَنَّ اُمَّہٗ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَنْزِلُ بِعَرَفَۃَ بِنَمِرَۃَ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ فِی الْاَرَاکِ فَکَانَتْ عَائِشَۃُ تُھِلُّ مَا کَانَتْ فِی مَنْزِلِھَا وَمَنْ کَانَ مَعَھَا فَاِذَا رَکِبَتْ تَوَجَّھَتْ اِلَی الْمَوْقِفِ تَرَکَتْ الْاِھْلَالَ وَکَانَتْ تُقِیْمُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ الْحَجِّ فَاِذَا کَانَ قَبْلَ ھِلَالِ الْمُحَرَّمِ خَرَجَتْ حَتّٰی تَاْتِیَ الْجُحْفَۃَ فَتُقِیْمَ بِھَا حَتّٰی تَرَ الْھِلَالَ فَاِذَا رَاَتِ الْھِلَالَ اَھَلَّتْ بِالْعُمْرَۃِ.

۳۹۰۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں حضرت علقمہ بن ابی علقمہ نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک ان کی والدہ ماجدہ نے انہیں خبر دی کہ بیشک حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرفات میں مقام نمرہ قریب قیام فرماتی تھیں پھر مقام اراک میں قیام فرماتی رہیں پھر جب تک آپ اور آپ کی رفقاء اپنی قیام گاہ میں رہتیں تلبیہ پڑھتی رہتیں تھیں اور جب سوار ہوکر موقف (مذدلفہ) کی طرف متوجہ ہوتیں تو تلبیہ موقوف فرمادیتی تھیں اور حج کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام فرماتیں پھر ماہ محرم کا چاند نکلنے سے پہلے جحفہ میں قیام فرماتیں یہاں تک کہ چاند دیکھ کر عمرہ کا احرام پہن لیتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ اَوْقَرَنَ اَوْلَبّٰی حَتّٰی یَرْمِیَ الْجَمْرَةَ بِاَوَّلِ حَصَاةٍ رَّمٰی یَوْمَ النَّحْرِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُنْفَرِدَةٍ لَبّٰی حَتّٰی یَسْتَلِمَ الرُّکْنَ لِلطَّوَافِ بِذٰلِکَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَیْرِہٖ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا جوشخص حج یاقران کا احرام باندھے تو وہ اس وقت تک تلبیہ پڑھے جب تک قربانی کے دن جمرۂ اولیٰ پر کنکریاں نہ مارے پھر اسے موقوف کردے اور جس شخص نے منفرد کا احرام باندھا وہ اس وقت تک لبیک کہتا رہے جب تک وہ طواف کے لئے رکن اسود کو بوسہ نہ لے لے اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس اوران کے علاوہ دیگر صحابہ سے آثار روایت کیے گئے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاءکرام کا قول ہے۔

باب رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَةِ

یہ باب تلبیہ کو باآواز بلند پڑھنے کے بیان میں ہے

(۳۹۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ عَبْدَالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ خَلَّادَبْنُ السَّائِبِ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ علیه السَّلَامُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ وَمَنْ مَعِیَ اَنْ یَرْفَعُوااَصْوَاتَھُمْ بِالْاِھْلَالِ بِالتَّلْبِیَةِ.

۳۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہم سے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے عبدالملک بن ابی بکر بن حارث ابن ہشام سے روایت کی کہ بے شک انہیں خلاد بن سائب انصاری نے خبردی پھر بنی حارث بن خزرج نے ان سے روایت کی کہ ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ اور جو میرے ساتھی ہیں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) باآواز بلند پڑھیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَةِ اَفْضَلُ مِنْ اِخْفَاضِہٖ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بلند آواز سے تلبیہ آہستہ پڑھنے سے افضل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

باب اَلْقِرَانُ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

یہ باب حج اور عمرہ ایک وقت میں ادا کرنے کے بیان میں ہے

(۳۹۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۳۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلِ الْاَسَدِیُّ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ کَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ کَانَ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْجَمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ یَحِلُّوْا.

نوفل اسدی نے خبر دی کہ ان سے سلیمان بن یسارؒ نے بیان کیا ہے بے شک حجۃ الوداع کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی پس جنہوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بعد عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور جنہوں نے حج یا حج وعمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے نہ کھولا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ.

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۳۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِی الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا کَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَسَارَ حَتّٰی اِذَا ظَهَرَ عَلٰی ظَهْرِ الْبَیْدَاءِ الْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا جَاءَ الْبَیْتَ طَافَ بِهٖ وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ یَزِدْ عَلَیْهِ وَرَآءَ ذٰلِکَ مَجْزِیًّا عَنْهُ وَاَهْدٰی.

۳۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانہ فتنہ میں وہ عمرہ ادا کرنے کے لئے روزنہ ہوئے اور فرمایا اگر میں بیت اللہ شریف کی حاضری سے روکا گیا تو ہم وہی عمل کریں کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا انہوں نے کہا پس آپؓ نکلے اور عمرہ کے لئے لبیک کہا حتی کہ آپ مقام بیداء پر پہنچے اور اپنے رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا حج وعمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور میں تمہیں گواہ ٹھہراتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے۔ پھر آپ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے طواف فرمایا صفا ومروہ کے درمیان سات سات پھیرے سعی فرمائی اس پر مزید اضافہ نہ فرمایا اسی پر اکتفاء کیا اور قربانی کے جانور ذبح کئے۔

(۳۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنِ یَسَارٍ الْمَکِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ دَخَلْنَا عَلَیْهِ قَبْلَ یَوْمِ التَّرْوِیَةِ بِیَوْمَیْنِ اَوْثَلَاثَةٍ وَدَخَلَ عَلَیْهِ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَهٗ فَدَخَلَ عَلَیْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ ثَائِرُ الرَّأْسِ فَقَالَ یَا اَبَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ

۳۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صدقہ بن یسار مکیؒ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ یہ یوم ترویہ سے دو تین روز قبل ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل معلوم کر رہے تھے اسی اثناء میں ایک یمنی آدمی آیا جس

اِنِّیْ ضَفَّرْتُ رَاْسِیْ وَاَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَمَاذَاتَرٰی قَالَ اِبْنُ عُمَرَلَوْ كُنْتُ مَعَكَ حِيْنَ اَحْرَمْتَ.

کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمن میں اپنے بال گوندھے ہوئے ہیں اور صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہے اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں؟۔

لَاَمَرْتُكَ اَنْ تُهِلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَاِذَا قَدِمْتَ طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَكُنْتُ عَلٰى اِحْرَامِكَ لَاتَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى تَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا يَوْمَ النَّحْرِ وَتَنْحَرُ هَدْيَكَ.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر میں تمہارے ساتھ قران کا احرام باندھنے کے وقت ہوتا تو جب تم بیت اللہ شریف کا طواف صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لیتے اور احرام کی حالت ہی میں رہتے اور تمہارے لئے احرام اتارنا جائز نہ ہوتا یہاں تک کہ یوم النحر کے دن تمہارے لئے سب کچھ حلال ہو جاتا جب کہ تم قربانی کا جانور ذبح کر لیتے۔

وَقَالَ لَهُ اِبْنُ عَمَرَ خُذْمَاتَطَايَرَمِنْ شَعْرِكَ وَاهْدِ فَقَالَتْ لَهُ اِمْرَأَةٌ فِي الْبَيْتِ وَمَاهَدْيُه يَااَبَاعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ هَدْيَهُ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ هَدْيَةٌ. قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى اِذَااَرَدْنَاالْخُرُوْجَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْاَجِدُ اِلَّاشَاةًلَكَانَ اُرٰى اَنْ اَذْبَحَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَصُوْمَ.

آپؓ نے فرمایا اب تم اپنے بکھرے ہوئے بال کٹوا دو اور ہدی دو گھر میں سے ایک عورت نے دریافت کیا "ہدی" کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا اس کی ہدی اس خاتون نے تین بار سوال دہرایا یہی فرمایا یہاں تک کہ آپ خاموش ہو گئے پھر جب ہم نے آپ کے ہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا! قسم بخدا مجھے صرف ایک بکری ملے تو میرے نزدیک روزہ رکھنے سے اس کا ذبح کرنا زیادہ محبوب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُالْقِرَانُ اَفْضَلُ كَمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَفَاِذَاكَانَتِ الْعُمْرَةُ وَقَدْ حَضَرَتِ الْحَجُّ فَطَافَ لَهَاوَسَعٰى فَلْيُقَصِّرْ ثُمَّ لِيُحْرِمْ بِالْحَجِّ فَاِذَاكَانَ يَوْمُ النَّحْرِ حَلَقَ وَشَاةٌ تُجْزِيْهِ كَمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قران افضل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب عمرہ کا ارادہ کر کے تمتع کرے تو طواف صفا و مروہ اور سعی کرنے کے بعد بال کٹوائے پھر حج کے لئے احرام باندھے یوم النحر سر کے بال کٹوا کر ایک بکری ذبح کرے جیسا کہ آپ نے فرمایا یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۳۹۵)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

۳۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ بے شک ہمیں محمد بن عبداللہ بن نوفل بن الحارث

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاکَ بْنَ قَیْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَهُمَا یَذْکُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاکُ بْنُ قَیْسٍ لَایَصْنَعُ ذٰلِکَ اِلَّامَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدُبْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ بِئْسَ مَاقُلْتَ قَدْصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَامَعَهٗ.

بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے سنا جس سال حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج فرمایا یہ دونوں حج تمتع پر گفتگو کر رہے تھے تمتع وہی شخص کر سکتا ہے جو احکام الٰہی سے ناواقف ہو۔ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ تمہیں غلط فہمی ہے کیونکہ تمتع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا اور ہم بھی آپ کے ساتھ شریک تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْقِرَانُ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ فَاِذَاقَرَنَ طَافَ بِالْبَیْتِ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَافَ بِالْحَجَّتِهٖ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِطَوَافَانِ وَسَعْیَانِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ طَوَافٍ وَاحِدٍ ثَبَتَ ذٰلِکَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ اَمَرَ الْقَارِنَ بِطَوَافَیْنِ وَسَعْیَیْنِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ ہمارے نزدیک قران افضل ہے صرف حج اور صرف عمرہ سے حج قران والا دو طواف اور ایک سعی حج کے لئے اور ایک طواف اور سعی عمرہ کی کرے ہمارے نزدیک ایک طواف اور ایک سعی سے دو افضل ہیں۔ کیونکہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ بیشک انہوں نے قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنے کا حکم دیا اور اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

(۳۹۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِفْصِلُوْا بَیْنَ حَجِّکُمْ وَعُمْرَتِکُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ الْحَجِّ اَحَدُکُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهٖ اَنْ یَّعْتَمِرَ فِیْ غَیْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ.

۳۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے حج اور عمرہ کے درمیان تمیز کرو اس طرح تمہارا حج بھی مکمل ہو جائے گا اور عمرہ بھی اس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ حج کے مہینے کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ ادا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ یَعْتَمِرُ الرَّجُلُ وَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ فِیْ سَفَرَیْنِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِرَانِ وَلٰکِنَّ الْقِرَانَ اَفْضَلُ مِنَ الْحَجِّ مُفْرِدً وَالْعُمْرَةِ مِنْ مَکَّةَ وَالتَّمَتُّعِ وَالْحَجِّ مِنْ مَکَّةَ لِاَنَّهٗ اِذَا

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ آدمی عمرہ کر کے واپس گھر لوٹے اور پھر حج کے لئے جائے اور حج کرے۔ اس طرح دو سفروں میں حج اور عمرہ کی ادائیگی حج قران سے افضل ہے۔ لیکن صرف حج سے قران افضل ہے مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے اور وہی تمتع سے، کیونکہ

قِرَنٍ كَانَتْ عُمْرَتُهُ وَحَجَّتُهُ مِنْ بَلَدِهِ وَإِذَا تَمَتَّعَ كَانَتْ حَجَّتُهُ مَكِّيَّةً وَإِذَا أَفْرَدَ الْحَجَّ كَانَتْ عُمْرَتُهُ مَكِّيَّةً فَالْقِرَانُ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

جب قران کرے گا تو وہ اپنے شہر سے ہوگا اور اگر تمتع کرے گا تو مکہ معظمہ سے کرے گا اور جب اکیلا حج کرے گا تو اس کا عمرہ مکی بنے گا بہر حال قران افضل ہوگا اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا۔

مَنْ أَهْدَى هَدْيًا وَهُوَ مُقِيمٌ

یہ باب گھر سے قربانی کا جانور بھیجے اور خود گھر پر ہے اس کے بیان میں ہے

(۳۹۷) أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَبْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ أَوْمُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ قَالَتْ عُمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ كَانَ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

۳۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی کہ انہیں عمرۃ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ بے شک زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قربانی کا جانور بھیجا اس پر احرام میں جو باتیں حرام ہوتی ہیں حرام ہوگئیں چنانچہ میں بھی قربانی کا جانور بھیج چکا ہوں آپ اپنا حکم لکھ دیں۔ یا کسی سے کہلا بھیجیں۔ عمرۃ بن عبدالرحمٰن نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو کچھ ابن عباس نے کہا ایسا نہیں ہے کہ بلکہ میں خود ہدی کے لئے ہار تیار کیے اور جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد کے ہاتھ مکہ مکرمہ روانہ کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اپنے پر کوئی بات حرام نہیں فرمائی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے حلال ٹھہرایا ہے یہاں تک کہ وہ قربانی کے جانور ذبح بھی ہو گئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الَّذِيْ يَحْرُمُ عَلَى الَّذِيْ يَتَوَجَّهُ مَعَ هَدْيِهِ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَقَدْ سَاقَ بَدَنَةً وَقَلَّدَهَا فَهٰذَا يَكُوْنُ مُحْرِمًا حِيْنَ يَتَوَجَّهُ مَعَ بُدْنَتِهِ الْمُقَلَّدَةِ بِمَا أَرَادَ مِنْ حَجٍّ أَوْعُمْرَةٍ فَأَمَّا إِذَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حلال چیزیں اسی وقت حرام ٹھہریں گی جب حج کرنے والا اپنے قربانی کے جانور کے ساتھ خود مکہ مکرمہ ہار ڈال کر جائے وہ شخص اس حال میں محرم قرار دیا جائے گا بشرطیکہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ داخل ہو بہر حال جو شخص اپنے گھر پر مقیم ہوگا وہ محرم نہیں اور جو چیز اللہ

اَهْلِهٖ لَمْ يَكُنْ مُحْرِمًا وَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَلَّ لَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

تعالیٰ نے اس پر حلال قرار دی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس پر حرام نہیں ہوگی یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ تَقْلِيْدُ الْبُدْنِ وَاِشْعَارُهَا

یہ باب قربانی کے جانور کو نشان لگانے اور ہار ڈالنے کے بیان میں ہے

(۳۹۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقَلَّدَهٗ وَاَشْعَرَهٗ بِذِى الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّشْعِرَهٗ وَذٰلِكَ فِىْ مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُوَجِّهُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ يُقَلِّدُهٗ بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهٗ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهٗ حَتّٰى يُوْقَفُ بِهٖ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ بِهٖ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا دَفَعُوْا فَاِذَا قَدِمَ مِنًى مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ نَحَرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ اَوْيُقَصِّرَ وَكَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهٗ بِيَدِهٖ يَصُفُّهُنَّ قِيَامًا وَيُوَجِّهُهُنَّ اِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَاْكُلُ وَيُطْعِمُ.

۳۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ نافعؒ نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ جب وہ مدینہ منورہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر جاتے تو مقام ذوالحلیفہ میں جا کر اس کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالتے اور نشان لگاتے مگر نشان لگانے سے پہلے ہار یا رسی وغیرہ گلے میں ڈال لیتے تھے دو کام ایک ہی جگہ کر کے قربانی کا منہ قبلہ شریف کی طرف کرتے اس کے گلے میں دو جوتوں کا ہار ڈالتے اور نشان لگاتے حج میں قربانی کے جانور ساتھ رکھتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ مقام عرفات میں بھی ساتھ قیام کرواتے لوگوں کے ساتھ ہی واپس لوٹتے اور قربانی کے دن مقام منیٰ پہنچتے حلق یا قصر کروانے سے پہلے اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور قطار میں کھڑا کرتے اور قبلہ رخ کر کے ان کو ذبح کرتے پر ان کا گوشت خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

(۳۹۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا وَخَزَ فِىْ سَنَامِ بُدْنَةٍ وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

۳۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نافعؒ نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک وہ اپنے قربانی کے اونٹ کی کوہان میں اشعار کرتے ہوئے فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر۔

(۴۰۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُشْعِرُ بُدْنَتَهٗ فِى الشِّقِّ الْاَيْسَرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صِعَابًا مُقَرَّنَةً فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْنَهَا اَشْعَرَ مِنَ الشِّقِّ الْاَيْمَنِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّشْعِرَهَا وَجَّهَهَا اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَاِذَا اَشْعَرَهَا

۴۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نافع نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک وہ اپنے قربانی کے اونٹ کی کوہان میں بائیں طرف اشعار کرتے اور جانوروں کو مل کر چلنے میں تکلیف محسوس فرماتے تو بائیں طرف اشعار فرماتے اس وقت جانور کا منہ قبلہ رخ فرما دیتے تھے اور

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَکَانَ یُشْعِرُهَا بِیَدِهٖ وَیَنْحَرُهَا بِیَدِهٖ قِیَامًا.

اور اشعار کرتے ہوئے فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور قربانی کے اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے فرماتے ذبح کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَلتَّقْلِیْدُ اَفْضَلُ مِنَ الْاِشْعَارِ وَالْاِشْعَارُ حَسَنٌ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صِعَابًا مَقْرَنَةً لَایَسْتَطِیْعُ اَنْ یَدْخُلَ بَیْنَهُمَا فَلْیُشْعِرْهَا مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ وَالْاَیْمَنِ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا یہی معمول ہے تقلید (ہار) افضل ہے نشان لگانے سے اور اشعار افضل ہے بائیں جانب اگر جانور کو تکلیف کا خدشہ نہ ہو ورنہ دائیں طرف کر لیا جائے بہرحال اشعار دائیں بائیں دونوں کرنا جائز ہے۔

بَابُ مَنْ تَطَیَّبَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ

یہ باب احرام سے پہلے خوشبو لگانے کے بیان میں ہے

(۴۰۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَنَّ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مِنْکَ لَعُمْرِیْ قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ طَیَّبَتْنِیْ قَالَ عَزَمْتُ عَلَیْکَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْتَسِلَنَّهٗ.

۴۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عمر ابن خطاب کے آزاد کردہ غلام اسلم نے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشبو کو محسوس فرمایا جبکہ وہ مقام شجرہ میں تھے آپ نے پوچھا یہ کس شخص نے خوشبو لگا رکھی ہے۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا! امیر المؤمنین یہ خوشبو میں نے لگا رکھی ہے آپ نے فرمایا مجھے اپنی عمر کی قسم تو تم نے ہی لگائی ہے؟ حضرت معاویہؓ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین مجھے یہ خوشبو حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے لگا دی تھی۔ آپ نے فرمایا تجھے قسم ہے جاؤ اور اسے ابھی دھو ڈالو۔

(۴۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَیْدٍ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِهٖ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ وَاِلٰی جَنْبِهٖ کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ قَالَ کَثِیْرٌ مِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَاَرَدْتُ اَنْ لَا اَحْلِقَ قَالَ عُمَرُ

۴۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صلت بن زبید نے اپنے متعدد رشتہ داروں سے سنا کہ حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام شجرہ میں خوشبو محسوس فرمائی اور آپ کے قریب کثیر بن صلت تھے تو ان سے آپ نے دریافت فرمایا یہ خوشبو کس شخص سے آ رہی ہے؟ کثیر بن صلت نے عرض کیا مجھ سے کیونکہ میں نے اپنے بال مضبوطی سے باندھے

فَاذْهَبْ اِلٰی شُرْبَةٍ فَادْلُکْ مِنْهَا رَأْسَکَ حَتّٰی تُنَقِّيَهٗ فَفَعَلَ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ.

تھے اس لئے کہ میری نیت سر منڈانے کی نہیں تھی آپ نے فرمایا حوض پر جاؤ اور اپنے سر کو اچھی طرح دھوڈالو یہاں تک کہ خوشبو ختم ہو جائے پس اسی طرح کثیر بن صلت نے عمل کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا نَرٰی اَنْ يَّتَطَيَّبَ الْمُحْرِمُ حِيْنَ يُرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِلَّا اَنْ يَتَطَيَّبَ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰی بِهٖ بَأْسًا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب احرام باندھنے لگے تو خوشبو نہ لگائے البتہ خوشبو لگا کر غسل کر سکتا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بوقت احرام خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَنْ سَاقَ الْهَدْیَ فَعَطَبَ فِی الطَّرِيْقِ اَوْ نَذَرَ بُدْنَةً

یہ باب قربانی کے جانور کا چلنے سے عاجز ہونے یا جانور کے نذر ماننے کے بیان میں ہے

(۴۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَاقَ بُدْنَةً تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَنَحَرَهَا فَلْيَجْعَلْ قَلَادَتَهَا وَنَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا لِلنَّاسِ يَأْكُلُوْنَهَا وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ فَاِنْ هُوَ اَكَلَ مِنْهَا اَمَرَ بِاَكْلِهَا فَعَلَيْهِ الْغُرْمُ.

۴۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن مسیّب سے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے تھے جو شخص بطور ہدیہ قربانی کا اونٹ لے جائے پھر اس کے جانور کی ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو جائے تو وہ اسے ذبح کر دے قلادہ اور نعل اس کے خون میں رنگین کرے اور گوشت کو غریب لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دے اس میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ اگر خود کھائے یا یہ لوگوں کو کھلائے تو اس پر اس کی قیمت کے برابر فدیہ دینا لازم ہوگا۔

(۴۰۴) اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ صَاحِبَ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ كَيْفَ نَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْهَدْیِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْحَرْهَا وَاَلْقِ قَلَادَتَهَا اَوْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا يَأْكُلُوْنَهَا.

۴۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدی کے بارے میں سوال کیا کہ اگر قربانی کے جانور کو راستے میں ہی ہلاکت کا خطرہ لاحق ہو جائے تو کیا کرے؟ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کو ذبح کر دے پھر قلادہ و نعل اس کے خون میں رنگین کر کے اس پر لگا دیں اور گوشت کو غریب لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑو۔

(۴۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

۴۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن

قَالَ كُنتُ اَرٰى ابْنَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَهْدِىْ فِى الْحَجِّ بُدْنَتَيْنِ بُدْنَتَيْنِ وَفِى الْعُمْرَةِ بُدْنَةً بُدْنَةً قَالَ وَرَاَيْتُهُ فِى الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بُدْنَةً وَهِىَ قَائِمَةٌ فِىْ حَرْفِ دَارِ خَالِدِبْنِ اُسَيْدٍ وَكَانَ فِيْهَا مَنْزِلُهُ وَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ طَعَنَ فِىْ لُبَّةِ بُدْنَتِهٖ حَتّٰى خَرَجَتْ سِنَّةُ الْحَرْبَةِ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا۔

دینار نے حدیث سنائی کہ حضرت عمر بن خطاب حج کی قربانی میں دو دو اونٹ بھیجا کرتے اور عمرہ میں ایک ایک اونٹ میں نے دیکھا آپ نے اپنے قربانی کے اونٹ کو حضرت خالد بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے اطراف میں ذبح کیا یہیں آپؓ ٹھہرے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے ہدی کی گردن میں نیزہ اس کے گردن میں مارا کہ اس کا پھل جانور کے پہلو سے پار ہو گیا۔

(۴۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ الْقَارِىُّ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ اَهْدٰى عَامًا بُدْنَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا بُخْتِيَّةٌ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ كُلُّ هَدْىٍ تَطَوُّعٍ عَطِبَ فِى الطَّرِيْقِ صَنَعَ بِهٖ كَمَا صَنَعَ وَخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهُ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ اِلَّا مَنْ كَانَ مُحْتَاجًا اِلَيْهِ۔

۴۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ابو جعفر القاری عبداللہ عیاش ابن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک سال دو اونٹ قربانی حج کے لئے بھیجے جن میں سے ایک اونٹ بختی تھا۔
امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے جو نفلی طور پر بھیجی گئی قربانی راستہ میں ہلاک ہونے لگے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرے جیسا انہوں نے کیا اور اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دے مگر محتاج کے سوا اس کا کھانا کسی کے لئے مناسب نہیں۔

(۴۰۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ الْهَدْىُ مَاقُلِّدَ اَوْ اُشْعِرَ وَاُوْقِفَ بِهٖ بِعَرَفَةَ۔

۴۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے تھے ہدی قربانی کے اس جانور کو کہتے کہ جس کے گلے میں قلادہ ڈالا جائے یا اشعار کیا گیا ہو اور اسے عرفات میں لے جایا جائے۔

(۴۰۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ نَذَرَ بُدْنَةً فَاِنَّهُ يُقَلِّدُهَا نَعْلًا وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ يَسُوْقُهَا فَيَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ اَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُ مَحِلٌّ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جَزُوْرًا مِنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ فَاِنَّهُ

۴۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ جب کوئی شخص بطور نذر ہدی کا جانور بھیجے تو اس کی گردن میں جوتیوں کا ہار ڈالے یا اسے کوئی نشان لگائے پھر لے جائے اسے بیت اللہ کے قریب یا منیٰ میں قربانی کے دنوں میں ذبح

يَنْحَرُهَا حَيْثُ شَآءَ.

کرے اس کی قربانی کی کوئی اور جگہ نہیں ہے اور جو شخص محض اونٹ یا گائے کی نذر مانے تو جہاں چاہے ذبح کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ قَوْلُ ابْنُ عُمَرَ وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ غَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ رَخَّصُوْا فِي نَحْرِ الْبُدْنَةِ حَيْثُ شَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْهَدْيُ بِمَكَّةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِي الْبُدْنَةِ فَالْبُدْنَةُ حَيْثُ شَآءَ اِلَّا اَنْ يَّنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا يَنْحَرُهَا اِلَّا فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا یہ تو ابن عمر کا ایک قول ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ کے بارے میں آیا ہے کہ انہوں نے عام اجازت دی ہے کہ قربانی کا جانور جہاں چاہو ذبح کرو اور ان میں سے بعض فرماتے ہیں کہ قربانی مکہ مکرمہ میں کرنا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہدی کا جانور بیت اللہ پہنچ جائے، نیز اونٹ گائے کی کوئی قید نہیں لہٰذا قربانی کا جو بھی جانور ہو جہاں چاہے ذبح کرے ہاں البتہ اگر اس نے حرم کی نیت کی ہو اس صورت میں حدود حرم میں ہی قربانی کرنی چاہے امام ابوحنیفہؒ ابراہیم نخعیؒ اور امام مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۴۰۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ سَالَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بُدْنَةٍ جَعَلَتْهَا امْرَاَتُهٗ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَلْبُدْنُ مِنَ الْاِبِلِ وَمَحِلُّ الْبُدْنِ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ سَمَّتْ مَكَانًا مِنَ الْاَرْضِ فَلْتَنْحَرْهَا حَيْثُ سَمَّتْ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ بُدْنَةً فَبَقَرَةٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بَقَرَةٌ فَعَشَرَةٌ مِّنَ الْغَنَمِ

۴۰۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عمر بن عبیداللہ انصاری نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن میب سے بدنہ کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ ان کی بیوی نے اس کی نذر مانی ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ سعید بن میب نے فرمایا کہ بدنہ اونٹ کو کہتے اور اسے ذبح کرنے کی جگہ بیت اللہ ہے اور اگر اس کے سوا کسی اور جگہ کی نیت کی جائے گی تو اسے اسی جگہ ذبح کرنا چاہئے اگر اونٹ نہ ملے تو گائے اور گائے بھی نہ ملے ہو تو پھر دس بکریاں۔

قَالَ ثُمَّ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ مِثْلُ مَاقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدْ بَقَرَةً فَسَبْعٌ مِّنَ الْغَنَمِ.

راوی نے کہا میں نے پھر سالم بن عبداللہؓ سے دریافت کیا انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو سعید بن میب نے فرمایا تھا اس کے علاوہ اگر گائے نہ ملے تو سات بکریاں ہونگی۔

قَالَ ثُمَّ جِئْتُ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلُ مَاقَالَ سَالِمُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ مِثْلُ مَاقَالَ

راوی کہتے ہیں کہ پھر میں خارجہ بن زید ثابت کے ہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی بات دریافت کی تو انہوں نے کہ بھی سالم بن عبداللہ کی طرح فرمایا پھر میں عبداللہ بن محمد بن علی کی خدمت میں

سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ.

حاضر ہوا انہوں نے بھی سالم بن عبداللہؒ کی طرح جواب دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْبُدْنُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِوَلَهَااَنْ تَنْحَرَهَاحَيْثُ شَآءَ تُ اِلَّااَنْ تَنْوِىَ الْحَرَمَ فَلَاتَنْحَرُهَا اِلَّا فِى الْحَرَمِ وَيَكُوْنُ هَدْيًا وَالْبُدْنَةُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ تُجْزِىءُ عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزِىءُ عَنْ اَكْثَرِ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا بدنہ اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں اور اسے جہاں چاہے ذبح کرے مگر جس شخص نے حرم کی نیت کی وہ صرف حرم میں ہی قربانی کرے اور یہ اس کی طرف سے ہدی قرار دی جائے اور اونٹ یا گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے زیادہ کی طرف سے ایک اونٹ یا گائے کفایت نہیں کرے گی یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ اَلرَّجُلِ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَيَضْطُرَّ اِلٰى رُكُوْبِهَا

یہ باب قربانی کے جانور پر سواری کرنے جبکہ اس کے سواری پر مجبور ہو جائے اس کے حکم کے بیان میں ہے

(٤١٠) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اُضْطُرِرْتُ اِلٰى بُدْنَتِكَ فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَقَادِحٍ.

٤١٠۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے اپنے ماجد سے ہمیں روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا جب کبھی تمہیں مجبوری لاحق ہو تو ہدی پر سواری کر سکتے ہو بشرطیکہ جانور کو کوئی تکلیف وغیرہ نہ پہنچے۔

(٤١١) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوْالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بُدْنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهُ بَعْدَهَا مَرَّتَيْنِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

٤١١۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے وہ اپنی ہدی کے اونٹ لے کر جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا۔ یہ بدنہ ہے آپ نے دو مرتبہ کے بعد فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر! سوار ہو جاؤ۔

(٤١٢) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَانُتِجَتِ الْبُدْنَةُ فَلْيَحْمِلْ وَلَدَهَامَعَهَا حَتّٰى يُنْحَرَمَعَهَا فَاِنْ لَمْ يَجِدْلَهَا مَحْمَلًا فَلْيَحْمِلْهُ عَلٰى اُمِّهٖ حَتّٰى يُنْحَرَمَعَهَا.

٤١٢۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ نافع نے بیان کیا کہ بیشک ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہدیہ کی اونٹنی بچہ جنے تو اسے بھی اس کے ساتھ لے جائیں اور اسے بھی اس کی ماں کے ساتھ ذبح کر ڈالیں اگر لے جانے میں دقت درپیش ہو تو اس کی ماں پر

سوار کر کے لے جائیں یہاں تک کہ اس ساتھ ہی ذبح کر دیں۔

(۴۱۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْعُمَرَ شَكَّ مُحَمَّدٌ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْدٰى بُدْنَةً فَضَلَّتْ اَوْمَاتَتْ فَاِنْ كَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَهَا وَاِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَآءَ اَبْدَلَهَا وَاِنْ شَآءَ تَرَكَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَمَنِ اضْطُرَّ اِلٰى رُكُوْبِ بُدْنَةٍ فَلْيَرْكَبْهَا فَاِنْ نَقَصَهَا بِذٰلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِمَانَقَصَهَا بِذٰلِكَ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰه.

۴۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے تھے کہ جو شخص ہدی بھیجے اور وہ گم ہو جائے یا مر جائے تو اس کے بدلے میں اس شخص نے اگر یہ ہدیہ بطور نذر مانی تھی تو دوسری فدیہ ادا کرے البتہ اگر نفلی تھی تو اختیار ہے چاہے فدیہ دے یا نہ دے۔
امام محمدؒ نے فرمایا اس پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص کو مجبورا سوار ہونے کی ضرورت پڑ جائے تو ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے مگر نقصان کی صورت میں اس کے ازالہ میں صدقہ دے امام اعظم ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ قُمْلَةً اَوْ نَحْوَهَا اَوْيَنْتِفُ شَعْرًا

یہ باب احرام کی حالت میں جوں وغیرہ کو مارنے اور بال اکھاڑنے کے بیان میں ہے

(۴۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ الْمُحْرِمُ لَايُصْلِحُ لَهُ اَنْ يَّنْتِفَ مِنْ شَعْرِهٖ شَيْأً وَلَا يَحْلِقُهُ وَلَايُقَصِّرُهُ اِلَّا اَنْ يُّصِيْبَهُ اَذًى مِنْ رَاْسِهٖ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُّقَلِّمَ اَظْفَارَهُ وَلَايَقْتُلُ قُمْلَةً وَلَايَطْرَحُهَا مِنْ رَاْسِهٖ اِلَى الْاَرْضِ وَلَامِنْ جِلْدِهٖ وَلَامِنْ ثَوْبِهٖ وَلَايَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَايَاْمُرُ بِهٖ وَلَايَدُلُّ عَلَيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۴۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے روایت کیا کہ محرم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بال اکھاڑے یا کٹوائے یا منڈوائے علاوہ اس کے کہ سر میں تکلیف ہو اور اس صورت میں بھی وہ فدیہ ادا کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے ناخن کاٹے جوں مارے یا اپنے سر وغیرہ سے بال زمین پر گرائے نہ اپنے جسم سے نہ اپنے کپڑوں سے اور نہ شکار کرے نہ شکار میں کسی کی معاونت کرے۔
امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

یہ باب محرم کا پچھنے لگانے کے بیان میں ہے

(۴۱۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ

۴۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت نافع نے

كَانَ يَقُوْلُ لَايَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّااَنْ يَّضْطَرَّاِلَيْهِ مِمَّا لَابُدَّمِنْهُ.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ محرم پچھنے نہ لگوائے مگر ایسی صورت میں جب ان کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو!

قَالَ مُحَمَّدٌلَابَاْسَ بِاَنْ يَّحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلٰكِنْ لَايَحْلِقُ شَعْرًابَلَغَنَاعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِحْتَجَمَ وَهُوَصَائِمٌ مُحْرِمٌ فَبِهٰذَا نَاْخُذُوَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ محرم کے پچھنے لگوانے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ بال نہ منڈاوے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہمیں ایک روایت پہنچی ہے کہ آپ نے احرام کی حالت میں روزہ رکھے ہوئے پچھنے لگوائے تھے اسی پر ہمارا عمل ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يُغَطِّىْ وَجْهَهُ

یہ باب احرام کی حالت میں چہرے کوڈھانپنے کے بیان میں ہے

(۴۱۶)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ وَهُوَمُحْرِمٌ فِىْ يَوْمٍ صَآئِفٍ قَدْغَطّٰى وَجْهَهُ بِقَطِيْفَةِ اُرْجُوَانَ ثُمَّ اُتِىَ بِلَحْمِ صَيْدٍ فَقَالَ كُلُوْاقَالُوْااَلاتَاْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنَّمَا صِيْدَمِنْ اَجْلِىْ.

۴۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ بیشک انہیں عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام اعرج میں دیکھا کہ وہ گرمی کے باعث اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے تھے اتنے میں شکار کا گوشت آیا آپ نے لوگوں سے کہا کھاؤ انہوں نے کہا آپ نہیں کھاتے ،آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔بہر حال شکار میرے ہی وجہ سے ہوا ہے۔

(۴۱۷)اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَكَانَ يَقُوْلُ مَافَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَايُخَمِّرْهُ الْمُحْرِمُ.

۴۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ آپ فرماتے ہیں کہ تھوڑی سے اوپر کا حصہ سر ہے اسے محرم کو ڈھانپنا نہیں چاہئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَيَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَنَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ اَوْ یَغْتَسِلُ

(۴۱۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ لَایَغْتَسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنَ الاِحْتِلَامِ.

(۴۱۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَبْنَ مَخْرَمَةَ تَمَارَیَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَافَاَرْسَلَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ یَسْاَلُهٗ فَوَجَدَهٗ یَغْتَسِلُ بَیْنَ الْقَرْنَیْنِ وَهُوَ یَسْتُرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُکَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَمُحْرِمٌ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلَی الثَّوْبِ وَطَاْطَاهٗ حَتّٰی بَدَااِلٰی رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ یَصُبُّ الْمَاءَ عَلَیْهِ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّکَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْهِ وَاَدْبَرَ فَقَالَ هٰکَذَارَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِیْ اَیُّوْبَ نَاْخُذُلَانَرٰی

یہ باب محرم کے غسل کرنے اور سر کے دھونے کے بیان میں ہے

۴۱۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ بحالت احرام احتلام کے سوا غسل نہیں کرتے تھے۔

۴۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابراہیم بن عبداللہ ابن حنین سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں مقام ابواء میں عبداللہ ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ میں اس بارے میں اختلاف ہوا عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا محرم اپنے سر کو دھوسکتا ہے اور مسور کہتے تھے نہیں دھوسکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس مسئلہ کو دریافت کرنے کے لئے انہیں حضرت ابو یوب انصاریؓ کے ہاں بھیجا تو انہوں نے حضرت ابوایوبؓ انصاری کو دو لکڑی کے ٹکڑوں کے پردہ میں غسل فرماتے دیکھا جو کنویں پر لگی ہوئی تھیں نیز انہوں نے کپڑا لٹکایا ہوا تھا ابن حنین کہتے ہیں میں نے آپ کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن حنین ہوں مجھے آپ کی خدمت میں عبداللہ ابن عباسؓ نے بھیجا ہے کہ آپ سے معلوم کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں کیسے غسل فرماتے تھے؟۔ آپ نے اپنے سر سے کپڑا کو ہٹایا یہاں تک کہ آپ کا سر مجھے نظر آنے لگا پھر آپ نے ایک شخص سے فرمایا مجھ پر پانی ڈالو! اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا آپ اپنا ہاتھ سر پر مل کر آگے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح غسل کرتے دیکھا ہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا ہم حضرت ابوایوب کے قول پر عمل کرتے ہیں

بَاسًا اَنْ يَّغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ بِالْمَاءِ وَهَلْ يَزِيْدُهُ الْمَاءُ اِلَّا شَعْثًا وَهُوَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ محرم پانی سے اپنا سر دھوئے کیونکہ صرف پانی ڈالنے سے سر کے بال اور بکھریں گے یہی امام بوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۴۲۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسِ الْمَكِّيّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رِبَاحٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِيَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى عُمَرَ مَآءً وَ يَغْتَسِلُ اُصْبُبْ عَلٰى رَاْسِىْ قَالَ لَهٗ يَعْلَى اَتُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَهَا فِىَّ اَنْ اَمَرْتَنِىْ صَبَبْتُ قَالَ اُصْبُبْ فَلَمْ يَزِدْهُ الْمَآءَ اِلَّا شَعْثًا.

۴۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حمید بن قیس مکی نے عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت کیا کہ بیشک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلی بن منیہؒ سے فرمایا جب کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ پر پانی ڈل رہے تھے اور حضرت عمر غسل کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میرے سر پر پانی ڈالوں یعلی نے عرض کیا، کیا آپ مجھ سے غلطی کرانا چاہتے ہیں اگر آپ حکم دیں تو پانی ڈال دیتا ہوں آپ نے فرمایا تم پانی ڈالو کیونکہ اس سے بالوں کے بکھرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرٰى بِهٰذَا بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَؒ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ہم اس معاملہ میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَّلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ

یہ باب محرم کے لئے مکروہ لباس کے پہننے کے بیان میں ہے

(۴۲۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَالْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ.

۴۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا؛ محرم کون سے کپڑے استعمال کرے؟ آپؐ نے فرمایا قمیص، عمامہ، پاجامہ، ٹوپی، موزہ، وغیرہ نہ پہنے البتہ اگر کسی کو جوتی میسر نہ آئے تو موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور زعفران اور خوشبو والے کپڑے نہ پہنے۔

(۴۲۲) قَالَ مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بن عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۲۲۔ امام مالکؒ نے فرمایا ہمیں خبر دی عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْوَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ يَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَالْيَقْطَعْهُمَااَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران اور خوشبو سے معطر شدہ لباس پہننے سے منع فرمایا اور آپ نے مزید فرمایا کہ اگر اسے جوتی نہ ملے تو موزے پہن سکتا ہے البتہ ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے۔

(۴۲۳)اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَاتَنْتَقِبِ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَاتَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

۴۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عورت احرام کی حالت میں نہ منہ چھپائے اور نہ دستانے پہنے گی۔

(۴۲۴). اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْلَمَ يُحَدِّثُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَهُوَمُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُمَا هٰذَاالثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ يَا طَلْحَةُ فَقَالَ يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَاهُوَ مِنْ مَّدَرٍ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَاالرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يَقْتَدِىْ بِكُمُ النَّاسَ وَلَوْاَنَّ رَجُلاً جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ يُقَالُ اَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصْبَغَةَ فِى الْاِحْرَامِ.

۴۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ہمیں نافع نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزادکردہ غلام اسلم سے کہ انہوں نے اسلم سے سنا کہ انہیں یہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کی کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ ابن عبیداللہ کو احرام کی حالت میں رنگین کپڑے پہنے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگا ہوا لباس کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا امیر المومنین یہ مٹیاری رنگ کا ہے آپ نے فرمایا تم لوگوں کے رہنما ہو لوگ تمہاری پیروی کرتے ہیں اگر کوئی ناسمجھ دیکھے گا تو یہی کہے گا کہ طلحہ بحالت احرام رنگا ہوا لباس پہنتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْمُشْبَعَ بِالْعَصْفُرِ وَالْمَصْبُوْغِ بِالْوَرْسِ اَوِالزَّعْفَرَانِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ شَىْءٌ مِنْ ذٰلِكَ قَدْغُسِلَ فَذَهَبَ رِيْحُهٗ وَصَارَ لَايَنْفُضُ فَلَابَاْسَ بِاَنْ يَّلْبَسَهٗ وَلَايَنْبَغِىْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِبَ فَاِنْ اَرَادَتْ اَنْ تُغَطِّىَ وَجْهَهَا فَلْتَسْدُلِ الثَّوْبَ سَدْلًا مِنْ فَوْقِ خِمَارِهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَتُجَافِيْهِ عَنْ وَجْهِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَوَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا محرم کے لئے زعفران شدہ اور خوشبو زدہ رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے البتہ دھونے سے خوشبو زائل کر دی جائے تو اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں نیز عورت کے لئے چہرہ پر نقاب ڈالنا منع ہیں اگر وہ اپنا چہرہ ڈھانپنا چاہے تو چادر چہرہ پر اس طرح لٹکائے کہ پیشانی اور رخسار کو نہ چھوئے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۴۲۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ قَیْسٍ الْمَکِّیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ بِحُنَیْنٍ وَعَلَی الْاَعْرَابِیِّ قَمِیْصٌ بِہٖ اَثَرُ صُفْرَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَھْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ اَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْزِعْ قَمِیْصَکَ وَاغْسِلْ ھٰذِہِ الصُّفْرَۃَ عَنْکَ وَ افْعَلْ فِیْ عُمْرَتِکَ مِثْلَ مَاتَفْعَلُ فِیْ حَجِّکَ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ یَنْزِعُ قَمِیْصَہٗ وَیَغْسِلُ الصُّفْرَۃَ الَّتِیْ بِہٖ.

۴۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے عطاء بن رباح سے بیان کیا کہ ایک دیہاتی رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت من حاضر ہوئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حنین میں تھے وہ اعرابی زرد رنگ کا کرتہ پہنے ہوئے تھے اس نے عرض کیا یا رسول میں نے عمرہ کی نیت کی ہے میں اس وقت کیا کرو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتہ اپنے جسم سے اتارو یہ زرد رنگ کو صاف کرلو اور جو کچھ حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کرو۔

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے قمیص اتارے گا اور زرد رنگ جو اس پر ہو اس کو دھوئے گا۔

بَابُ مَارُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَّقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِ

یہ باب محرم کا بعض جانور کو مارنے کی اجازت کے بیان میں ہے

(۴۲۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَآبِّ لَیْسَ عَلَی الْمُحْرِمِ فِیْ قَتْلِھِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ.

۴۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا محرم کے لئے پانچ جانورں کا مارنا منع نہیں ہے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔

(۴۲۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَآبِّ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْہِ اَلْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاۃُ.

امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ ابن دینار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ احرام کی حالت میں پانچ جانوروں کو مارنا منع نہیں بچھو، چوہا، پاگل کتا اور چیل اور کوا۔

(۴۲۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فِی الْحَرَمِ.

۴۲۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حرم شریف میں سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا۔

(۴۲۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِہَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ کَانَ یَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ.
قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَاکُلِّہٖ نَاْخُذُ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَآمَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

۴۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ابن شہاب نے ہم سے روایت کیا کہ مجھے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سانپ مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔
امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ اور جمہور فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ یَفُوْتُہُ الْحَجَّ

یہ باب جس شخص سے حج فوت ہوجائے کے بیان میں ہے

(۴۳۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ ھَبَّارَبْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ یَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ یَنْحَرُ بُدْنَہٗ فَقَالَ یَااَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ اَخْطَاْنَا فِی الْعِدَّۃِ کُنَّانَرٰی اَنَّ ھٰذَالْیَوْمَ یَوْمُ عُرْفَۃَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُاِذْھَبْ اِلٰی مَکَّۃَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا اَنْتَ وَمَنْ مَعَکَ وَانْحَرْ ھَدْیًا اِنْ کَانَ مَعَکَ ثُمَّ احْلُقُوْا اَوْقَصِّرُوْاوَارْجِعُوْا فَاِذَاکَانَ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاھْدُوْ افَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَلْیَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَارَجَعْتُمْ.
قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَآمَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا اِلَّا فِیْ خَصْلَۃٍ وَاحِدَۃٍ لَاھَدْیَ عَلَیْھِمْ فِیْ قَابِلٍ وَّلَاصَوْمَ.
وَکَذٰلِکَ رَوَی الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الَّذِیْ یَفُوْتُہُ الْحَجَّ فَقَالَ یَحِلُّ بِعُمْرَۃٍ وَعَلَیْہِ

۴۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی نافع بن سلیمان بن یسار سے روایت کیا کہ ھبار بن اسود عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قربانی کے دن حاضر ہوئے جبکہ حضرت عمر اپنی قربانی کا جانور ذبح کررہے تھے انہوں نے عرض کیا یا امیر مومنین ہمیں دونوں کی گنتی میں مغالطہ پڑ گیا ہے ہم نے آج عرفہ خیال کیا آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ جاؤ، تم اور تمہارے رفقاء طواف اور صفا ومروہ کی سعی پورے کرواگر تمہارے پاس ہدی ہے تو اسے ذبح کرو پھر سر کے بال اترواؤ پھر اپنے گھر واپس جاؤ اور آئندہ سال دوبارہ حج کرنا نیز ہدی ادا کرنا اور جسے ہدی کرنے کی طاقت نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر واپس جا کر رکھے
امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے سوائے ایک بات کے کہ آئندہ سال ہدی دینا اور روزے رکھنا واجب نہیں ہے۔
اسی طرح حضرت اعمش نے ابراہیم نخعی سے بیان فرمایا ہے کہ اسود بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کا حج فوت ہوجائے ؟ تو حضرت عمر نے فرمایا وہ عمرہ ادا کرکے احرام

اَلْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَ يَذْكُرُ هَدْيًا ثُمَّ قَالَ سَأَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ مِثْلُ مَاقَالَ عُمَرُ.

کھول دے اور آئندہ سال حج کرے اس میں حضرت عمرؓ نے ہدی کا ذکر نہیں فرمایا تھا پھر اس کے بعد میں نے حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے ویسے ہی فرمایا جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَلَيْهِ هَدْيٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ لَمْ يَتَمَتَّعْ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اس پر ہدی کیسے واجب ہو سکتی ہے؟ اور ہدی میسر نہ ہونے کی صورت میں روزے کیسے واجب ہو سکتے ہیں؟ جب کہ اس نے حج کے مہینوں میں تمتع کیا ہی نہیں۔

بَابُ الْحُلْمَةِ وَالْقُرَادِ يَنْزِعُهُ الْمُحْرِمُ

یہ باب محرم کے لیکھیں اور جوئیں نکالنے کے بیان میں ہے

(۴۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّنْزَعَ الْمُحْرِمُ حُلْمَةً اَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيْرِهٖ.

۴۳۱۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احرام کی حالت میں اپنے اونٹ سے بھی جوں یا لیکھ وغیرہ نکالنے کو مکروہ جانتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِذٰلِكَ وَقَوْلُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فِي هٰذَا اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْ قَوْلِ ابْنُ عُمَرَ.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر عمل ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ابن عمرؓ سے افضل ہے۔

(۴۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ اِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَرِّدُ بَعِيْرَهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَيَجْعَلُهُ فِي طِيْنٍ.

۴۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت کیا انہوں نے ربیعہ بن عبداللہ بن ھدیر سے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا مقام سُقیا میں اپنے اونٹ سے جوئیں نکال کر زمین پر پھینکتے دیکھا تھا جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ لُبْسِ الْمِنْطَقَةِ وَالْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ

یہ باب محرم کو پیٹی اور تھیلی کے باندھنے کے بیان میں ہے

(۴۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَکْرَہُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ. قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا اَیْضًا لَا بَاْسَ بِهٖ قَدْ رَخَّصَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ فِیْ لُبْسِ الْهِمْیَانِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ اِسْتَوْثِقْ مِنْ نَفَقَتِکَ.

۴۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ نافع نے بیان کی کہ بیشک ابن عمر رضی اللہ عنہ بحالت احرام پیٹی باندھنا مکروہ جانتے تھے۔ امام محمدؒ نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں اکثر فقہاء نے محرم کے لئے تھیلی باندھنے میں اجازت دی ہے اور فرمایا ہے اپنا زادِ راہ کو خوب اچھی طرح سے باندھ لو۔

بَابُ الْمُحْرِمِ یَحُکُّ جِلْدَهٗ

یہ باب محرم کے کھجلی کرنے کے بیان میں ہے

(۴۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُسْاَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ یَحُکُّ جِلْدَهٗ فَتَقُوْلُ نَعَمْ فَلْیَحْکُکْ وَیَشْدُدْ وَلَوْ رُبِطَتْ یَدَیَّ وَ اِحْتَجْتُ ثُمَّ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَحُکَّ بِرِجْلِیْ لَاَحْتَکُکْتُ.

۴۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علقمہ بن ابی علقمہ نے روایت کیا اپنی والدہ ماجدہ سے کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جب ان سے محرم کے جسم کو کھجلانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں کھجلا لے بالفرض اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور مجھے کھجلانے کی ضرورت پڑے تو ایسی صورت میں میں اپنے پاؤں سے ضرور کھجلاؤں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے نیز امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ یَتَزَوَّجُ

یہ باب محرم کے نکاح کرنے کے بیان میں ہے

(۴۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَخِیْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَاَبَانُ اَمِیْرُ

۴۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے نبیہ بن وہب یعنی عبداللہ کے بھائی سے روایت کی کہ بے شک انہیں عمر بن عبیداللہ نے ابان بن عثمان کی خدمت میں بھیجا جبکہ وہ

الْمَدِيْنَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

مدینہ طیبہ کے امیر تھے ایسی حالت میں کہ وہ دونوں احرام میں تھے۔

فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَرَدْتُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ اَبَانُ وَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَايَخْطُبُ وَلَايُنْكِحُ.

عمر بن عبید اللہ نے کہا کہ میں طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ اس نکاح میں آپ بھی تشریف لائیں۔ ابان بن عثمان نے اس کو ناپسند فرمایا اور کہا میں عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کے نکاح کا خطبہ پڑھے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔

(۴۳۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَايَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَايَخْطُبُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَلَاعَلٰی غَيْرِهٖ.

۴۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے اور اپنے نکاح کے لئے پیغام بھیجے۔

(۴۳۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا غَطْفَانُ بْنُ طَرِيْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيْفًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهٗ.

۴۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں غطفان بن طریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ ان کے والد ماجد طریف نے احرام کی حالت میں ایک عورت سے نکاح کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطل کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْجَاءَ فِی هٰذَا اِخْتِلَافٌ فَاَبْطَلَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ نِكَاحَ الْمُحْرِمِ وَاَجَازَ اَهْلُ مَكَّةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ نِكَاحَهٗ وَرَوٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَانَعْلَمُ اَحَدًا يَنْبَغِیْ اَنْ يَّكُوْنَ اَعْلَمَ بِتَزَوُّجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا فَلَانَرٰی بِتَزَوُّجِ الْمُحْرِمِ بَاْسًا وَلٰكِنْ لَايُقَبِّلُ وَلَايَمَسُّ حَتّٰی يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اہل مدینہ نے اس نکاح کو باطل ٹھہرایا ہے مگر اہل مکہ و عراق نے اس نکاح کو جائز رکھا اور روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے نکاح فرمایا۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نکاح کے سلسلہ میں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ کسی کو باخبر نہیں سمجھتا کیونکہ وہ حضرت ام المؤمنین میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔ لہٰذا ہمارے نزدیک محرم کے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر نہ وہ احرام کی حالت میں نہ تو بوسہ لے اور نہ مباشرت کرلے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ

(۴۳۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيّ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى الْبَيْتَ يَخْلُوا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يَخْلُوْا لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ فِيْ تِيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ وَالطَّوَافُ لَابُدَّ لَهٗ مِنْ صَلٰوةِ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّطُوْفَ سَبْعًا وَلَا يُصَلِّى الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

(۴۳۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا قَضٰى طَوَافَهٗ نَظَرَ فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِىْ طُوٰى فَسَبَّحَ الرَّكْعَتَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِىْ اَنْ لَّا يُصَلِّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

یہ باب فجر اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنے کے بیان میں ہے

۴۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ بیت اللہ شریف کو نماز عصر و فجر کے بعد خالی دیکھتے تھے کیونکہ ان اوقات میں کوئی شخص طواف نہیں کرتا تھا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ مطاف اس لئے خالی پڑ رہتا تھا کہ ایسے اوقات میں نماز کا پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنا ضروری ہے لیکن ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ سات بار طواف کر لیں اور دو رکعت اس وقت تک ادا نہ کریں جب تک سورج طلوع نہ کرے جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یا پھر نماز مغرب کے بعد دو رکعت ادا کرے یہی امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء کا قول ہے۔

۴۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے بیان کیا کہ حمید بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز فجر کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا جب طواف کر چکے تو انہوں نے دیکھا ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا تو وہ سوار ہوئے جبکہ ابھی تک انہوں نے نفل ادا نہیں کئے تھے یہاں تک کہ مقام ذی طوی پہنچے وہاں اونٹ کو بٹھایا اور دو رکعتیں (طواف کی) ادا کیں۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ طواف کی دو رکعتیں سورج بلند ہونے تک ادا نہ کرے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْحَلَالِ يَذْبَحُ الصَّيْدَاَوْ يُصَيِّدَهُ هَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ اَمْ لَا

یہ باب محرم کا شکار کو ذبح کرنے یا محرم کے لئے شکار کرنے پھر کیا شکار کا گوشت محرم کھا سکتا ہے یا نہیں؟ کے بیان میں ہے

(۴۴۰)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيْ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًاوَحْشِيًّا وَهُوَبِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰى فِيْ وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَاحُرُمٌ.

۴۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عبیداللہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کی انہوں نے عبداللہ ابن عباس اور وہ صعب بن جثامہ لیثی سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھا بطور تحفہ بھیجا جبکہ آپ مقام ابواء یا بودان میں تھے تو آپ نے واپس فرمادیا جب آپ نے واپسی کے باعث میرے چہرے پر افسردگی دیکھی تو آپؐ فرمایا یہ ہرگز واپس نہ کرتا اگر میں احرام میں نہ ہوتا۔

(۴۴۱)اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ مَرَّبِهٖ قَوْمٌ مُحْرِمُوْنَ بِالرَّبْذَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوْااَحِلَّةً يَاْكُلُوْنَهُ فَاَفْتَاهُمْ بِاَكْلِهٖ ثُمَّ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَ اَفْتَيْتَهُمْ قَالَ اَفْتَيْتَهُمْ بِاَكْلِهٖ قَالَ عُمَرُ كَمْ اَفْتَيْتَهُمْ لِغَيْرِهٖ لَاَوْجَعْتُكَ.

۴۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے کچھ لوگ مقام ربذہ میں احرام کی حالت میں ملے انہوں نے ایسے گوشت کے کھانے کے بارے میں سوال کیا جو عام مسلمانوں نے شکار کیا تھا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کھانے کا فتوی دیا پھر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ان سے فرمایا تم نے کیا فتوی دیا؟۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے کھانے کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ اس پر حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تو نے اس کے خلاف کہا ہوتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

(۴۴۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضرِ مَوْلٰی عُمَرَبْنَ عُبَیْدِاللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَاکَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ تَتَخَلَّفُ مَعَ اَصْحَابِہٖ لَہٗ مُحْرِمِیْنَ وَھُوَغَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَہٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُھُمْ فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ.

۴۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے روایت کیا ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام نافع سے انہوں نے ابوقتادہؓ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مگر اتفاقاً اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے ان کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے جب کہ وہ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔ ابوقتادہؓ نے ایک نیل گائے دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر تیر مانگا انہوں نے انکار کیا تو آپ نے از خود تیر اٹھایا اور اس نیل گائے پر حملہ کر کے اسے ذبح کر لیا چند صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے اس کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا جب یہ حضور کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری ضیافت تھی جو اللہ نے تم کو کھلایا ہے۔

(۴۴۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا زَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِیْ رَکْبٍ مُحْرِمِیْنَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ وَجَدُوْا لَحْمَ صَیْدٍ فَاَفْتَاھُمْ کَعْبٌ بِاَکْلِہٖ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ مَنْ اَفْتَاکُمْ بِھٰذَا فَقَالُوْا کَعْبٌ قَالَ فَاِنِّیْ اَمَّرْتُہٗ عَلَیْکُمْ حَتّٰی تَرْجِعُوْا ثُمَّ لَمَّا کَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ مَرَّتْ بِھِمْ رُجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَاَفْتَاھُمْ کَعْبٌ بِاَنْ یَّاْکُلُوْہُ وَیَاْخُذُوْہُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی عُمَرَ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ مَاحَمَلَکَ عَلٰی اَنْ تُفْتِیَھُمْ بِھٰذَا قَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالَّذِیْ

۴۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کعب احبار احرام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شام سے آئے راستہ میں متعدد مقام پر انہوں نے شکار کئے ہوئے جانوروں کے گوشت کے استعمال کا فتویٰ دیا ہے۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس معاملہ کا ذکر کیا آپ نے پوچھا کس نے اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا؟ لوگوں نے کہا کعب احبار نے آپ نے فرمایا میں نے تمہاری واپسی تک انہیں تمہارا امیر مقرر کیا تھا نیز پھر انہیں مکہ مکرمہ کے راستے میں ٹڈی دل ملا تو کعب احبار نے فتویٰ دیا کہ اسے کھائیں۔ جب حضرت عمر کے ہاں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے حضرت کعب احبار سے پوچھا تم نے اس کا کیسے فتویٰ دیا انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین اس ذات پاک کی قسم

نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنْ هُوَاِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ يَنْثُرُهٗ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ٹڈی مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہے جو وہ سال میں دو بار لیتی ہے۔

(۴۴۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ فَقَالَ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ.

۴۴۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا میں نے اپنی لاٹھی سے کچھ ٹڈیاں شکار کی ہیں آپ نے فرمایا ایک مٹھی گندم کفارہ ادا کرو۔

(۴۴۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ فِي الْاِحْرَامِ.

۴۴۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت زبیر بن عوام احرام کی حالت میں بھنا ہوا مرغ کا توشہ ساتھ رکھا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اِذَصَادَ الْحَلَالُ الصَّيْدَ فَذَبَحَهٗ فَلَابَاْسَ بِاَنْ يَّاْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهٖ اَنْ كَانَ صَيْدُمِنْ اَجْلِهٖ اَوْلَمْ يَصُدْ مِنْ اَجْلِهٖ لِاَنَّ الْحَلَالَ صَادَوَذَبَحَهٗ وَذٰلِكَ لَهٗ حَلَالٌ فَخَرَجَ مِنْ حَالِ الصَّيْدِ وَصَارَلَحْمًا فَلَابَاْسَ بِاَنْ يَاْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ وَاَمَّاالْجَرَادُ فَلَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّصِيْدَهٗ فَاِنْ فَعَلَ كَفَّرَ وَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ كَذٰلِكَ قَالَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ وَهٰذَاكُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی پر ہمارا عمل ہے جب کوئی شخص احرام کی حالت میں نہ ہو تو اس کے شکار سے اور ذبح کئے ہوئے جانور سے محرم نے اگر کچھ کھالیا تو کوئی حرج نہیں خواہ اسی کے لئے شکار کیا ہو یا اس محرم کے لئے نہ کیا ہو غیر محرم نے اسے شکار کیا اور اسی نے ہی ذبح کیا لہٰذا محرم کے لئے وہ شکار نہیں رہا محض گوشت کی طرح ہے محرم کو اس سے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ٹڈی کا شکار کرنا احرام میں منع ہے اگر کسی نے اس کا شکار کرلیا تو وہ کفارہ دے ٹڈی سے کھجور کفارہ میں دینا بہتر ہے یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ مِنْ غَيْرِحَجٍّ

یہ باب حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کر کے بغیر حج کئے گھر واپس لوٹنے والے کے بیان میں ہے

(۴۴۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَبْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ

۴۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کی اور انہوں نے عمر بن

الْـمَـخْـزُوْمِـيِّ اسْتَـاْذَنَ عُـمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ يَحُجَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَامُتْعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

ابی سلمہ مخزومی سے روایت کی اور پھر انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے اجازت طلب کیا کہ وہ شوال کے مہینے میں عمرہ ادا کریں آپ نے اجازت دے دی کہ وہ شول میں عمرہ ادا کر کے بلاحج کئے اپنے گھر واپس لوٹے آئے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اس صورت میں اس پر تمتع کا دم واجب نہیں ہوگا یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۴۴۷) اَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ حَـدَّثَنَـا صَدَقَةُ بْنُ يَسَـارِبْـنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ اَعْتَـمِـرَقَبْـلَ الْحَجِّ وَاَهْدٰى اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَالْحَجِّ.

قَـالَ مُحَمَّدٌ كُلٌّ هٰذَاحَسَنٌ وَاسِعٌ اِنْ شَاءَ فَعَلَ وَاِنْ شَاءَ قَرَنَ وَاَهْدٰى فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ.

۴۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے صدقہ بن یسار سے حدیث بیان کی اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ روایت نقل کی کہ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک حج سے پہلے عمرہ ادا کرنا اور ہدی لے جانا بہتر ہے کہ ذوالحجہ میں حج کے عمرہ ادا کرے۔

امام محمدؒ نے فرمایا ہر طرح عمدہ ہے اس میں وسعت ہے چاہے تمتع کرے چاہے صرف حج کرے یا قران کرے نیز ہدی لے جائے یہ بہت افضل ہے۔

(۴۴۸) اَخْبَـرَنَـا مَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْتَمِرْ اِلَّا ثَلٰثًا اِحْدٰهُنَّ فِيْ شَوَّالٍ وَاثْنَيْنِ فِي الْقَعْدَةِ.

۴۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین عمرے ادا فرمائیں ایک شوال میں اور دو ذی قعدہ میں۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

یہ باب رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۴۴۹) اَخْبَـرَنَـا مَـالِكٌ اَخْبَـرَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَـكْـرِ بْـنِ عَبْـدِالـرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مَوْلَاهُ اَبَـابَـكْـرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلَـى الـنَّـبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُـنْـتُ تَـجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ وَاَرَدْتُّهٗ فَاُعْتُرِضَ لِيْ فَـقَـالَ لَهَـا رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمِرِيْ فِيْ رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ كَحَجَّةٍ.

۴۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سمی نے خبر دی کہ انہوں نے اپنے آقا ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ایک عورت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم رمضان المبارک میں عمرہ کرلو کیونکہ ماہ رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔

بَابُ الْمُتَمَتِّعِ مَایَجِبُ عَلَیْهِ مِنَ الْهَدْیِ

یہ باب متمتع پر ہدی کے واجب ہونے کے بیان میں ہے

(۴۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ مَنْ اِعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فِیْ شَوَّالٍ اَوْفِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اَوْذِی الْحَجَّةِ فَقَدِاسْتَمْتَعَ وَوَجَبَ عَلَیْهِ الْهَدْیُ اَوِالصِّیَامُ اِنْ لَمْ یَجِدْهَدْیًا.

۴۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ اس کو عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے حج کے مہینوں شوال، ذی قعدہ، ذوالحجہ میں تمتع (حج اور عمرے کو جمع) کیا اس پر ہدی واجب ہے اور اگر ہدی نہ پاسکے تو روزے رکھے۔

(۴۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَقُوْلُ الصِّیَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ هَدْیًا مَابَیْنَ اَنْ یُهِلَّ بِالْحَجِّ اِلٰی یَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ یَصُمْ صَامَ اَیَّامَ مِنٰی.

۴۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جس نے تمتع کیا اس پر روزے واجب ہیں جس کو ایام احرام میں یوم عرفہ تک ہدی نہ ملے اگر وہ روزہ نہ رکھ سکے تو منی کے دنوں میں روزہ رکھے۔

(۴۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِکَ.

۴۵۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے ابن عمرؓ کی روایت کی مثل بیان فرمائی۔

(۴۵۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیْدَبْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ مَنْ اِعْتَمَرَ فِیْ اَشْهُرِالْحَجِّ فِیْ شَوَّالٍ اَوْفِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اَوْفِیْ ذِی الْحَجَّةِ ثُمَّ اَقَامَ حَتّٰی یَحُجَّ فَهُوَمُتَمَتِّعٌ قَدْوَجَبَ عَلَیْهِ مَااسْتَیْسَرَمِنَ الْهَدْیِ اَوِالصِّیَامِ اِنْ لَمْ تَجِدْ هَدْیًا وَمَنْ رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ ثُمَّ حَجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ.

۴۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج کے مہینوں شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ میں عمرہ ادا کیا پھر وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ اس نے حج کرلیا تو وہ متمتع ہے اس پرواجب ہے کہ اگر قربانی میسر ہو تو کرلے اگر قربانی نہ پاسکے تو روزے رکھے اور جو شخص اپنے گھر چلا گیا پھر اس نے آکر حج کیا وہ متمتع نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا کُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء احناف کا قول ہے۔

بَابُ الرَّمَلُ بِالْبَيْتِ

یہ باب بیت اللہ میں رمل کرنے کے بیان میں ہے

(۴۵۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُبْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَامِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلٰى حَجَرٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ الرَّمَلُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَشْوَاطٍ مِّنَ الْحَجَرِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

۴۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حجر اسود سے رمل شروع کیا اور اسی پر ختم فرمایا۔ امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حجر اسود سے تین طواف میں رمل کیا جائے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْمَكِّيِّ وَغَيْرُهٗ يَحُجُّ اَوْيَعْتَمِرُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمَلُ

یہ باب مکی اور غیر مکی حج یا عمرہ کرے کیا ان پر رمل واجب ہے یا نہیں؟ اس کے بیان میں ہے

(۴۵۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرَ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى طَافَ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ الرَّمَلُ وَاجِبٌ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۴۵۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھتے دیکھا پھر میں نے انہیں بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا یہاں تک کہ انہوں نے طواف تین چکر میں رمل کیا۔ امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مکی و غیر مکی پر حج کرے یا عمرہ دونوں کے لئے ہی رمل واجب ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْمُعْتَمَرِاَوِ الْمُعْتَمَرَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهَا مِنَ التَّقْصِيْرِوَا لْهَدْيِ

یہ باب عمرہ کرنے والے/والی کے قربانی اور قصر کے واجب ہونے کے بیان میں

(۴۵۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ اِبْنَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلٰى مَكَّةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ

۴۵۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر کی آزاد کردہ باندھی رقیہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمرہ یوم ترویہ یعنی ۸ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچیں تو میں بھی ان کیساتھ

عُمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَاَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ بَيْنَ الصَّفَاءِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقَصَّانِ فَقُلْتُ لَاقَالَتْ فَالْتَمِسِيْهِ لِيْ قَالَتْ فَالْتَمَسْتُ حَتّٰى جِئْتُ بِهٖ فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً.

تھی تو انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر مسجد کے چبوترہ پر گئیں اور مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس قینچی ہے؟ میں نے کہا نہیں عمرہ نے کہا کہیں سے تلاش کر کے لاؤ میں قینچی لیکر آئی پھر حضرت عمرہ نے اپنے سر کے بالوں کو آخری کنارے کاٹے قربانی کے دن میں ایک بکری کو ذبح کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِلْمُعْتَمِرَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقَصِّرَ مِنْ شَعْرِهٖ اِذَا طَافَ وَسَعٰى فَاِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ذَبَحَ مَاسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ عمرہ کرنیوالا مرد ہو یا عورت طواف و سعی سے فارغ ہو کر قصر کرے اور قربانی کے دن میں جانور ذبح کرے جو اس کو میسر آئے۔یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

(۴۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ مَاسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ.

۴۵۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ﴿مااستیسر من الھدی﴾ سے بکری مراد ہے۔

(۴۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَاسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيْرٌ اَوْ بَقَرَةٌ.

۴۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ بیشک انہوں نے فرمایا ﴿مااستیسر من الھدی﴾ سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَلِيٍّ نَاْخُذُ مَاسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے کہ ﴿مااستیسر من الھدی﴾ سے مراد بکری ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

یہ باب مکہ مکرمہ میں بغیر احرام داخل ہونے کے بیان میں ہے

(۴۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اِعْتَمَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ جَاءَهٗ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ.

۴۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک انہوں نے جب عمرہ کیا مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب مقام قدید میں پہنچے تو مدینہ سے کوئی خبر ملی تو واپس لوٹے اور مکہ مکرمہ

میں داخل ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ كَانَ فِي الْمَوَاقِيْتِ اَوْ دُوْنَهَا اِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وُقِّتَتْ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَاَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِيْتِ اَيْ وَقْتٌ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلَنَّ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو شخص میقات یا مکہ مکرمہ میں ہے اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان کوئی مقررہ میقات نہ ہو تو بغیر احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہاں جو شخص مقررہ میقاتوں میں کسی بھی میقات سے باہر ہو تو وہ بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ وَمَا يُجْزِىءُ مِنَ التَّقْصِيْرِ

یہ باب سر کے بال کٹوانے کی حد اور فضیلت کے بیان میں

(۴۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيْهِ.

۴۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ عمر ابن خطابؓ نے فرمایا جس شخص نے بال گوندھے اسے چاہئے کہ سر منڈوائے اور تلبیہ نہ کرے۔

(۴۶۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ.

۴۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے عرض کیا اور بال کٹوانے پر؟ آپ نے فرمایا الٰہی سر منڈانے والے پر رحم فرما یا الٰہی سر منڈانے والے پر رحم فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کیا اور بال کٹوانے والے پر تو آپ نے فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر بھی رحم فرما۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَالْحَلْقُ اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيْرِ وَالتَّقْصِيْرُ يُجْزِىءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا اسی پر عمل ہے جو شخص بال گوندھے وہ سر منڈائے اور سر منڈوانا بال کٹوانے سے عمدہ ہے البتہ بال کٹوانے بھی جائز ہیں۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

(۴۶۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَلَقَ فِيْ حَجٍّ اَوْعُمْرَةٍ اَخَذَمِنْ لِحْيَتِهٖ وَمِنْ شَارِبِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ هٰذَابِوَاجِبٍ مَنْ شَاءَ فَعَلَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْهُ.

۴۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ جب ابن عمرؓ حج یا عمرہ میں سر منڈاتے تو داڑھی اور مونچھوں کے بالوں میں سے بھی بال کٹوا لیتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا یہ واجب نہیں جس کا دل چاہے کرے دل نہ چاہے تو نہ کرے۔

بَابُ الْمَرْءَةِ تَقْدِمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ اَوْبِعُمْرَةٍ فَتَحِيْضُ قَبْلَ قُدُوْمِهَااَوْ بَعْدَ ذٰلِكَ

یہ باب عورت مکہ پہنچے حج و عمرہ کے لئے پھر اس کو حیض آئے حج اور عمرہ سے پہلے یا بعد میں اس کے بیان میں ہے

(۴۶۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اَلْمَرْاَةُ الْحَائِضُ الَّتِيْ تُهِلُّ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ تُهِلُّ بِحَجَّتِهَااَوْبِعُمْرَتِهَااِذَا اَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَاءِ وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرَ وَ تَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهَا لَاتَطُوْفُ بِالبيت وَلَابَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَلَاتَقْرَبُ الْمَسْجِدَ وَلَاتَحِلُّ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ.

۴۶۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس عورت نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا وہ جب چاہے تلبیہ پڑھے حج اور عمرہ کا لیکن دوران حیض خانہ کعبہ کا طواف صفا و مروہ کی سعی نہ کرے یہاں تک کہ پاکی حاصل ہو جائے وہ مناسک حج کی ادائیگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک رہے البتہ اس کے لئے طواف اور صفا و مروہ کی سعی جائز نہیں مسجد میں بھی داخل نہ ہو اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مرہ کے درمیان سعی نہ کر لے۔

(۴۶۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَاحَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَاءِ والْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ مَايَفْعَلُ الْحَاجّ غَيْرَ اَنْ لَاتَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ.

۴۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں آئی تو حیض کی حالت میں تھی میں نے طواف بیت اللہ اور سعی و صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا اظہار کیا عرض کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرو مگر پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔

(۴۶۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَاقَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّۃِ الْوِدَاعِ فَاَھْلَلْنَابِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَایَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَاجَمِیْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَاحَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَابَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَۃَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَیْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍاِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ مَکَانُ عُمْرَتِکَ وَطَافَ الَّذِیْنَ حَلُّوْابِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ طَافُوْاطَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَاَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِنًی وَاَمَّاالَّذِیْنَ کَانُوْااَجْمَعُوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُ الْحَائِضُ تَقْضِی الْمَنَاسِکَ کُلَّھَاغَیْرَاَنْ لَاتَطُوْفَ وَلَاتَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَۃَ حَتّٰی تَطْھُرَ فَاِنْ کَانَتْ اَھَلَّتْ بِعُمْرَۃٍ فَخَافَتْ فَوْتَ الْحَجِّ فَلْتُحْرِمْ بِالْحَجِّ وَتَقِفُ بِعَرَفَۃَ وَتَرْفُضِ الْعُمْرَۃَ فَاِذَا

۴۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں حجۃ الوداع کے سال آئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہے وہ حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھے پھر وہ جب تک دونوں کو ادا نہ کرلے احرام نہ کھولے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ پہنچی تو میں حالت حیض میں تھیں بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرسکی اس کا اظہار میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا تو آپ نے فرمایا اپنا سر کھولو کنگھی کرلو اور عمرہ کا احرام کھولو علاوہ اور حج کا احرام باندھ لو آپ فرماتی ہیں میں نے ایسے ہی کیا حج سے فراغت پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم بھیجا پس وہاں سے میں نے عمرہ ادا کیا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے عمرے کے بدلے میں عمرہ ہے جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف اور سعی کے بعد عمرہ کے احرام سے فارغ ہوئے اور پھر منیٰ سے واپس آ کر دوسرا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حیض والی عورت تمام مناسک حج پورے کرے علاوہ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اگر عمرہ کی نیت سے احرام باندھا مگر خطرہ ہو کہ حج فوت ہو جائے گا تو وہ حج کا احرام باندھ لے اور مقام عرفات میں وقوف کرلے اور عمرہ کا احرام اتار دے پھر حج سے فارغ ہو جائے تو عمرہ کی قضا

میں نے کہاہاں کر چکی ہیں تو آپ نے فرمایا وہ ساتھ چلی گئیں۔

(۴۶۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَتْ اِسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَنْ حَاضَتْ اَوْوَلَدَتْ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ یَوْمَ النَّحْرِ فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ.

۴۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن بکر نے اپنے والد ماجد سے روایت بیان کی اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا جو یوم النحر میں طواف زیارت کرنے کے بعد حائضہ ہوگئی یا اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا یوم النحر میں طواف زیارت کے کرنے کے بعد تو حضور نے اسے جانے کی اجازت فرمائی چنانچہ وہ چلی گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اَیُّمَا امْرَاَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ یَوْمَ النَّحْرِ طَوَافَ الزِّیَارَةِ اَوْوَلَدَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ فَلَا تَنْفِرَنَّ حَتّٰى تَطُوْفَ طَوَافَ الزِّیَارَةِ وَاِنْ کَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّیَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ اَوْوَلَدَتْ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدْرِ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو عورت یوم النحر میں طواف زیارت سے پہلے حائضہ ہو جائے یا اس کے ہاں بچہ ہوا تو اسے طواف زیارت کئے بغیر واپس نہیں جانا چاہئے اور اگر وہ طواف زیارت کے بعد حائضہ ہوئی ہو یا اس نے بچہ جنا ہو تو طواف وداع سے پہلے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تُرِیْدُالْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَتَلِدُاَوْتَحِیْضُ قَبْلَ اَنْ تُحْرِمَ

یہ باب حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے عورت کو حیض ونفاس آنے کے بیان میں ہے

(۴۶۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ وَلَدَتْ مُحَمَّدَبْنَ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْبَیْدَاءِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ اَبُوْبَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ اسماء بنت عمیسؓ کے ہاں بیداء کے مقام پر محمد بن ابوبکرؓ پیدا ہوئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھے لے۔

فَرَغَتْ مِنْ حَجِّهَا قَضَتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَتْهَاعَائِشَةُ وَذَبَحْتُ مَااسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَلَغَنَااَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً.

کر لے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قضاء کیا تھا اور جو قربانی میسر ہو وہ کر لے۔ نیز ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔

وَهٰذَاكُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَرَحِمَهُ اللّٰهُ اِلَّامَنْ جَمَعَ اِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ.

یہ تمام اقوال امام ابوحنیفہؒ کے ہیں۔ سوا اس بات کے کہ وہ فرماتے ہیں جو شخص حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھے وہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے۔

بَابُ الْمَرْءَةِ تَحِيْضُ فِيْ حَجِّهَا قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

یہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جس حج میں طواف زیارت سے پہلے حیض آجائے اس کے بیان میں ہے

(۴٦٦) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَبُوالرِّجَالِ اَنَّ عُمْرَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ اِذَاحَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تخاف اَنْ تَّحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَفَضْنَ فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ اِذَاكُنَّ قَدْاَفَضْنَ.

۴٦٦۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابوالرجال نے کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کو آتیں اور آپ کے ساتھ اور عورتیں بھی ہوتیں ان کے حائضہ ہونے کے اندیشہ کی پیش نظر پر آپ قربانی کے دن طواف زیارت کے لئے ان عورتوں کو بھیج دیتیں تو وہ طواف زیارت کر لیتیں اگر اس کے بعد ان میں سے کوئی حائضہ ہو جاتی تو ان کے پاک ہونے تک وہاں قیام نہ کرتیں بلکہ روانگی فرما لیتیں۔

(۴٦۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيِّي قَدْحَاضَتْ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَاقَالَ اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قُلْنَ بَلٰى اَلااِنَّهَالَمْ تَطُفْ طَوَافَ الْوِدَاعِ قَالَ فَاخْرُجْنَ.

۴٦۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت صفیہ بن حیی کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ حضور نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے ہمارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا؟

مُرْهَافَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاخُذُ بِالنُّفَسَآءِ وَالْحَآئِضِ جَمِيْعًا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا تمام حیض ونفاس میں مبتلاء عورتوں کے لئے ہمارا یہی قول ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ فِی الْحَجِّ

یہ باب دوران حج استحاضہ کے آنے کے بیان میں ہے

(۴۷۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزُّبَیْرِ الْمَکِّیُّ اَنَّ اَبَامَاعِزٍ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سُفْیَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِیْهِ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَقْبَلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی اِذَاکُنْتُ عِنْدَبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی ذَهَبَ ذٰلِکَ عَنِّیْ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ اَیْضًا فَقَالَ. لَهَا ابْنُ عُمَرَاِنَّمَاذٰلِکَ رِکْضَةٌ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوْفِیْ.

۴۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی نے ابو ماعز عبداللہ بن سفیان سے روایت کیا وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی خدمت میں ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میں بیت اللہ کے طواف کا ارادہ کر چکی ہوں جب میں مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچی تو مجھے خون آنے لگا میں واپس چلی گئی یہاں تک کہ خون رک گیا چنانچہ میں پھر آ گئی جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچی تو وہی صورت پیش آئی۔

ابن عمرؓ نے فرمایا یہ شیطان کا ایڑی کا مارنا ہے جاؤ غسل کرو اور کپڑے سے شرمگاہ کو باندھ لو اس کے بعد طواف کرلو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاخُذُ هٰذِهِ الْمُسْتَحَاضَةُ فَلْتَتَوَضَّأْ وَتَسْتَثْفِرُبِثَوْبٍ ثُمَّ تَطُوْفُ وَتَصْنَعُ مَاتَصْنَعُ الطَّاهِرُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مستحاضہ وضو کرلے شرمگاہ کپڑے سے باندھ لے اور پھر طواف کرے پھر وہ تمام اعمال ایسے کرے جیسے پاک عورتیں کرتی ہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء کا قول بھی ہے۔

بَابُ دُخُوْلِ مَکَّةَ وَمَایُسْتَحَبُّ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ

یہ باب مکہ میں داخل ہونے اور اس سے پہلے غسل کرنے کے بیان میں ہے

(۴۷۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَااَدْنٰی مِنْ مَکَّةَ بَاتَ

۴۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جب وہ مکہ

بِذِیْ طُوًی بَیْنَ الثَّنِیَّتَیْنِ حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ یُصَلِّی الصُّبْحَ ثُمَّ یَدْخُلُ مِنَ الثَّنِیَّةِ الَّتِیْ بِاَعْلٰی مَکَّةَ وَلَا یَدْخُلُ مَکَّةَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰی یَغْتَسِلَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ اِذَا دَنٰی مِنْ مَّکَّةَ بِذِی طُوًی وَیَاْمُرَ مَنْ مَعَهٗ فَیَغْتَسِلُوْا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلُوْا۔

مکرمہ کے نزدیک پہنچتے تو مقام ذی طویٰ کے پاس دوگھاٹیوں کے درمیان رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوجاتی تو فجر کی نماز ادا کر کے مکہ مکرمہ کی اوپر کی طرف سے شہر میں داخل ہوتے۔ اور جب آپ حج یا عمرہ کے لئے آتے تو جب تک وادی ذی طوی میں غسل نہ فرما لیتے اس وقت مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوتے اور اپنے رفقاء سے بھی فرماتے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کر لیں۔

(۴۷۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ کَانَ یَدْخُلُ مَکَّةَ لَیْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَیَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَیُؤَخِّرُ الْحَلَّاقَ حَتّٰی یُصْبِحَ وَلٰکِنَّهٗ لَا یَعُوْدُ اِلَی الْبَیْتِ فَیَطُوْفُ بِهٖ حَتّٰی یَحْلِقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ یَقْرَبِ الْبَیْتَ۔

۴۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد قاسم بن محمد سے خبر دی کہ ان کے والد مکہ مکرمہ میں عمرہ کے لئے رات کے وقت داخل ہوتے بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا مروہ فرماتے البتہ حلق وقصر کو صبح تک موخر فرماتے ہاں دوسرا طواف بلا حلق نہ کرتے اور جب رات کے پچھلے حصہ میں مسجد حرام حاضر ہوتے تو مسجد میں وتر ادا کرتے اس کے بعد طواف اور استلام حجر نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ یَّدْخُلَ مَکَّةَ اِنْ شَاءَ لَیْلًا وَاِنْ شَاءَ نَهَارًا فَیَطُوْفُ وَیَسْعٰی وَلٰکِنَّهٗ لَا یُعْجِبُنَا لَهٗ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الطَّوَافِ حَتّٰی یَحْلِقَ اَوْ یُقَصِّرَ کَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَاَمَّا الْغُسْلُ حِیْنَ یَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کوئی شخص مکہ معظمہ میں رات یا دن کو داخل ہو اس کے بعد طواف اور سعی کرے۔ البتہ ہمارے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ دوسرے طواف وسعی سے پہلے حلق وقصر کرائے جیسے قاسم بن محمد نے کیا ہے ہاں مکہ مکرمہ میں غسل کر کے داخل ہونا افضل ہے مگر واجب نہیں ہے۔

بَابُ السَّعْیِ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

یہ باب صفا ومروہ کے درمیان سعی کے بیان میں ہے

(۴۷۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَءَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ حَتّٰی یَبْدُوْ لَهُ الْبَیْتُ وَکَانَ یُکَبِّرُ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ

۴۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ ابن عمر جب صفا ومروہ کے درمیان سعی فرماتے تو صفا کی پہاڑی پر اتنی اونچائی تک چڑھتے کہ وہ بیت اللہ شریف نظر آرہا ہوتا پھر تین بار تکبیر کہتے سات بار

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَذٰلِكَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ تَكْبِيْرَةً وَسَبْعَ تَهْلِيْلَاتٍ وَيَدْعُوْا فِيْمَابَيْنَ ذٰلِكَ وَيَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ يَهْبِطُ فَيَمْشِىْ حَتّٰى اِذَاجَاءَ بَطْنَ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى يَظْهَرَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِىْ حَتّٰى يَاْتِىَ الْمَرْوَةَ فَيَرْقِىْ فَيَضَعُ عَلَيْهَا مِثْل مَاصَنَعَ عَلَى الصَّفَاوَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ سَعْيِهٖ وَسَمِعْتُهٗ يَدْعُوْا عَلٰى الصَّفَا .

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّىْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّاتَنْزِعَهُ مِنِّىْ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ وَاَنَامُسْلِمٌ.

لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھوعلی کل شیء قدیر پڑھتے اس طرح اکیس تکبیریں اور سات مرتبہ کلمہ مذکورہ پڑھتے اسی اثناء میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے جاتے پھر وہاں سے سکون واطمینان کیساتھ فارغ ہوکر وادی میں داخل ہوتے اور سعی کرتے ہوئے مروہ تک پہنچ جاتے پھر مروہ کے اوپر چڑھتے اور اسی طرح کلمہ اور تکبیریں پڑھتے جس طرح صفا پر پڑھی تھیں اور یہ سعی سات مرتبہ کرتے یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہوجاتے ۔نافع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں صفا پر یہ دعا کرتے بھی سنا ہے۔

اللہ تو نے خود فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا اور تو وعدہ پورا کرنے والا ہے پس میں تجھ سے مانگ رہا ہوں جیسے تو نے اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی ۔اللہ مجھ سے اسلام کی دولت کو واپس نہ چھیننا یہاں تک کہ میرا انتقال ہوئے تو اسلام پر ہو۔

(۴۷۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍعَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَانْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى ظَهَرَ مِنْهُ قَالَ وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثَلٰثًا وَيُهَلِّلُ وَاحِدَةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

۴۷۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا سے اترتے تو ہلکی رفتار سے چلتے آتے وادی میں داخل ہوتے تو سعی فرماتے ہوئے وادی سے باہر تشریف لے آتے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ پر تین بار تکبیر کہتے اور ایک مرتبہ تہلیل (یعنی لاالہ الا اللہ) فرماتے اور یہ سلسلہ تین پھیرے تک قائم رہتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَاكُلِّهٖ نَاْخُذُاِذَاصَعِدَالرَّجُلُ الصَّفَا كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ هَبَطَ مَاشِيًا حَتّٰى يَبْلُغَ بَطْنَ الْوَادِىْ فَيَسْعٰى فِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ ثُمَّ

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب محرم صفا پر چڑھے تو تکبیر وتہلیل کہے اور دعا کرے پھر آہستہ آہستہ اترے اور وادی کے درمیان آکر سعی کرے یہاں تک کے وادی سے

يَمْشِيْ مَشْيًا عَلٰى هِيْنَتِهٖ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ عَلَيْهَا فَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُوْا يَصْنَعُ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعًا يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ.

باہر آئے پھر آہستہ آہستہ باوقار چلے اور مروہ پر آئے اس پر پہنچ کر تکبیر وتہلیل کہے نیز دعا کرے اسی طرح صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگائے وادی کے درمیان ہر بار سعی کرے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور دوسرے فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

یہ باب بیت اللہ کا سوار ہو کر یا پیادہ طواف کے بیان میں ہے

(۴۷۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ وَيَقْرَءُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَسْطُوْرٍ.

۴۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی نے عروہ سے انہوں نے زینب بن ابی سلمہ سے روایت کی وہ حضرت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ میں بیمار ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا اظہار کیا آپؐ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر طواف کرلو انہوں نے کہا پھر میں نے اسی طرح طواف کرلیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ مبارک کئے نماز ادا فرمارہے تھے اور نماز میں آپؐ سورۂ طور کی تلاوت کررہے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ لِلْمَرِيْضِ وَذِي الْعِلَّةِ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ مَحْمُوْلًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بیمار اور معذور سواری پر طواف کرسکتا ہے سامان کے ساتھ اور اس پر کوئی کفارہ نہیں آئیگا۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے رحمہم اللہ تعالیٰ۔

(۴۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلٰى اِمْرَاَةٍ مَجْذُوْمَةٍ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ اِقْعُدِيْ فِيْ بَيْتِكِ وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا هَلَكَ الَّذِيْ كَانَ يَنْهَاكِ عَنِ الْخُرُوْجِ

۴۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر نے ابن ابی ملیکہ سے ہمیں خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی بیمار عورت کے پاس سے گزرے جو جذام کی بیماری میں مبتلا تھی اور طواف بیت اللہ میں مصروف تھی آپؓ نے اسے فرمایا اے اللہ کی بندی اپنے گھر جا کر بیٹھ رہو اور لوگوں کو تکلیف اپنی بیماری سے نہ دو پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا تو وہ عورت مکہ مکرمہ آئی اس سے

قَالَتْ وَاللّٰهِ لَاُطِيْعُهُ حَيًّا وَاَعْصِيْهِ مَيْتًا.

کسی شخص نے کہا جس نے تجھے نکلنے سے منع کیا تھا ان کا تو انتقال ہو گیا ہے وہ بولی بخدا میں ایسی نہیں ہوں کہ میں ان کی زندگی میں اطاعت کروں اور ان کے انتقال کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔

بَابُ اِسْتِلَامِ الرُّكْنِ

یہ باب رکن یمانی کو استلام کرنے کے بیان میں ہے

(۴۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُبْنُ اَبِىْ سَعِيْدُ الْمُقْبِرِىّ عَنْ عُبَيْدِبْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عمريَااَبَاعَبْدَالرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا مَارَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا

۴۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت سعید بن ابی سعید المقبری سے اور انہوں نے حضرت عبید بن جریج حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہوں جو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی وہ کرتے نہیں دیکھتا انہوں نے فرمایا اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟۔

قَالَ مَاهُنَّ يَاابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَاتَمَسَّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّاالْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ رَاَيْتُكَ اِذَاكُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَارَاَوُ الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ اَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ.

انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے (۱) کہ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے (۲) اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ بالوں کے بغیر والے چمڑے کی جوتی پہنتے ہیں (۳) میں نے آپ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھتا ہوں (۴) اور میں دیکھتا ہوں کہ مکہ مکرمہ میں لوگ چاند کو دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھویں ذوالحجہ سے پہلے احرام نہیں باندھتے۔

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّىْ لَمْ اَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَلَمَ اِلَّاالْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَااُحِبُّ اَنْ اَصْبَغَ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کا استلام کرتے نہیں دیکھا اور بغیر بال کے جوتے کے بارے میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی جوتے مبارک پہنے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے تھے اور اسی میں وضو فرماتے تھے اور میں ویسی ہی جوتے پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کے بارے میں میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ کا خضاب استعمال فرماتے تھے میں بھی یہی پسند کرتا ہوں کہ زرد رنگ

بِهَاوَاَمَّا اَلْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعَثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ.

کا خضاب استعمال کرو اور چاند کے بارے میں میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ احرام باندھتے ہوں یہاں تک کہ آپ کے پاس سواری لائی جاتی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهٗ حَسَنٌ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْتَلِمَ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الرُّكْنُ الْيَمَانِيْ وَالْحَجَرُ وَهُمَا اللَّذَانِ اِسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ تمام اچھے کام ہیں کہ رکن یمانی اور رکن اسود کے سوا استلام نہیں کرنا چاہئے ان دونوں رکنوں پر ہی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استلام فرمایا کرتے تھے یہی حضرت ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

(۴۷۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَى اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوْا الْكَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدَّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ.

۴۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جہاں بنیاد تھی اس میں کمی کر دی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہ لوٹایا؟ پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا اگر تمہاری قوم ابھی اسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی۔ (تو میں ایسا کرتا مگر وہ اسلام میں داخل ہوئی ہے فتنہ کا شکار ہو سکتی ہے)

قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذِيْنَ يَلِيَانِ الْحَجَرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے متصل رکن کے سوا کسی دوسرے رکن کو استلام کرتے نہیں دیکھا کیونکہ کہ دوسرے رکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں بنا گیا تھا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِی الْکَعْبَةِ وَدُخُوْلِهَا

یہ باب خانہ کعبہ میں داخلے اور اس میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۴۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَیْهِ فَمَکَثَ فِیْهَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجُوْا مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَّسَارِهٖ وَعَمُوْدَیْنِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ.

۴۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ میں اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہؓ کو لے کر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور دروازے کو بند فرما کر کچھ دیر تک اندر رہے جب باہر تشریف لائے تو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کیا عمل فرمایا حضرت بلالؓ نے کہا آپ نے خانہ کعبہ کے اندر ایک ستون کی دائیں طرف نماز ادا فرمائی جبکہ دو ستون آپ کی بائیں جانب اور تین ستون آپ کے پیچھے تھے اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الصَّلٰوةُ فِی الْکَعْبَةِ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

حضرت امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا بہت ہی اچھا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کرام کا قول ہے۔

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَیِّتِ وَعَنِ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ

یہ باب فوت شدہ اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں ہے

(۴۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ کَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَتَنْظُرُ اِلَیْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی کہ بے شک ان سے سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ بے شک انہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ حضرت فضل بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قبیلہ خثعم مسئلہ معلوم کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی راوی فرماتے ہیں کہ حضرت فضل نے اس کی طرف دیکھا اور عورت حضرت فضل کی

يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا اَلاَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ.

طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دوسری جانب کر دیا پس عورت نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک حج کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے میرے والد ضعیف ہیں اور ان پر حج ایسے وقت میں فرض ہوا جب وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج ادا کرسکتی ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا ہے۔

(۴۸۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ اِمْرَاَةٌ كَبِيْرَةٌ لَاتَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّحْمِلَهَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَاِنْ رَبَطْنَاهَا خِفْنَا اَنْ تَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۴۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت ایوب سختیانیؒ سے خبر دی انہوں نے ابن سیرینؒ سے بیان کیا کہ انہیں کسی شخص نے روایت کی کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا میری والدہ بہت ضعیف ہیں اور وہ اونٹ پر سوار نہیں ہوسکتیں اور اگر ہم انہیں سواری باندھیں تو ہمیں ان کے مرجانے کا خطرہ ہے کیا میں ان کی جگہ حج پر کرسکتی ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۴۸۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ اَنْ لَّايَبْلُغَ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ الْحَلَبَ فَيَحْلِبُ وَيَسْتَقِيَهٗ اِلَّا حَجَّ وَحَجَّ بِهٖ قَالَ فَبَلَغَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِيْ قَالَ وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ فَجَاءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ قَدْ كَبِرَ وَهُوَ لَايَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۴۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت ایوب سختیانی سے خبر دی کہ ان سے ابن سیرینؒ نے بیان کیا کہ کسی آدمی کی اولاد بلوغت سے قبل ہی فوت ہوجاتی تھی اس نے منت مانی کہ اگر میرا کوئی بچہ اتنی عمر کو پہنچے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اونٹنی کا دودھ دوہنے لگے تو میں اسے ساتھ لے کر حج کروں گا پس پھر اس کا ایک لڑکا جوان ہوگیا مگر اب وہ خود بہت بوڑھا ہوچکا تھا اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ میرا والد بہت ہی بوڑھا ہوچکا ہے اور اس میں حج کرنے کی طاقت نہی رہی کیا اس کے بدلے میں حج کرسکتا ہوں؟ ۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِالْحَجِّ عَنِ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس میں کسی قسم کا حرج

الْـمَيِّتِ وَعَنِ الْـمَرْءَ ةِ وَالـرَّجُـلِ اِذَابَـلَغَامِنَ الْكِبرِ مَالَا يَسْتَطِيْعَانِ اَنْ يَّحُجَّا.

نہیں کہ کوئی شخص فوت ہو چکا ہو یا مرد اور کوئی عورت ایسے بوڑھے ہو جائیں کہ ان میں حج کرنے کی استطاعت نہیں تو ان کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔

وَهُـوَقَـوْلُ اَبِـىْ حَـنِـيْـفَةَ وَالْـعَـامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَالَ مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ لَااَرٰى اَنْ يَّحُجَّ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ.

امام ابوحنیفہؒ کا بھی اور دیگر فقہاء کا قول ہے البتہ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کر سکتا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

یہ باب آٹھویں ذوالحجہ کو مقام منی میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۴۸۳) اَخْبَـرَنَـامَـالِکٌ اَخْبَـرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُـمَـرَ كَـانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْـعِشَآءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُوْاوَاِذَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰى عَرَفَةَ.

۴۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ انہوں نے بیان فرمایا بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مقام منی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نماز فجر ادا کیا کرتے تھے اور پھر آفتاب طلوع ہو جانے پر عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

قَـالَ مُـحَـمَّدٌوَهٰكَذَاالسُّنَّةُ فَاِنْ عَجَّلَ اَوْتَاَخَّرَ فَـلَابَـاْسَ اِنْ شَـآءَ الـلّٰـهُ تَـعَالٰى وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ سنت ہے اس میں جلدی یا دیر ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے انشاء اللہ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

یہ باب عرفات میں عرفہ کے دن غسل کرنے کے بیان میں ہے

(۴۸۴) اَخْبَـرَنَـامَـالِکٌ اَخْبَـرَنَـانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ حِيْنَ يُرِيْدُ اَنْ يَّرُوْحَ.

۴۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافعؒ سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نویں ذوالحجہ میں جبل رحمت کی طرف جاتے وقت غسل فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌهٰذَاحَسَنٌ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ غسل کرنا مستحسن ہے واجب نہیں ہے۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

یہ باب عرفات سے واپسی کے بیان میں ہے

(۴۸۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَيْرِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ حَتّٰى اِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ هِشَامُ وَالنَّصُّ اَرْفَعُ مِنَ الْعُنُقِ.

۴۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں ہشام بن عروۃ سے خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے تو اپنے اونٹ کو تیز کر دیا اور جب میدان کھلا پاتے تو سواری کو اور تیز دوڑاتے حضرت ہشام نے فرمایا کلمہ نص کلمہ عنق سے زیادہ تیز چال چلنے پر بولا جاتا ہے ۔(عنق درمیانی چال سے چلنے کو کہتے ہیں)

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِاِيْضَاعِ الْاِبِلِ وَاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اطمینان سے چلیں، اونٹ اور گھوڑوں کو محض دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ بَطْنِ مُحَسِّرٍ

یہ باب وادیٔ محسّر کے بیان میں ہے

(۴۸۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهُ فِىْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ كَقَدْرِ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ.

۴۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی سواری کو وادی محسر میں تھوڑی سی مقدار میں تیز دوڑا کرتے تھے پتھر پھینکنے کے مقدار۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ وَاسِعٌ اِنْ شِئْتَ حَرَّكْتَ وَاِنْ شِئْتَ سِرْتَ عَلٰى هِيْئَتِكَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِى السَّيْرَيْنِ جَمِيْعًا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَحِيْنَ اَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ.

امام محمدؒ نے فرمایا ان تمام امور میں گنجائش پائی جاتی ہے چاہے سواری تیز کریں یا آہستہ چلیں کیونکہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت پہنچی ہے کہ تم جب عرفات ومزدلفہ کی طرف جاؤ یا واپسی ہو تو نہایت اطمینان اور سکون سے چلو۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب مزدلفہ میں نماز پڑھنے کے بیان میں ہے

(۴۸۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

۴۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَاب عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا

امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔

(۴۸۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ الْخَطْمِيُّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ.

۴۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ایوب انصاری حطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مقام مزدلفہ پر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمُزْدَلِفَةَ وَاِنْ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ وَاِذَا اَتَاهَا اَذَّنَ وَاَقَامَ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب تک مزدلفہ نہ پہنچے مغرب کی نماز ادا نہ کرے اگرچہ آدھی رات جائے اور جب مزدلفہ آئے آذان اور اقامت کہے پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اذان و اقامت سے ادا کر لے یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یہ باب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد ان کاموں میں لگنا جس سے منع کیا گیا ہے اس کے بیان میں ہے

(۴۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ

۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ انہیں عبداللہ بن دینار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میدان عرفات

اَلْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَعَلَّمَهُمْ اَمْرَ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِيْمَا قَالَ ثُمَّ اِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ لَا يَمَسُّ اَحَدٌ نِسَآءً وَّلَا طِيْبًا حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

میں لوگوں کو خطاب فرمایا اور انہیں ارکان حج کی تعلیم دی فرمایا جب تم منٰی میں آؤ اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارو تو جو کام اس وقت تک منع تھے وہ اب حلال ہو گئے سوائے عورتوں کی قربت کے اور خوشبو لگانے کے اور جب تک آدمی بیت اللہ کے طواف سے فارغ نہ ہو تو وہ نہ عورتوں کی صحبت اختیار کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔

(۴۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهٗ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

۴۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی عبداللہ بن دینار سے بیان کیا انہوں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمر ابن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رمی جمرہ کیا پھر سر منڈایا یا بال کٹوائے پھر قربانی دی جو اس کے پاس تھی اس پر احرام کی وجہ سے جو کام حرام تھے اب حلال ہو گئے البتہ طواف زیارت تک خوشبو کا استعمال نہ کرے اور عورتوں سے صحبت نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنُ عُمَرَ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ خِلَافَ ذٰلِكَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ بَعْدَ مَا حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ فَاَخَذْنَا بِقَوْلِهَا وَعَلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ کا یہ قول ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ اس کے برعکس فرماتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ بیت اللہ کے طواف زیارت سے پہلے میں نے اپنے ہاتھوں سے آپؐ کے سر مبارک کو خوشبو لگائی ہے۔ اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۴۹۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

۸۹۱۔ امام مالکؒ نے ہم کو حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے یہ خبر دی کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام اتارنے کے بعد بیت اللہ شریف کے طواف زیارت سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِي الطِّيْبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَنَدَعُ مَا رَوٰى عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے، طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی جا سکتی ہے اور اس بارے میں ہم حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت پر عمل نہیں کرتے یہی بات امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کی ہے۔

بَابُ مِنْ اَيِّ مَوْضِعٍ يَرْمِي الْجِمَارَ

یہ باب کنکریاں مارنے کی جگہ کے بیان میں ہے

(۴۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ مِنْ اَيْنَ كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ ذٰلِكَ اَنْ يَّرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَمِنْ حَيْثُ مَارَمٰى فَهُوَجَائِزٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ.

۴۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سوال کیا کہ قاسم بن محمد کہاں سے مرہ عقبہ پر کنکریاں مارا کرتے تھے انہوں نے فرمایا جہاں سے سہولت پاتے۔

امام محمد کہتے ہیں افضل یہ ہے کہ بطن وادی سے کنکریاں ماری جائیں البتہ جہاں سے رمی کی جائے جائز ہے اورامام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ تَاخِيْرِ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ عِلَّةٍ اَوْمِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَمَا يُكْرِهُ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب رمی میں تاخیر کرنا کسی عذر کی سے یا بلا عذر کا کراہت کے بیان میں ہے

(۴۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍاَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَن اَبَا الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ لِرَعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ مِنَ الْغَدِاَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ.

۴۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے بیان فرمایا اوران کوابوالبداح بن عاصم نے خبر دی وہ اپنے والد ماجد عاصم بن عدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کومنٰی کے علاوہ دوسرے مقام پررات گزارنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ یہ لوگ قربانی کے دن کنکریاں ماریں پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن بھی کنکریاں ماریں اور پھر روانگی کے دن بھی رمی کر کے جائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ جَمَعَ رَمْيَ الْيَوْمَيْنِ فِيْ يَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ اَوْغَيْرِ عِلَّةٍ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ اِلَّااَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُ اَنْ يَدَعَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ حَتّٰى الْغَدِ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اِذَاتَرَكَ ذٰلِكَ حَتّٰى الْغَدِ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جوشخص دودن کی رمی عذراً یا بلاعذر اکے ایک دن میں جمع کرلے اس پرکوئی کفارہ نہیں ہاں بلاوجہ دوسرے دن تک رمی میں تاخیر کرنا مکروہ ہے امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ دوسرے دن صبح تک رمی چھوڑنے والے پردم لازم ہوجاتے ہیں۔

باب رَمْیُ الْجِمَارِ رَاکِبًا

یہ باب سواری پر رمی کرنے کے بیان میں ہے

(۴۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا اِذَا رَمُوْا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاھِبِیْنَ وَرَاجِعِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ رَکِبَ مُعَاوِیَۃُ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمَشْیِ اَفْضَلُ وَمَنْ رَکِبَ فَلَابَاْسَ بِذٰلِکَ.

۴۹۴۔ امام مالکؒ نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رمی جمار کے لئے لوگ پیدل آتے جاتے تھے ہاں سب سے پہلے جس نے سواری پر رمی کی وہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ پیدل رمی کرنا افضل ہے مگر سواری پر رمی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

باب مَایَقُوْلُ عِنْدَ رَمْیِ الْجِمَارِ وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ

یہ باب جمروں کے پاس ٹھہرنے اور رمی کے میں کیا پڑھنا چاہیئے؟ کے بیان میں ہے

(۴۹۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَمَی الْجَمْرَۃَ بِحَصَاۃٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ.

۴۹۵۔ امام مالکؒ نے حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں خبر دی کہ بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمرات کو کنکریاں مارتے تو تکبیر کہتے تھے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

(۴۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وُقُوْفًا طَوِیْلًا یُکَبِّرُ اللّٰہَ وَیُسَبِّحُہٗ وَیَدْعُوا اللّٰہَ وَلَا یَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَۃِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ.

۴۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے بیان فرمایا کہ انہوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ بے شک وہ پہلے دو جمروں کے پاس بہت دیر تک ٹھہر کر اللہ اکبر اور سبحان اللہ وغیرہ کلمات کہتے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے مگر جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْبَعْدَهٗ

یہ باب زوال سے پہلے یا بعد میں کنکریاں مارنے کے بیان میں ہے

(۴۹۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا تَرْمِی الْجِمَارَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فِی الْاَیَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِیْ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

۴۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ یوم نحر کے بعد تینوں دن سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماری جائیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا بھی عمل ہے۔

باب اَلْبَیْتُوْتَةُ وَرَآءَ عُقْبَةِ مِنًی وَّمَا یُکْرِهُ مِنْ ذٰلِکَ

یہ باب مقام منیٰ میں عقبہ کے پیچھے رات گذارنے کے بیان میں ہے

(۴۹۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَبْعَثُ رِجَالًا یُدْخِلُوْنَ النَّاسَ مِنْ وَّرَاءِ الْعَقَبَةِ اِلٰی مِنًی قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا یَبِیْتَنَّ اَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لَیَالِیْ مِنًی وَرَآءَ الْعَقَبَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَاجِّ اَنْ یَّبِیْتَ اِلَّا بِمِنًی لَیَالِیَ الْحَجِّ فَاِنْ فَعَلَ فَهُوَ مَکْرُوْهٌ وَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۴۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ بیشک عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ چند آدمی اس کام پر متعین کر رکھے تھے کہ وہ ان لوگوں کو منیٰ میں واپس لائیں جو عقبہ کے پیچھے چلے گئے ہیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی حاجی عقبہ کے پیچھے منیٰ کی راتیں نہ گذارے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کسی بھی حاجی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ حج کی راتیں منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ بسر کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ مکروہ کا مرتکب ہوا۔ مگر اس پر کفارہ نہیں آئے گا اور یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب مَنْ قَدَّمَ نُسُکًا قَبْلَ نُسُکٍ

یہ باب مناسک حج میں تقدیم وتاخیر کے بیان میں ہے

(۴۹۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ

۴۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہریؒ

عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَسْئَلُوْنَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ وَقَالَ اٰخَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ قَدِّمَ وَلَااُخِّرَاِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَاحَرَجَ.

سے خبر دی کہ وہ عیسی بن طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان سے حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاصؓ نے بیان کیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال منٰی میں قیام فرمایا لوگ آپ سے مسائل دریافت کرر ہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوئے اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے غلطی سے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔ اور ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے غلطی سے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کرلو۔ پس حضور سے جس عمل کے تقدیم اور تاخیر کے جانے کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ یہی فرماتے کہ کوئی حرج نہیں اب کرلیں۔

(۵۰۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا اَوْتَرَكَ فَلْيُهْرِقْ دَمًا .

۵۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت ابو یوب سختیانی سے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص مناسک حج میں سے کوئی چیز بھول جائے یا چھوڑ دے تو (دم) قربانی دے۔

قَالَ اَيُّوْبُ لَااَدْرِيْ اَقَالَ تَرَكَ اَمْ نَسِيَ.

حضرت ایوب سختیانی فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں آرہا کہ انہوں نے چھوڑ دینا کہا تھا یا بھولنا کہا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ اَنَّهٗ قَالَ لَاحَرَجَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَاحَرَجَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً اِلَّافِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَلْمُتَمَتِّعُ وَالْقَارِنُ اِذَاحَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی گئی ہے سی پر ہمارا عمل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایسی باتوں میں کوئی حرج نہیں اور ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ایسی باتوں میں کوئی حرج نہیں اور ان میں سے کسی میں کفارہ بھی نہیں مگر ایک عمل میں کہ متمتع اور قارن جب قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالے تو اس پر دم واجب ہے بہرحال ہم (امام محمد) تو ایسی صورت میں کفارہ نہیں کہتے۔

بَابُ جَزَآءِ الصَّيْدِ

(۵۰۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَضٰى فِي الضُّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْاَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوْعِ بِجَفْرَةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ اَنَّ هٰذَا اَمْثِلَةٌ مِنَ النَّعَمِ.

یہ باب شکار کے کفارہ کے بیان میں ہے

۵۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابوالزبیرؒ سے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ بے شک حضرت عمر ابن خطابؓ گو کے مارنے پر ایک دنبہ اور ہرن کے شکار پر ایک بکرا۔ اور خرگوش کے شکار کرنے پر بکری کا ایک سال بھر کا بچہ۔ اور جنگلی چوہا مارنے پر چار ماہ کے بکری کا بچہ ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کیونکہ یہ تمام جانور ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

بَابُ كَفَّارَةِ الْاَذٰى

(۵۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَاٰذَاهُ الْقُمَّلُ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُحْلِقَ رَاْسَهٗ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ اَوْانْسُكْ شَاةً اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاءَ عَنْكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ.

یہ باب تکالیف کے کفارہ کے بیان میں ہے

امام مالکؒ نے ہمیں عبدالکریم الجزری سے ہمیں یہ حدیث بیان فرمائی کہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے نقل کیا اور وہ حضرت کعب بن عجزہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان کے سر میں جوؤں کے باعث سخت تکلیف ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ سر منڈالیں پھر تین دن کے روزے رکھ لیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں یا ایک بکری ذبح کریں۔ ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک عمل کرلو تو یہ کفارہ کے طور پر کافی ہو جائے گا۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّمَ الضَّعَفَةَ بِمُزْدَلِفَةِ

(۵۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ اِبْنَيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ

یہ باب ضعیفوں کا مزدلفہ سے جلدی نکلنے کے بیان میں ہے

۵۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ وہ حضرت سالم سے اور عبیداللہ جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

ابْنِ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ صِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِمِنًى.

تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں ان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چھوٹے بچوں کو مزدلفہ سے منٰی کی طرف پہلے ہی روانہ کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ فجر کی نماز منٰی میں جا کر ادا کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَاْسَ بِاَنْ تُقَدَّمُ الضَّعَفَةُ وَيُوْغِرُ اِلَيْهِمْ اَنْ لَّايَرْمُوْ الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے منٰی کی طرف پہلے بھیج دیا جائے لیکن انہیں تاکید کی جائے کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب جِلَالُ الْبُدْنِ

یہ باب قربانی کے جانور کو جھول پہنانے کے بیان میں ہے

(۵۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَايَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهٖ وَكَانَ لَايُجَلِّلُهَا حَتّٰى يَغْدُوْبِهَا مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجَلِّلُهَا بِالْحُلَلِ وَالْقَبَاطِيِّ وَالْاَنْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِجِلَالِهَا فَيَكْسُوْهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا كُسِيَتْ الْكَعْبَةَ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ اَقْصَرَ مِنَ الْجِلَالِ.

۵۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کے جھول نہیں کاٹتے تھے جھول نہیں پہناتے یہاں تک منٰی سے عرفات پہنچے یہاں پر انہیں قرطبہ اور انماط (مصری علاقے کے نام ہے) حلے پہناتے اور پھر یہ حلے اتار کر خانہ کعبہ پر بطور غلاف چڑھا دیتے راوی کا بیان ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے لئے غلاف تیار کیا جانے لگا تو جھول چڑھانے [illegible] رک گیا۔

(۵۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ دِيْنَارٍ مَاكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِهٖ حَتّٰى اُقْصِرَ عَنْ تِلْكَ الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

۵۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن دینار سے سوال کیا جب خانہ کعبہ تیار ہونے لگا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے قربانی کے اونٹوں کی جھول کو کیا کرتے؟ حضرت عبداللہ ابن دینار نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جھول صدقہ کر دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِىْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ وَبِخُطُمِهَا وَاَنْ لَّايُعْطِى الْجَزَّارُ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قربانی کے جانور کی جھول اور رسی نکیل سبھی اشیاء صدقہ کر دیں نیز قصائی کو بطور

مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَّلَا مِنْ لُحُوْمِهَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ بِهَدْيٍ فَاَمَرَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِجِلَالِهٖ وَبِخُطُمِهٖ وَاَنْ لَّا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ خُطُمِهٖ وَجِلَالِهٖ شَيْئًا.

اجرت کے گوشت اور ان چیزوں میں سے کچھ نہ دیں کیونکہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے علی ابن ابی طالبؓ کو قربانی کے اونٹوں کے ساتھ بھیجا اور ارشاد فرمایا تھا کہ قربانی کی جھول اور نکیل (وغیرہ کو) صدقہ کر دیں نیز ان میں سے کوئی بھی چیز بطور اجرت کے قصائی کو نہ دینا۔

بَابُ الْمُحْصَرُ

یہ باب اس شخص کے متعلق ہے جسے مجبوراً خانہ کعبہ سے رکنا پڑے

(۵۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اُحْصِرَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَتَدَاوٰى مِمَّا اضْطُرَّ اِلَيْهِ وَيُفْدِيْ.

۵۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے فرمایا جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے خانہ کعبہ نہ جا سکے تو وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کر لے وہ اپنی بیماری کا علاج کرائے اور فدیہ ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِعْتَمَرَ فَنَهَشَتْهُ حَيَّةٌ فَلَمْ يَسْتَطِعِ الْمُضِيَّ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِيَبْعَثْ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدْ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اَمَارٍ فَاِذَا نُحِرَ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ مَكَانَ عُمْرَتِهٖ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ بے شک انہوں نے کسی بیماری کے باعث رک جانے والے کا حکم دشمن سے روکے جانے کی طرح ٹھہرایا ہے چنانچہ ان سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن اسے سانپ نے ڈس لیا۔ اور اسے بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت نہ رہی اس پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ قربانی کے جانور بھیج دے اور اپنے ساتھیوں سے ذبح کا وقت مقرر کرلے جس وقت وہ جانور ذبح کر لیں تو یہ احرام کھول دے گا اور اس عمرہ کے بدلہ میں قضاء عمرہ کرے اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

باب تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ

یہ باب محرم کو کفن دینے کے بیان میں ہے

(۵۰۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُمَرَ كَفَّنَ اِبْنَهُ وَاقِدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ مُحْرِمًا بِالْجُحْفَةِ وَخَمَّرَ رَاْسَهُ.

۵۰۷۔ امام مالک نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت واقد رضی اللہ عنہ کا جب مقام جحفہ میں احرام کی حالت میں وفات پا گئے تو انہوں نے واقد کو کفن پہنایا اور سر کو ڈھانپ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ اِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ الْاِحْرَامُ عَنْهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اس پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ جب محرم فوت ہو جاتا ہے تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے۔

باب مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

یہ باب مزدلفہ کی رات میں عرفات میں قیام کر لیا اس کے بیان میں ہے

(۵۰۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَّطْلِعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ.

۵۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ جس شخص نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے پہلے عرفات میں قیام کیا اس نے حج پالیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اور اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِی النَّفَرِ الْاَوَّلِ وَهُوَ بِمِنًى

یہ باب مقام منٰی میں سورج غروب ہونے کے بیان میں ہے

(۵۰۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ بِمِنًى لَا يَنْفِرَنَّ حَتّٰى يَرْمِیَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ.

۵۰۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی وہ عبداللہ ابن عمرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص پر ایام تشریق کے درمیان منٰی میں سورج غروب ہو جائے تو وہ ہرگز اب نہ لوٹے حتی کہ وہ دوسرے دن کی کنکیریاں بھی مارلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

بَاب مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يَحْلِقْ

یہ باب بغیر سر منڈائے ہوئے لوٹنے والے کے بیان میں ہے

(۵۱۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِهٖ يُقَالُ لَهُ الْمُجَبَّرُ وَقَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ رَاْسَهُ اَوْ يُقَصِّرُ جَهِلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَّرْجِعَ فَيَحْلِقَ رَاْسَهُ اَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيْضُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

۵۱۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے خاندان میں سے ایک شخص انہیں ملے جس کا نام مجبر تھا اس نے لاعلمی میں سر کے بال منڈایا یا بال کترائے بغیر طواف زیارت کے تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اسے واپسی کا حکم فرمایا اور کہا کہ وہ سر کے بال کو منڈائے یا بال کترائے پھر بیت اللہ واپس لوٹ کر طواف زیارت کرے۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يُجَامِعُ قَبْلَ اَنْ يَّفِيْضَ

یہ باب طواف زیارت سے قبل بیوی سے مباشرت کے بیان میں ہے

(۵۱۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى اِمْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْحَرَ بُدْنَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ حَجَّهُ فَمَنْ جَامَعَ بَعْدَ مَا يَقِفُ بِعَرَفَةَ لَمْ يَفْسُدْ حَجُّهُ وَلٰكِنْ عَلَيْهِ بُدْنَةٌ لِجِمَاعِهٖ وَحَجَّهُ تَامٌّ وَاِذَا جَامَعَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ لَا يُفْسِدُ حَجَّهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۵۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابوالزبیر سے خبر دی کہ ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور وہ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان سے جب ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے طواف زیارت سے قبل اپنی بیوی سے مباشرت کر لی تھی تو آپ نے اسے اونٹ کی قربانی کا حکم فرمایا۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جس شخص نے عرفات میں قیام کیا اس نے حج پالیا پھر اس نے قیام عرفہ کے بعد مباشرت کی اس کا حج تو فاسد نہیں ہوا۔ البتہ جماع کے باعث اس پر اونٹ کی قربانی واجب ہے اور اس کا حج کامل ہے نیز طواف زیارت سے پہلے بھی جماع کرنے کا یہی حکم ہے کہ حج فاسد نہیں ہوتا یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَاب تَعْجِيْلُ الْإِهْلَالِ

یہ باب چاند دیکھتے ہی احرام باندھنے کے بیان میں ہے

(۵۱۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بن الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَهْلَ مَكَّةَ مَاشَأْنُ النَّاسِ يَأْتُوْنَ شُعْثًا وَاَنْتُمْ مُدَّهِنُوْنَ اَهِلُّوْا اِذَارَاَيْتُمُ الْهِلَالَ.

۵۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ ابن قاسم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہے کہ حضرت عمر ابن خطابؓ نے فرمایا مکہ والو! ان لوگوں کی کیا حالت ہے وہ تو پراگندہ بال کے ساتھ آتے ہیں اور تم اپنے بالوں کو تیل لگائے ہوتے ہو تم بھی چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌتَعْجِيْلُ الْهِلَالِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِيْرِهٖ اِذَامَلَكْتَ نَفْسَكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں احرام کا جلدی باندھنا تاخیر کرنے سے افضل ہے جتنا تم اپنے نفس کو قابو کرسکو یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلْقُفُوْلُ مِنَ الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ

یہ باب حج یا عمرہ سے واپسی کے بیان میں ہے

(۵۱۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَاقَفَلَ مِنْ حَجٍّ اَوْعُمْرَةٍ اَوْغَزْوَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ.

۵۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی حج عمرہ یا کسی غزوہ سے واپس لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر تین بار تکبیریں کہتے اور پھر فرماتے۔

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی واحد و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت بہت ہے وہی تمام تعریفوں کے لائق ہے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اسے ہرگز موت نہیں آتی وہی ہر چیز پر قادر ہے ہم عاجزی اختیار کرتے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کے لئے ہی حمد و ثناء کرنے والے ہیں اس نے اپنا

وعدہ پورا فرمایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام دشمنوں کی جماعت کو اکیلے شکست دی۔

باب الصَّدُرِ

یہ باب حج سے واپسی کے بیان میں ہے

(۵۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّىْ بِهَا وَيُهَلِّلُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۵۱۴۔ اما مالکؒ نے ہمیں حضرت نافعؒ سے خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اونٹ کو مقام بطحاء بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے پھر نماز پڑھتے پھر ذکر واذکار میں مشغول ہو جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۵۱۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

۵۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ کوئی بھی حاجی ہرگز واپس نہ آئے یہاں تک کہ بیت اللہ کا وہ طواف نہ کرلے بیشک حج کا آخری عمل طواف ہی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ طَوَافُ الصَّدْرِ وَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ اِلَّا الْحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ فَاِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَا تَطُوْفُ اِنْ شَآءَ تْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حاجی پر طواف وداع واجب ہے جو اسے ترک کرے گا اس پر دم واجب ہوگا مگر حیض ونفاس والی عورت کو رخصت ہے اگر وہ چاہے تو بلا طواف کئے جا سکتی ہے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

باب الْمَرْاَةُ يُكْرَهُ لَهَا اِذَا حَلَّتْ مِنْ اِحْرَامِهَا اَنْ تَمْتَشِطَ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

یہ باب عورت کے لئے مکروہ کہ جب وہ احرام سے حلال ہو جائے تو بالوں کو کنگھی کرے بال کے کاٹنے سے پہلے اس کے بیان میں ہے

(۵۱۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا

۵۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے

حَلَّتْ لَاتَمْتَشِطُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْ شَعرِهَا. شَعْرِرَاْسِهَاوَاِنْ كَانَ لَهَاهَدْىٌ لَمْ تَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْحَرَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

تھے کہ احرام والی عورت جب حلال ہو جائے تو اپنے بالوں میں قصر کرنے سے پہلے کنگھی نہ کرے اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو اسے ذبح کرنے سے پہلے قصر بھی نہ کرے۔

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب اَلنَّزُوْلُ بِالْمُحَصَّبِ

یہ باب وادیٔ محصب میں ٹھہرنے کے بیان میں ہے

(۵۱۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَاحَسَنٌ وَّمَنْ تَرَكَ النُّزُوْلَ بِالْمُحَصَّبِ فَلَا شَىْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے حدیث بیان کی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک وہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وادیٔ محصب میں ادا فرماتے تھے پھر رات کے وقت ہی مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے۔

امام محمدؒ کہتے ہیں یہ اچھا ہے مگر جو شخص یہاں قیام نہ بھی کرے اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں اور یہی امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ مِنْ مَّكَّةَ هَلْ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

یہ باب مکہ میں احرام باندھنے والا کیا بیت اللہ کا طواف کریگا اس کے بیان میں ہے

(۵۱۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَآاَحْرَمَ مِنْ مَّكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِّنًى وَلَايَسْعٰى اِلَّااِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ.

۵۱۸۔ ام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک جب ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کرتے تھے اور نہ ہی صفا و مروہ کی سعی کرتے یہاں تک کہ منیٰ سے جب واپس تشریف لاتے اور بیت اللہ شریف کے طواف سے پہلے سعی نہ فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ فَعَلَ هٰذَآ اَجْزَاهُ وَاِنْ طَافَ وَرَمَلَ وَسَعٰى قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ اِلَّا اِنَّا نُحِبُّ لَهٗ اَنْ لَّايَتْرُكَ الرَّمْلَ بِالْبَيْتِ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْاُوَلِ اِنْ عَجَّلَ اَوْاَخَّرَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس پر عمل کرنا جائز ہے اور اگر منیٰ کی طرف جانے سے پہلے رمل کے ساتھ طواف کرے پھر سعی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور یہ تمام امور احسن ہیں مگر ہمیں زیادہ پسند ہے کہ بیت اللہ کے طواف میں رمل نہ چھوڑے خواہ پہلے چکروں میں رمل کرے یا بعد کے تین چکروں میں کریں یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ

یہ باب محرم کے پچھنے لگوانے کے بیان میں ہے

(۵۱۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فَوْقَ رَأْسِهٖ وَهُوَيَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهٗ لَحْيِي جَمَلٍ.

۵۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس پر پچھنے لگوائیں حالانکہ آپ احرام کی حالت میں تھے مقام لحی جمل میں اور یہ مکہ مکرمہ کے راستے میں آتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِاَنْ يَّحْتَجِمَ الرَّجُلُ وَهُوَمُحْرِمٌ اضْطُرَّ اِلَيْهِ اَوْلَمْ يَضْطَرَّ اِلَّا اَنَّهٗ لَايَحْلِقُ شَعْرًا وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے ضرورت کی بنا پر یا بلاضرورت مگر اپنے بال نہ منڈائے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۵۲۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَايَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِلَيْهِ..

۵۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ محرم بلاوجہ پچھنے نہ لگوائے۔

بَابُ دُخُوْلُ مَكَّةَ بِسَلَاحٍ

یہ باب مکہ مکرمہ میں اسلحہ کے ساتھ داخلے کے بیان میں ہے

(۵۲۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ

۵۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہریؒ سے خبر دی وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت سر پر خود پہنے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے پس جب آپ نے خود اتارا تو آپ کی خدمت میں ایک

ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ.

صحابی نے حاضر ہو کر عرض کیا ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِيْنَ فَتَحَهَا غَيْرَ مُحْرِمٍ وَّلِذٰلِكَ دَخَلَ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ حِيْنَ اَحْرَمَ مِنْ حُنَيْنٍ قَالَ هٰذِهِ الْعُمْرَةُ لِدُخُوْلِنَا مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْفَتْحِ.

امام محمد فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اسی وجہ سے داخلہ کے وقت آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے جب مقام حنین سے احرام باندھا تھا تو ارشاد فرمایا تھا! یہ عمرہ ہے مکرمہ میں اس داخلے کا جو نے فتح مکہ کے دن، ہم بلا احرام مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

فَكَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ فَلَابُدَّ مِنْ اَنْ يَخْرُجَ فَيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ اَوْبِحَجَّةٍ بِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

پس اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں بلا احرام داخل ہوا اس پر لازم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے باہر نکل کر عمرہ یا حج کا احرام باندھے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

کتاب النکاح

بَابُ اَلرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يَقْسِمُ بَيْنَهُنَّ

(۵۲۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرِبْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا حِيْنَ اَصْبَحَتْ عِنْدَهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ اِنْ سَبَّعَ عِنْدَهَا اَنْ يُسَبِّعَ عِنْدَهُنَّ لَايَزِيْدُ لَهَاعَلَيْهِنَّ شَيْئًا.وَاِنْ ثَلَّثَ عِنْدَهَا اَنْ يُثَلِّثَ عِنْدَهُنَّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

یہ باب بیویوں کے درمیان تقسیم اوقات کے بیان میں ہے

۵۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دکہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عبدالملک بن ابی بکر حارث بن ہشام سے نقل کی وہ اپنے والد ماجد سے روایت نقل کی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ نے انہیں فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا سلوک نہیں کروں گا جو تمہارے خاندان کے لئے گراں گزرے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں ہفتہ بھر رہوں اور سات دن دوسری بیویوں کیساتھ کے پاس اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں ام سلمہؓ نے عرض کیا مجھے تین دن پسند ہیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب کسی بیوی کے پاس سات دن رہے تو پہلی عورتوں کے ہاں بھی سات دن ٹھہرے ان کے مقابلہ میں اس کے ہاں کسی چیز میں اضافہ نہ کرے اگر اس کے ہاں تین دن رہے تو دوسری بیویوں کے پاس بھی تین دن گذارے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ اَدْنٰى مَايَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْاَةُ

(۵۲۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ جَاۗءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب مہر کے کم سے کم مقدار کے بیان میں ہے

۵۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید الطویل نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد الرحمٰن بن عوف سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَعَلَيهِ اَثَرُ صُفرَةٍ فَاَخبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ اِمرَاَةً مِنَ الاَنصَارِ قَالَ كَم سُقتَ اِلَيهَا قَالَ وَزنُ نَوَاةٍ مِنَ الذَّهَبِ قَالَ اَولِم وَلَو بِشَاةٍ.

حاضر ہوئے تو ان پر خوشبو کے آثار نظر آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ انہوں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کر لیا ہے آپ نے فرمایا اس کا حق مہر کتنا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کھجور کی گٹھلی کی مقدار سونا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اَدنَى المَهرِ عَشرَةُ دَرَاهِمَ مَا تُقطَعُ فِيهِ اليَدُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالعَآمَّةِ مِن فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سب سے کم مقدار مہر دس درہم ہیں جس مقدار پر چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

لَا يَجمَعُ الرَّجُلُ بَينَ المَرءَةِ وَعَمَّتِهَا فِي النِّكَاحِ

یہ باب بیوی کی موجودگی میں پھوپھی کے نکاح کرنے کی ممانعت کے بیان میں ہے

(۵۲۴) اَخبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ الاَعرَجِ عَن اَبِي هُرَيرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجمَعُ الرَّجُلُ بَينَ المَرءَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَينَ المَرءِ وَخَالَتِهَا.

۵۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دا ابوالزناد نے حدیث بیان کی وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص بیوی اور اس کی پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرے اور نہ ہی بیوی کے ساتھ اس کی خالہ کے ساتھ جمع نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالعَآمَّةِ مِن فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۵۲۵) اَخبَرَنَا مَالِكٌ اَخبَرَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بنَ المُسَيَّبِ يَنهٰى اَن تُنكَحَ المَرَاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَو عَلٰى عَمَّتِهَا وَاَن يَّطَاَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً فِي بَطنِهَا جَنِينٌ لِّغَيرِهٖ.

۵۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی یحیی بن سعید سے کہ بے شک انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب سے سنا کہ کوئی شخص بیوی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو نکاح میں جمع نہ کرے اور نہ ہی اپنی ایسی باندھی سے مجامعت کرے جبکہ وہ کسی دوسرے آدمی سے حاملہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ وَالعَآمَّةِ مِن فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بابُ اَلرَّجُلُ يَخطُبُ عَلٰى خِطبَةِ اَخِيهِ

(۵۲۶) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ عَن مُحَمَّدِبنِ يَحيَى بنِ حَبَّانَ عَن عَبدِالرَّحمٰنِ بن هُرمُزَ الاَعرَجِ عَن اَبِى هُرَيرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَخطُبُ اَحَدُکُم عَلٰى خِطبَةِ اَخِيهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ وَهُوَقَولُ اَبِى حَنِيفَةَ وَالعَآمَّةِ مِن فُقَهَآئِنَارَحِمَهُمُ اللّٰه.

یہ باب پیغام نکاح پر پیغام دینے کے بیان میں ہے

۵۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبردی اوران کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان کوعبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے خبردی حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ راویت بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تمہاراکوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بابُ اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفسِهَا مِن وَلِيِّهَا

(۵۲۷) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَاعَبدُالرَّحمٰنِ بنُ القَاسِمِ عَن اَبِيهِ عَن عَبدِالرَّحمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابنَى يَزِيدِ بنِ جَارِيَةَ الاَنصَارِىّ عَن خَنسَآءَ اِبنَةِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَازَوَّجَهَا وَهِىَ ثَيِّبٌ فَکَرِهَت ذٰلِکَ فَجَآءَ ت رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّنِکَاحَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌلَايَنبَغِى اَن تُنکَحَ الثَّيِّبُ وَلَاالبِکرُ اِذَابَلَغَتُ اِلَّابِاِذنِهَا فَاَمَّا اِذنُ البِکرِ فَصَمتُهَا وَاَمَّا اِذنُ الثَّيِّبِ فَرِضَاهَابِلِسَانِهَا زَوَّجَهَا وَالِدُهَا اَوغَيرُهُ وَهُوَقَولُ اَبِى حَنِيفَةَ وَالعَآمَّةِ مِن فُقَهَآئِنَا.

یہ باب بالغہ کا اپنے ولی سے زیادہ بااختیار ہونے کے بیان میں ہے

۵۲۷۔ امام مالکؒ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے خبردی وہ اپنے والد ماجد سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبدالرحمٰن اور مجمع جو دونوں یزید بن خارجہ انصاری کے صاحبزادے ہیں ان سے انہوں نے روایت کیا وہ فرماتے وہ دونوں حضرخنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نے اس کا نکاح کردیا جبکہ وہ بیوہ تھی مگران کو یہ نکاح پسند نہ آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوئی تو آپ نے وہ نکاح ختم فرمادیا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جب بیوہ یا کنواری بالغہ ہوتواس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے کنواری کی خاموشی اس کی رضا ہے البتہ بیوہ کی رضا اسکی زبان سے ضروری ہے اگرچہ اس کا نکاح باپ کرے یا کوئی دوسرا یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيْدُاَنْ يَتزوَّجَ

یہ باب چار عورتوں کی موجودگی میں مزید نکاح کے بیان میں ہے

(۵۲۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيْفٍ وَّكَانَ عِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ حِيْنَ اَسْلَمَ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ لَهٗ اِمْسِكْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرُهُنَّ.

۵۲۸۔ امام مالکؒ نے ہیں حضرت ابن شہاب زہریؒ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ بے شک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے بنی ثقف کے ایک ایسے آدمی کو حکم دیا جس کے ہاں دس بیویاں تھیں جب وہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم ان میں سے چار کو اپنے پاس رکھ لو اور باقی تمام کو چھوڑ دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا اَيَّتَهُنَّ شَآءَ وَيُفَارِقُ مَابَقِيَ وَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ نِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ وَهُوَقَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ان میں سے جن چار بیویوں وہ پسند کرے ان کو اپنے پاس رکھے اور باقی الگ کردے البتہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا پہلی چار عورتوں کا نکاح صحیح ہے اور باقی تمام کا نکاح باطل ہے اور یہی حضرت امام ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے۔

(۵۲۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ الْوَلِيْدَ سَاَلَ الْقَاسِمَ وَعُرْوَةَ وَكَانَتْ عِنْدَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُتَّ وَاحِدَةً وَيَتَزَوَّجَ اُخْرٰى فَقَالَ نَعَمْ فَارِقِ امْرَاَتَكَ ثَلٰثًا وَتَزَوَّجْ فَقَالَ الْقَاسِمُ فِيْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ.

۵۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ بے شک ولید نے حضرت قاسم اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ان کے پاس چار بیویاں ہیں ان میں سے وہ ایک کو چھوڑ کر کسی دوسرے عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے پس ان دونوں نے فرمایا ہاں تم ایک عورت کو تین طلاقیں دے دو پھر ئی سے اور نکاح کر لو البتہ حضرت قاسم نے کہا طلاقیں مختلف مجلسوں میں ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌلَّايُعْجِبُنَااَنْ يَّتَزَوَّجَ خَامِسَةً وَاِنْ بَتَّ طَلَاقَ اِحْدٰهُنَّ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا لَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَآءَهٗ فِيْ رِحْمِ خَمْسِ نِسْوَةٍ حَرَائِرَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ پسند نہیں کہ مطلقہ کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں عورت سے نکاح کرے اس لئے کہ مناسب نہیں کہ اس کا مادۂ منویہ ایک وقت میں پانچ آزاد عورتوں کے رحم میں ہو امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب مَا يُوْجِبُ الصُّدَاقُ

یہ باب مہر کب واجب ہوتا ہے اس کے بیان میں ہے

(۵۳۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَاَتِهٖ وَاُرْخِيَتَ السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصُّدَاقُ.

۵۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ وہ فرماتے ہیں جب آدمی اپنی بیوی سے قربت حاصل کرلے اور اس کا (باکرت) پردہ ٹوٹ جائے تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَّهَا اِلَّا نِصْفُ الْمَهْرِ اِلَّا اَنَّ يَطُوْلَ مَكْثُهَا وَيَتَلَذَّذَ مِنْهَا فَيَجِبُ الصُّدَاقُ.

حضرت مالک بن انسؒ بھی یہی فرماتے ہیں اگر اس کو ایسی صورت کے بعد طلاق دے دی تو اسے نصف مہر ملے گا البتہ اگر وہ عورت اس کے ہاں زیادہ دیر رہے اور اس سے لذت اٹھاتا رہے تو پھر پورا مہر واجب ہوگا۔

باب نِكَاحِ الشِّغَارِ

یہ باب وٹہ سٹہ کی نکاح کے بیان میں ہے

(۵۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ.

۵۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کے نکاح سے منع فرمایا۔

وَالشِّغَارُ اَنْ يُّنْكِحَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّنْكِحَهُ الْاٰخَرُ اِبْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صُدَاقٌ.

اور شغار کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کے تبادلہ میں دوسرے کی بیٹی کا نکاح اس سے کردے اور ان کے درمیان کوئی اور مہر مقرر نہ کیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ الصُّدَاقُ نِكَاحَ امْرَاَةٍ فَاِذَا تَزَوَّجَهَا عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ صَدَاقُهَآ اَنْ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کسی عورت کا نکاح مہر قرار نہیں دیا جا سکتا البتہ اگر اس نے اس بات پر نکاح کیا کہ اس کی

نِسَآءِ هَا لَاوَ كْسَ وَلَاشَطَطَ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

تو ہو جائے گا لیکن اس کے لئے مہر مثل ہوگا جس میں کمی بیشی نہیں ہوگی اور یہی قول امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا ہے۔

باب نِكَاحِ السِّرِّ

یہ باب خفیہ نکاح کے بیان میں ہے

(۵۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّ عُمَرَ اُتِیَ بِرَجُلٍ فِی نِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا نُجِيْزُهُ وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ لَرَجَمْتُ.

۵۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابوالزبیر سے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس کے نکاح میں ایک آدمی اور ایک عورت کے علاوہ کوئی گواہ نہیں تھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ خفیہ نکاح ہے اسے ہم جائز نہیں سمجھتے اگر میں اس مسئلہ کو پہلے بیان کر چکا ہوتا تو میں ان کو سنگسار کرتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّ النِّكَاحَ لَا يَجُوْزُ فِی اَقَلَّ مِنْ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا شَهِدَ عَلٰی هٰذَا الَّذِیْ رَدَّهٗ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَامْرَاَةٍ فَهٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَكْمُلْ وَلَوْ كَمُلَتِ الشَّهَادَةُ بِرَجُلَيْنِ اَوْرَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ كَانَ نِكَاحًا جَائِزًا وَّاِنْ كَانَ سِرًّا وَاِنَّمَا يُفْسِدُ نِكَاحُ السِّرِّ اَنْ يَّكُوْنَ بِغَيْرِ شُهُوْدٍ فَاَمَّا اِذَا كَمُلَتْ فِيْهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ نِكَاحُ الْعَلَانِيَةِ وَاِنْ كَانُوْا اَسَرُّوْهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کم از کم دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہوتا۔ بہرحال جس نکاح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطل قرار دیا اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے پس یہ نکاح خفیہ تھا اس لئے کہ اس نکاح میں گواہی کامل نہیں تھی اور اگر دو آدمیوں کی یا ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی ہوتی تو یہ نکاح جائز ہو جاتا کیونکہ اس صورت میں گواہی کامل ہو جاتی اگرچہ خفیہ طور پر ہی کا جاتا۔ بہرحال پوشیدہ نکاح کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ وہ گواہوں کے بغیر کیا جائے اور جب گواہی مکمل ہوگی تو خفیہ طور پر بھی کیا ہوا نکاح علانیہ ہی سمجھا جائے گا۔

(۵۳۳) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ فِی النِّكَاحِ وَالْفُرْقَةِ.

۵۳۳۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں ہمیں محمد بن ابان نے حماد سے خبر دی وہ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح اور طلاق کے سلسلہ میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو جائز دیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْءَ ةِ وَابْنَتِهَاوَبَيْنَ الْمَرْءَ ةِ وَ اُخْتِهَا فِي مِلْكِ الْيَمِيْنِ

یہ باب ماں، بیٹی اور دو بہنوں کو اپنی ملک میں جمع کرنے کے بیان میں ہے

(۵۳۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَاالزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَ ةِ وَابْنَتِهَا مِمَّامَلَكَتِ الْيَمِيْنُ اَتُوطَأُ اِحْدٰهُمَا بَعْدَالْاُخْرٰى قَالَ لَآاُحِبُّ اَنْ اُجِيْزَهُمَا جَمِيْعًا وَنَهَاهُ.

۵۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا ایک ایسی عورت اور اس کی بیٹی کے متعلق جو ایک آدمی کی ملکیت میں جمع ہوں تو کیا ان دونوں سے یکے بعد دیگرے وطی کی جا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ میں ان دونوں کو ایک ساتھ جائز قرار دوں اور آپ نے اسے ممنوع قرار دیا۔

(۵۳۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ عُثْمَانَ عَنِ الْاُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِيْنُ هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ مَاكُنْتُ لِاَصْنَعَ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْكَانَ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ جَعَلْتُهُ نَكَالًاقَالَ ابْنُ شِهَابٍ اُرَاهُ عَلِيًّارَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۵۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت زہری سے خبر دی وہ قبیصہ بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک شخص نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا دونوں بہنیں ایک آدمی کی ملک جمع ہو جاتے اس کے بارے میں آیا وہ دونوں سے مباشرت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ دونوں ایک آیت سے حلال قرار دی جا سکتی ہیں اور دوسری آیت نے حرام ٹھہرایا ہے اور مجھے اس طرح کا فعل پسند نہیں، پھر وہ آدمی وہاں سے نکلا اور ایک صحابی رسول کو ملا پھر اس مسئلہ کو ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر میرے بس کی بات ہوتی تو میں ایسے فعل کے مرتکب کو عبرت ناک سزا دیتا۔ حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں میرا گمان ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَاكُلِّهِ نَاْخُذُ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْءَ ةِ وَبَيْنَ ابْنَتِهَا وَلَابَيْنَ الْمَرْءَ ةِ

امام محمد فرماتے ہیں ان تمام باتوں پر ہمارا عمل ہے یہ مناسب نہیں کہ ماں، بیٹی اور دو بہنوں ایک آدمی کی ملکیت میں

وَاُخْتِهَا فِى مِلْكِ الْيَمِيْنِ قَالَ عَمَّارُبْنُ يَاسِرٍ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا اِلَّا وَقَدْ حَرَّمَ مِنَ الْاِمَآءِ مِثْلَهُ اِلَّااَن يَّجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ يَعْنِي بِذٰلِكَ اَنَّهُ يَجْمَعُ مَاشَاءَ مِنَ الْاِمَآءِ وَلَايَحِلُّ لَهُ فَوْقَ اَرْبَعِ حَرَائِرَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

جمع کیا جائے۔عمار بن یاسرؓ نے فرمایا ہے جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ آزاد عورتوں کے سلسلہ میں حرام ٹھہرایا ہے وہی باندیوں کے بارے میں بھی حرام ہیں ہاں آدمی کیلئے چار باندیوں سے زیادہ اپنی ملک میں جمع کرنا جائز ہے۔لیکن اسے چار سے زیادہ عورتیں جمع کرنا حلال نہیں۔اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْءَ ةَ وَلَايَصِلُ اِلَيْهَا لِعِلَّةٍ بِالْمَرْءَ ةِ اَوْبِالرَّجُلِ

یہ باب آدمی کسی عورت سے نکاح کرے پھر میاں بیوی کا کسی بیماری کے وجہ سے قریب نہ ہونے کے بیان میں ہے

(۵۳۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّمَسَّهَا فَاِنَّهُ يُضْرَبُ لَهُ اَجَلُ سَنَةٍ فَاِنْ مَسَّهَا وَاِلَّافُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

۵۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن میسبؒ سے بیان کیا کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے جس شخص کی کسی عورت سے شادی ہوئی مگر وہ صحبت پر قادر نہ ہوا تو اسے ایک سال تک انتظار کی مہلت دی جائے گی اگر جماع پر قادر ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائیگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اِنْ مَّضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ يَمَسَّهَا خُيِّرَتْ فَاِنِ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ زَوْجَتُهُ وَلَاخِيَارَلَهَا بَعْدَذٰلِكَ اَبَدًاوَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَاِنْ قَالَ اِنِّىْ قَدْمَسَسْتُهَافِى السَّنَةِ اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ بِكْرًانَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَاِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ خُيِّرَتْ بَعْدَمَاتُحَلِّفُ بِاللّٰهِ مَامَسَّهَا وَاِنْ قُلْنَ هِيَ ثَيِّبٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِيْنِهٖ لَقَدْمَسَسْتُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔اگر اس پر ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور پھر وہ جماع نہ کر سکا تو عورت کو اختیار حاصل ہے اگر اس نے اشوہر کو پسند رکھا تو وہ اس کی بیوی ہے اور پھر اس کے بعد اسے کوئی اختیار نہیں رہے گا اور اگر خاوند دعوی کرتا ہے کہ اس نے دوران سال اس سے مباشرت کی ہے عورت اگر ثیبہ ہے تو خاوند کی بات قسم سے مانی جائے گی اور اگر عورت کنواری ہے تو عورتیں اسے چیک کریں گی اور اگر عورتوں نے اس کے کنواری ہونے کی گواہی دی تو اسے قسم دیا جائے گا کہ وہ حلفیہ بیان دے کہ اللہ کی قسم مجھ سے اس آدمی نے جماع نہیں کیا اور اگر عورتیں اس کے ثیبہ ہونے کا

بیان دیں تو خاوند کا حلفیہ بیان اس طرح ہوگا کہ اللہ کی قسم میں نے اس عورت سے مباشرت کی ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۵۳۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَامُخْبِرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٌ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَبِهٖ جُنُوْنٌ اَوْضُرٌّ فَاِنَّهَا مُخَيَّرَةٌ اِنْ شَآءَتْ قَرَّتْ وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ.

۵۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں مخبر سے خبر دی وہ حضرت سعید بن میسّبؒ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور وہ شخص پاگل ہو یا کوئی مرض لاحق ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے اسے اس کے ساتھ رہے اور چاہے تو وہ اس سے علیحدگی اختیار کر لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا كَانَ اَمْرًا لَايُحْتَمَلُ خُيِّرَتْ فَاِنْ شَآءَ قَرَّتْ وَاِنْ شَاءَ فَارَقَتْ وَاِلَّا لَاخِيَارَ لَهَا اِلَّافِي الْعِنِّيْنَ وَالْمَجْبُوْبُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اگر ایسی صورت ظاہر ہو جس کا زائل ہونا ممکن نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے چاہے وہ نکاح برقرار رکھے اور چاہے علیحدگی اختیار کرے ورنہ نامرد اور خصی کے علاوہ عورت کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔

بَاب اَلْبِكْرُ تُسْتَامَرُ فِيْ نَفْسِهَا

یہ باب باکرہ (کنواری) سے اجازت لینے کے بیان میں ہے

(۵۳۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَامَرُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

۵۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں عبداللہ بن فضلؒ سے خبر دی وہ نافع بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شادی شدہ اپنے ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کی زیادہ مختار ہے اور باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَذَاتُ الْاَبِ وَغَيْرِ الْاَبِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(۵۳۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاقَيْسُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الْاَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں قیس بن ربیع اسدی سے خبر دی وہ عبدالکریم جزری سے اور وہ سعید بن میسّب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کنواری

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْذَنُ الْاَبْكَارُ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ ذَوات الْاَبِ وَغَيْرِ الْاَبِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

لڑکیوں سے ان کے معاملہ میں اجازت حاصل کی جائے خواہ ان کے والد زندہ ہو یا زندہ نہ ہو۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

بابُ اَلنِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيّ

یہ باب ولی کے بغیر نکاح کے بیان میں ہے

(۵۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَجُلٌ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ لَايُصْلِحُ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُنْكَحَ اِلَّابِاِذْنِ وَلِيِّهَا اَوْذِيْ الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَوِالسُّلْطَانِ.

۵۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں کسی آدمی سے خبردی اس نے حضرت سعید بن میتبؒ سے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کسی بھی عورت کا نکاح اس کے ولی یا خاندان سے کسی صاحب الرائے یا سلطان کی اجازت کے بغیر مناسب نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَانِكَاحَ اِلَّابِوَلِيٍّ فَاِنْ تَشَاجَرَتْ هِيَ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَاوَلِيَّ لَهٗ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہے اگر عورت اوراس کے ولی کی آپس میں ناراضگی ہوتو حکمران اس کا ولی ہوگا جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔

فَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ اِذَاوَضَعَتْ نَفْسَهَا فِيْ كَفَآءَةٍ وَلَمْ تُقَصِّرْ فِيْ نَفْسِهَا فِيْ صُدَاقٍ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَمِنْ حُجَّتِهٖ قَوْلُ عُمَرَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْذِي الرَّاْيِ مِنْ اَهْلِهَا اَنَّهٗ لَيْسَ بِوَلِيٍّ وَقَدْ اَجَازَ نِكَاحَهٗ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَاَنْ لَّاتُقَصِّرَ بِنَفْسِهَا فَاِذَا فَعَلَتْ هِيَ لَكَ جَازَ.

بہرحال امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں اگر عورت نے اپنی مرضی سے ہم کفو کے ساتھ نکاح کرلیا اوراپنے لئے مہر میں کوئی کمی نہ کی تو یہ نکاح جائز ہے اوراس سلسلہ میں آپ کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ اس کے خاندان میں کوئی صاحب الرائے ہوحالانکہ وہ صاحب الرائے اس کا ولی نہیں تھا لیکن اس کا نکاح صحیح ٹھہرایا اس لئے کہ آپ کا مقصد تو یہ تھا کہ وہ عورت اپنے مہر میں کمی نہ کرے پس جب اس نے اپنے مہر میں کمی نہ کی تو یہ نکاح جائز ہوجائے گا۔

بابُ اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَلَايَفْرِضُ لَهَاصُدَاقًا

یہ باب آدمی نکاح کرے کسی عورت سے اورمہر مقرر نہ کرے کے بیان میں ہے

(۵۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا اِبْنَةُ زَيْدِبْنِ الْخَطَّابِ

۵۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافعؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبیداللہ بن عمر کی صاحبزادی جن کی والدہ ماجدہ

كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَمَاتَتْ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَاصُدَاقًا فَقَامَتْ اُمُّهَا تَطْلُبُ صُدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَاصُدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَاصُدَاقٌ لَمْ نُمْسِكْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا فَابَتْ اَنْ تَقْبَلَ ذٰلِكَ وَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ فقضى اَنْ لَاصُدَاقَ لَهَاوَلَهَا الْمِيْرَاثُ.

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ سے تھیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح میں آئیں تو وہ فوت ہوگئیں جب کہ ان کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ پھر اس کی والدہ نے ان سے مہر کا مطالبہ کیا تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا وہ مہر کی حقدار نہیں ٹھہرتی اور اگر اس کے لئے مہر کا استحقاق ہوتا تو ہم مہر ادا کرتے کیونکہ ہم ظلم نہیں کرتے انہوں نے اس بات کو قبول نہ کیا تو انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ثالث بنایا پس انہوں نے فیصلہ سنایا اس لئے مہر تو نہیں البتہ وراثت میں حقدار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اس پر ہمارا عمل نہیں ہے۔

(۵۴۲) اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَاصُدَاقًافَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَافَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَهَاصُدَاقُ مِثْلِهَا مِنْ نِّسَآئِهَا لَاوَكَسَ وَلَاشَطَطَ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ فَاِنْ يَّكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَاِنْ يَّكُنْ خَطًا فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ بَرِيْئَانِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ بَلَغَنَآ اَنَّهٗ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ وَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ اِبْنَةِ وَاشِقِ الْاَشْجَعِيَّةِ قَالَ فَفَرِحَ عَبْدُاللّٰهِ فَرْحَةً مَافَرِحَ قَبْلَهَامِثْلَهَا بِمُوَافَقَةِ قَوْلِهٖ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۴۲۔ امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں حضرت حماد سے خبر دی وہ حضرت ابراہیم نخعی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا مگر مہر مقرر نہ کیا اور وہ آدمی مباشرت سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس کا دوسری عورتوں کی مثل مہر ہے اور اس کے مہر میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جائے گی پس جب آپ نے یہ فیصلہ فرمایا تو کہا اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر یہ درست نہیں تو یہ میری خطاء ہے جو شیطان کی طرف نسبت کی جائے گی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں دونوں بری ہیں۔

آپ کی مجلس میں ایک شخص جس کے بارے میں ہمیں روایت پہنچی ہے کہ وہ حضرت معقل بن یسار اشجعیؓ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تھے انہوں نے حلفیہ بیان فرمایا کہ آپ نے ویسے ہی فیصلہ کیا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے

وَسَلَّمَ وقَالَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ لَایَکُوْنُ مِیْرَاثٌ حَتّٰی یَکُوْنَ قَبْلَهٗ صُدَاقٌ.

میں فرمایا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے فیصلے کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے ساتھ مطابقت پا کر اتنے زیادہ خوش ہوئے کہ اس سے پہلے اس طرح کبھی خوش نہ ہوتے تھے اور حضرت مسروق بن اجدع کا فرمان ہے کہ میراث اس وقت تک نہیں ملی گی جب تک اس سے پہلے مہر ثابت نہ ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةُ تُزَوِّجُ فِیْ عِدَّتِهَا

یہ باب عورت سے عدت کے دوران نکاح کرنے کے بیان میں ہے

(۵۴۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ ابْنَةَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ کَانَتْ تَحْتَ رُشَیْدِ نِ الثَّقَفِیِّ فَطَلَّقَهَا فَنَکَحَتْ فِیْ عِدَّتِهَا اَبَا سَعِیْدِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَاَبَا الْجُلَاسِ بْنِ مُنَبِّهٍ فَضَرَبَهَا عُمَرُ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالْمِخْفَقَةِ ضَرَبَاتٍ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ فِیْ عِدَّتِهَا فَاِنْ کَانَ زَوْجُهَا الَّذِیْ تَزَوَّجَهَا لَمْ یَدْخُلْ بِهَا فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَاعْتَدَّتْ بَقِیَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ کَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ کَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَیْنَهُمَا ثُمَّ اِعْتَدَّتْ بَقِیَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ اِعْتَدَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْاٰخِرِ ثُمَّ لَمْ یَنْکِحْهَا اَبَدًا قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

۵۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت ابن شہاب سے خبر دی وہ حضرت سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ ان دونوں نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت رشید ثقفی کے نکاح میں آئیں تو جب انہوں نے طلاق دے دی عدت کے دوران ہی ابوسعید بن منبہ یا ابوجلاس بن منبہؓ نے اس سے نکاح کر لیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اور ان کے خاوند کو کوڑے لگائے اور ان کے درمیان تفریق کرا دی نیز فرمایا ایسی عورت جس نے دوران عدت نکاح کر لیا ہو اور اگر اس کے شوہر نے اس سے مباشرت نہ کی تو ان دونوں کو الگ کر دیا جائے اور عورت اپنے پہلے اول خاوند کی عدت پوری کرے پھر دوسرا خاوند عام طریقہ کے مطابق پیام بھیجے اور اگر دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کر لی ہو تو بھی انہیں جدا کر دیا جائے اور عورت پہلے شوہر کی عدت مکمل کرے پھر یہ عورت اس سے کبھی بھی نکاح نہیں کر سکے گی حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں اور وہ عورت

مہر مثل کی حقدار ہوگی کیونکہ اس شخص نے اس سے مباشرت کو حلال سمجھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَجَعَ عَنْ هٰذَاالْقَوْلِ اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں ایسی روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس قول سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف رجوع کرلیا تھا۔

(۵۴۴) اَخْبَرَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَمَّارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُجَاهِدٍقَالَ رَجَعَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِى الَّتِىْ تَتَزَوَّجُ فِىْ عِدَّتِهَا اِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِذَا دَخَلَ بِهَافُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْتَمِعَا اَبَدًا وَاَخَذَا صُدَاقُهَا فَجَعَلَ فِىْ بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ عَلِىٌّ لَهَا صُدَاقُهَابِمَااسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنَ الْاَوَّلِ تَزَوَّجَهَا الْاٰخَرُاِنْ شَاءَ فَرَجَعَ عُمَرُاِلٰى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ.

۵۴۴۔ ہمیں حسن بن عمارہؒ نے حکم بن عیینہ سے خبر دی وہ حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''زمانہ عدت کی نکاح'' کے قول میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرف رجوع فرمالیا تھا پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جس عورت سے مباشرت کی ان دونوں کو علیحدہ کردیا جائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپس جمع نہ ہوں اور اس کا مہر لے کر بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مہر تو اسی عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اسے جماع کے لئے حلال سمجھا پس جب وہ عورت پہلے شوہر کی عدت مکمل کرلے گی تو وہ اپنی چاہت سے دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے پس حضرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کی طرف رجوع فرمالیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۵۴۵) اَخْبَرَنَايَزِيْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ اَنَّ امْرَاَةً هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِيْنَ حَلَّتْ فَمَكَثَتْ عِنْدَزَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّنِصْفًا ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَآمًّا فَجَاءَ

۵۴۵۔ ہمیں یزید بن عبداللہ بن معاذ نے محمد ابن ابراہیم سے خبر دی وہ سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے عبداللہ بن ابوامیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا بے شک ایک عورت کا خاوند کا انتقال ہوگیا تو اس کی عورت نے چار ماہ دس دن عدت کے گزرنے کے بعد دوسرے آدمی سے نکاح کرلیا وہ اس کے لئے حلال ہوئی جب ساڑھے چار ماہ ہوئے تو اس کے ہاں

زَوْجُهَا اِلٰی عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُبْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُنِسَآءً مِّنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ قُدَمَآءَ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اِمْرَاَۃٌ مِنْهُنَّ اَنَااُخْبِرُکَ اَمَّاهٰذِهِ الْمَرْاَۃُ هَلَکَ زَوْجُهَا حِیْنَ حَمَلَتْ فَاُهْرِیْقَتِ الدِّمَآءُ فَحَشَفَ وَلَدُهَا فِیْ بَطْنِهَا فَلَمَّا اَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِیْ نَکَحَتْهُ وَاَصَابَ الْوَلَدُ وَکَبُرَ وَصُدِّقَهَا عُمَرُبِذٰلِکَ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اَمَّا اَنَّهٗ لَمْ یَبْلُغْنِیْ عَنْ کُمَا اِلَّاخَیْرًا وَّاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ.

بچہ پیدا ہو گیا۔ اس کا خاوند حضرت عمرؓ ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بوڑھی عورتوں کو بلایا اور اس بارے میں ان سے معلومات حاصل کیں ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا میں آپ کو خبر دیتی ہوں کہ جب اس کا خاوند ہلاک ہوا تو یہ حاملہ تھی پھر اس کا خون جاری ہو گیا تو بچہ پیٹ میں خشک ہو گیا جب اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور اس سے جماع کیا تو اس کے پانی پہنچنے کے باعث بچہ ماں کے پیٹ میں حرکت کرنے لگا اور بڑھتا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کی تصدیق کی پھر ان دونوں میں علیحدگی کرادی اور فرمایا بہر حال تم دونوں میں اچھائی کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی اور بچے کو پہلے خاوند کی طرف منسوب کر دیا۔

اَخْبَرَنَامحمدوَبِهٰذَااَنَاخُذُ اَلْوَلَدُ الْاَوَّلِ لِاَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ عِنْدَ الْاٰخِرِ لِاَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَلَاتَلِدُ الْمَرْاَۃُ وَلَدًا مِنْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَهُوَابْنُ الْاَوَّلِ وَیُفَرَّقُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْاٰخِرِ وَلَهَاالْمَهْرُ بِمَااسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا الْاَقَلُّ مِمَّاسُمِّیَ لَهَاوَمِنْ مَّهْرِ مِثْلِهَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ بچہ پہلے خاوند کا ہوتا کیونکہ عورت دوسرے خاوند کے پاس چھ ماہ سے کم مدت اور کوئی بھی عورت چھ ماہ سے کم عرصہ میں بچہ نہیں جن سکتی لہٰذا بچہ اسی پہلے خاوند کا ہوگا اسی لئے اس عورت کے اور دوسرے خاوند کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور مہر اسی عورت کا حق ہے کیونکہ اس شخص نے عورت کو اپنے لئے حلال سمجھا اور مہر کی کم مقدار وہی ہوگی جو مقرر ہوا ہے یا مہر مثل ہوگا۔

وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب العزل

یہ باب عزل کے بیان میں ہے

(۵۴۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یَعْزِلُ.

۵۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم ابوالنضر نے عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

(۵۴۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاسَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَفْلَحَ مَوْلٰی اَبِیْ اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اُمِّ وَلَدِ اَبِیْ اَیُّوبَ اَنَّ اَبَا اَیُّوبَ کَانَ یَعْزِلُ.

۵۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سالم ابوالنضر نے عبدالرحمٰن بن افلح جوحضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزادکردہ غلام تھے وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ام ولد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ابوایوب انصاری عزل کرتے تھے۔

(۵۴۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاضَمْرَةُ بْنُ سَعِیْدِنِ الْمَازِنِیِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِ بْنِ غَزِیَّةَ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَجَآءَهٗ بْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ یَااَبَاسَعِیْدٍ اِنَّ عِنْدِیْ جَوَارِیْ لَیْسَ نِسَآئِیَ الَّتِیْ کُنَّ بِاَعْجَبَ اِلَیَّ مِنْهُنَّ وَلَیْسَ کُلُّهُنَّ یُعْجِبُنِیْ اَنْ تَحْمِلَ مِنِّی اَفَاعْزِلُ.
قَالَ قَالَ افْتِهٖ یَاحَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ اِنَّمَا نَجْلِسُ اِلَیْکَ لِنَعْلَمَ مِنْکَ قَالَ قُلْتُ هُوَحَرْثُکَ اِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهٗ وَاِنْ شِئْتَ سَقَیْتَهٗ قَالَ وَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِکَ مِنْ زَیْدٍ فَقَالَ زَیْدٌصَدَقَ.

۵۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ضمرہ بن سعیدالمازنی نے حجاج بن عمر بن عزیہ سے خبر دی کہ وہ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ابن فہد جویمنی آدمی تھے آئے انہوں نے عرض کیا اے ابوسعید میرے پاس چندایسی خوبصورت باندی ہیں جو میری بیویوں سے بھی خوبصورت ہیں لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہوں کیا میں عزل کرسکتا ہوں؟۔
راوی کہتے ہیں کہ حضرت زید نے حجاج سے فرمایا تم اسے فتویٰ دو وہ بولے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ہم تو آپ کی مجلس میں آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے بیٹھے ہیں انہوں نے فرمایا میں کہتا ہوں وہ تمہاری کھیتی ہے چاہو تم اسے خشک رکھو یا سیراب کرو اس نے کہا اس سے قبل تو میں زید کی طرف سے سنا ہی کرتا تھا کہ وہ عزل کو جائز قرار دیتے ہیں) پس اب تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تصدیق فرمادی۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُلَانَرٰی بِالْعَزْلِ بَاْسًاعَنِ الْاَمَةِ وَاَمَّاالْحُرَّةُ فَلَایَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْزَلَ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہم اسی سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ عزل میں کوئی قباحت نہیں البتہ آزاد عورت سے بلااجازت عزل نہیں کرنا چاہئے باندھی اگر کسی شخص کے نکاح میں ہو تو اس کے آقا کی اجازت کے بغیر اس شخص کو عزل کرنا مناسب نہیں اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

(۵۴۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۵۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے

سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَابَالَ رِجَالٍ يَّعْزِلُوْنَ عَنْ وَّلَآئِدِهِمْ لَاتَاْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَآ اِنَّهٗ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوْا بَعْدَ اَوِ اتْرُكُوْا.

حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں سے عزل کرتے ہیں کہ ان کے ہاں بچہ نہ پیدا ہو پس اگر کسی باندی کے مالک نے اس کے ساتھ مباشرت کا اعتراف کیا تو میں اس کا بچہ اس سے منسوب کروں گا اگرچہ وہ عزل کریں یا عزل نہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا صَنَعَ هٰذَا عُمَرُ عَلَى التَّهْدِيْدِ لِلنَّاسِ اَنْ يُّضَيِّعُوْا وَلَآئِدَهُمْ وَهُمْ يَطُوْءُ نَهُنَّ وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ وَّطِيَ جَارِيَةً لَّهٗ فَجَآءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِيَ جَارِيَةً لَّهٗ فَحَمَلَتْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَاتُلْحِقْ بِاٰلِ عُمَرَ مَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ فَجَآءَتْ بِغُلَامٍ اَسْوَدَ فَاَقَرَّتْ اَنَّهٗ مِنَ الرَّاعِيْ فَانْتَفٰى مِنْهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ یہ حکم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور تہدید فرمایا تھا تاکہ لوگ اپنے نطفے کو ضائع نہ کریں کیونکہ وہ ان سے مباشرت کرتے ہیں اور ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی باندی سے جماع کیا اس سے جب بچہ پیدا ہو تو آپ نے اس سے انکار کردیا۔
اور اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی باندی سے مباشرت کی تو وہ حاملہ ہوگئی اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی یا اللہ اسکو اولاد عمر کے ساتھ ملحق نہ کر کیونکہ یہ میری اولاد میں نہیں ہے پھر اس باندی سے ایک سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا اس باندی نے اقرار کیا یہ ایک چرواہے سے ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے بھی اس بچہ سے اپنی نفی فرمائی۔

وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ اِذَا حَصَّنَهَا وَلَايَدَعُهَا تَخْرُجُ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَّمْ يَسَعْهُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْهُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی باندی کو حفاظت میں رکھے اور باہر بھی نہ نکلنے دے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے درمیان کوئی گنجائش نہیں کہ وہ بچے سے منکر ہو پس اسی پر ہمارا عمل ہے۔

(۵۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَابَالُ رِجَالٍ يَّطَئُوْنَ وَلَآئِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ

۵۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفیہ بنت ابوعبید سے حضرت نافع نے حدیث بیان کی وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ

فَيَخْرُجْنَ وَاللّٰهِ لَايَاْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ فَيَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنَّهُ قَدْوَطِئَهَا اِلَّااَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَاَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ اَوْاَمْسِكُوْهُنَّ.

وہ اپنی باندیوں سے مباشرت بھی کرتے ہیں اور پھر انہیں باہر بھی جانے دیتے ہیں اللہ کی قسم اگر کوئی باندی سے بچہ پیدا ہوا اور اس کے آقا نے مباشرت کا اعتراف کر لیا تو اس کے بچہ کو اسی سے منسوب کر دوں گا اگرچہ وہ ان باندیوں کو آزاد کریں یا اپنے ہاں رکھیں۔

کتاب الطلاق

باب طَلَاقُ السُّنَّةِ

یہ باب طلاق مسنونہ کے بیان میں ہے

(۵۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقْرَأُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

۵۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا! اے ایمان والوں جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت سے پہلے دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ یُّطَلِّقَهَا لِقُبُلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِّنْ غَیْرِ جِمَاعٍ حِیْنَ تَطْهُرُ مِنْ حَیْضِهَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا طلاق مسنونہ یہ ہے کہ آدمی عورت کی عدت سے پہلے اس پاکی میں جماع کرنے سے پہلے جب کہ وہ حیض سے پاک ہوگئی ہو اس میں طلاق دے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۵۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ یُمْسِکْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَکَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّهَا فَتِلْکَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ.

۵۵۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بیان کیا کہ بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمرؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے حکم فرماؤں کہ وہ رجوع کرے پھر حیض سے پاک ہونے تک مہلت دے پھر اسے حیض آئے پھر جب وہ پاک ہوجائے پھر اسے اختیار ہے چاہے اسے اپنے پاس رکھے چاہے اگر چاہے تو مباشرت سے قبل اسے طلاق دے پس یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اگر تم ان عورتوں کو طلاق دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے۔

طَلَاقُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

یہ باب غلام کی آزاد بیوی کے طلاق کے بارے میں ہے

(۵۵۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ

۵۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زہری نے

سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ نُفَيْعًا مُكَاتَبُ اُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَحْتَهُ اِمْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاسْتَفْتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ.

سعید بن مسیبؒ سے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ام سلمہ کے مکاتب نفیع کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی تو اس نے اسے دو طلاقیں دے دیں پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتویٰ لیا گیا تو آپ نے فرمایا اب وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی۔

(۵۵۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَنَّ نُفَيْعًا كَانَ عَبْدًا لِاُمِّ سَلَمَةَ اَوْ مُكَاتَبًا وَ كَانَتْ تَحْتَهُ اِمْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاَمَرَهُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عُثْمَانَ فَيَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيَهُ عِنْدَالدَّرَجِ وَهُوَاٰخِذٌ بِيَدِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَاَلَهَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا فَقَالَا حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ.

۵۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی کہ بے شک حضرت ام سلمہؓ کے غلام یا مکاتب نفیع نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اس نے رجوع کرنا چاہا تو امہات المؤمنینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے اسے فرمایا کہ وہ حضرت عثمانؓ کے ہاں جا کر اس کے بارے میں دریافت کرے تو اس نے مقام درج میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی جبکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اس نے اپنی بیوی سے متعلق سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے تجھ پر حرام ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَءَ تَهُ اِثْنَتَيْنِ فَقَدْ حُرِّمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ.

ہمیں امام مالک نے خبر دی ان کو حضرت نافع اور وہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہیں فرمایا جب طلاق دیدے غلام اپنی آزاد یا باندی بیوی کو تو وہ اس پر حرام ہوگئی جب تک وہ دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی آزاد ہو یا باندی آزاد عورت کی عدت تین حیض اور باندی کی عدت دو حیض ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا فَاَمَّا مَا عَلَيْهِ فُقَهَآؤُنَا فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ فَاِنَّمَا الطَّلَاقُ لِعِدَّةٍ فَاِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ وَزَوْجُهَا عَبْدٌ فَعِدَّتُهَا ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ وَطَلَاقُهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ لِّلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا كَانَ الْحُرُّ تَحْتَهُ اَمَةٌ فَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ

امام محمدؒ نے فرمایا لوگوں کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بہرحال ہمارے فقہاء اس بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کی طلاق اور عدت میں لحاظ رکھا جائے عورتوں کا ہی اعتبار کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے پس انہیں عدت کی مناسبت سے طلاق دو جب بیوی آزاد اور اس کا شوہر غلام ہو تو اس عورت کی عدت تین حیض ہوگی اور عدت کی مناسبت سے طلاقیں بھی تین ہی ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جب شوہر آزاد ہوا اور اس کی

وَطَلَاقُهَا لِلْعِدَّةِ تَطْلِيْقَتَانِ كَمَاقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

بیوی باندی ہوتو اس کے لئے دو حیض اور اسی طرح دو طلاقیں ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۵۵۶) قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَلطَّلَاقُ بِالنِّسَآءِ وَالْعِدَّةُ بِهِنَّ وَهُوَقَوْلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۵۵۶۔ امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں ابراہیم بن یزید مکی نے خبر دی کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق عورتوں کی لحاظ سے ہے اور عدت بھی انھی کی مناسبت سے ہے یہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' ور امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب مَايُكْرَهُ لِلْمُطَلَّقَةِ الْمَبْتُوْتَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا مِنَ الْمَبِيْتِ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا

یہ باب بیوہ اور طلاق شدہ عورت کا کسی اور کے گھر میں رہنے کی کراہت کے بیان میں ہے

(۵۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَاتَبِيْتُ الْمَبْتُوْتَةُ وَلَاالْمُتَوَفّٰى عَنْهَااِلَّافِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا.

۵۵۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کو طلاق ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ عدت نہ گذارے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ فِيْ حَوَآئِجِهَا وَلَاتَبِيْتُ اِلَّافِيْ بَيْتِهَا وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ مَبْتُوْتَةً كَانَتْ اَوْغَيْرَ مَبْتُوْتَةٍ فَلَاتَخْرُجُ لَيْلًا وَّلَانَهَارًا مَّادَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے ہاں جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ اپنی ضروریات زندگی کی اشیاء کے لئے دن کے وقت باہر آ جا سکتی ہے (اگر سخت ضرورت ہو) مگر رات اپنے شوہر کے گھر میں ہی گزارے گی البتہ مطلقہ مبتوتہ یا غیر مبتوتہ بہر صورت جب تک عدت میں ہے دن ہو یا رات گھر سے باہر نہیں جا سکتی یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَاْذَنُ لِعَبْدِهٖ فِیْ التَّزْوِيْجِ هَلْ يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمَوْلٰی عَلَيْهِ

یہ باب غلام کو اس کے نکاح کے بارے میں اجازت دینے کے بعد آقا کو طلاق دینے کے بیان میں ہے

(۵۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ فِیْ اَنْ يَّنْكِحَ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَتِهٖ طَلَاقٌ اِلَّا اَنْ يُّطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَاَمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

۵۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافعؒ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے جب کسی نے اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے دی تو طلاق کا حق غلام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو نہیں ہے کہ اس کی بیوی کو طلاق دے البتہ آقا اگر اپنے غلام کی باندی یا اس کی لڑکی کی باندی لے لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

(۵۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيْفٍ جَآءَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ سَيِّدِیْ اَنْكَحَنِیْ جَارِيَتَهٗ فُلَانَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَعْرِفُ الْجَارِيَةَ وَهُوَ يَطَؤُهَا فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلَی الرَّجُلِ فَقَالَ مَا فَعَلَتْ جَارِيَتُکَ قَالَ هِیَ عِنْدِیْ قَالَ هَلْ تَطَؤُهَا فَاَشَارَ اِلَيْهِ بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا وَاللّٰهِ لَوِ اعْتَرَفْتَ لَجَعَلْتُکَ نَكَالًا۔

۵۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بنی ثقیف کا ایک غلام حاضر ہوا اور کہا کہ میرے آقا نے اپنی فلاں باندی سے میرا نکاح کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باندی کو جانتے تھے کہ اس کا آقا بھی اس سے مباشرت کرتا ہے تو آپ نے اس آقا کو بلایا پھر فرمایا تمہاری باندی کہاں ہے؟ اس نے کہا میرے پاس ہے آپ نے دریافت کیا کیا تو اس سے مباشرت کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے بعض نے اس کی طرف اشارہ کیا اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تو اعتراف کرتا تو میں تجھے عبرتناک سزا دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِیْ اِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهٗ عَبْدَهٗ اَنْ يَّطَاَهَا لِاَنَّ الطَّلَاقَ

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کا اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دے تو اس کے لئے اس سے

وَالْفُرْقَةُ بِيَدِالْعَبْدِ اِذَازَوَّجَهُ مَوْلَاهُ وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَاَنْ زَوَّجَهَا فَاِنْ وَطِئَهَا يُنْدَمْ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنْ عَادَاَدَّبَهُ الْاِمَامُ عَلٰى قَدْرِمَايَرٰى مِنَ الْحَبْسِ وَالضَّرْبِ وَلَايَبْلُغْ بِذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ سَوْطًا.

مباشرت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ جب آقا نے نکاح کردیا تو اب طلاق اور تفریق کا حق آقا کو نہیں رہا اگر وہ باندی سے مباشرت کرے گا تو اسے شرم دلائی جائے گی اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو قاضی کو قید کرنے یا مارنے کا اختیار ہے ہاں یہ سزا چالیس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اَلْمَرْءَةُ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِهَا بِاَكْثَرَ مِمَّااَعْطَاهَا اَوْ اَقَلَّ

یہ باب عورت کا مہر میں کمی بیشی کے ساتھ خلع لینے کے بیان میں ہے

(۵۶۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ مَوْلَاةً لِّصَفِيَّةَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَّهَافَلَمْ يُنْكِرْهُ ابْنُ عُمَرَ.

۵۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے بیان کیا کہ صفیہؓ کی آزاد کردہ باندی نے اپنی تمام چیزیں دے کر خاوند سے خلع لے لیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے انکار نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَااخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَانُحِبُّ لَهُ اَنْ يَاْخُذَ اَكْثَرَمِمَّااَعْطَاهَاوَاِنْ جَآءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهَا فَاَمَّآ اِذَا جَآءَ النُّشُوْزُ مِنْ قِبَلِهِ لَمْ نُحِبَّ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَاقَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَاِنْ اَخَذَفَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَآءِ وَهُوَمَكْرُوْهٌ لَّهُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا عورت اپنی جس چیز کے بدلے چاہے خلع حاصل کرسکتی ہے از روئے فتویٰ یہ جائز ہے لیکن ہمیں یہ پسند نہیں کہ خاوند نے اسے جو کچھ دیا اس سے زائد وصول کرے زیادتی عورت کی طرف سے ہوا ہو اگر مرد کی طرف سے زیادتی واقعہ ہو تو ہمیں یہ پسند نہیں کہ وہ تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی نہ لے تاہم فتویٰ کے مطابق جائز ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان یہ ناپسندیدہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب اَلْخُلْعُ كَمْ يَكُوْنُ مِنَ الطَّلَاقِ

یہ باب خلع میں کتنی طلاق واقع ہوئی ہے اس بیان میں ہے

(۵۶۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ ن الْاَسْلَمِيَّةِ اَنَّهَااخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُسَيْدٍ ثُمَّ اَتَيَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ تَطْلِيْقَةٌ اِلَّااَنْ تَكُوْنَ سَمَّتْ

۵۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ہشام بن عروۃ سے خبر دی وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے جمہان سے روایت کی اسلمیین کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ ام بکیر اسلمیہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خاوند عبداللہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے خلع کی بابت بات کی اور پھر دونوں حضرت عثمان بن

شَيْئًا فَهُوَ عَلٰى مَاسَمّٰتْ.

عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک طلاق ہے البتہ اگر زیادہ طلاق کا نام لیا جاتا تو اسی قدر ہوتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ سَمّٰى ثَلَاثًا اَوْنَوَاهَا فَيَكُوْنُ ثَلَاثًا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے خلع طلاق بائن ہوتی ہے ہاں اگر تین طلاق کا نام لیں یا نیت کریں تو تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

باب اَلرَّجُلُ يَقُوْلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ

یہ باب آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں سے میں نکاح کروں تو اس کو طلاق اس کے بیان میں ہے

(۵۶۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُجَبَّرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِذَا نَكَحْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ فَهِيَ كَذٰلِكَ اِذَا نَكَحَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوِاثْنَتَيْنِ اَوْثَلَاثًا فَهُوَ كَمَا قَالَ.

۵۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں مجبر سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیشک جو شخص یہ کہتا ہے کہ جب میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے پس جب بھی وہ اس عورت سے نکاح کرے گا ایک دو یا تین جیسے اس نے کہا ہوگا اتنی ہی طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ.

امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی وہ سعید بن عمرو بن سلیم زرقی سے وہ قاسم بن محمد سے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں کہا کہ اگر میں نے فلاں عورت سے نکاح کرلیا تو وہ میرے اوپر میری ماں کے پیٹھ کی طرح ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تو نے اس سے نکاح کرلیا تو اس کے قریب نہ جانا یہاں تک کہ کفارہ ادا نہ کردو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكُوْنُ مُظَاهِرًا مِنْهَا اِذَا تَزَوَّجَهَا فَلَا يَقْرَبْهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ.

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ وہ آدمی ظہار کرنے والا ہوگا نکاح کرنے کے بعد بغیر کفارہ دیئے اس کے قریب نہ جائے گا۔

بابُ الْمَرْءَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً اَوْتَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوَّجُ زَوْجًا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْاَوَّلُ

یہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جو ایک یا دو طلاقوں کے بعد اپنے پہلے والے شوہر سے نکاح کرلے

(۵۶۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَسَعِيْدِبْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتٰى عُمَرَابْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَرَكَهَا حَتّٰى تَحِلَّ ثُمَّ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوْتُ اَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا زَوْجُهَا الْاَوَّلُ عَلٰى كَمْ هِيَ قَالَ عُمَرُ عَلٰى مَاهِيَ مِنْ طَلَاقِهَا.

۵۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی وہ سلیمان بن یسار اور سعید بن میتب سے روایت ہیں کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دے کر الگ کر دے اور وہ مطلقہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر اس کا دوسرا خاوند طلاق دے دے یا انتقال ہو جائے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے تو اب کتنی طلاقوں کا حقدار ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جتنی طلاقیں باقی ہوں (اتنا اختیار ہوگا)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ اِذَا عَادَتْ اِلَى الْاَوَّلِ بَعْدَمَا دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ عَادَتْ عَلٰى طَلَاقٍ جَدِيْدٍ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ مُسْتَقْبَلَاتٍ فِيْ اَصْلِ بْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَقَوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اگر وہ عورت پہلے خاوند کے پاس ایسی حالت میں آئی ہو کہ دوسرے خاوند نے اس سے مباشرت کی تھی تو پہلا شوہر نئے سرے سے تین طلاقوں کا حقدار ہوگا۔ یہی بات ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنھم فرماتے ہیں۔

باب الرَّجُلُ يَجْعَلُ اَمْرَامْرَاَتِهٖ بِيَدِهَآ اَوْغَيْرِهَا

یہ باب بیوی یا کسی دوسرے کو طلاق کے اختیار دینے کے بیان میں ہے

(۵۶۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُبْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهٗ فَاَتَاهُ بَعْضُ بَنِيْ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ لَهٗ

۵۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید بن سلیمان بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابن ابی عتیق کا کوئی شخص ان کے ہاں حاضر ہوا اس

مَاشَانُکَ قَالَ مَلَکْتُ اِمْرَاَتِیْ اَمْرَھَا بِیَدِھَا فَفَارَقَتْنِیْ فَقَالَ لَہٗ مَاحَمَلَکَ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ اَلْقَدْرُ قَالَ لَہٗ زَیْدُبْنُ ثَابِتٍ اِرْتَجِعْھَافَاِنْ شِئْتَ فَاِنَّمَا ھِیَ وَاحِدَۃٌ وَاَنْتَ اَمْلَکُ بِھَا.

کی آنکھوں میں آنسو تھے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دیا تھا تو اس نے مجھ سے علیحدگی کر لی ہے آپ نے فرمایا تجھے اس کو اختیار دینے کا کس نے مجبور کیا تھا اس نے کہا تقدیر نے اس پر حضرت خارجہ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو رجوع کر لو کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور ابھی تم اس کے مالک ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ھٰذَا عِنْدَنَا عَلٰی مَانَوَی الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰی وَاحِدَۃً فَوَاحِدَۃٌ بَائِنَۃٌ وَّھُوَ خَاطِبٌ مِّنَ الْخُطَّابِ وَاِنْ نَوٰی ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَلْقَضَآءُ مَاقَضَتْ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک شوہر کی نیت پر دارومدار ہے اگر وہ ایک طلاق کی نیت کرے تو یہ طلاق بائنہ ہوگی اور اس کا معاملہ خطاب کرنے والے کی نیت پر ہوگا اور اس نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے حضرت عثمان بن عفان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں فیصلہ عورت کے کہنے پر ہوگا (جتنا وہ کہتی ہے اس کی تصدیق کی جائے گی)

(۵۶۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَاخَطَبَتْ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قُرَیْبَۃَ بِنْتَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ فَزَوَّجَتْہُ ثُمَّ اِنَّھُمْ عَتَبُوْاعَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَالُوْامَازَوَّجْنَآ اِلَّا عَائِشَۃَ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَذَکَرَتْ لَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَمْرَقُرَیْبَۃَ بِیَدِھَا فَاخْتَارَتْہُ وَقَالَتْ مَاکُنْتُ لِاَخْتَارَعَلَیْکَ اَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَہٗ فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ طَلَاقًا.

۵۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے خبر دی وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے قریبہ بنت امیہ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو گیا پھر کسی وجہ سے قریبہ کے وارث کی حضرت عبدالرحمٰن سے ناراضگی پیدا ہوگئی اور کہنے لگے ہم نے بلا سوچ و بچار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہنے پر نکاح کر دیا تھا حضرت عائشہؓ نے حضرت عبدالرحمٰن کو بلایا اور تمام باتیں بیان فرمائی اس پر حضرت عبدالرحمٰن نے قریبہ کو اختیار دے دیا چاہے وہ ان کے ہاں رہے چاہے علیحدگی اختیار کر لے قریبہ نے کہا میں تمہارے سوا کسی کو اختیار نہیں کرتی پس اس طرح وہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(۵۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَیْرِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِیْ یُصْنَعُ بِهٖ هٰذَا وَیُفْتَاتُ عَلَیْهِ بِبَنَاتِهٖ فَکَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنُ الزُّبَیْرِ فَقَالَ فَاِنَّ ذٰلِکَ فِیْ یَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَالِیْ رَغْبَةٌ عَنْهُ وَلٰکِنْ مِّثْلِیْ لَیْسَ یُفْتَاتُ عَلَیْهِ بِبَنَاتِهٖ وَمَا کُنْتُ لِاُرُدَّ اَمْرَ قَضِیَّتِهٖ فَقَرَّتْ تَحْتَهٗ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ طَلَاقًا.

۵۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں عبدالرحمٰن بن قاسم سے خبر دی کہ ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا جبکہ ان کے بھائی ملک شام گئے ہوئے تھے جب واپس تشریف لائے تو انہوں نے کہا میری عدم موجودگی میں یہ کیا گیا ہے اور بیٹیوں کے بارے میں رائے بھی نہیں لی گی اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منذر بن زبیر سے بات کی تو انہوں نے کہا اب یہ فیصلہ عبدالرحمٰن کے اختیار میں ہے انہوں نے کہا مجھے اس سے انکار تو نہیں مگر کم از کم بیٹیوں کے بارے میں مجھ سے رائے تو لے لی جاتی البتہ اب جو کچھ تم کر چکی ہوا سے میں رد نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ انکے نکاح میں رہیں اور طلاق کی نوبت نہ آئی۔

(۵۶۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا مَلَّکَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَاقَضَتْ اِلَّا اَنْ یُّنْکِرَ عَلَیْهَا فَیَقُوْلُ لَمْ اُرِدْ اِلَّا تَطْلِیْقَةً وَّاحِدَةً فَیُحَلَّفُ ذٰلِکَ فَیَکُوْنُ اَمْلَکَ بِهٖ فِیْ عِدَّتِهَا.

۵۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ بیشک انہوں نے فرمایا جب خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دیا تو فیصلہ بیوی کے اختیار کے مطابق ہوگا پھر اگر خاوند انکار کرے اور کہے کہ میں نے اسے ایک طلاق کا اختیار دینے کا ارادہ کیا تھا پس اس معاملہ میں اس سے قسم لی جائے گی اور عدت ختم ہونے تک اس کا مالک رہے گا۔

(۵۶۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَلَّکَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا تُفَارِقْهُ وَقَرَّتْ عِنْدَهٗ فَلَیْسَ ذٰلِکَ بِطَلَاقٍ.

۵۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے خبر دی کہ بے شک انہوں نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق کا مالک بنا دے اور وہ اس سے علیحدگی اختیار نہ کرے تو اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَیْسَ ذٰلِکَ بِطَلَاقٍ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهُوَ عَلٰی مَانَوَی الزَّوْجُ فَاِنْ نَوٰی وَاحِدَةً فَهِیَ

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو ہی اختیار کر لیا تو اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس نے اپنی ذات کو مالک بنالیا تو فیصلہ خاوند کی نیت کے مطابق ہوگا

وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَاِنْ نَّوٰى ثَلٰثًا فَثَلاثٌ. وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

پس اگر اس نے ایک طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر اس نے تین کی نیت تو اس پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ تَحْتَهُ اَمَةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا

یہ باب باندی کے طلاق دینے کے بعد خریدنے کے بیان میں ہے

(۵۷۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاالزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ فَاَبَتَّ طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَمَسَّهَا فَقَالَ لَايَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًاغَيْرَهُ.

۵۷۰۔ امام مالکؒ ہمیں زہری سے خبر دی انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے اور وہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے نکاح میں باندی ہو وہ اسے طلاق دے دے اور پھر اس کو خرید لے کیا وہ اسے مباشرت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا اس پر وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرا دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

باب اَلْاَمَةُ تَحْتَ الْعَبْدُفَتُعْتَقُ

یہ باب ایسی باندی جو غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد کر دی جائے کے بیان میں ہے

(۵۷۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِى الْاَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اَنَّ لَهَاالْخِيَارَ مَالَمْ يَمَسَّهَا.

۵۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جو باندی کسی غلام کے نکاح میں ہو اور پھر آزاد کر دی جائے تو جب تک اس سے مباشرت نہ کی ہو اسے اختیار ہے۔ (غلام کے نکاح میں رہے یا نہ رہے)

(۵۷۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَبْرَآءَ مَوْلَاةً لِّبَنِىْ عَدِىِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ

۵۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی عدی بن کعب کی زبرا نامی باندی انہیں بتایا جو ایک غلام کے نکاح میں

وَكَانَتْ اَمَةً فَأُعْتِقَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا حَفْصَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَتْ اِنِّىْ مُخْبِرُتُكِ خَبْرًا وَّمَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِىْ شَيْئًا اِنَّ اَمْرِكِ بِيَدِكِ مَالَمْ يَمَسَّكِ فَاِذَامَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ مِنْ اَمْرِكِ شَيْئًا قَالَتْ فَفَارَقْتُهُ.

تھی، کہ جب وہ آزاد کردی گئی تو ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا میں تجھے آگاہ کرتی ہوں اگرچہ مجھے یہ بات مناسب معلوم نہیں ہوتی کہ تم کچھ کرو تمہارے معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے جب تک تم مباشرت نہ کرو باندی نے عرض کیا میں نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَاعَلِمَتْ اَنَّ لَهَا خِيَارًا فَاَمْرُهَا بِيَدِهَا مَادَامَتْ فِىْ مَجْلِسِهَا مَالَمْ تَقُمْ مِنْهُ اَوْتَاْخُذُ فِىْ عَمَلٍ اٰخَرَ اَوْ يَمَسُّهَا فَاِذَا كَانَ شَىْءٌ مِنْ هٰذَا بَطَلَ خِيَارُهَا .

امام محمدؒ نے فرمایا جب باندی کو علم ہوا کہ اسے اختیار حاصل ہے تو اس فیصلہ اس وقت تک اس کے ہاتھ میں ہے جب تک وہ اس مجلس میں ہے اور جب تک وہ وہاں ہے اور وہ کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوئی ہو اور نہ ہی خاوند نے اس سے مباشرت کی ہو پس اگر ان امور میں سے کوئی ایک بھی واقع ہو جائے تو اس باندی کا اختیار باطل ہو جائے گا۔

فَاَمَّا اَنْ مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْعِتْقِ اَوْعَلِمَتْ وَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ وَلَايُبْطِلُ خِيَارُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

اگر بالفرض شوہر نے آزاد کرنے کے بعد مباشرت کرلی اور اس باندی کو اپنی آزاد ہونے کا علم نہیں تھا یا علم تو ہو مگر اسے اختیار حاصل ہونے کا پتہ نہیں تو اس صورت میں اس کا اختیار ختم نہیں ہوگا یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب طَلَاقُ الْمَرِيْضِ

یہ باب مریض کے طلاق دینے کے بیان میں ہے

(۵۷۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاالزُّهْرِىّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهُوَمَرِيْضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ بَعْدَمَاانْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

۵۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی ان کو طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو بیماری کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عدت کی تکمیل پر اسے وراثت سے حصہ دلایا۔

(۵۷۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُثْمَانَ بْنُ عَفَّانَ اَنَّهُ

۵۷۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں عبداللہ بن فضل سے خبر دی وہ اعرج سے بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ

وَرَّثَ نِسَآءَ بْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ كَانَ طَلَّقَ نِسَآءَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ.

تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک آپ نے ابن مکمل کی عورتوں کو وراثت سے حصہ دلایا جبکہ انہوں نے اپنی عورتوں کو بیماری کے عالم میں طلاق دے دی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَرِثْنَهُ مَادُمْنَ فِي الْعِدَّةِ فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ فَلَا مِيْرَاثَ لَهُنَّ وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهُ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الضَّبِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَيْهِ فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا وَّهُوَ مَرِيْضٌ اَنَّ وَرِثَهَا مَادَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَاِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيْرَاثَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جب تک وہ عدت میں ہیں وہ وارث ہوں گی خاوند کی انتقال ہو جانے سے پہلے ان کی عدت ختم ہو جائے تو وہ ترکہ نہیں پاسکتیں اسی طرح ہشیم بن بشیر نے مغیرہ ضبی سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے وہ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے ایسے شخص کے بارے میں تحریر لکھوائی جس نے حالت مرض میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں اگر وہ عورت عدت میں ہے پھر خاوند کا انتقال ہوا ہے تو اسے ترکہ سے حصہ دیا جائے اور اگر عدت مکمل کر چکی ہو تو اس کے لئے میراث نہیں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب اَلْمَرْءَةُ تُطَلَّقُ اَوْيَمُوْتُ عَنْهَازَوْجُهَا وَهُوَ حَامِلٌ

یہ باب وہ عورت جس طلاق دیدی گئی ہو یا شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کی عدت کے بیان میں ہے

(۵۷۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاالزُّهْرِيُّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ يُّتَوَفّٰى عَنْهَازَوْجُهَا قَالَ فَاِذَا وَضَعَتْ فَقَدْحَلَّتْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهُ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَّضَعَتْ مَافِيْ بَطْنِهَا وَهُوَعَلٰى سَرِيْرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُحُلَّتْ.

۵۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی کہ بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا جب اسے بچہ پیدا ہو جائے گا تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی ایک انصاری شخص جو آپ کے پا بیٹھا ہوا تھا اس نے عرض کیا بیشک حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہوا اور ابھی تک اسے دفن بھی نہیں کیا گیا کہ اس کی بیوہ نے بچہ جنا تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۵۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَافِیْ بَطْنِهَا حَلَّتْ.

۵۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب عورت نے بچہ جنا تو اس کی عدت پوری ہوگئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فِی الطَّلَاقِ وَالْمَوْتِ جَمِیْعًا تَنْقَضُ عِدَّتِهَا بِالْوِلَادَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں طلاق اور موت کے تمام معاملات میں ہمارا اسی پر عمل ہے کہ ولادت کیساتھ عدت مکمل ہوجاتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِیْلَاءِ

یہ باب مباشرت نہ کرنے پر قسم کھانے کے بیان میں ہے

(۵۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ اِذَا اٰلٰی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ ثُمَّ فَآءَ قَبْلَ اَنْ تَمْضِیَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ لَمْ یُذْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَیْءٌ فَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ قَبْلَ اَنْ یَّفِیْٓءَ فَهِیَ تَطْلِیْقَةٌ وَهُوَ اَمْلَكُ بِالرَّجْعَةِ مَالَمْ تَنْقُضْ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْوَانُ یَقْضِیْ بِهٖ.

۵۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں زہری سے خبر دی وہ سعید بن مسیّب سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب آدمی اپنی زوجہ سے مباشرت نہ کرنے کی قسم اٹھالے اور چار ماہ گزرنے سے پہلے رجوع کرے تو اس کی بیوی پر کچھ بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر چار ماہ گزر جائیں تو ایک طلاق واقع ہوگئی تاہم وہ عدت پوری ہونے تک رجوع کا اختیار رکھتا ہے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مروان اسی پر فیصلہ کرتا تھا۔

(۵۷۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اٰلٰی مِنْ اِمْرَاَتِهٖ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ وُقِفَ حَتّٰی یُطَلِّقَ اَوْیَفِیْٓءَ وَلَایَقَعُ عَلَیْهَا طَلَاقٌ وَّاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ حَتّٰی یُوْقَفَ.

۵۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسے آدمی کو جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار ماہ گذر گئے تو اسے طلاق دینے یا رجوع کرنے پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ چار ماہ گذرنے سے پہلے اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی اور اس کو مدت کے اندر اندر کسی بھی فیصلے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَزَیْدِ

امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ

بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا اٰلٰى الرَّجُلُ مِنْ امْرَاَتِهٖ فَمَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ يَّفِيْءَ فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنَةٍ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ اَنْ يُّوْقَفَ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآؤُا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾. قَالَ اَلْفَيْءُ اَلْجِمَاعُ فِي الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ وَعَزِيْمَةُ الطَّلَاقِ اِنْقِضَاءُ اَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَاِذَا مَضَتْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَلَا يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَعْلَمُ بِتَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ مِنْ غَيْرِهٖ.

عنہم کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور چار ماہ گزرنے سے پہلے وہ رجوع نہ کرے تو اس کی عورت پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوجائے گی اور خاوند کی حیثیت محض نکاح کا پیغام دینے والے جیسی ہوجاتی ہے کیونکہ یہ حضرات چار ماہ بعد شوہر کو مجبور کرنے مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت۔ ﴿لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآؤُا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فیء سے مراد چار ماہ کے اندر اندر مباشرت کر لینا اور عزمو الطلاق سے مراد چار ماہ کا گذر جانا ہے پس جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہوجائے گی پھر اس مدت کے گذر جانے پر خاوند کو مجبور نہیں کیا جائے گا اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرآنی تفسیر کے معاملہ میں دوسروں سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

یہ باب جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کے بیان میں ہے

(۵۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِيْ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَسَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا يَنْكِحُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ طَلَاقِيْ اِيَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَرْسَلْتَ مِنْ يَّدِكَ مَا كَانَ

۵۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی ہے وہ محمد بن ایاس بن بکیر سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے مباشرت سے قبل اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی پھر اس نے اسی سے نکاح کرنے کی خواہش کی تو فتوی لینے کے لئے وہ حضرت ابوہریرۃ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں بھی اس کے ہمراہ تھا۔ اس نے سوال کیا تو ان حضرات نے جواب دیا وہ عورت اس سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے سائل نے عرض کیا میں

لَکَ مِنْ فَضْلٍ.

نے تو اسے ایک ہی مرتبہ طلاق دی تھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو اختیار تجھے حاصل تھا وہ تمہارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا لِاَنَّهٗ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا جَمِیْعًا فَوَقَعْنَ عَلَیْهَا جَمِیْعًا مَعًا وَّلَوْ فَرَّقَهُنَّ وَقَعَتِ الْاُوْلٰى خَاصَّةً لِاَنَّهَا بَانَتْ بِهَا قَبْلَ اَنْ یَّتَكَلَّمَ بِالثَّانِیَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَیْهَا فَتَقَعُ عَلَیْهَا الثَّانِیَةُ وَالثَّالِثَةُ مَادَامَتْ فِی الْعِدَّةِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیونکہ اس نے ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی تھیں اور وہ تینوں طلاقیں ایک ساتھ واقع ہوگئیں اور اگر وہ ان تینوں طلاقوں کو الگ الگ دیتا تو صرف پہلی واقع ہوتی اور وہ طلاق بائنہ ہوتی اس سے قبل کہ وہ دوسری دیتا اس پر عدت بھی نہیں ہوگی پھر دوسری اور تیسری طلاقیں عدت میں پڑتیں۔

باب اَلْمَرْأَةُ یُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَ رَجُلًا فَیُطَلِّقُ قَبْلَ الدُّخُوْلِ

یہ باب مطلقہ منکوحہ کو مباشرت سے پہلے طلاق دینے کے بیان میں ہے

(۵۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیُّ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سِمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَمِیْمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَنَكَحَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَیْرِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّمَسَّهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ یَمَسَّهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ یَّنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ الَّذِیْ طَلَّقَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِیْجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَیْلَةَ.

۵۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں مسور بن رفاعہ قرظی سے خبر دی وہ زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے خبر دیتے ہیں کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین طلاقیں دے دی تو عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے نکاح کرلیا مگر بیماری کے باعث مباشرت نہ کرسکے تو ایسی کیفیت میں اس سے علیحدگی اختیار کرلی۔ رفاعہ بن سموال جو اس کا پہلا خاوند تھا جس نے طلاق دی تھی اس نے پھر اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور فرمایا جب تک دوسرا شوہر اس سے مباشرت نہ کرلے وہ عورت تمہارے لئے حلال نہیں ہوسکتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا لِاَنَّ الثَّانِیْ لَمْ یُجَامِعْهَا فَلَا یَحِلُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَى الْاَوَّلِ حَتّٰى یُجَامِعَهَا الثَّانِیْ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے کہ جب تک دوسرا خاوند اس سے مباشرت نہ کرلے پہلے شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہوگی۔

بَابُ الْمَرْأَةُ تُسَافِرُ قَبْلَ الْقَضَآءِ عِدَّتِهَا

(۵۸۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْاَعْرَجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَآءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا يَنْبَغِيْ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ فِيْ عِدَّتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ مِنْ طَلَاقٍ كَانَتْ اَوْ مَوْتٍ.

یہ باب عورت کا عدت سے پہلے سفر کرنے کے بیان میں ہے

۵۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے حضرت عمر بن شعیب سے خبر دی انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب سے بیان کیا کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی عورتوں کو جن کے شوہر فوت ہو گئے تھے انہیں حج پر جانے سے منع فرمایا اور مقام بیداء سے واپس فرما دیا۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے مناسب نہیں کہ دوران عدت سفر کریں خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا خاوند کے فوت ہونے کی باعث ہو۔

بَابُ الْمُتْعَةِ

(۵۸۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ جَدِّهِمَا اَنَّهُ قَالَ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةِ.

یہ باب متعہ کے بیان میں ہے

۵۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی وہ عبداللہ اور حسن جو صاحبزادے ہیں محمد بن علی کے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے اور پھر انہوں نے اپنے جداعلیٰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن سے متعہ اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ دَخَلَتْ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ اِسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ مُوَلَّدَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ فَزِعًا يَجُرُّ رِدَآءَهٗ فَقَالَ هٰذِهِ

۵۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت خولہ بنت حکیم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئیں کہ ربیعہ بن امیہ نے اپنی بیوی کی باندی سے متعہ کر لیا تھا اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی تھیں یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی

اَلْمُتْعَةُ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ. قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُتْعَةُ مَكْرُوْهَةٌ فَلَا يَنْبَغِيْ فَقَدْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاجَآءَ فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ وَّلَااثْنَيْنِ وَقَوْلُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهَا لَرَجَمْتُ اِنَّمَانَصَعُهُ مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيْدِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

پریشانی کے عالم میں اس حالت میں باہر نکلے کہ آپ کی چادر لٹک رہی تھی پھر فرمانے لگے یہ متعہ ہے اگر میں اس کی حرمت کا پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو ضرور ان کو سنگسار کراتا۔
امام محمدؒ نے فرمایا متعہ حرام ہے اور قطعاً جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی متعدد احادیث میں ممانعت فرمائی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ اگر اس سے پہلے حرمت کا اعلان کر چکا ہوتا تو ضرور سنگسار کرتا۔ ہمارے خیال میں یہ خوف شدت کی وجہ سے فرمایا تھا امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَيُؤْثِرُاِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى

یہ باب ہے کہ آدمی کے پاس بیویاں ہو اور پھر وہ ان میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے اس کے بیان میں ہے

(۵۸۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اِبْنَةَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فَكَانَتْ تَحْتَهَا فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا اِمْرَاَةً شَابَّةً فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ تَحِلُّ ارْتَجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَاحَتّٰى اِذَاكَادَتْ اَنْ تَحِلَّ ارْتَجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَاٰثَرَالشَّابَّةَ فَنَاشَدَتْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَاشِئْتِ اِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَاِنْ شِئْتِ اسْتَقْرَرْتِ عَلٰى مَاتَرَيْنَ مِنَ الْاَثَرَةِ وَاِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ قَالَتْ بَلِ اسْتَقِرُّ عَلَى الْاَثَرَةِ فَاَمْسَكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ

۵۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں امام زہری سے خبر دی کہ رافع بن خدیج نے رافع بن سلمہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کی طرف زیادہ رغبت کرنے لگے تو پہلی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا تو اسے ایک طلاق دے کر روکے رکھا جب عدت گزرنے لگی تو اس نے رجوع کر لیا مگر پھر بھی جوان عورت کی طرف زیادہ مائل رہے تو اس نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا چنانچہ اسے پھر طلاق دے کر روکے رکھا عدت پوری ہونے لگی تو پھر رجوع کر لیا تاہم وہ پھر جوان دوسری عورت کی طرف ہی زیادہ مائل رہے پہلی بیوی نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا تم کیا چاہتی ہو اب صرف ایک طلاق باقی ہے اگر چاہو تم اسی طرح رہو یا چاہو تو میں طلاق دے دوں؟ اس پر پہلی عورت کہا باوجود کہ تم دوسری بیوی کی طرف زیادہ مائل ہو مگر میں تمہارے

وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ اَنَّ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اثْمًا حِيْنَ رَضِيَتْ اَنْ تَسْتَقِرَّ عَلَى الْاَثْرَةِ .

ہاں رہنا ہی منظور کرتی ۔ یوں حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اس طرح رو کے رکھا اور اس طرح مائل ہونے کو خلاف صواب نہ جانا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا رَضِيَتِ الْمَرْاَةُ وَلَهَا اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ اِذَا بَدَأَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ عورت کو علیحدگی کے اختیار کرنے کا علم ہو اور پھر رہنا پسند کرے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

باب اللعان

یہ باب (لعان) شوہر کا بیوی پر زنا کی تہمت لگانے کے بیان میں ہے

(۵۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ اِمْرَاَتَهٗ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ.

۵۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہیکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس سے پیدا ہونے والے لڑکے سے انکار کردیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں علیحدگی کرادی اور بچے کو عورت کے پاس رہنے دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا نَفَى الرَّجُلُ وَلَدَ امْرَاَةٍ وَّلَاعَنَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَزِمَ الْوَلَدُ اُمَّهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کے بچہ سے انکار کرے اور اس پر زنا کا الزام لگائے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے اور بچے کو عورت کے سپرد کردیا جائے، امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

یہ باب (متعہ) بوقت طلاق کچھ بطور سلوک ادا کرنے کے بیان میں ہے

(۵۸۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تَمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا.

۵۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے ہیں ہر مطلقہ کے لئے خصوصی حصہ ہے سوا ایسی عورت ایسی صورت میں کہ اسکو طلاق ہو چکی ہو اور مہر ہو چکا ہو لیکن مباشرت نہ ہوئی ہو تو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَلَيْسَتِ الْمُتْعَةُ الَّتِيْ يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا اِلَّا مُتْعَةٌ وَّاحِدَةٌ هِيَ مُتْعَةُ الَّتِيْ يُطَلِّقُ اِمْرَاَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهٰذِهٖ لَهَا الْمُتْعَةُ وَاجِبَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَآءِ وَاَدْنَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِيْ بَيْتِهَا الدِّرْعُ وَمِلْحَفَةٌ وَالْخِمَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

اس عورت کو مقررہ مہر کا آدھا ناکافی ہو جائے گا۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مگر طلاق کے وقت بطور حسن سلوک خاوند کا اپنی بیوی کو کچھ ادا کرنا لازم نہیں ہاں اگر خاوند نے مباشرت سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دے دی لیکن مہر مقرر نہیں تھا تو ایسی صورت میں خاوند پر عورت کو کچھ حصہ (متعہ) ادا کرنا لازمی ہے اگر ادا نہ کرے تو بذریعہ عدالت وصول کیا جائے گا۔ متعہ کی کم از کم مقدار عورت کا وہ لباس ہے جو معمول کے مطابق گھر پر استعمال کرتی ہے چادر، کرتہ اور شلوار امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب مَايُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الزِّيْنَةِ فِي الْعِدَّةِ

یہ باب دوران عدت عورت کے لئے زینت کے کراہت کے بیان میں ہے

(۵۸۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا وَهِيَ حَآدٌّ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَآ اَنْ تَرْمَصَ.

۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے خبر دی کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید کی آنکھوں میں تکلیف تھی اور وہ اپنے خاوند عبداللہ کے وصال فرما جانے کی وجہ سے عدت میں تھیں تو انہوں نے سرمہ نہ لگایا حتی کہ ان کی آنکھیں ابل پڑیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَنْبَغِيْ اَنْ تَكْتَحِلَ بِكُحْلِ الزِّيْنَةِ وَلَاتَدَّهِنُ وَلَا تَطَيَّبُ وَاَمَّا الذُّرُوْرُ وَنَحْوُهٗ فَلَابَاْسَ بِهٖ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ لِزِيْنَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے عورت کے لئے مناسب نہیں کہ بطور زینت سرمہ، تیل یا خوشبو لگائے بہرحال سفیدہ یا اس قسم کی چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اس لئے یہ چیزیں زینت کے لئے استعمال نہیں ہوتیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۵۸۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ اَوْعَائِشَةَ اَوْعَنْهُمَا جَمِيْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

۵۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع حضرت صفیہ بنت ابی عبید بیان کیا اور وہ حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ یا دونوں سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی

اَنْ تُحِدَّعَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاثِ لِیَالٍ اِلَّاعَلٰی زَوْجٍ.

ہے اسے اپنے خاوند کے سوگ کے علاوہ تین دن سے زائد کسی میت پر سوگ کرنا جائز نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُ یَنْبَغِیْ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی زَوْجِھَا حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا وَلَاتَدَّھِنُ لِزِیْنَةٍ وَلَاتَکْتَحِلُ لِزِیْنَةٍ حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُھَا وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے عورت کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ عدت پوری ہونے تک اپنے شوہر کے سوگ میں رہے اور جب تک عدت مکمل نہ ہو تیل اور سرمہ زینت کی چیزیں استعمال نہ کرے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلْمَرْأَةُتَنْتَقِلُ مِنْ مَنْزِلِهَاقَبْلَ اِنْقِضَآءِ عِدَّتِهَامِنْ مَوْتٍ اَوْطَلَاقٍ

یہ باب عورت کا عدت طلاق وموت کی تکمیل سے پہلے گھر سے منتقل ہونے کے بیان میں ہے

(۵۸۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍوَّسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَهُمَایَذْکُرَانِ اَنْ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَکَمِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَارْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰی مَرْوَانَ وَھُوَاَمِیْرُ الْمَدِیْنَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْءَ ةَ اِلٰی بَیْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنَ غَلَبَنِیْ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ الْقَاسِمِ اَوَمَا بَلَغَکِ شَاْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ لَایَضُرُّکَ اَنْ لَاتَذْکُرَحَدِیْثُ فَاطِمَةَ قَالَ مَرْوَانُ اِنْ کَانَ بِکَ فَحَسْبُکَ مَابَیْنَ هٰذَیْنِ مِنَ الشَّرِّ.

۵۸۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحیی بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے خبر دی ہے کہ بے شک انہوں نے سنا کہ یحیی بن سعید بن عاص نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق البتہ دے دی تو عبدالرحمٰن اسے گھر لے آئے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حاکم مدینہ منورہ مروان کے ہاں پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اسی گھر میں لوٹا دو جہاں اسے طلاق ہوئی ہے سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا بے شک عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گیا اور قاسم کی روایت میں ہے مروان نے حضرت عائشہ سے عرض کیا، کیا آپ کو فاطمہ بن قیس کا معاملہ یاد نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا فاطمہ کے واقعہ کو تم نہ یاد دلاؤ تو کوئی ضرر نہیں مروان نے عرض کیا اگر تمہارے نزدیک وہاں وجہ ان کے درمیان لڑائی کی تھی تو لڑائی کا وہی سبب یہاں ان دونوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَنْبَغِيْ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَّنْزِلِهَا الَّذِيْ طَلَّقَ فِيْهِ زَوْجُهَا طَلَاقًا بَائِنًا اَوْغَيْرَهٗ اَوْمَاتَ عَنْهَافِيْهِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتدہ اسی گھر میں عدت گزارے جہاں اس کے خاوند نے طلاق بائنہ یامغلظہ دی ہے یافوت ہوا ہے عدت پوری کرنے سے پہلے وہاں سے منتقل ہونا مناسب نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۵۹۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِبْنِ نُفَيْلٍ طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَت فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَاابْنُ عُمَرَ.

۵۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ سعید بن نفیل کی لڑکی کوطلاق دی گئی اور وہ اس گھر سے منتقل ہوگئی تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے برامحسوس فرمایا۔

(۵۹۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاسَعْدُبْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ سَنَانٍ وَّهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقُدُوْمِ اَدْرَكَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْذَنَ لِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَّمْلِكُهٗ وَلَانَفَقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِالْهُجْرَةِ دَعَانِيْ اَوْاَمَرَ مَنْ دَعَانِيْ فَدُعِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ اَمْرُ

۵۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت کیا کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جوحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کہ آیا وہ اپنے خاندان بنی خدرہ میں واپس جاسکتی ہیں کہ ان کے خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں گئے ہوئے تھے جب انہوں نے غلاموں کو پالیا تو غلاموں نے اسے شہید کردیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا ایسی صورت میں مجھے اپنے خاندان بنی خدرہ میں عدت گذارنے کی اجازت ہے؟ کیونکہ میرے شوہر نے مجھے ذاتی مکان میں نہیں چھوڑا اور نہ ہی نان ونفقہ چھوڑا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر جب میں وہاں سے بھی نکلی۔ اور مکان سے باہر نکل ہی رہی تھی کہ مجھے آپ نے بلایا یا کسی شخص کو میرے بلانے کا حکم فرمایا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا اس پر میں نے پہلے کی طرح مکمل بات سنادی تو آپ نے فرمایا تم اپنے شوہر گھر میں جس طرح رہ رہی تھی اس طرح عدت وہی پوری ہونے تک رہو

عُثْمَانَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَسَاَلَنِیْ عَنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِکَ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰی بِهٖ.

یااللہ کی طرف سے کوئی دوبارہ حکم نازل ہوجائے پس میں نے چار ماہ دس دن کی عدت وہیں پوری کی نیز بیان فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مجھے بلایا اوراس واقعہ کے بارے میں مجھ سے دریافت فرمایا میں نے اسی طرح بیان دیا تو آپ اس پر عمل پیرا ہوئے اوراس کے مطابق ہی فیصلہ فرمایا۔

(۵۹۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمَرْءَ ةِ یُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِیَ فِیْ بَیْتٍ بِکَرَآءٍ عَلٰی مَنِ الْکَرَاءِ قَالَ عَلٰی زَوْجِهَا قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَزَوْجِهَا قَالَ فَعَلَیْهَا قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَی الْاَمِیْرِ.

۵۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں یحیی بن سعید ابن میتب سے خبردی ہے کہ بے شک ان سے ایک ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہواوروہ کرایہ کے مکان میں رہتے ہوں تو اس صورت میں کرایہ کس کے ذمہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا شوہر پر لوگوں نے عرض کیا اگر شوہر ادانہ کرسکتا ہوتو؟ فرمایا پھر مطلقہ پر لوگوں نے عرض کیا اگر وہ بھی ادانہ کرسکتی ہوتو؟ فرمایا پھر حاکم ادا کریگا۔

(۵۹۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِیْ مَسْکَنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ طَرِیْقُهٗ فِیْ حُجْرَتِهَا فَکَانَ یَسْلُکُ الطَّرِیْقَ الْاُخْرٰی مِنْ اِدْبَارِ الْبُیُوْتِ اِلَی الْمَسْجِدِ کَرَاهِیَةَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ عَلَیْهَا حَتّٰی رَاجَعَهَا.

۵۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے خبردی کہ بے شک ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کوام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں طلاق دی اورانہیں کے گھر سے مسجد کی طرف راستہ تھا تو حضرت عبداللہ ابن عمر مسجد میں جانے کے لئے گھروں کے پیچھے سے راستہ اختیار کرتے تھے کیونکہ آپ مطلقہ سے اس سے اجازت طلب کرنے کومکروہ سمجھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُلَایَنْبَغِیْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَّنْزِلِهَا الَّذِیْ طَلَّقَهَا فِیْهِ زَوْجُهَا اِنْ کَانَ الطَّلَاقُ بَآئِنًا اَوْغَیْرَ بَائِنٍ اَوْمَاتَ عَنْهَافِیْهِ حَتّٰی تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ معتدہ کا بلا عدت مکمل کئے کسی دوسرے کے گھر جانا جائز نہیں وہی قیام کرے جہاں اس کے خاوند نے طلاق دی طلاق بائنہ ہو یا مغلظہ یا فوت ہوا ہو۔یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اوریہی عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ

(۵۹۴) اَخبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَاتُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ.

(۵۹۵) قَالَ مُحَمَّدُبْنُ الْحَسَنِ اَخْبَرَنِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَمَّارَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ قَالَ عِنْدَهُ اُمُّ الْوَلَدِ ثَلٰثُ حَيْضٍ.

(۵۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدٍعَنْ رَّجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ اَنَّ عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ سُئِلَ عَنْ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ فَقَالَ لَاتُلَبِّسُوْا عَلَيْنَا فِيْ دِيْنِنَا اِنْ تَكُ اَمَةً فَاِنَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

یہ باب ام ولد کی عدت کے بیان میں ہے

۵۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کی عدت صرف ایک حیض ہے۔

۵۹۵۔ امام محمد بن حسنؒ نے فرمایا مجھے حسن بن عمارہ نے حکم بن عیینہ سے خبر دی وہ یحیی بن جزار سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک ام ولد کی عدت تین حیض ہے۔

۵۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی وہ ثور بن زید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رجاء بن حیوہ سے روایت کی کہ بے شک عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ام ولد کی عدت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہمارے دین کے معاملہ میں ہمیں شک میں نہ ڈالو، کیونکہ اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کے برابر ہے اگر چہ وہ باندی ہی ہو۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ حضرت ابراہیم نخعی اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

باب اَلْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَمَايُشْبِهُ الطَّلَاقُ

(۵۹۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ فَقَالَ لِاَهْلِهَا شَاْنُكُمْ بِهَا قَالَ الْقَاسِمُ فَرَاى

یہ باب لفظ خلیہ و بریہ اور طلاق پر دلالت والے کلمات کے بیان میں ہے

۵۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ الخلیۃ والبریۃ سے کے ہر ایک لفظ سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہے۔

ہمیں امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے قاسم بن محمد سے خبر دی کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک باندی تھی اس نے باندی کے آقا کو کہا اس کے بارے میں تمہیں اختیار ہے حضرت

النَّاسُ اِنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ .

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا نَوَى الرَّجُلُ بِالْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ فَهِيَ ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَّاِذَا اَرَادَ بِهَا وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ دَخَلَ بِامْرَاَتِهٖ اَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

قاسم نے فرمایا اس پر لوگوں نے سمجھا کہ اس کو طلاق ہوگئی ہے۔
امام محمدؒ نے فرمایا جب آدمی تین طلاق کی نیت کر کے کہہ دے جا تو بری ہے آزاد ہے تو اس پر تین طلاقیں ہی واقع ہو جائیں گی اور اگر ایک یا دو کا ارادہ کرے یا مطلقاً ارادۃً ایسے کلمات کچھ بھی ارادہ نہ کرے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی اگر چہ اس نے بیوی سے مباشرت کی ہو یا نہ۔ یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يُوْلَدُ لَهٗ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الشُّبْهُ

یہ باب جب آدمی کا بچہ ہو اور اس پر کسی اور کا شبہ ہو اس کے بیان میں ہے

(۵۹۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمُرٌ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيْمَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اُرَاهُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْتَفِيَ مِنْ وَّلَدِهٖ بِهٰذَا اَوْ نَحْوِهٖ.

۵۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت سعید بن میتب سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری بیوی نے سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں، آپ نے فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ میں بھی ہیں عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا ایسے کیونکر ہوا؟ اس نے عرض کیا کسی رگ نے اسے کھینچا ہو گا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو گا۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں کسی بھی شخص کے لئے اپنے بچے کو رد کرنا جائز نہیں۔

بَاب اَلْمَرْءَةُ تُسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا

یہ باب عورت کا شوہر سے پہلے اسلام لانے کے بیان میں ہے

(۵۹۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ

۵۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے

اُمَّ حَکِیْمِ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ کَانَتْ تَحْتَ عِکْرَمَةَ بْنَ اَبِیْ جَهْلٍ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَخَرَجَ عِکْرَمَةُ هَارِبًا مِّنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ حَتّٰی قَدِمَتْ عَلَیْهِ فَدَعَتْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَقَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّارَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ اِلَیْهِ فَرِحًا وَّمَاعَلَیْهِ رِدَآؤُهٗ حَتّٰی بَایَعَهٗ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَااَسْلَمَتِ الْمَرْاَۃُ وَزَوْجُهَا کَافِرٌ فِیْ دَارِالْاِسْلَامِ لَایُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یُعْرَضَ عَلَی الزَّوْجِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ فَهِیَ اِمْرَاَتُهٗ وَاِنْ اَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَکَانَتْ فُرْقَتُهَا تَطْلِیْقَةً بَائِنَةً وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ.

خبر دی کہ ام حکیم بنت حارث بن ہشام عکرمہ بن ابو جہل کے عقد میں تھیں وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئیں عکرمہ اسلام سے انکار کے باعث بھاگ کر یمن چلے گئے تو ام حکیم نے بھی یمن کا سفر کیا اور ان کے ہاں گئیں اور انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اسلام لے آئے پھر بارگاہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے جب حضور کی ان پر نگاہ پڑی تو فرط مسرت سے کھڑے ہوئے اور اپنی چادر عکرمہ پر ڈال دی حتی کہ انہوں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند دار الاسلام میں رہتے ہوئے کافر ہو تو ان دونو میں تفریق نہ کی جائے یہاں تک کہ اس کا خاوند کو اسلام لانے کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اسی کی بیوی ہے اور اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو ان میں تفریق کر دی جائے اور یہ طلاق بائنہ ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابراہیم نخعیؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ اِنْقِضَآءِ الْحَیْضِ

یہ باب تکمیل حیض کے بیان میں ہے

(۶۰۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْتَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ حِیْنَ دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ وَقَدْجَادَلَهَا فِیْهِ نَاسٌ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ صَدَقْتُمْ وَتَدْرُوْنَ مَاالْاَقْرَآءُ اِنَّمَا الْاَقْرَآءُ الْاَطْهَارُ.

۶۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے خبر دی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حیض کی عدت گزار رہی تھیں تو تیسرے حیض کے داخل ہونے پر عدت سے اٹھ گئیں تو میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰنؒ سے اس کا ذکر کیا تو وہ کہنے لگیں عروہ نے سچ کہا ہے لوگوں نے اس معاملہ میں حضرت عائشہ سے جھگڑا کیا اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ثلثة قروء کی حکایت کی اس پر آپ نے فرمایا آپ لوگ سچ کہتے ہیں مگر کیا تم جانتے ہو قروء سے کیا مراد ہے؟ قروء سے طہر اور پاک ہونا مراد ہے۔

(۶۰۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَشَّامٍ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِکَ.

۶۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بھی اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔

(۶۰۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَزَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ یَقُوْلُ لَهُ الْاَحْوَصُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ مَاتَ حِیْنَ دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ اَنَاوَارِثَتُهٗ وَقَالَ بَنُوْهُ لَاتَرِثُنِیْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی مُعَاوِیَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَسَالَ مُعَاوِیَةُ فُضَالَةَ ابْنَ عُبَیْدٍ وَّنَاسًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا فِیْهِ کَتَبَ اِلٰی زَیْدِبْنِ ثَابِتٍ فَکَتَبَ اِلَیْهِ زَیْدُبْنُ ثَابِتٍ اَنَّهَا اِذَادَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَاِنَّهَا لَاتَرِثُهٗ وَلَایَرِثُهَاوَقَدْ بَرِءَتْ مِنْهُ وَبَرِیٌٔ مِنْهَا.

۶۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع اور ولید بن اسلم سلیمان بن یسار سے خبر دی کہ احوص نامی شامی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر وہ فوت ہوگیا جب اس کی مطلقہ بیوی تیسری حیض میں داخل ہوئی تو اس نے کہا میں بھی اس کی وراثت میں شریک ہوں مگر اس آدمی کے لڑکوں نے عورت کو ورثہ شریک کرنے سے انکار کر دیا اور وہ یہ معاملہ حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے آپ نے حضرت فضالہ بن عبید اور شامیوں سے اس کے وضاحت طلب فرمائی مگر انہیں اس مسئلہ میں کوئی علم نہیں تھا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا حضرت زید بن ثابت نے جواباً تحریر فرمایا کہ وہ عورت تیسرے حیض میں داخل ہوئی تو نہ وہ خاوند کی وارث رہی اور نہ خاوند اس کا وارث رہا خاوند اس سے بری اور وہ خاوند سے بری۔

(۶۰۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِکَ.

۶۰۳۔ امام مالکؒ نے حضرت نافع جو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اسی طرح ہمیں خبر دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ انْقِضَآءُ الْعِدَّةِ عِنْدَنَا الطَّهَارَةُ مِنَ الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ اِذَااغْتَسَلَتْ مِنْهَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک عدت کی مدت تین حیض پورے آجانے کے بعد پاک ہونے اور غسل کرنے سے مکمل ہوتی ہے۔

(۶۰۴) اَخْبَرَنَااَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ان رجلاطَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ تَطْلِیْقَةً یَّمْلِکُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ تَرَکَهَا حَتّٰی اِنْقَطَعَ دَمُهَا مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ وَدَخَلَتْ مُغْتَسَلَهَا وَاَدْنَتْ مَآءَ هَا فَاَتَاهَا فَقَالَ لَهَاقَدْ رَاجَعْتُکِ

۶۰۴۔ امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں حماد سے خبر دی وہ حضرت ابراہیم سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے اپنی بیوی کو رجعی طلاق دی پھر اس کو چھوڑ دیا حتی کہ اسے تیسرے حیض کا خون بھی آنا بند ہوگیا وہ غسل خانے میں گئی اور قریب تھی کہ پانی استعمال کرتی اس کا خاوند اس کے پاس آیا اور اس نے کہا تجھ سے رجوع

فَسَالَتْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ عَنْ ذٰلِکَ وَعِنْدَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ عُمَرُقُلْ فِيْهَا بِرَأْيِکَ فَقَالَ أُرَاهُ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحَقَّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَقَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَيْفٌ مُلِئَ عِلْمًا.

کرتا ہوں۔ پھر عورت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا جبکہ آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم اپنی رائے سے آگاہ کرو انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میرے نزدیک تو خاوند زیادہ حقدار ہے جبکہ ابھی عورت نے تیسرے حیض کا غسل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری رائے بھی یہی ہے پھر آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا آپ تو علم سے بھری ہوئی جھونپڑی ہو۔

(٦٠٥) اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ هُوَاَحَقُّ بِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

۶۰۵۔ حضرت سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی وہ سعید بن میسّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خاوند رجوع کا زیادہ حقدار ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل کر کے پاک نہ ہو۔

(٦٠٦) اَخْبَرَنَاعِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِيْسَى الْخَيَّاطُ الْمَدَنِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ثَلٰثَةَ عَشَرَمِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوْاالرَّجُلُ اَحَقُّ بِامْرَاَتِهٖ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

۶۰۶۔ حضرت عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاط مدنی نے شعبی سے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان فرمایا کہ وہ تمام یہی فرماتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کی طرف رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض کے مکمل ہونے کے بعد غسل نہیں کیا۔

قَالَ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِامْرَاَتِهٖ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

عیسیٰ نے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسّب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کا زیادہ حق دار ہے جبکہ وہ تیسرے حیض سے پاک نہ ہوتی کہ وہ غسل نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلْمَرْءَ ةُ يُطَلِّقُهَازَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَتَحِيضُ حَيْضَةً اَوْحَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

یہ باب طلاق رجعی کے بعد ایک یا دو حیضوں کے بعد حیض کے رکنے کے بیان میں ہے

(۶۰۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ جَدِّهٖ اِمْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَانْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ مَا تَحِيضُ وَهِيَ تُرْضِعُ فَعَمَّرَ لَهَاقَرِيْبٌ مِنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانُ عِنْدَ رَاْسِ السَّنَةِ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَااَرِثُهٗ مَالَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمُوْااِلٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَضٰى لَهَابِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هٰذَاعَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَاَشَارَ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ.

۶۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی وہ محمد بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے نکاح میں دو عورتیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ تھیں تو انہوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی وہ دودھ پلاتی رہی اسے حیض نہ آیا یہاں تک وہ ایک سال بھر دودھ پلاتی رہی پھر اس کا خاوند حبان فوت ہو گیا پھر بھی وہ دودھ تقریباً ایک سال تک پلاتی رہی تو اس نے ترکہ لینے کا مطالبہ کر دیا اور کہا کہ مجھے حیض نہیں اور فیصلہ کے لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے عورت کے لئے وراثت کا فیصلہ دیا۔ ہاشمیہ عورت ناراضگی کا اظہار کرنے لگی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے چچازاد بھائی کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور آپ کا ابن عمک سے حضرت علی کی طرف اشارہ تھا۔

(۶۰۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَزِيْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ وَّيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَااَمْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْحَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنِ اسْتَبَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ.

۶۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط اور یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہ ہمیں سعید بن مسیّبؒ نے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس عورت کو طلاق دی گئی اور پھر اسے ایک یا دو حیض آنے پر خون رک جائے تو اسے نو ماہ تک انتظار کرنا چاہئے اگر حمل ظاہر ہو تو درست بصورت دیگر نو ماہ بعد مزید تین مہینے انتظار کرے پھر حلال ہو گی۔

(۶۰۹) اَخْبَرَنَامحمداَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ

۶۰۹۔ امام محمدؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ امام حمادؒ

حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْحَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَ حَيْضُهَاعَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَشَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَسَاَلَ عَلْقَمَةُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذِهٖ اِمْرَاةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيْرَاثَهَافَكُلْهُ.

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم سے بیان کیا کہ علقمہ بن قیس نے اپنی بیوی کوطلاق رجعی دے دی اسے ایک یادوحیض آئے پھر اٹھارہ مہینے تک حیض نہ آیا پھر وہ فوت ہوگئی علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلہ میں سوال کیاتو آپ نے جواباً فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ذریعہ تمہارے لئے اس کی وراثت کومحفوظ رکھاپس حاصل کرلو۔

(۶۱۰) اَخْبَرَنَاعِيْسَى ابْنُ اَبِيْ عِيْسَى الْخَيَّاطُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِاَكْلِ مِيْرَاثِهَا.

۶۱۰۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاطؒ نے امام شعبی سے ہمیں خبر دی کہ علقمہ بن قیس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی میراث کو جائز قرار دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌفَهٰذَا اَكْثَرُمِنْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ وَّثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ بَعْدَهَا فَبِهٰذَانَاخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا لِاَنَّ الْعِدَّةَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ لَاخَامِسَ لَهَا لِلْحَامِلِ حَتّٰى تَضَعَ وَالَّتِيْ لَمْ تُبْلَغِ الْحَيْضَةَ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ قَدْيَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ ثَلٰثَةَ اَشْهُرٍ وَالَّتِيْ تَحِيْضُ ثَلٰثَ حَيْضٍ فَهٰذَاالَّذِيْ ذَكَرْتُمْ لَيْسَ بِعِدَّةِ الْحَائِضِ وَلَا غَيْرِهَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں عدت نو مہینے اور اس کے بعد تین مہینے مزید ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیونکہ قران کریم میں عدت کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں پانچویں کا نام تک نہیں (۱) وضع حمل، جوعورت حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو اس کی تین ماہ، جوعورت اتنی عمر کو پہنچ گئی کہ اب اسے کبھی حیض نہیں آئے گا اور وہ عورت جسے حیض آتا ہو اس کی عدت تین حیض اور جس کا تم نے ذکر کیا یہ حائضہ کی عدت نہیں اور نہ ہی کسی اور کی ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

یہ باب مستحاضہ کی عدت کے بیان میں ہے

(۶۱۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اِنَّ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

۶۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب زہری سے خبر دی کہ بے شک حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَنَا اَنَّ عِدَّتَهَا عَلٰى اَقْرَآئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مَامَضٰى وَكَذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَغَيْرُهٗ مِنَ

امام محمدؒ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں معروف ہے کہ اس کی عدت اس کے حیض سے ہوگی جس کے لحاظ سے کبھی پہلے بیٹھی تھی اسی طرح ابراہیم نخعی وغیرہ فقہاء فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام

الْفُقَهَاءِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا اَلَا تَرٰی اَنَّهَا تَتْرُکُ الصَّلٰوةَ اَیَّامَ اَقْرَآئِهَا الَّتِیْ کَانَتْ تَجْلِسُ لِاَنَّهَا فِیْهِنَّ حَائِضٌ فَکَذٰلِکَ تَعْتَدُّ بِهِنَّ فَاِذَا مَضَتْ ثَلٰثَةُ قُرُوْٓءٍ مِنْهُنَّ بَانَتْ اِنْ کَانَ ذٰلِکَ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ اَوْ اَکْثَرَ.

ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا بھی یہی قول ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جن ایام میں وہ بیٹھی تھی نماز چھوڑ دیتی تھی کہ ان دنوں وہ حیض میں ہوتی تھی لہٰذا اسی طرح وہ عدت کے دن مکمل کرے جب حیض کی عدت تین ماہ گزر جائے تو اس کی عدت پوری ہو جائیگی یہ ایک سال سے کم میں ہو یا ایک سال سے زائد میں۔

باب الرَّضَاعِ

یہ باب بچے کو دودھ پلانے کی مدت کے بیان میں ہے

(۶۱۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ لَا رِضَاعَ اِلَّا لِمَنْ اُرْضِعَ فِی الصِّغْرِ.

۶۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ رضاعت صرف کم سنی میں ہی ہے۔

(۶۱۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَانًا لِعَمٍّ لِحَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ کَانَ عَمِّیْ فُلَانًا مِنَ الرَّضَاعَةِ حَیًّا دَخَلَ عَلَیَّ قَالَ نَعَمْ.

۶۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے خبر دی وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے پاس تھے کہ انہوں نے سنا ایک شخص حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گھر میں داخلہ کی اجازت مانگ کر رہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے فلاں چچا زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے تھے؟ آپ نے فرمایا! ہاں۔

(۶۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

۶۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار سے خبر دی وہ سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کے سبب وہ تمام چیز حرام ہوجاتی ہے جونسب کے باعث حرام ہوتی ہے۔

(۶۱۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ اَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ اَخِيْهِ وَلَايَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ نِسَآءُ اِخْوَاتِهَا.

۶۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے خبردی وہ اپنے والد ماجد سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک وہ ان کے پاس آتی جاتی تھیں جن کوان کی بھانجیوں یا بھتیجیوں نے دودھ پلایا تھااور جنھیں ان کی بھانجھوں نے دودھ پلایاہوان کے سامنے نہ جاتیں۔

(۶۱۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاالزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ فَاَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَّالْاُخْرٰى جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ قَالَ لَاَاللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

۶۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں امام زہری سے خبردی وہ عمرو بن شرید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک بیوی ایک لڑکے کودودھ پلائے اور دوسری بیوی دوسری لڑکی کو کیااس صورت میں اس لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایانہیں کیونکہ ان دونوں کا باپ ایک ہے۔

(۶۱۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَاكَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ وَلَوْكَانَتْ قَطْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَهِيَ تُحَرِّمُ وَمَاكَانَ بَعْدَالْحَوْلَيْنِ فَاِنَّمَا هُوَطَعَامٌ يَّاْكُلُهٗ.

۶۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ سے خبردی کہ بے شک انہوں نے حضرت سعید بن میّب سے رضاعت کے بارے میں سوال کیاتو انہوں نے فرمایا دوسال کے دروان دودھ کاایک قطرہ بھی حرمت کاباعث ہے اوردوسال کے بعد جو پیاہے یہ وہ کھاناہے جواس نے کھایا۔

(۶۱۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلُ مَاقَالَ لَهٗ سَعِيْدُبْنُ الْمُسَيَّبِ.

۶۱۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبردی کہ بے شک انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیاتو انہوں نے ویسے ہی جواب دیا جو حضرت سعید بن میّب نے دیا تھا۔

(۶۱۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُبْنُ زَيْدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَاكَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ مَصَّةً وَّ [illegible] ـدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ.

۶۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں ثور بن زید سے خبردی کہ بے شک حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ دوسال کے اندرایک مرتبہ بھی چوسنے سے رضاعت حرمت ثابت ہوجائے گی۔

(۶۲۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِهٖ وَهُوَ يَرْضَعُ اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَتْ اَرْضِعِيْهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيَّ فَاَرْضَعَتْنِىْ اُمُّ كُلْثُوْمَ بِنْتُ اَبِىْ بَكْرٍ ثَلٰثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِىْ غَيْرَ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ فَلَمْ اَكُنْ اَنْ اَدْخُلَ عَلٰى عَائِشَةَ مِنْ اَجْلِ اَنْ اُمَّ كُلْثُوْمٍ لَمْ تُتِمَّ لِىْ عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

۶۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ہمشیرہ ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں بھیجا جبکہ وہ شیر خوار تھے کہ انہیں دس مرتبہ دودھ پلائیں تا کہ وہ میرے ہاں عام معمول کے مطابق آسکیں تو حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر صدیق نے مجھے تین بار دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور مجھے تین بار سے زائد مرتبہ دودھ نہ پلا سکیں چنانچہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کے سامنے نہیں آسکتا تھا کیونکہ کہ حضرت ام کلثوم نے دس بار پلانے کی شرط پوری نہیں کی تھی۔

(۶۲۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ حَفْصَةَ اَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ اِلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تُرْضِعُهٗ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا فَفَعَلَتْ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَوْمَ اَرْضَعَتْهُ صَغِيْرٌ يَرْضَعُ.

۶۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی کہ ان کو حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ بے شک انہوں نے بیان کیا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عاصم بن عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ہمشیرہ فاطمہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں دس بار دودھ پلائیں تا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے رہے (یعنی ان سے ان کی رضاعت ثابت ہو جائے) جس زمانہ میں انہیں دودھ پلایا گیا تھا وہ ان کی شیر خوارگی کا زمانہ ہی تھا۔

(۶۲۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

۶۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ سے خبر دی وہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا قرآن کریم میں پہلے دس بار دودھ پلانے پر حرمت نازل ہوئی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا پھر پانچ مرتبہ کا حکم قرآن کریم میں پڑھتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو لوگ ان آیات کو قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے۔

(۶۲۳) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ دِیۡنَارٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ عِنۡدَ دَارِ الۡقَضَآءِ یَسۡاَلُهٗ عَنۡ رَضَاعَةِ الۡکَبِیۡرِ فَقَالَ عَبۡدُاللّٰهِ ابۡنُ عُمَرَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَبۡنَ الۡخَطَّابِ فَقَالَ کَانَتۡ لِیۡ وَلِیۡدَةٌ فَکُنۡتُ اُصِیۡبُهَا فَعَمَدَتۡ اِمۡرَاَتِیۡ اِلَیۡهَا فَاَرۡضَعَتۡهَا فَدَخَلۡتُ عَلَیۡهَا فَقَالَتۡ اِمۡرَاَتِیۡ دُوۡنَکَ وَاللّٰهِ قَدۡ اَرۡضَعۡتُهَا قَالَ اَوۡجِعۡهَا وَاۡتِ جَارِیَتَکَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِیۡرِ.

۶۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار سے خبردی کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دارالقضا میں حاضر ہوا جب کہ میں بھی ان کے پاس موجود تھا اس نے عرض کیا کہ بڑے آدمی کی رضاعت کا کیا حکم ہے؟ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اس نے عرض کیا میری ایک باندی تھی جس سے میں مباشرت کرتا تھا مگر میر بیوی نے اسے دودھ پلا دیا پھر جب میں اس باندی کے پاس جانے لگا تو میری بیوی نے کہا خبردار! اللہ کی قسم میں نے اسے اپنا دودھ پلا دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنی بیوی کو تنبیہ کرو اور باندی سے صحبت حاصل کرو کیونکہ رضاعت تو شیرخوارگی کے زمانہ میں ہی ہوتی ہے۔

(۶۲۴) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنۡ رَّضَاعَةِ الۡکَبِیۡرِ فَقَالَ اَخۡبَرَنِیۡ عُرۡوَةُ بۡنُ الزُّبَیۡرِ اَنَّ اَبَاحُذَیۡفَةَ بۡنَ عُتۡبَةَ بۡنِ رَبِیۡعَةَ کَانَ مِنۡ اَصۡحَابِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بَدۡرًا وَّکَانَ تَبَنّٰی سَالِمًاالَّذِیۡ یُقَالُ لَهٗ مَوۡلٰی اَبِیۡ حُذَیۡفَةَ کَمَاکَانَ تَبَنّٰی رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ زَیۡدَبۡنَ حَارِثَةَ فَاَنۡکَحَ اَبُوۡحُذَیۡفَةَ سَالِمًا وَهُوَ یَرٰی اَنَّهٗ ابۡنُهٗ اَنۡکَحَهٗ ابۡنَتَ اَخِیۡهِ فَاطِمَةَ بِنۡتَ الۡوَلِیۡدِ ابۡنِ رَبِیۡعَةَ وَهِیَ مِنَ الۡمُهَاجِرَاتِ الۡاُوَلِ وَهِیَ یَوۡمَئِذٍ مِّنۡ اَفۡضَلِ اَیَامٰی قُرَیۡشٍ.

فَلَمَّا اَنۡزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیۡ زَیۡدٍ مَااَنۡزَلَ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآءِ هِمۡ هُوَاَقۡسَطُ عِنۡدَاللّٰهِ.

۶۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے خبردی کہ ان سے بڑی عمر والے آدمی کی رضاعت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبردی ہے بے شک حضرت ابوحذیفہ عتبہ بن ربیعہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور جنگ بدر میں شامل ہونے والوں میں سے تھے اور انہوں نے حضرت سالم کو متبنی بنالیا تھا اسے مولی ابوحذیفہ کہا جاتا ہے جس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متبنی بنالیا تھا اسی طرح وہ سالم کو بھی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔ پس انہوں نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولد بن عتبہ بن ربیعہ سے کرادیا حضرت فاطمہ ان عورتوں میں شامل ہیں جو سب سے پہلے ہجرت کرنے والی اور قریش میں ممتاز مقام رکھتی تھیں۔ پس جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآءِ هِمۡ هُوَاَقۡسَطُ عِنۡدَاللّٰهِ.

رُدَّ كُلُّ اَحَدٍ تبنّى اِلٰى اَبِيهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يَعْلَمْ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوَالِيْهِ

فَجَآءَ تْ سُهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ امْرَأَةِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَهِيَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِبْنِ لُؤَيّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَابَلَغَنَا فَقَالَتْ كُنَّانَرٰى سَالِمًا وَّلَدًا وَّكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا فُضُلٌ وَّلَيْسَ لَنَااِلَّابَيْتٌ وَاحِدٌ فَمَاتَرٰى فِيْ شَأْنِهِ.

فَقَالَ لَهَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَابَلَغَنَا اَرْضِعِيْهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَتَحْرُمُ بِلَبَنِكِ اَوْبِلَبَنِهَا وَكَانَتْ تَرَاهُ اِبْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ فِيْمَنْ تُحِبُّ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ فَكَانَتْ تَأْمُرُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ وَبَنَاتِ اَخِيْهَا يُرْضِعْنَ لِمَنْ اَحَبَّتْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا وَاَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌمِّنَ النَّاسِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَانَرٰى الَّذِيْ اَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّارُخْصَةً لَّهَا فِيْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَّحْدَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَايَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌفَعَلٰى هٰذَاكَانَ رَاْىُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ.

توہر متبنیٰ اپنے حقیقی والد کی طرف منسوب کیا جانے لگا اگر کسی کا والد معلوم نہ ہوتا تو وہ اپنے آقا کی طرف منسوب ہوتا۔

حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلیہ ابوحذیفہ جو قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔انہوں نے عرض کیا ہم نے تو سالم کو اپنی اولاد سمجھا چنانچہ وہ ہمارے پاس عام طور پر آتا جاتا تھا ہمارا اس سے پردہ نہ تھا ہمارا گھر بھی ایک ہی ہے اب اس سلسلہ میں آپ ہمارے لئے کیا فرماتے ہیں؟۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو پانچ بار دودھ پلا دو اس طرح رضاعت کے باعث وہ تمہارا بیٹا بن جائے گا۔

پس اسے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دلیل بنایا ہے جسکو وہ اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دینا چاہتی تھیں کہ وہ آ جا سکے تو حضرت ام کلثوم اپنی بھتیجیوں کو فرمایا کرتی تھیں کہ تم اسے دودھ پلا دو لیکن اس دلیل سے دیگر امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن انکار فرماتیں ہیں کہ اس طرح کی رضاعت سے کوئی آدمی ان کے گھر آ جا سکے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اللہ کی قسم! ہمارے نزدیک تو وہ ارشاد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل سے فرمایا تھا وہ خاص طور پر حضرت سالم کے لئے ہی تھا ایسی رضاعت پر ہمارے گھروں میں کوئی بھی آدمی داخل نہیں ہوگا بڑی عمر والے مردوں کی رضاعت کے مسئلہ میں امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا یہی فیصلہ تھا (کہ اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی)۔

(۶۲۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۶۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی کہ ہمیں

عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَةَ اِلَّافِى الْمَهْدِاِلَّامَآاَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

سعید بن میّب نے بیان کیا کہ انہوں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رضاعت تو وہی ہے جو گود (زمانہ طفولیت) میں ہو خبردار رضاعت تو وہی ہے جو خون اور گوشت کو بڑھائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَايُحَرِّمُ الرَّضَاعُ اِلَّا مَاكَانَ فِىْ حَوْلَيْنِ فَمَاكَانَ فِيْهِمَا مِنَ الرَّضَاعِ وَاِنْ كَانَتْ مُصَّةً وَّاحِدَةً فَهِىَ تُحَرِّمُ كَمَاقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَسَعِيْدُبْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَمَاكَانَ بَعْدَالْحَوْلَيْنِ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ. ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ فَتَمَامُ الرَّضَاعَةِ الْحَوْلَانِ فَلَارَضَاعَةَ بَعْدَتَمَامِهَا يُحَرِّمُ شَيْئًا.

امام محمدؒ نے فرمایا حرمت اسی رضاعت سے ثابت ہوگی جو دو سال کے اندر اندر ہو اسی مدت کی رضاعت حرمت کا باعث بنتی ہے اگر چہ ایک بار ہی چوسا ہو جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعید بن میّب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ جو رضاعت دو سال کے بعد ہوتی ہے وہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾.

یعنی مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جو رضاعت پوری کرنا چاہتی ہیں رضاعت کی انتہائی مدت دو سال ہے اس کے بعد کوئی رضاعت نہیں جس سے کسی چیز کو حرام قرار دے۔

وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يُحْتَاطُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ بَعْدَالْحَوْلَيْنِ فَيَقُوْلُ يُحَرِّمُ مَاكَانَ فِى الْحَوْلَيْنِ وَبَعْدَهُمَا اِلٰى تَمَامِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ وَّذٰلِكَ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَّلَايُحَرِّمُ مَاكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَحْنُ لَانَرٰى اَنَّهٗ يُحَرِّمُ وَنَرٰى اَنَّهٗ لَايُحَرِّمُ مَاكَانَ بَعْدَالْحَوْلَيْنِ.

امام ابوحنیفہؒ دو سال کے بعد احتیاطاً چھ ماہ زیادہ فرماتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان تیس ماہ کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور ہمارے نزدیک اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ دو ماہ کے بعد رضاعت ختم ہو جاتی ہے۔

وَاَمَّا لَبَنُ الْفَحْلِ فَاِنَّانَرَاهُ يُحَرِّمُ وَنَرٰى اَنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَالْاَخُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْاَبِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ اُخْتُهٗ مِنَ الرَّضَاعَةِ مِنَ الْاَبِ وَاِنْ كَانَتِ الْاُمَّانِ مُخْتَلِفَيْنِ اِذَاكَانَ لَبَنُهُمَامِنْ رَجُلٍ وَّاحِدٍ كَمَاقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللِّقَاحُ وَاحِدٌ فَبِهٰذَانَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ہمارے نزدیک مرد کا دودھ بھی حرمت کا ثابت کرتا ہے نیز ہمارے نزدیک رضاعت کے سبب ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو نسب کے باعث حرام ہوتی ہے لہٰذا رضائی بھائی پر رضاعی بہن جو باپ کی طرف سے ہو وہ حرام ہے خواہ ماں ایک نہ ہو بشرطیکہ دونوں کا دودھ ایک ہی مرد سے ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دودھ ایک ہی مرد کا ہے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

کتاب الضحایا

بَاب وَمَايُجْزِئُ مِنْهَا

یہ باب وہ جانور جسکو قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے اس کے بیان میں ہے

(٦٢٦) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الثَّنِيَّ فَمَافَوْقَهُ.

٦٢٦۔ امام مالکؒ نے ہمیں نافع سے خبر دی بے شک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قربانی میں اونٹ دو سال کا یا اس سے بڑی عمر کا جانور ہو تو جائز ہے۔

(٦٢٧) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَمَّالَمْ تُسَنَّ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ وَعَنِ الَّتِيْ نُقِصَ مِنْ خَلْقِهَا.

٦٢٧۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ان جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا کرتے تھے جو قربانی کی عمر کو نہ پہنچے ہوں اور ان میں کوئی پیدائشی نقص ہو۔

(٦٢٨) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيْ لَهُ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ ثُمَّ اَذْبَحَهُ لَهُ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِي الْمُصَلَّى النَّاسِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ اِلَيْهِ فَحَلَقَ رَاْسَهُ حِيْنَ ذُبِحَ كَبْشُهُ وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حَلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى اِذَالَمْ تَحُجَّ وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

٦٢٨۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آپ نے قربانی کی اور مجھے فرمایا تھا کہ میرے لئے وہ بکرا خرید لائیں جو سینگ رکھتا ہو اور میں پھر اس کو عیدگاہ میں ان کی طرف سے ذبح کروں پس میں نے اسی طرح کیا اور ان کے پاس ذبح شدہ جانور لے گیا تو انہوں نے اپنے سر کو منڈایا وہ بکرا ذبح ہوا اس وقت آپ بیمار تھے اور نماز عید کے لئے لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھی تھی، نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ واضح فرمایا کہ قربانی دینے والے شخص پر سر منڈانا کوئی ضروری نہیں جبکہ وہ حج نہیں کر رہا ہو آپ نے تو حسب معمول سر منڈایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اِلَّافِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ اِذَاكَانَ عَظِيْمًا اُجْزِئَ فِي الْهَدْيِ وَالْاُضْحِيَّةِ بِذٰلِكَ جَآءَتِ الْاٰثَارُ

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا اس حدیث پر پوری طرح عمل ہے البتہ چھ ماہ کا دنبہ جو چکی رکھتا ہو اور خاصا بڑا معلوم ہوتا ہو قربانی کے لئے ذبح کرنا جائز ہے اور اس کے لئے بہت سی روایات آتی ہیں نیز

وَالْخَصِيُّ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْفَحْلُ وَاَمَّا الْحَلَاقُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِقَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَحُجَّ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ. وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

خصی اور وہ جو خصی نہ کیا ہو ہر دو جانوروں کی قربانی جائز ہے اور سر منڈانے کے مسئلہ میں ہم حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص حج نہیں کر رہا اس پر قربانی کے دنوں میں سر منڈانا واجب نہیں ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

(۶۲۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْاَةِ.

۶۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايُضَحِّيْ عَمَّا فِيْ بَطْنِ الْمَرْءَةِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل بھی ہے کہ جو بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا اس کی طرف سے قربانی نہیں ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الضَّحَايَا

یہ باب قربانی کی مکروہات کے بیان میں ہے

(۶۳۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ اَخْبَرَ اَنَّ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَّدِهٖ وَهِيَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّذِيْ لَاتُنْقِيْ.

۶۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں عمرو بن حارث سے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن فیروز سے اور وہ براء ابن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قربانی میں کن کن جانوروں سے پرہیز کریں حضرت براء ابن عازب اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کرنے لگے کہ وہ چار ہیں تو کہا میرا ہاتھ آپ کے دست اقدس سے چھوٹا ہے وہ جانور یہ ہیں (۱) لنگڑا جانور جو از خود چل نہ سکے (۲) کانا جو واضح ہو (۳) جس کی بیماری ظاہر ہو (۴) اتنا کمزور جانور جس میں چربی تک نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَاَمَّا الْعَرْجَاءُ فَاِذَا مَشَتْ عَلٰى رِجْلِهَا فَهِيَ تُجْزِئُ وَاِنْ كَانَتْ لَاتَمْشِيْ لَمْ تُجْزِئُ اَمَّا الْعَوْرَآءُ فَاِنْ بَقِيَ مِنَ الْبَصَرِ الْاَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ الْبَصَرِ اَجْزَءَتْ وَاِنْ ذَهَبَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا لَمْ تُجْزِئُ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہاں ایسا لنگڑا جانور اگر اپنے پاؤں پر چل نہ سکے تو جائز نہیں ہے اور کانا جانور اگر اس کی نصف سے زائد بینائی قائم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر نصف یا اس سے کم بینائی موجود ہے تو جائز نہیں ہے اور وہ جانور جو بیمار ہونے کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکا ہو اور وہ کمزور تر

وَاَمَّا الْمَرِيْضَةُ الَّتِيْ فَسَدَتْ لِمَرَضِهَا وَالْعُجَفَاءُ الَّتِيْ لَاتُنْقِيْ فَاِنَّهُمَا لَايُجْزِيَانِ.

جانور جس میں چربی نہ رہی ہو تو قربانی میں جائز نہیں ہیں۔

باب لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ

یہ باب قربانی کے گوشت کے بیان میں ہے

(۶۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ صَفَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادَّخِرُوا الثُّلُثَ وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ فِيْ ضَحَايَاهُمْ يَجْمُلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَاكَ اَوْكَمَا قَالَ قَالُوْا نُهِيْتَ عَنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيَّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ دَفَّتْ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا.

۶۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن واقد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے فرمایا میں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا درست ہے کیونکہ میں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہی تھیں کہ دیہاتیوں کی ایک جماعت قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئی تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کا گوشت رکھ لو جو باقی بچے تقسیم کر دو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے وہ اس طرح کہ چربی جمع کرتے اور کھالوں سے مشکیں بناتے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح ارشاد فرمایا یہ کیا بات ہوئی؟ لوگوں نے عرض کیا ہمیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے روک دیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہیں دیہات میں رہنے والوں کے اس دن میں آنے کے باعث روکا تھا جو قربانی کے دنوں میں آتی تھی پس اب تم کھاؤ صدقہ کرو اور (تین دن سے زائد) رکھو۔

(۶۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوْا

۶۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے گوشت تین دن سے زائد کھانے پر منع فرمایا تھا پھر آپؐ نے اس کے بعد فرمایا تم کھا سکتے ہو ذخیرہ

وَتَزَوَّدُوْ وَادَّخِرُوْا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَالتَّزَوُّدِ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ كَانَ نَهٰى عَنْهُ فَقَوْلُهُ الْاٰخِرُ نَاسِخٌ لِلْاَوَّلِ فَلَا بَاْسَ بِالْاِدِّخَارِ وَالتَّزَوُّدِ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

بھی کر سکتے ہو۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت جمع کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں ممانعت کے بعد پھر اس کی اجازت بھی دے دی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا ہے پس توشہ بنانے یا ذخیرہ کرنے میں اب کوئی قباحت نہیں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۶۳۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ وَيَدَّخِرُ وَيَتَصَدَّقُ وَمَا نُحِبُّ لَهٗ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ تَصَدَّقَ بِاَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ جَازَ.

۶۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے پر منع فرمایا کرتے تھے پھر بعد میں آپؐ نے اجازت فرما دی کہ کھاؤ اور جمع کرو اور خیرات کرو۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی قربانی کا گوشت جمع (تین دن سے زائد) کرے یا خیرات کرے البتہ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ ایک تہائی سے کم اگرچہ شت خیرات کرے گو تہائی سے کم صدقہ دینا جائز ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَذْبَحُ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى

یہ باب نماز عید سے پہلے قربانی کرنے کے بیان میں ہے

(۶۳۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ اَشْقَرَ ذَبَحَ اُضْحِيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعُوْدَ بِاُضْحِيَّةٍ اُخْرٰى.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِيْ مِصْرٍ يُصَلَّى الْعِيْدُ فِيْهِ فَيَذْبَحُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ

۶۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے عبادہ بن تمیم سے خبر دی کہ حضرت عویمر بن اشقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے دن نماز عید کی ادائیگی سے قبل قربانی کر لی پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ دوبارہ قربانی کریں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب آدمی شہر میں ہو جہاں نماز عید ادا کی جاتی ہے وہاں وہ امام کے نماز عید

الْاِمَامُ فَاِنَّمَا هِيَ شَاةُ لَحْمٍ وَلَايُجْزِئُ مِنَ الْاُضْحِيَّةِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مِصْرٍ وَّكَانَ فِيْ بَادِيَةٍ اَوْنَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى النَّائِيَةِ عَنِ الْمِصْرِ فَاِنْ ذَبَحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ اَوْحِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَجْزَآءَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

پڑھانے سے پہلے قربانی کرے تو گویا اس نے عام حالت میں بکری ذبح کی اور اگر شہر میں نہ ہو بلکہ گاؤں یا جنگل میں رہتا ہے جو شہر سے فاصلے پر ہے تو ایسے شخص کے لئے طلوع فجر یا سورج کے نکلنے کے بعد قربانی کرنا جائز ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

باب مَايُجْزِئُ مِنَ الضَّحَايَا عَنْ اَكْثَرَمِنْ وَّاحِدٍ

یہ باب ایک قربانی میں شریک ہونے والوں کی تعداد کے بیان میں ہے

(۶۳۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ صَيَّادٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَااَيُّوْبَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدَذٰلِكَ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً.

۶۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمارہ بن صیاد نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہم ایک بکری کی قربانی دیا کرتے تھے جو صاحب خانہ اپنی گھر والوں کی طرف سے ذبح کیا کرتا پھر لوگوں نے اس میں تفاخر کرنا شروع کر دیا اور قربانی محض فخر بن کر رہ گئی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجًا فَيَذْبَحُ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ يُضَحِّيْ بِهَاعَنْ نَّفْسِهٖ فَيَاْكُلُ وَيُطْعِمُ اَهْلَهٗ فَاَمَّاشَاةٌ وَّاحِدَةٌ تُذْبَحُ عَنِ اثْنَيْنِ اَوْثَلَاثَةٍ اُضْحِيَّةً فَهٰذِهٖ لَايُجْزِئُ وَلَايَجُوْزُ شَاةٌ اِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جو لوگ غریب ہوتے تھے وہ تو ایک قربانی پر اکتفا کر لیتے خود کھاتے اور اہل خانہ کو کھلاتے مگر ایک بکری دو یا تین آدمیوں کی طرف سے قربانی نہیں کی جا سکتی۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۶۳۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۶۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی ہم نے مقام حدیبیہ میں اونٹ اور گائے کو سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی میں ذبح کئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ الْبُدْنَةُ وَالْبَقَرَةُ تُجْزِئُ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اونٹ اور گائے کی

عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْاُضْحِيَّةِ وَالْهَدْىِ مُتَفَرِّقِيْنَ كَانُوْا اَوْمُجْتَمِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَّاحِدٍ اَوْغَيْرِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

قربانی سات آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔ چاہئے اس قربانی میں الگ الگ گھروں کے افراد ہوں یا ایک ہی گھر کے افراد ہوں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الذَّبَائِحِ

یہ باب ذبیحہ کے بیان میں ہے

(۶۳۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَازَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍاَنَّ رَجُلًاكَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَّهٗ بِاُحُدٍ فَجَآئَهَا الْمَوْتُ فَذَكَاهَا بِشِظَاظٍ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا فَقَالَ لَابَاْسَ بِهَا كُلُوْهَا.

۶۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ بیشک ایک آدمی مقام احد میں اپنی اونٹنی چرا رہا تھا جب اس کی اُنٹنی مرنے لگی تو اس نے کسی تیز دھار آلے سے اس کو ذبح کر دی پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے کھا میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۳۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ رَّجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ مَعَاذَبْنَ سَعْدٍ اَوْسَعْدَبْنَ مُعَاذٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَارِيَةً لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ تَرْعٰى غَنَمًا لَّهٗ بِسَلْعٍ فَاُصِيْبَتْ مِنْهَاشَاةٌ فَاَدْرَكَتْهَا ثُمَّ ذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهَا كُلُوْهَا.

۶۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے ایک انصاری سے خبر دی کہ بیشک ان سے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت بیان کی کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک باندی مقام سلع میں بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک بکری مرنے لگی تو اس باندی نے ایک پتھر سے اسے ذبح کر دیا۔ پھر اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں اسکو کھالو۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ كُلًّا شَيْءٍ اَفْرَى الْاَوْدَاجَ وَاَنْهَرَ الدَّمَ فَذُبِحَتْ بِهٖ فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ فَاِنَّهٗ مَكْرُوْهٌ اَنْ تُذْبَحَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے ہر وہ چیز جو جانور کی رگیں کاٹ سکے اور خون بہادے تو س سے ذبح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ناخن دانت یا ہڈی میں سے کسی کے ساتھ ذبح کرنا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دیگر فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۶۳۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍعَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَاذُبِحَ بِهٖ اِذَا بَضَّعَ فَلَابَاْسَ بِهٖ اِذَااضْطُرِرْتَ اِلَيْهِ.

۶۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحیٰی بن سعید نے حضرت سعید ابن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایسی چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جو کچھ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِذٰلِکَ کُلِّهٖ عَلٰی مَافَسَّرْتُ لَکَ وَاِنْ ذُبِحَ بِسِنٍّ اَوْظُفُرٍ مَّنْزُوْعَیْنِ فَاَفْرَی الْاَوْدَاجَ وَاَنْھَرَ الدَّمَ اُکِلَ اَیْضًا وَذٰلِکَ مَکْرُوْہٌ فَاِنْ کَانَ غَیْرَ مَنْزُوْعَیْنِ فَاِنَّمَا قَتَلَھَا قَتْلًا فَھِیَ مَیْتَۃٌ لَّاتُوْکَلُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی .

رگیں کاٹ سکے اور اس ذبیحہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ایسی تمام چیزیں جس کے ساتھ ذبح کرنے میں کوئی ممانعت نہیں جیسے کہ میں نے وضاحت کر دی ہے اگر کسی نے دانت یا ناخن جو انسانی بدن سے جدا ہو اس سے ذبح کیا اور اس سے رگ کٹ گئی اور خون بہہ نکلا اس کو کھا سکتے ہیں مگر اس کے کھانے میں کراہت ہے اور اگر دانت یا ناخن انسانی بدن سے الگ کئے ہوئے نہیں تو وہ ذبیحہ حرام ہے وہ نہ کھایا جائے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الصَّیْدِ وَمَا یُکْرَہُ اَکْلُہٗ مِنَ السِّبَاعِ وَغَیْرِہٖ

یہ باب شکار اور مکروہ درندوں وغیرہ کے گوشت کھانے کے بیان میں ہے

(۶۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۶۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابو ادریس خولانی سے خبر دی اور وہ ابوثلعبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پھاڑنے والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ حَکِیْمٍ عَنْ عُبَیْدَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ.

۶۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسماعیل بن ابوحکیم نے حضرت عبیدہ بن سلیمان حضرمی سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پھاڑنے والا درندہ حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ یُکْرَہُ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَیُکْرَہُ مِنَ الطَّیْرِ اَیْضًا مَایَاْکُلُ الْجِیَفَ مِمَّالَہٗ مِخْلَبٌ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا وَاِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ہر دانت والے درندے ہر چنگل والے پرندے اپنے چنگل سے مراد کھانے والے جانور کا کھانا حرام ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء نیز ابراہیم نخعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَكْلُ الضَّبِّ

یہ باب گوہ کھانے کے بیان میں ہے

(۶۴۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ فَاهْوٰی اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَالَّتِیْ كُنَّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ اَخْبَرُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُاَنْ یَّاْكُلَ مِنْهُ فَقُلْنَ هُوَضَبٌّ فَرَفَعَ یَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَاوَلٰكِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ.

۶۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے خبر دی کہ انہیں حضرت عبداللہ ابن عباس نے حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بے شک وہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے تو آپ کے سامنے بھنی ہوئی گوہ لائے گئی ابھی آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر تھیں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جبکہ آپ ابھی کھانے کا ارادہ کر رہے تھے کہ وہ گوہ ہے تو آپ نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا۔ تو میں کہا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں! لیکن یہ ہماری سرزمین میں نہیں ہوتی اس سے کھانے میں کراہت آتی ہے روای کا بیان ہے میں نے اسے اٹھایا اور کھایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔

(۶۴۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تَرٰی فِیْ اَكْلِ الضَّبِّ. قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَامُحَرِّمِهٖ.

۶۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بے شک انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور دریافت کیا آپ گوہ کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ تو اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام ٹھہراتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْجَاءَ فِی اَكْلِهٖ اِخْتِلَافٌ فَاَمَّا نَحْنُ فَلَانَرٰی اَنْ یُّوْكَلَ.

امام محمدؒ نے فرمایا گوہ کے کھانے میں اختلاف ہے لیکن ہم اس کا کھانا مناسب نہیں سمجھتے۔

(۶۴۴) اَخْبَرَنَااَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ اُهْدِیَ لَهَاضَبٌّ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

۶۴۴۔ امام ابوحنیفہؒ نے ہمیں حضرت حماد سے خبر دی وہ ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی

وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ اَكْلِهِ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَ تْ سَائِلَةٌ فَأَرَادَتْ اَنْ تُطْعِمَهَا اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُطْعِمِيْنَهَا مِمَّالَاتَاْكُلِيْنَ.

خدمت میں ایک گوہ بطور ہدیہ لائی گئی جب ان کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انہوں نے اس کے کھانے کے بارے میں آپ سے سوال کیا تو آپؐ نے اس کے کھانے سے منع فرمادیا اسی دوران ایک سائلہ آئی۔ حضرت عائشہ نے وہ گوہ اسے دینے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اسے تم ایسی چیز کھلانا چاہتی ہو جو تم خود نہیں کھاتی۔

(٦٤٥) اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَزِيْزِبْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ وَالضَّبُعِ.

۶۴۵۔ عبدالجبارؒ نے ہمیں حضرت عبداللہ ابن عباس ہمدانی سے خبر دی وہ عزیز بن مرثد سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک آپ گوہ بجو اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے کھانے سے منع فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَرْكُهٗ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اس کا چھوڑنا ہمیں پسند ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ مَالَفَظَهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِيْ وَغَيْرِهٖ

یہ باب سمندر کے پھینکے ہوئے ایسی مچھلی وغیرہ جو الٹی ہوگئی ہو اس کے بیان میں ہے

(٦٤٦) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ انْقَلَبَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ﴾ قَالَ نَافِعٌ فَاَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ اَنْ لَّيْسَ بِهٖ بَأْسٌ فَكُلْهُ.

۶۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حدیث بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوہریرۃ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے جانور کے بارے میں دریافت کیا جسے دریا نے باہر پھینک دیا ہو تو انہوں نے ایسے جانور کو کھانے سے منع کیا پھر پلٹے اور قرآن کریم مانگا پس انہوں نے یہ آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال قرار دیا ہے''۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ان کے پاس بھیجا کہ ایسے جانور کے کھانے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ الْاٰخِرِ نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِمَالَفَظَا الْبَحْرُ وَبِمَا حَسَرَ عَنْهُ الْمَآءُ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّافِيُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَارَحِمَهُمُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

میں کوئی حرج نہیں۔
امام محمدؒ نے فرمایا ہمارا عمل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے کہ جس جانور کو دریا پھینکے یا پانی کی کمی کے وجہ سے رک جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بیماری کے باعث یا دھوپ کی گرمی کی وجہ سے اگر وہ جانور مرجائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب اَلسَّمَكُ يَمُوْتُ فِي الْمَاءِ

یہ باب پانی میں مرنے والے مچھلی کے بیان میں ہے

(٦٤٧) اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْجَارِيِّ بْنِ الْجَارِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْحِيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَّيَمُوْتُ صَرْدًا وَفِيْ اَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَتَمُوْتُ بَرْدًا قَالَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَامَاتَتِ الْحِيْتَانُ مِنْ حَرٍّ اَوْبَرْدٍ اَوْقَتَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَلَابَاْسَ بِاَكْلِهَا فَاَمَّا اِذَامَاتَتْ مَيْتَةً بِنَفْسِهَا فَطَفَّتْ فَهٰذَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَكِ فَاَمَّا مَاسِوٰى ذٰلِكَ فَلَابَاْسَ بِهٖ.

۶۴۷۔ ہمیں زید بن اسلم نے حضرت سعید جاری بن جار سے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی مچھلیوں کے بارے میں سوال کیا جو ایک دوسرے کو ماردے یا سردی کی وجہ سے مرجائیں تو آپ نے فرمایا اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں راوی نے کہا اسی پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عمل کرتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب مچھلیاں سردی یا گرمی یا ایک دوسرے کے ماردیں تو ان کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔لیکن جب خود مرجائے اور پانی کے اوپر آجائے تو ایسی مردہ مچھلی کا کھانا مکروہ ہے بہرحال اس کے علاوہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَاب زَكٰوةُ الْجَنِيْنِ زَكٰوةُ اُمِّهٖ

یہ باب ماں اور بچے کو ذبح کرنے کے بیان میں ہے

(٦٤٨) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَانُحِرَتُ النَّاقَةُ فَذَكٰوةُ

۶۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت نافع نے روایت کی کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَافِی بَطْنِهَاذَكَاتُهَآ اِذَاكَانَ تَمَّ خَلْقَهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ فَاِذَاخَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا ذُبِحَ حَتّٰی يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهٖ.

فرمایا کرتے تھے مگر جب اونٹنی ذبح کی گئی تو اس کے پیٹ میں بچے کے ذبح کا وہی حکم ہے جو اس کی ماں کے ذبح کا ہے بشرطیکہ بچہ پورا ہو اور اس پر بال پیدا ہو چکے ہوں تو اس صورت میں وہ اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلے تو اسے ذبح کیا جائے تا کہ اس کے پیٹ سے خون بہہ جائے۔

(۶۴۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَزِيْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ذَكَاةُ مَاكَانَ فِیْ بَطْنِ الذَّبِيْحَةِ ذَكَاةُ اُمِّهٖ اِذَاكَانَ قَدْنَبَتَ شَعْرُهُ وَتَمَّ خَلْقُهُ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ اِذَاتَمَّ خَلْقُهُ فَذَكٰوتُهُ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ فَلَابَاْسَ بِاَكْلِهٖ فَاَمَّااَبُوْحَنِيْفَةَ كَانَ يَكْرَهُ اَكْلَهُ حَتّٰی يَخْرُجَ حَيًّافَيُذَكّٰی وَكَانَ يَرْوِیْ عَنْ حَمَّادٍعَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لَاتَكُوْنُ ذَكٰوةُ نَفْسٍ ذَكٰوةَ نَفْسَيْنِ.

۶۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط نے حضرت سعید بن میتب سے روایت کیا کہ بے شک وہ فرمایا کرتے تھے کہ ذبیحہ کے پیٹ میں جو بچہ ہو اس کی ماں کا ذبح کرنا بعینہ اس کا ذبح کرنا ہے جب بچے کے جسم پر بال پیدا ہو چکے ہوں اور اس کے اعضاء بھی کامل ہوں۔
امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب بچے کے جسمانی اعضاء مکمل ہو چکے ہوں تو اس کی ماں کا ذبح کرنا بعینہ اسی بچہ کا ذبح کرنا ہے اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ اس کے کھانے کو مکروہ جانتے تھے سوا اس کے کہ وہ زندہ نکلے اور اسے ذبح کیا جائے نیز حضرت ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے کہ ایک کا ذبح کرنا دونوں کا ذبح کرنا نہیں ہوگا۔

بَاب اَكْلِ الْجَرَادِ

یہ باب ٹڈی کے کھانے کے بیان میں ہے

(۶۵۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ وَدِدْتُّ اَنَّ عِنْدِیْ قَفْعَةٌ مِّنَ جَرَادٍ فَاٰكُلُ مِنْهُ.

۶۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا ٹڈی کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میرے پاس ٹڈیوں کا ایک بیگ ہو اور اس سے میں کھاؤں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ فَجَرَادُ ذُكِيٌّ كُلُّهُ لَابَاْسَ بِاَكْلِهِ اَنْ اُخِذَ حَيًّا اَوْمَيِّتًا وَهُوَ ذَكِيٌّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ٹڈی مذبوح کے حکم میں ہے وہ زندہ پکڑی جائے یا مردہ اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں وہ ہر حال میں ذبح شدہ ہے۔امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کرام کا بھی یہی قول ہے۔

باب ذَبَائِحُ نَصَارَى الْعَرَبِ

یہ باب عربی نصاری کے ذبیحہ کے بیان میں ہے

(۶۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدِ نِالدِّيْلِيّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهَا وَلَا تَـلَاهٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ﴾

۶۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ثور بن زید دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے خبر دی جب ان سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس کے کھانے کوئی حرج نہیں۔اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ترجمہ ''اور جو ان سے دوستی رکھے وہ انہی میں سے ہے''۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ہے اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب مَاقُتِلَ بِالْحَجَرِ

یہ باب پتھر سے مارے جانے والے بیان میں ہے

(۶۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَّاَنَا بِالْجُرُفِ فَاَصَبْتُهُمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُاللّٰهِ يُذَكِّيْهِ بِقُدُوْمٍ فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهُ فَطَرَحَهُ اَيْضًا.

۶۵۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے خبر دی کہ انہوں نے دو جانوروں کو مقام جرف میں پتھر سے مارا جوان دو کو لگا البتہ ان میں سے ایک مر گیا جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھینک دیا اور دوسرے پرندے کو جب چھری سے ذبح کرنے لگے تو وہ بھی چھری چلانے سے پہلے پہلے مر گیا تو انہوں نے اسے بھی پھینک دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ مَارُمِيَ بِهِ الطَّيْرُ فَقُتِلَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُدْرَكَ ذَكَاتُهُ لَمْ يُؤْكَلْ اِلَّا اَنْ يُّخْزِقَ اَوْ يُبَضِّعَ فَاِذَا خُزِقَ اَوْبُضِّعَ فَلَابَاْسَ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس پرندہ کو کوئی چیز ماری جائے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائے تو اسے ہرگز نہ کھایا جائے البتہ اگر وہ زخمی ہوا اور پھر ذبح کر لیا تو اس کے

بـاکُلِـہٖ وَھُوَقَـوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَـآمَّةِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَاب اَلشَّاةُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ تَذَکّٰی قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ

یہ باب بکری وغیرہ کا مرنے سے پہلے ذبح کرنے کے بیان میں ہے

(۶۵۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ اَنَّـہٗ سَـاَلَ اَبِیْ ھُـرَیْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذَبَـحَھَـا فَتَـحَـرَّکَ بَـعْـضُـھَا فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا ثُمَّ سَـاَلَ زَیْـدَبْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ اِنَّ الْمَیْتَةَ لَتَتَحَرَّکُ وَنَھَاہُ.

۶۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحیی سعید نے حضرت ابومرہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان سے ایسی بکری کے بارے میں سوال کیا گیا جو ذبح کی گئی جبکہ اس کا جسم حرکت نہیں کرتا تھا اس بکری کے کھانے کا کیا حکم ہے؟ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مردار بھی حرکت کرتا ہے؟ اور انہوں نے اس کے کھانے سے روک دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَاتَحَرَّکَ تَحَرُّکًا اَکْبَرُ الرَّاْیِ فِیْہِ وَالـظَّنُّ اَنَّھَـاحَیَّةٌ اُکِـلَـتْ وَاِذَاکَـانَ تَحَرُّکُھَا شَبِیْھًـا بِـاِخْتِلَاجٍ وَاَکْبَـرُالـرَّاْیِ وَالظَّنَّ فِـیْ ذٰلِکَ اَنَّھَامَیْتَةٌ لَمْ تُوْکَلْ

امام محمدؒ فرماتے ہیں جب وہ ایسے حرکت کرے کہ اس کے زندہ ہونے کا گمان غالب ہو تو اسے کھالیا جائے اور جب اس کی یہ حرکت جان نکلنے سے مشابہت رکھتی ہو اور غالب گمان اس کے مرنے کا ہو تو اسے نہ کھایا جائے۔

بَاب اَلرَّجُلُ یَشْتَرِیْ اللَّحْمَ فَلَا یَدْرِیْ اَذَکِیٌّ ھُوَاَمْ غَیْرُ ذَکِیٍّ

یہ باب نامعلوم گوشت کہ اس کو جائز طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں اس کے خریدنے کے بیان میں ہے

(۶۵۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاھِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَـنْ اَبِیْـہِ اَنَّـہٗ قَـالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَـلَیْـہِ وَسَـلَّـمَ فَـقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَةِ یَاْتُوْنَابِلُحْمَانٍ فَلَانَدْرِیْ ھَلْ

۶۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس گاؤں کے لوگ گوشت لاتے ہیں مگر ہمیں اس کے

سَمُّوْا عَلَيْهَا اَمْ لَاقَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا قَالَ وَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ.

بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا کہ انہوں نے ذبح کے وقت تکبیر بھی پڑھی ہے یا نہیں آپ نے فرمایا تم ایسے گوشت کو بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرو امام مالک فرماتے ہیں یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا كَانَ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِهَا مُسْلِمًا اَوْمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ اَتٰى بِذٰلِكَ مَجُوْسِيٌّ وَذَكَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ اَوْرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يُصَدَّقْ وَ لَمْ يُؤْكَلْ بِقَوْلِهٖ.

امام محمد نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے بشرطیکہ وہ گوشت مسلمان یا اہل کتاب لائے اور اگر مجوسی لائے اور کہے کہ اس جانور کو کسی مسلمان یا اہل کتاب نے ذبح کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھا جائے اور صرف اس کے کہنے کی بنا پر نہ کھایا جائے۔

باب صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

یہ باب سدھائے ہوئے کتے کا شکار کرنے کے بیان میں ہے

(۶۵۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ اَوْلَمْ يَقْتُلْ.

۶۵۵۔ امام مالک نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے روایت کی بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو وہ تمہارے لئے شکار کرے اسے کھالو اگر چہ اس نے مار ڈالا ہو یا زندہ پکڑ رکھا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٰذَا نَاْخُذُ مَاقَتَلَ اَوْلَمْ يَقْتُلْ اِذَاذَكَّيْتَهُ مَالَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اس نے شکار کو مارا ہو یا نہ مارا ہو جب تم نے ذبح کر لیا ہو اور اس کتے نے وہ شکار اپنے لئے پکڑا ہے تو تم نہ کھاؤ ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے حضرت امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَلْعَقِيْقَةُ

یہ باب عقیقہ کے بیان میں ہے

(۶۵۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ رَّجُلٍ مِنْ بَنِيْ ضَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ قَالَ

۶۵۶۔ امام مالک نے ہمیں حضرت زید بن اسلم سے بنی ضمرہ کے کسی آدمی سے روایت نقل کیا اس نے اپنے والد سے نقل کیا کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے بارے میں

لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ فَكَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْ وَّلَدِهٖ فَلْيَفْعَلْ.

دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں ''عقوق'' کو ناپسند کرتا ہوں گویا کہ آپ نے لفظ عقیقہ کے نام کو ناپسند فرمایا اور فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اس کے لئے میں پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے جانور کو ذبح کرے۔

(۶۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ عَقِيْقَةً اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاهُ وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ وَّلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى.

۶۵۷۔ امام مالکؒ نے ہم کو خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ اگر کوئی ان کے اہل خانہ سے عقیقہ کے لئے کہتے تو وہ ضرور عقیقہ کرتے اپنی اولاد کی طرف سے ایک بکری عقیقہ دیتے خواہ لڑکا ہوتا لڑکی۔

(۶۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَزَيْنَبَ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ فَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِ ذٰلِكَ فِضَّةً.

۶۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ان کے والد ماجد فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین حضرت فاطمہ اور حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی کا صدقہ دیا جاتا۔

(۶۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ وَتَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهٖ فِضَّةً.

۶۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ بیشک وہ فرماتے تھے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بالوں کا وزن فرمایا اور اس کے برابر چاندی کا صدقہ دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا الْعَقِيْقَةُ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ فُعِلَتْ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَسَخَ الْاَضْحٰى كُلَّ ذِبْحٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهٗ وَنَسَخَتِ الزَّكٰوةُ كُلَّ صَدَقَةٍ كَانَتْ قَبْلَهَا كَذٰلِكَ بَلَغَنَا.

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں عقیقہ کے متعلق ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت میں رائج تھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں جاری رہا پھر قربانی نے ہر ذبحہ کو منسوخ کر دیا جیسے کہ ماہ رمضان کے روزوں نے تمام روزوں کے منسوخ کر دیا جو اس سے پہلے رکھے جاتے تھے اور غسل جنابت نے ہر قسم کے غسل کو اور زکوۃ نے ہر صدقہ کو منسوخ کر دیا جو اسلام سے پہلے رسماً جاری تھے اور یہ بات اسی طرح ہم تک پہنچی ہے۔

کتاب الدیات

باب

(٦٦٠) اَخبرنامالکٌ اَخبرناعبدُاللّٰہِ بنُ اَبی بکرٍ اَنَّ اَبَاہُ اَخبرہُ عَنِ الکتابِ الَّذِی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَتَبَہٗ لِعَمرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ فکَتَبَ اَنَّ فِی النَّفْسِ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَااُوْعِیَتْ جَدْعًامِّائَۃً مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِی الْمَامُوْمَۃِ مِثْلُھَا وَفِی الْعَیْنِ خَمْسِیْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسِیْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسِیْنَ وَفِی کُلِّ اِصْبَعٍ مِمَّاھُنَالِکَ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَاکُلِّہٖ نَاْخُذُوَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَآمَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

یہ باب خون بہا کے بیان میں ہے

۶۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خط کے بارے میں خبر دی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیت کے بارے میں تحریر فرمایا اس میں لکھا تھا کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں ناک جب پوری کٹ جائے تو سو اونٹ ہیں اور جائفہ یعنی ایسا زخم جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اور مامومہ سر پر زخم جس سے کھال کٹ جائے ان میں تیسرا حصہ دیت ہے اسی طرح آنکھ پھوٹ جائے یا ہاتھ کٹ جائے ان میں تیسرا حصہ دیت کا ہے۔ اگر ہاتھ یا پاؤں کٹ جائے تو ان میں پچاس پچاس اونٹ دیت ہے ہر انگلی پر دس اونٹ اور دانت کے ٹوٹ جانے پر پانچ اونٹ نیز موضحہ یعنی وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے اس کی دیت بھی پانچ اونٹ ہیں۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَلدِّیَۃُ فِی الشَّفَتَیْنِ

(٦٦١) اَخبرنامالکٌ اَخبرناابنُ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ قَالَ فِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ فَاِذَاقُطِعَتِ السُّفْلٰی فَفِیْھَا ثُلُثُ الدِّیَۃِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَّلَسْنَا نَاْخُذُ بِھٰذَاالشَّفَتَیْنِ سَوَاءٌ

یہ باب ہونٹوں کی دیت کے بیان میں ہے

۶۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیّب سے خبر دی کہ بیشک انہوں نے فرمایا دونوں ہونٹوں کے کٹ جانے کی پوری دیت ہے اور اگر یعنی سو اونٹ نیچے کا ہونٹ کٹا تو تہائی حصہ دیت کا ہے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا اس قول پر عمل نہیں کیونکہ دونوں ہونٹ

فِیْ کُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ اَلَاتَرٰی اَنَّ الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ سَوَآءٌ وَمَنْفَعَتُهُمَامُخْتَلِفَةٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِیِّ وَاَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

برابر ہیں ان میں ہر ہونٹ پر نصف دیت ہوگی کیا تم نہیں دیکھتے کہ چھوٹی اور بڑی انگلی دیت میں ہر دو برابر ہیں جب کہ دونوں میں فائدہ مختلف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ ابراہیم نخعی اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب دِيَةُ الْعَمَدِ

یہ باب قتل عمد کی دیت کے بیان میں ہے

(۶۶۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَاقِلَةَ لَاتَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمَدِ اِلَّااَنْ تَشَاءَ.

۶۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے خبر دی کہ مسنون یہی ہے کہ قتل عمد میں قاتل کے ورثاء سے دیت نہ لی جائے کیونکہ یہ صرف قاتل کی ذمہ داری ہے اگر ورثاء کو دیت ادا کریں لے لی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

(۶۶۳) اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاتَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمَدًاوَّصُلْحًا وَّلَااعْتِرَافًاوَّلَامَاجَنَی الْمَمْلُوْکُ.

۶۶۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے ہمیں خبر دی وہ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ ورثاء قتل عمد کی دیت صلح اور اعتراف کی صورت میں بھی نہ دیں اور نہ غلام ہی کی دیں۔

باب دِيَةُ الْخَطَاءِ

یہ باب قتل خطا کی دیت کے بیان میں ہے

(۶۶۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنُ لَبُوْنَ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذْعَةً.

۶۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سلیمان بن یسار سے خبر دی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطاء کی دیت بیس بنت مخاض بیس بنت لبوں بیس ابن لبون بیس حقہ اور بیس عدد جذعہ ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَاوَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْرَوَاهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ الْخَطَاءِ اَخْمَاسٌ عِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ ابْنُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارا اس قول پر عمل نہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قتل خطاء کی دیت پانچ حصوں میں ہے بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض بیس بنت لبون بیس حقہ اور بیس جذعہ۔

بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً اَخْمَاسٌ.

وَاِنَّمَا خَالَفَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فِي الذُّكُوْرِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي اللَّبُوْنَ وَجَعَلَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ بَنِي مَخَاضٍ وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِثْلُ قَوْلِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

حضرت سلیمان بن یسار کا ہم سے مذکر اونٹ میں اختلاف ہے کہ انہوں نے ابن لبون کہا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن مخاض کہا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرح ہے۔

باب دِيَةُ الْاَسْنَانِ

یہ باب دانتوں کی دیت کے بیان میں ہے

(۶۶۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَا غَطْفَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الضِّرْسِ فَقَالَ اَنَّ فِيْهِ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ قَالَ فَرَدَّنِيْ مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ فَلِمَ تَجْعَلُ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْاَضْرَاسِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّكَ لَا تَعْتَبِرُ اِلَّا بِالْاَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ.

۶۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں داؤد بن حصین سے خبر دی کہا بیشک انہیں ابوغطفان نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی کو بھیجا کہ ان سے معلوم کریں وہ دانت اور داڑھ کی دیت برابر کیوں کہتے ہیں؟۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم دانتوں کو انگلیوں کے برابر قیاس کرتے تو یہی بات تمہارے لئے کافی تھی اس لئے کہ تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ عَقْلُ الْاَسْنَانِ سَوَاءٌ وَعَقْلُ الْاَصَابِعِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ اَصْبُعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ وَفِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ ہمارا عمل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر ہے کہ دانتوں اور انگلیوں کی دیت برابر ہے ہر انگلی کی کل دیت دسواں حصہ ہے اور ہر دانت کی دیت کل دیت بھی کا دسواں حصہ۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَرْشُ السِّنِّ السَّوْدَآءَ وَالْعَيْنُ الْقَآئِمَةِ

یہ باب دانت کے سیاہ ہونے اور آنکھ کی بینائی کے ختم ہونے کے بیان میں ہے

(۶۶۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۶۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے کہا

اَنَّ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَااُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيْهَا عَقْلُهَاتَآمًّا.

حضرت سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے جب دانت زخمی ہو کر سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ اِذَااُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ اَوِاحْمَرَّتْ اَوِاخْضَرَّتْ فَقَدْتَمَّ عَقْلُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے جب دانت زخمی ہو اوہ سیاہ، سرخ یا سبز ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

(۶۶۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ زَيْدَبْنِ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ عَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَافُقِئَتْ مِائَةَ دِيْنَارٍ.

۶۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار نے روایت کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آنکھ قائم رہے مگر بینائی جاتی رہے تو اس کی دیت سو دینار ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌلَيْسَ عِنْدَنَا فِيْهَااَرْشٌ مَّعْلُوْمٌ فَفِيْهَا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَّاِنْ بَلَغَتِ الْحُكُوْمَةُ مِائَةَ دِيْنَارٍ اَوْاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَتِ الْحُكُوْمَةُ فِيْهَا وَاِنَّمَا نَضَعُ هٰذَامِنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ لِاَنَّهٗ حَكَمَ بِذٰلِكَ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک دیت مقرر نہیں اس بارے میں حاکم عادل کو اختیار ہے خواہ وہ سو دینار کا حکم دے یا زیادہ کا فیصلہ اسی کا نافذ ہوگا اور ہم یہ دلیل حضرت زید بن ثابت کے قول سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ اس کا فیصلہ انہوں نے یہی کیا تھا۔

بَابُ النَّفَرِيَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى قَتْلِ وَّاحِدٍ

یہ باب اجتماعی قتل کی دیت کے بیان میں ہے

(۶۶۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًاخَمْسَةً اَوْسَبْعَةً بِرَجُلٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةً وَّقَالَ لَوْتَمَالَأَعَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَآءَ قَتَلْهُمْ بِهٖ.

۶۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحیی بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب سے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کی سزا دی اور فرمایا اگر تمام اہل صنعا اس شخص کے قتل میں شریک ہوتے تو تمام کو قتل کرا دیتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ اِنْ قَتَلَ سَبْعَةٌ اَوْاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ رَجُلًا عَمَدًاقَتْلَ غِيْلَةً اَوْغَيْرِ غِيْلَةٍ ضَرَبُوْهُ بِاَسْيَافِهِمْ حَتّٰى قَتَلُوْهُ قُتِلُوْابِهٖ كُلُّهُمْ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر سات یا اس سے بھی زیادہ آدمی کسی شخص کو دھوکے یا بلا دھوکہ دیئے اپنی تلواروں کے ساتھ اجتماعی قتل میں شریک ہوں تو اس مقتول کے بدلے تمام افراد واجب القتل ہوں گے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهٖ وَالْمَرْءَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

(۶۶۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ بِمِنًى مَّنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمُ الدِّيَةِ اَنْ يُّخْبِرَنِيْ بِهٖ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَمِ الضَّبَابِيِّ اَنْ وَرِثَ امْرَأَتُهٗ مِنْ دِيَتِهٖ فَقَالَ عُمَرُ اُدْخُلِ الْخِبَاءَ حَتّٰى اٰتِيَكَ فَلَمَّا نَزَلَ اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَضٰى بِهٖ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ.

یہ باب میاں بیوی کا ایک دوسرے کی دیت میں وارث ہونے بیان میں ہے

۶۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام منی میں ایسے لوگوں کو طلب فرمایا جو دیت کے مسائل جانتے تھے تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیم بن ضبابی کے متعلق تحریر کرایا تھا کہ اس کی دیت میں اس کی بیوی کی دیت دلاؤ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم خیمے میں ٹھہروں یہاں تک کہ میں بھی آؤں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے میں تشریف لے گئے تو ضحاک بن سفیان نے جو بتایا اسی پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِكُلِّ وَارِثٍ فِي الدِّيَةِ وَالدَّمِ نَصِيْبٌ امْرَاَةً كَانَ الْوَارِثُ اَوْزَوْجًا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دیت اور خون بہا میں ہر وارث کا حصہ خواہ وارث شوہر ہو یا بیوی یا ان ہر دو کے علاوہ کوئی اور ہو وارث ہو حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَلْجُرُوْحُ وَمَافِيْهَا

(۶۷۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ كُلِّ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ.

یہ باب زخم کی دیت کے بیان میں ہے

۶۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حضرت سعید بن میسب سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا جو زخم کسی عضو سے پار ہو جائے تو اس میں تہائی دیت نافذ ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں بھی فیصلہ کا اختیار حاکم عادل کو ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب دِيَةُ الْجَنِيْنِ

یہ باب ماں کے پیٹ کے بچے کی دیت بیان میں ہے

(۶۷۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِى الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍاَوْوَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِىْ قَضٰى عَلَيْهِ كَيْفَ اُغْرِمَ مَنْ لَايَشْرَبُ وَلَااَكَلَ وَلَانَطَقَ وَلَااسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَاهٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

۶۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیّب سے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو) کے قتل کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا ایک باندی دی جائے آپ نے جس کے بارے میں فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا اس کا تاوان میں کیسے ادا کروں جس بچہ نے ابھی نہ کچھ کھایا، نہ پیا نہ رویا نہ چلّایا اور نہ کوئی بات کی اس پر رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔

(۶۷۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اسْتَبَّتَافِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْوَلِيْدَةٍ.

۶۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جھگڑا کیا ایک نے دوسری پر پتھر مارا تو اس کا حمل ساقط ہوگیا تو آپ نے ایک غلام یا ایک باندی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُاِذَاضَرَبَ بَطْنُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ فَاَلْقَتْ جَنِيْنًا مَّيِّتًا فَفِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٍاَوْاَمَةٍ اَوْخَمْسُوْنَ دِيْنَارًااَوْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ نِصْفُ عُشْرِالدِّيَةِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْاِبِلِ اُخِذَ مِنْهُ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْغَنَمِ اُخِذَ مِنْهُ مِائَةٌ مِنَ الشَّاةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر کسی آزاد عورت کے پیٹ پر مارا گیا پھر اس سے مردہ بچہ ساقط ہوا تو اس کی دیت ایک غلام یا ایک باندی ہے یا پچاس دینار یا پانچ سو درہم یعنی مکمل دیت کا بیسواں حصہ واجب ہوگا اگر اونٹ والا ہے تو اس سے پانچ اونٹ اور اگر بکری والا ہے تو اس سے سو بکریاں لی جائیں گی کیونکہ یہی دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

بَابُ الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ

(۶۷۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُوْضِحَةِ فِي الْوَجْهِ اِنْ لَّمْ تُعِبِ الْوَجْهُ مِثْلُ مَافِي الْمُوْضِحَةِ فِي الرَّاْسِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُوْضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاْسِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

یہ باب زخمی سر اور چہرہ کی دیت کے بیان میں ہے

۶۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک انہوں نے کہا چہرہ میں دیت موضحہ کی دیت کے برابر ہے جب کہ چہرہ بے عیب رہے یہ ایسے ہی ہے جیسے سر کے زخم کی دیت جب کہ وہ عیب دار نہ ہو۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں چہرہ اور سر کے زخمی ہونے کی صورت میں دیت برابر ہے یعنی کل دیت کا بیسواں حصہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ اَلْبِيْرُ جُبَارٌ

(۶۷۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَنَّ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِيْرُ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ وَالْجُبَارُ اَلْهَدَرُ وَالْعَجْمَآءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ تَجْرَحُ الْاِنْسَانَ اَوْتَعْقِرُهُ وَالْبِيْرُ وَالْمَعْدِنُ يَسْتَاجِرُ الرَّجُلُ يَحْفِرُلَهُ بِيْرًا اَوْمَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ فَذٰلِكَ هَدَرٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ

یہ باب کنویں کی کھدائی پر مرنے والے کی دیت کے معاف کرنے کے بیان میں ہے

۶۷۴۔ حضرت امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت ابوسلمہ عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چوپاؤں کے زخمی کرنے میں اور کنواں یا کان کی کھدائی کرتے ہوئے آدمی کے مر جانے میں کوئی دیت نہیں ہے اور مدفون خزانہ ہاتھ آ جائے تو اس میں پانچواں حصہ نکالنا واجب ہے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور جبار لغو کو کہتے ہیں عجماء جو جانور چرتے ہوئے کسی کو سینگ مارے یا زخمی کرے اور وہ مزدور جو کنواں یا کان کھودنے پر لگایا اور وہ مر گیا تو ان جملہ امور میں دیت نہیں ہوگی۔ البتہ کان سے سونا چاندی سیسہ تانبا، لوہا یا پارہ نکلے تو اس میں پانچواں حصہ دینا پڑتا ہے۔

مَااسْتُخْرِجَ مِنَ الْمَعْدَنِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ اَوْرَصَاصٍ اَوْنُحَاسٍ اَوْحَدِيْدٍاَوْزِيْبَق فَفِيْهِ الْخُمُسَ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(٦٧٥) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ سَعِيْدِبْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِّلْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَافْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَااَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیُّ بِاللَّيْلِ وَالضَّمَانُ عَلٰى اَهْلِهَا.

۶۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حزام بن سعید بن محیصہ سے حدیث بیان کی حضرت براء ابن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور اس نے باغ ویران کر دیا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت باغ کے مالک کے ذمہ ہے اور اگر جانور رات کو نقصان کرے تو اس کا ذمہ دار جانور کا مالک ہوگا۔

باب مَنْ قَتَلَ خَطَاءً وَلَمْ تُعْرَفُ لَهُ عَاقِلَةٌ

یہ باب عاقلہ معلوم نہ ہونے کی صورت قتل خطا کی دیت کے بیان میں ہے

(٦٧٦) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَائِبَةً كَانَ اَعْتَقَهُ بَعْضُ الْحُجَّاجِ وَكَانَ يَلْعَبُ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَابِدٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةُ بْنُ الْعَابِدِیْ فَجَآءَ الْعَابِدِیُّ اَبُوالْمَقْتُوْلِ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَبَ دِيَةَ ابْنِهٖ فَاَبٰى عُمَرُاَنْ يَّدِيَهُ وَقَالَ لَيْسَ لَهُ مَوْلٰى فَقَالَ الْعَابِدِیُّ لَهُ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ ابْنِیْ قَتَلَهُ قَالَ اِذَنْ تُخْرِجُوْادِيَتَهُ قَالَ الْعَابِدِیُّ هُوَاِذَنْ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُّتْرَكْ يَلْقَمْ وَاِنْ يُّقْتَلْ يَنْقَمْ.

۶۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابوالزناد نے خبر دی کہ انہیں حضرت سلیمان بن یسار نے خبر دی کہ کسی حاجی نے سائبہ کو آزاد کر دیا اور اس نے کھیلتے ہوئے بنی عابد کے کسی لڑکے کو قتل کر دیا مقتول عابدی حضرت عمرؓ کی خدمت میں اپنے بیٹے کی دیت لینے حاضر ہوا تو آپ نے دیت دلانے سے انکار فرمایا اور کہا اس کا کوئی مالک نہیں عابدی نے عرض کیا اگر میرا بیٹا اسے قتل کر دیتا تو کیا ہوتا؟ آپ نے فرمایا پھر تمہیں دیت دینی پڑتی عابدی بولا سائبہ تو گویا چتکبرے سانپ کی طرح ہے اگر چھوڑیں تو ڈس لے اور اگر ماریں تو اس کا انتقام لیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ لَانَرٰى اَنَّ عُمَرَاَبْطَلَ دِيَتَهُ عَنِ الْقَاتِلِ وَلَانَرَاهُ اَبْطَلَ ذٰلِكَ اِلَّالِاَنَّ لَهُ

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے ہم نہیں سمجھتے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاتل کی دیت معاف کر دی

عَاقِلَةٌ وَلٰكِنَّ عُمَرَ لَمْ يَعْرِفْهَا فَيَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَوْ اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَرَلَهُ مَوْلٰى وَلَا اَنَّ لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ دِيَةَ مَنْ قَتَلَ فِيْ مَالِهِ اَوْعَلٰى بَيْتِ الْمَالِ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى لَهُ عَاقِلَةً وَّلَمْ يَعْرِفْهُمْ لِاَنَّ بَعْضَ الْحُجَّاجِ اَعْتَقَهُ وَلَمْ يَعْرِفِ الْمُعْتِقَ وَلَا عَاقِلَةَ فَاَبْطَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ حَتّٰى يَعْرِفَ وَلَوْ كَانَ لَا يَرٰى لَهُ عَاقِلَةً لَّجَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ اَوْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَيْتِ مَالِهِمْ.

اور نہ ہی یہ کہتے ہو ہیں کہ باطل کر دی اس لئے کہ اس کا عاقلہ ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چل جاتا کہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے تو آپ مقتول کی دیت قاتل کے مال سے ادا کرواتے یا اس کے مسکین ہونے کی صورت میں بیت المال دلواتے کیونکہ اس شخص کو تو کسی حاجی نے آزاد کیا تھا نہ آزاد کرنے والا معلوم ہو سکا اور نہ ہی عاقلہ کوئی معلوم ہو سکا اسی لئے آپ نے اس پر دیت باطل قرار دی یہاں تک کہ اس کے آزاد کرنے والے کا علم ہو اور اگر آپ کو ابتداً معلوم ہو جاتا کہ اس کا کوئی عاقلہ ہے تو اس کی دیت اس کے مال یا مسلمانوں کے بیت المال سے دلوائے۔

باب اَلْقَسَامَةُ

یہ باب قسامت یعنی قسم کھانے کے احکام کے بیان میں ہے

''قسامت کہتے ہیں کہ کسی محلہ میں کوئی مقتول پایا جائے تو اہل محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لی جاتی ہے کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہم کو معلوم ہے کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے''

(٦٧٧) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ اَجْرٰى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلٰى اِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جُهَيْنَةَ فَنَزَفَ مِنْهَا الدَّمُ فَمَاتَ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِيْنَ اُدُّعِيَ عَلَيْهِمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مَّا مَاتَ مِنْهَا فَاَبَوْا وَتَحَرَّجُوْا مِنَ الْاَيْمَانِ فَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ اَحْلِفُوْا اَنْتُمْ فَاَبَوْا فَقَضٰى بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّيْنَ.

٦٧٧۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک غفاری روایت کی کہ ان دونوں نے حدیث بیان فرمائی کہ بے شک قبیلہ سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا تو بنی جہنہ کے ایک شخص کی انگلی کٹ گئی اس سے اتنا خون نکلا کہ وہ آدمی مر گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ورثاء سے کہا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں انہوں نے انکار کیا پھر آپ نے دوسرے قبیلے کے لوگوں سے فرمایا تم قسم اٹھاؤ تو ان لوگوں نے بھی قسم سے انکار کیا تو آپ نے بنی سعد کے لوگوں کو نصف دیت کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

(۶۷۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا اَبُوْلَیْلٰی بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ رِجَالٌ مِنْ کُبَرَآءِ مِنْ قَوْمِہٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ سَھْلٍ وَّمُحَیَّصَۃَ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَمِنْ جَھْدٍ اَصَابَھُمَا فَاُتِیَ مُحَیَّصَۃَ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ سَھْلٍ قَدْقُتِلَ وَطُرِحَ فِیْ فَقِیْرٍ اَوْعَیْنٍ فَاَتٰی یَھُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَاقَتَلْنَاہُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی قَوْمِہٖ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَھُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ ھُوَوَحُوَیِّصَۃُ وَھُوَاَخُوْہُ اَکْبَرُمِنْہُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ فَذَھَبَ فَیَتَکَلَّمُ وَھُوَالَّذِیْ کَانَ بِخَیْبَرَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبِّرْیُرِیْدُ السِّنَّ فَتَکَلَّمُ حُوَیِّصَۃُ ثُمَّ تَکَلَّمَ مُحَیَّصَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَاَکْتُبُوْالَہٗ اِنَّ وَاللّٰہِ مَاقَتَلْنَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحُوَیِّصَۃَ وَمُحَیَّصَۃَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَتُسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ فَقَالُوْا لَاقَالَ فَتَحْلِفُ لَکُمْ یَھُوْدُ قَالُوْا لَالَیْسُوْا بِمُسْلِمِیْنَ فَوَادَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِہٖ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ بِمِائَۃِ نَاقَۃٍ حَتّٰی اُدْخِلَتْ عَلَیْھِمُ الدَّارُقَالَ سَھْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَۃَ لَقَدْرَکَضَتْنِیْ وَمِنْھَا نَاقَۃٌ حَمْرَآءُ.

قَالَ مُحَمَّدٌاِنَّمَاقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ یَعْنِیْ بِالدِّیَۃِ لَیْسَ بِالْقَوَدِوَاِنَّمَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اَنَّہٗ اِنَّمَا اَرَادَ الدِّیَۃِ دُوْنَ الْقَوَدِ

۶۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ابولیلیٰ عبدالرحمٰن سے سہل بن ابی حثمہ سے خبر دی کہ ان کو ان کے قوم بزرگوں نے یہ خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ خیبر کے طرف گئے کسی نے کو بتایا کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے انہیں کسی چشمے یا کنویں میں پھنکا جا چکا ہے تو محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا تم لوگوں نے اسے قتل کیا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔محیصہ نے اپنی قوم سے آکر سارا واقعہ بیان کیا پھر وہ اور ان کے بڑے بھائی اور عبدالرحمٰن بن سہل اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب محیصہ گفتگو کرنے لگے تو آپ نے ارشاد فرمایا بڑا بڑا ہی ہوتا ہے تم اپنے برے بھائی کو گفتگو کرنے دو اس پر حویصہ جو محیصہ سے بڑے تھے اس نے تمام حالات سنائے تو آپؐ نے فرمایا یہودی تمہاری بھائی کی دیت دیں یا ان سے اعلان جنگ کریں۔چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خیبر کے یہودیوں کو بھی لکھا تو انہوں نے جواباً عرض کیا خدا کی قسم ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر آپ نے حویصہ اور محیصہ عبدالرحمٰن سے کہا یہودی تو اس معاملہ میں قسم اٹھاتے ہیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مسلمان نہیں؟۔پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی اور ایک سو اونٹیاں بھیجیں یہاں تک وہ میرے اونٹیاں گھر میں داخل ہوگئیں سہل بن ابی حثمہ نے کہا ان میں سے ایک سرخ رنگ کی اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری۔

امام محمدؒ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم کھاؤ اور دیت کے مالک بن جاؤ اس سے مراد قصاص نہیں صرف دیت ہے اس پر آپ کا ارشاد جوابتداً فرمایا کہ یہودی یا دیت دے یا جنگ کریں اسی پر آپ کا وہ ارشاد بھی دلالت

قَولُهُ فِي اَوَّلِ الْحَدِيْثِ اِمَّا اَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ تُوْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ لِاَنَّ الدَّمَ قَدْ يُسْتَحَقُّ بِالدِّيَةِ كَمَا يُسْتَحَقُّ بِالْقَوْدِ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ مَنِ الدَّعَيْتُمْ فَيَكُوْنَ هٰذَا عَلَى الْقَوْدِ وَاِنَّمَا قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَاِنَّمَا عَنٰى بِهٖ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِالدِّيَةِ لِاَنَّ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُهُ اِمَّا اَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ تُوْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ فِيْ اَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

کرتا ہے جو حدیث کے آخر میں پایا جاتا ہے ''تحلفون وتستحقون دم صاحبکم'' اس لئے ''دم'' کا استحقاق کبھی دیت کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی قصاص کے وجہ سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ قسم کھائیں اور دم کے مستحق ہو جائیں اگر یہ فرماتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا، بلکہ آپ نے فرمایا تم اپنے ساتھی کے دم کے مستحق ہو جاؤ گے یعنی دیت کے باعث اپنے ساتھی کے دم کے مستحق ہو جائیں گے اور اس پر یہودیوں کے بارے میں آپ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت لیں اور ان سے اعلان جنگ کریں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسمیں دیت کو واجب کرتی ہیں خون کو باطل نہیں کرتی یہ تو بہت سی احادیث میں پایا جاتا ہے پس اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

کتاب الحدود فی السرقۃ

بَاب اَلْعَبْدُ یَسْرِقُ مِنْ مَّوْلَاہُ

(۶۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَالْحَضْرَمِیّ جَاءَ اِلٰی عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ بَعَبْدٍ لَہٗ فَقَالَ اِقْطَعْ ھٰذَا فَاِنَّہٗ سَرَقَ فَقَالَ مَاذَا سَرَقَ قَالَ سَرَقَ مِرْاٰۃَ لِاِمْرَاَتِیْ ثَمَنُھَا سِتُّوْنَ دِرْھَمًا فَقَالَ عُمَرُ اُرْسِلْ لَیْسَ عَلَیْہِ قَطْعٌ خَادِمُکُمْ سَرَقَ مَتَاعَکُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ اَیُّمَا رَجُلٍ عَبْدٍ لَہٗ سَرَقَ مِنْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْہُ اَوْمِنْ مَوْلَاہُ اَوْمِنْ اِمْرَاۃِ مَوْلَاہُ اَوْمِنْ زَوْجِ مَوْلَاتِہٖ فَلَا قَطْعَ عَلَیْہِ فِیْمَا سَرَقَ وَکَیْفَ یَکُوْنُ عَلَیْہِ الْقَطْعُ فِیْمَا سَرَقَ وَکَیْفَ یَکُوْنُ عَلَیْہِ الْقَطْعُ فِیْمَا سَرَقَ مِنْ اُخْتِہٖ اَوْاَخِیْہِ اَوْعَمَّتِہٖ اَوْخَالَتِہٖ وَھُوَلَوْ کَانَ مُحْتَاجًا اَوْزَمِنًا اَوْصَغِیْرًا اَوْکَانَتْ مُحْتَاجَۃٌ اُجْبِرَ عَلٰی نَفَقَتِھِمْ فَکَانَ لَھُمْ فِیْ مَالِہٖ نَصِیْبٌ فَکَیْفَ یُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِمَّنْ لَہٗ فِیْ مَالِہٖ نَصِیْبٌ وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَامَّۃِ مِنْ فُقَھَآئِنَا.

یہ باب غلام کا اپنے آقا کی چوری کرنے کے بیان میں ہے

۶۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت سائب بن یزید سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک غلام کو لائے کہ اس نے چوری کی ہے۔ پس آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے کیونکہ اس نے چوری کی ہے مگر آپ نے پوچھا اس نے کون سی چیز چرائی ہے؟ اس نے کہا میری بیوی کا اس نے آئینہ چرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ یہ تو تمہارے خادم ہے اور اس نے تمہاری ہی چیز اٹھالی ہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر کسی کے غلام نے آقا کے رشتہ داروں میں سے یا مالک کی بیوی یا مالکہ کے شوہر کی کوئی چیز چرالی کی تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اس کا کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے جب کہ کوئی شخص اپنے بھائی بہن پھوپھی خالہ کی کوئی چیز اٹھالے اور وہ ضرورت مند یا محتاج بھی ہو یا بچہ ہو نیز جب یہ لوگ حاجت مند ہوں تو ان کی ضرورت میں مدد بھی کی جاتی ہو اس شخص کے مال میں ان لوگوں کا حصہ ہوتا ہے تو اس مال کی چوری پر کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے؟ جس میں وہ خود حصے دار ہو یہ جملہ اقوال حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کے ہیں۔

بَابُ مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا اَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَمْ يُحْرَزْ

یہ باب پھل وغیرہ اور محافظ نہ ہونے والے اشیاء کے بیان میں ہے

(۶۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَافِىْ حُرَيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اَوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيْنِ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.

۶۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے درختوں کے پھلوں اور پہاڑ پر چرنے پھرنے والی بکری کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جہاں محافظ مقرر نہیں ہوتے البتہ جب بکری کسی کے گھر گھس کر ایسے پھلوں کو کھا جائے جو خشک کرنے کے لئے رکھا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا فِى رَأْسِ النَّخْلِ اَوْشَاةً فِى الْمَرْعٰى فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فَاِذَا اَتٰى بِالثَّمَرِ الْجَرِيْنِ اَوِالْبَيْتِ وَاَتٰى بِالْغَنَمِ الْمُرَاحِ وَكَانَ لَهَا مَنْ يَّحْفَظُهَا فَجَاءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يُسَاوِىْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَالْمِجَنُّ كَانَ يُسَاوِىْ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِىْ اَقَلِّ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص نے درخت سے پھل توڑ لیا یا ایسی بکری جو چراگاہ میں ہو تو ایسی صورت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن پھل خشک کرنے کی جگہ میں سے یا گھر میں رکھے ہوئے پھل وغیرہ کو بکری کھا جائے یا چوری اتنی مالیت کی چیز کی جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اور ان اشیاء پر محافظ بھی مقرر کر رکھا ہو تو ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوگی اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی اس سے کم قیمت کی چیز چرالی گئی ہو تو ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۶۸۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى بْنُ حَبَانَ اَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِىْ حَائِطِ سَيِّدِهٖ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِىِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَهُ وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ فَانْطَلَقَ سَيِّدَ الْعَبْدِ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی کہ بیشک ایک غلام نے دوسرے کے باغ سے پودا کو نکال کر اپنے آقا کے باغ سے ایک پودا چوری کیا اور اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا پودے کا مالک تلاش کرتے ہوئے ادھر آنکلا اور اسے دیکھ لیا تو اس نے مروان بن حکم کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا اور انہوں نے اس غلام کو قید کی سزا دی پھر اس نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا غلام کا مالک

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِی ثَمَرٍ وَالْکَثَرِ وَالْکَثَرُ الْجُمَّارِ قَالَ الرَّجُلُ اَنْ مَرْوَانَ اَخَذَ غُلَامِی وَھُوَیُرِیْدُ قَطْعَ یَدِہٖ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِیَ اِلَیْہِ فَتُخْبِرَہٗ بِالَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَشٰی مَعَہٗ حَتّٰی اَتٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ رَافِعٌ اَخَذْتُ غُلَامَ ھٰذَافَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَااَنْتَ صَانِعٌ قَالَ اُرِیْدُ قَطْعَ یَدِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَاکَثَرٍ فَاَمَرَمَرْوَانَ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اوراس بارے میں مسئلہ دریافت کیا توانہوں نے خبر دی کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ نہ پھل کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے اور نہ ہی پودے کی چوری پر اور پودے سے مراد کھجور کا پودا ہے۔اس شخص نے عرض کیا مروان نے تو میرے غلام کو قید کر رکھا ہے اوراس کے ہاتھ کو کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہے میری درخواست ہے کہ آپ مروان کے ہاں چلیں اور انہیں اس حدیث کو بیان کریں جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پس رافع بن خدیج مروان کے پاس تشریف لے گئے اوراسے کہا تم نے اس غلام کو پکڑ رکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں پھر پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے مروان نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے پھل اور کھجور کے پودے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا تو مروان نے غلام کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَانَاْخُذُلَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فِی شَجَرٍ وَلَافِی کَثَرٍ وَالْکَثَرُ الْجُمَّارِ وَلَافِی دِیٍّ وَلَافِی شَجَرٍ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی.

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ درخت سے پھلوں کی چوری پر یا شاخ کاٹنے پر اور کھجور کے درخت کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ یُسْرَقُ مِنْہُ الشَّیْءُ یُحِبُّ فِیْہِ الْقَطْعُ فَیَھِبُہٗ السَّارِقُ یَرْفَعُہٗ اِلَی الْاِمَامِ

یہ باب مقدمہ کے بعد چور کردہ مال کے ہبہ کرنے کے بیان ہے

(۶۸۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قِیْلَ لِصَفْوَانَ

۶۸۲۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے صفوان بن عبداللہ بن امیہ سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ صفوان بن

بِنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَدَعَا بِرَاحِلَةٍ فَرَكِبَهَا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَّهُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اَبَا وَهْبٍ اِلٰى اَبَاطِحِ مَكَّةَ فَنَامَ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَخَذَ السَّارِقَ فَاَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّارِقِ اَنْ تُقْطَعَ يَدَهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا رُفِعَ السَّارِقُ اِلَى الْاِمَامِ اَوِ الْقَاذِفُ فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَدَّهٗ لَمْ يَسَعْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُعَطِّلَ الْحَدَّ وَلٰكِنَّهٗ يَمْضِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امیہ نے کہا گیا جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا پس انہوں نے سواری طلب کی پھر سوار ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں احاضر ہوئے پھر عرض کیا مجھے کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو وھب مکہ مکرمہ کی پتھریلی زمین کی طرف لوٹ جاؤ پس صفوان اپنی چادر رکھ کر مسجد میں سو گئے پھر ایک چور آیا اور ان کی چادر چوری کرنے لگا انہوں نے چور پکڑ لیا اور نبی کریم صلی اللہ کے پاس لے آئے آپ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی اس پر حضرت صفوان بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا مقصد یہ نہیں تھا (کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے) میں نے یہ چادر اسے صدقہ کر دی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لانے سے پہل ہی یہ کیوں نہ کہا؟۔

امام محمدؒ نے فرمایا جب چور یا زنا کی تہمت والا قاضی کے سامنے پیش کر دیا جائے تو اس کے بعد مدعی کو اپنا دعوی چھوڑنے کے باوجود حاکم کو حد ختم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ بلکہ وہ حد جاری کرے یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ

یہ باب ہاتھ کٹنے کی مقدار کے بیان میں ہے

(۶۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

۶۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع جو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے خبر دی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین درھم ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دلائی۔

(۶۸۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ

۶۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ نبی کریم

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ اِلٰى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَاَنَّهُ بَعَثَ مَعَ تِيْنِكَ الْمَرْاَتَيْنِ بِبُرْدٍ مَّرَاجِلٍ قَدْخِيْطَتْ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ خُضْرَآءُ قَالَتْ فَاَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا اَوْفَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّاقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَفَعْتَاذٰلِكَ الْبُرْدَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا فَتَقُوْا عَنْهُ وَجَدُوْا ذٰلِكَ اللِّبْدَ وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَفَكَلَّمُوْا الْمَرْاَتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةُ اَوْكَتَبَتَا اِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدُ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرْتُ بِهٖ عَائِشَةُ فَقُطِعَتْ يَدَهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَاالْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا.

صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ جانے لگیں تو آپ کے ساتھ دو آزاد کردہ باندیاں اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر کی اولاد میں سے ایک غلام بھی ساتھ تھا ان باندیوں کو ایک تہ در تہ چادر میں ایک سبز کپڑا اسی دیا حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ اس غلام نے چادر دی ہے چادر میں ایک سبز رنگ کا کپڑا نکال لیا اور اس کی جگہ نمدہ رکھدیا جب ہم مدینہ منورہ واپس آئے تو اس نے چادر کھولی تو سبز کپڑے کے بجائے نمدہ برآمد ہوا جب ان باندیوں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بذریعہ تحریر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی اور اس غلام پر شبہ ظاہر کیا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا تو حضرت عائشہؓ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اسکا ہاتھ کاٹ دیا گیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا ربع دینار یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائیگا۔

(۶۸۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمْرَةَ اِبْنَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِيْ عَهْدِعُثْمَانَ اُتْرُجَّةً فَاَمَرَبِهَا عُثْمَانُ اَنْ تَقُوْمَ فَقُوْمَت بثلثة دراهم مِنْ صَرْفِ اِثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِيْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ.

۶۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے خبر دی کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک چور نے ایک ترنج چرالیا تو حضرت عثمانؓ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا بارہ درہم فی دینار کے حساب سے تین درہم اس کی قیمت ٹھہری اس پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌقَدِاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْمَا يَقْطَعُ فِيْهِ الْيَدِ فَقَالَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رُبُعُ دِيْنَارٍوَرَوَوْاهٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ وَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ لَاتُقْطَعُ الْيَدَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَرَوَوْذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَوَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ غَيْرِ

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا اہل مدینہ ربع دینار کہتے ہیں اور اس کی تائید میں بھی احادیث پیش کرتے ہیں اور اہل عراق دس درہم سے کم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دیتے اور اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے

وَاحِدٍ فَاِذَاجَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي الْحُدُوْدِ اَخَذَ فِيْهَا بِالثِّقَةِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

احادیث روایت کرتے ہیں پس جب حدود میں اختلاف ہو جائے زیادہ ثقہ کولیاجائے گا یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ اَلسَّارِقُ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدُهُ اَوْيَدُهُ وَرِجْلِهِ

یہ باب پہلے سے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے چور کے بیان میں ہے

(۶۸۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَقْطَعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ قَدِمَ فَنَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَكٰى اِلَيْهِ اَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ وَاَبِيْكَ مَالَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ افْتَقَدُوْا حُلِيًّا لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اِمْرَاَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوْفُ مَعَهُمْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ اَهْلَ هٰذَاالْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوْهُ عِنْدَصَائِغٍ زَعَمَ اَنَّ الْاَقْطَعَ جَاءَهُ بِهٖ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْاَقْطَعُ اَوْشُهِدَ عَلَيْهِ فَاَمَرَبِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَدُعَاءُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ اَشَدُّ عِنْدِيْ عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهٖ.

۶۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن قاسم نے اپنے والد سے خبردی کہ ایک یمنی جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا مدینہ منورہ آیا اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی کہ اس کے ساتھ عامل یمن نے ظلم کیا ہے راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ تہجد گذار تھا حضرت ابوبکر نے فرمایا تیرے باپ کے مالک کی قسم تیری رات چوروں جیسی رات نہیں پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہار گم ہوگیا لوگوں نے اس ہار کو ایک سنار کے پاس پالیا سنار نے بتایا کہ یہ ہار اسے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے شخص نے دیا ہے چور نے بھی اعتراف کرلیا، یا گواہی سے ثبوت مل گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کٹوادیا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے نزدیک اس کی چوری سے زیادہ سخت بات یہی ہے کہ وہ اپنے ہی حق میں بددعا کرتا رہا۔

قَالَ مُحَمَّدٌقَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ سَرَقَ حُلِّي اَسْمَاءَ اَقْطَعَ الْيَدِ الْيُمْنٰى فَقَطَعَ اَبُوْبَكْرٌ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَكَانَتْ تُنْكِرُ اَنْ يَكُوْنَ اَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ اَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهٖ بِهٰذَاوَنَحْوِهٖ مِنْ اَهْلِ بِلَادِهٖ

امام محمدؒ نے فرمایا کہ ابن شہاب زہری نے کہا حضرت اسماء کا زیور جس شخص نے چوری کیا تھا اس کا دایاں ہاتھ کٹا ہوا تھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں ہاتھ کٹوادیا وہ حضرت اسماء اس بات سے انکار کرتی تھیں کہ اس کا پہلے سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ حضرت ابن شہاب زہری اسے اور اس جیسی اور خبروں کو اپنے شہر کے لوگوں سے زیادہ جانتے تھے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر

وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُمَا لَمْ يَزِيْدَا فِي الْقَطْعِ عَلٰى قَطْعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَالرِّجْلِ الْيُسْرٰى فَاِنْ اَتٰى بِهٖ بَعْدَذٰلِكَ لَمْ يَقْطَعَاهُ وَضَمَّنَاهُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا رحمهم الله.

بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چور کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں سے زیادہ نہ کاٹتے تھے اگر کوئی چور اس کے بعد چوری میں پکڑا جاتا تو مزید نہیں کاٹتے تھے بلکہ اس سے تاوان وصول فرماتے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ الْعَبْدُ يَابِقُ ثُمَّ يَسْرِقُ

یہ باب بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنے کے بیان میں ہے

(۶۸۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَسَرَقَ وَهُوَاٰبِقٌ فَبَعَثَ بِهٖ اِبْنُ عُمَرَ اِلٰى سَعِيْدِبْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ يَدَهٗ فَاَبٰى سَعِيْدٌ اَنْ يَقْطَعَ يَدَهٗ قَالَ لَاتُقْطَعُ يَدُالْاٰبِقِ اِذَاسَرَقَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَفِي الْكِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتُّ هٰذَااَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ لَاتُقْطَعُ يَدُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ اِبْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ.

۶۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا تحقیق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ایسے غلام نے چوری کی جو بھاگ گیا تھا تو انہوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے بھیجا حضرت سعید نے ہاتھ کاٹنے سے انکار کیا اور فرمایا مفرور غلام کا چوری کی وجہ سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم نے کتاب اللہ میں کوئی ایسا حکم پایا ہے کہ بھاگا ہوا غلام کا ہاتھ نہ کاٹا جائے بہر حال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا اواس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تُقْطَعُ يَدُالْاٰبِقِ وَغَيْرِالْاٰبِقِ اِذَاسَرَقَ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّقْطَعَ السَّارِقَ اَحَدٌاِلَّا الْاِمَامُ الَّذِيْ يَحْكُمُ لِاَنَّهٗ حَدٌّ لَايَقُوْمُ بِهِ الْاِمَامُ اَوْمَنْ وَلَّاهُ الْاِمَامُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں بھاگے ہوئے یا غیر بھاگے ہوئے غلام جب چوری کریں گے تو دونوں کا ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن حاکم کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا دے کیونکہ یہ حد ہے اور حد شرعی جاری کرنے کا حق حاکم وقت کو ہوتا ہے یا جسے حاکم اپنا نائب بنائے یہ یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

باب اَلْمُخْتَلِسِ

(۶۸۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اِخْتَلَسَ شَیْئًا فِی زَمَنِ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ فَاَرَادَ مَرْوَانُ قَطْعَ یَدِہٖ فَدَخَلَ عَلَیْہِ زَیْدُابْنُ ثَابِتٍ فَاَخْبَرَہُ اَنَّہٗ لَاقَطْعَ عَلَیْہِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُلَاقَطْعَ فِی الْمُخْتَلِسِ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہِ تَعَالٰی.

یہ باب چھیننے والے کے بیان میں ہے

۶۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان فرمائی تحقیق ایک آدمی نے مروان بن حکم کے زمانے میں کوئی چیز چھین لی مروان نے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور فرمایا کہ اس بارے میں اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ چھیننے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

ابواب الحدود فی الزنا

باب اَلرَّجْمُ

(۶۸۹) اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَلرَّجْمُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَااُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَاقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَمْلُ اَوِالْاِعْتِرَافُ.

(۶۹۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَبْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِنٰى اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ ثُمَّ اِسْتَلْقٰى وَمَدَّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّىْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِىْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِىْ فَاقْبِضْنِىْ اِلَيْكَ غَيْرَمُضَيِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْسُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ وَتَرَكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَصَفَّقَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى اَلَّاانْ لَّاتَضِلُّوْابِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَشِمَالًاثُمَّ اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْاعَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ لَانَجِدُ

یہ باب سنگسار کرنے کے بیان میں ہے

۶۸۹۔ حضرت ابن شہاب نے ہمیں عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں شادی شدہ مرد اور شادی شدی عورت کے سنگسار کا حکم پایا جاتا ہے بشرطیکہ ان پر شہادت قائم ہو جائے یا وہ ازخود اعتراف زنا کرلیں۔

۶۹۰۔ حضرت امام امالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ بے شک انہوں نے حضرت سعید بن میسب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری حج کے لئے منیٰ میں مقام ابطح میں تشریف لائے تو انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا کنکریوں کا ڈھیر لگایا اور اپنی چادر ان پر ڈال دی اور اس پر لیٹ گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور دعا کرنے لگے۔ الٰہی میں بوڑھا ہو چکا ہوں میری رعایا دور دراز تک پھیل چکی ہے مجھے اپنے پاس ایسے حال میں بلا لے تاکہ تیرے احکام میں مجھ سے نہ زیادتی ہو اور نہ کمی ہو پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اے لوگو! تم پر سنتیں ظاہر ہو چکیں اور فرائض لازم اور میں نے تمہیں ایک واضح راستہ پر چھوڑا ہے آپ نے یہ کلمات بیان فرماتے ہوئے ایک

حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَاوَانِي وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَااَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَاالشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَازَانِيَافَارْجُمُوْهُمَاالْبَتَّةَ فَاِنَّاقَدْ قَرَاْنَاهَاقَالَ سَعِيْدُبْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَاانْسَلَخَ ذُوالْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرَ.

ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اب دائیں بائیں دیکھنے کی قطعا ضرورت نہیں تا کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ پھر فرمایا خبردار آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں مبتلا نہ ہو جانا کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے کہ ہم ان دونوں کی حد قرآن پاک میں نہیں پاتے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجم یقیناً ثابت ہے اور ہم نے بھی رجم سنگساری کو حد کو جار رکھا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ عمرؓ بن خطاب نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا ہے تو میں لازماً اس میں لکھ دیتا جب شادی شدہ مرد عورت زنا کریں تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا جائے ہم نے اسے پڑھا ہے۔ حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ذوالحجہ کا مہینہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ آپ کو شہید کر دیا گیا۔

(۶۹۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ الْيَهُوْدَجَاءُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَاِمْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَانِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمَاوَيُجَلِّدَانِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اَنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْابِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَجَعَلَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ ثُمَّ قَرَاَمَاقَبْلَهَا وَمَابَعْدَهَا.

۶۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خبر دی کہ ان کے ایک جوڑے نے زنا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا رجم کے بارے میں تم لوگ توریت میں کیا حکم پاتے ہو انہوں نے کہا زنا کرنے والے مرد مرد عورت کو رسوا کیا جائے اور کوڑے لگائے جائیں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہودیوں سے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو توریت میں تو سنگساری کا حکم موجود ہے وہ لوگ تورات لائے اور اسے کھول کر پڑھنے لگے تو آیت رجم پر ایک یہودی نے ہاتھ رکھ کر اس سے پہلے اور بعد کے حصہ کو پڑھا۔

فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَافِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ صَدَقْتَ يَامُحَمَّدُ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم موجود تھی پھر انہوں نے کہا یا محمدؐ!

فِيهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ فَامَرَبِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَاقَالَ اِبْنُ عُمَرَ فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنَآءَ عَلَى الْمَرْاَةِ يُقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

واقعی اس میں آیت رجم موجود ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے رجم کا حکم فرمایا اور وہ سنگسار کر دیئے گئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ زنا کرنے والا مرد عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے اس پر جھک رہا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اَيُّمَا رَجُلٍ حُرٍّ مُسْلِمٍ زَنَا بِامْرَاَةٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِامْرَءِ ةٍ قَبْلَ ذٰلِكَ حُرَّةً مُسْلِمَةً وَجَامَعَهَا فَفِيْهِ الرَّجْمُ وَهٰذَا هُوَ الْمُحْصِنُ فَاِنْ كَانَ لَمْ يُجَامِعْهَا اِنَّمَا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا اَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ اَمَةٌ يَهُوْدِيَّةٌ اَوْنَصْرَانِيَّةٌ لَمْ يَكُنْ بِهَا مُحْصِنًا وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ مِائَةً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارا اسی پر عمل ہے اگر کوئی آزاد مسلمان مرد کسی عورت کے ساتھ زنا کرے ایسی حالت میں کہ وہ پہلے کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنے کے بعد مباشرت کر چکا ہو تو وہ محصن ہے اور اس پر رجم واجب ہے اگر اس نے نکاح کے بعد مباشرت نہیں کی یا اس کے پاس کسی یہودی یا نصرانی کی باندی ہے تو وہ محصن نہیں ہے اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہا کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ اِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ

یہ باب زنا کے اقرار کے بیان میں ہے

(۶۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَانَبِىَّ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِىْ فِىْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ.

۶۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرۃ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ایک نے عرض کیا یا نبی اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ فرمایئے دوسرا شخص جو زیادہ عقلمند تھا اس نے عرض کیا ہاں! یارسول اللہ آپ ہمارا کتاب اللہ سے ضرور فیصلہ فرمایئے آپ اجازت دے تو ہم اپنی بات بیان کریں آپ نے فرمایا اجازت ہے بات کریں۔

قَالَ اِنَّ ابْنِىْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا يَعْنِىْ اَجِيْرًا فَزَنَا بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِىْ اَنَّ عَلٰى ابْنِىْ جَلْدُ مِائَةٍ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِّىْ ثُمَّ اِنِّىْ

اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا ہے یعنی اس کا ملازم ہے اور میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے واجب ہیں

سَالْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اِنَّمَا عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَاالرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ.

میں نے اس کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دیدی ہے پھر بھی میں نے اہل علم سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال بھر جلاوطنی لازم ہے اور اس شخص کی بیوی پر سو کوڑے واجب ہیں۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَجُلِدَ ابْنُهٗ مِائَةً وَغُرِّبَهٗ عَامًا وَاَمَرَ اُنَیْسَ الْاَسْلَمِیَّ اَنْ یَّاتِیَ اِمْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا پس تمہاری بکریاں اور باندی واپس کردی جاتی ہے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال کے لئے جلاوطن رہے گا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انیس اسلمیؓ کو حکم فرمایا کہ اس شخص کی بیوی سے جاکر معلوم کریں اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کردیں اس نے اقرار کرلیا تو وہ سنگسار کردی گئی۔

(۶۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ زَیْدِبْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا زَنَتْ وَهِیَ حَامِلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبِیْ حَتّٰی تَضَعِیْ فَلَمَّا وَضَعَتْ اَتَتْ فَقَالَ لَهَا اِذْهَبِیْ حَتّٰی تُرْضِعِیْ فَلَمَّا اَرْضَعَتْ اَتَتْهُ قَالَ لَهَا اِذْهَبِیْ حَتّٰی تَسْتَوْدِعِیْهِ فَاسْتَوْدِعَتْهٗ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَاَمَرَبِهَا فَاُقِیْمَ عَلَیْهَا الْحَدُّ.

۶۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں یعقوب بن زید نے اپنے زید بن طلحہ سے خبردی وہ عبداللہ بن ابوملیکہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ میں زنا کے ارتکاب سے حاملہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم چلی جاؤ جب تک حمل ہے جب اس نے بچہ جنا تو پھر آئی آپ نے فرمایا دودھ پلانے تک چلی جائے جب بچے کی دودھ پلانے کی مدت ختم ہوئی تو وہ پھر حاضر ہوئی آپ نے فرمایا پھر جاؤ اور اپنے بچے کو کسی کے سپرد کردو پھر وہ بچے کو کسی کے سپرد کر آئی تو آپ نے اس پر رجم کا حکم فرمایا اور اس پر حد جاری ہوئی۔

(۶۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اِعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالزِّنٰی عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَحُدَّ.

۶۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد مبارک میں ایک آدمی نے زنا کا کیا اور اپنے لئے چار گواہ بھی حاضر کردیئے تو آپ نے اس پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا اور حد جاری کردی گئی۔

قَالَ اِبْنُ شِهَابٍ فَمِنْ اَجَلِ ذٰلِکَ یُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِاِعْتِرَافِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ.

حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خود اقرار جرم کرے تو اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

(۶۹۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا زَیْدُبْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلًا اِعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَاُتِیَ بِسَوْطٍ مَکْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِیَ بِسَوْطٍ جَدِیْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ فَقَالَ بَیْنَ هٰذَیْنِ فَاُتِیَ بِسَوْطٍ قَدْ رَکِبَ بِهٖ فُلَانٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ.

۶۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے خود اعتراف زنا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑا منگوایا اور ایک ٹوٹا ہوکوڑا ابھی لایا گیا تو آپ نے فرمایا مضبوط کوڑا لاؤ پھر ایک نیا کوڑا لایا گیا جو ابھی استعمال نہیں ہوا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان کا لاؤ چنانچہ ایک اور کوڑا لایا گیا جو کسی کا استعمال شدہ تھا آپ کے حکم سے پھر اسے کوڑے لگائے گئے۔

ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اٰنَ لَکُمْ اَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَمَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَیْئًا فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ یُّبْدِلَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَیْهِ کِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

پھر آپ نے فرمایا لوگو! ابھی وقت ہے کہ اللہ کی حدود کو نہ توڑ دو اور اگر کوئی بھی شخص ایسے جرائم کا مرتکب ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے پردۂ ستاری میں چھپا رہے تو اسے چھپا رہنے دو اور جو شخص خود اپنا پردہ پھاڑ دے یعنی اقرار جرم کر لے تو ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اس پر حد جاری کریں گے۔

(۶۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِؓ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلٰی جَارِیَةٍ بِکْرٍ فَاَحْبَلَهَا ثُمَّ اِعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ زَنٰی وَلَمْ یَکُنْ اَحْصَنَ فَاَمَرَ بِهٖ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَجُلِّدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِیَ اِلٰی فَدَکٍ.

۶۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے خبر دی کہ ان سے صفیہ بن ابو عبید نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی کنواری باندی کے ساتھ زنا کیا تھا اور وہ حاملہ بھی ہوگئی تھی نیز اس شخص نے زنا کا اقرار بھی کر لیا تھا اور وہ محصن نہیں تھا یعنی وہ بھی غیر شادی شیدہ تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے پھر اسے فدک کے جانب جلاوطن کر دیا گیا۔

(۶۹۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَبْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَتٰی اَبَابَکْرٍ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰی قَالَ لَهٗ اَبُوْبَکْرٍ هَلْ ذَکَرْتَ هٰذَا لِاَحَدٍ

۶۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے حدیث سنائی اور کہا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ قبیلہ بنی اسلم کا ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض

غَیْرِیْ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ تُبْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ۔

کیا کہ میں زنا کا مرتکب ہوا ہوں آپ نے فرمایا کیا یہ بات کسی اور سے تو نے نہیں کی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا توبہ کرو اور اپنے جرم کو اللہ تعالیٰ کے پردۂ ستاری میں چھپا رہنے دو بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

فَقَالَ سَعِیْدٌ لَمْ تَقَرَّبَہٗ نَفْسُہٗ حَتّٰی اَتٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ کَمَا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ کَمَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ۔

راوی کا بیان ہے اس بات سے وہ مطمئن نہ ہوا اور عمر بن خطابؓ کے پاس آیا وہ تمام احوال سنائے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا عمر رضی اللہ نے بھی وہی فرمایا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما چکے تھے۔

فَقَالَ سَعِیْدٌ لَمْ تَقِرَّ بِہٖ نَفْسُہٗ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ الْاٰخَرُ قَدْ زَنٰی قَالَ سَعِیْدٌ فَاَعْرَضَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ مِرَارًا کُلُّ ذٰلِکَ یُعْرِضُ عَنْہُ حَتّٰی اِذَا اَکْثَرَ عَلَیْہِ بَعَثَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَقَالَ اَیَشْتَکِیْ اَ بِہٖ جِنَّۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَصَحِیْحٌ قَالَ اَبِکْرٌ اَمْ ثَیِّبٌ قَالَ ثَیِّبٌ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ۔

حضرت سعید بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص پھر مطمئن نہ ہوا یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں پہنچا اور کہا کہ میں زنا کا مرتکب ہوا ہوں نبی کریمؐ نے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ اس نے کئی بار اقرار کیا اور آپ نے ہر بار اس سے چہرہ پھیر لیا جب کئی بار اقرار کر لیا تو آپ نے اس کے گھر والوں کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اسے کوئی مرض تو نہیں؟ پاگل یا دیوانہ تو نہیں؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ بالکل تندرست ہے آپ نے پوچھا کیا یہ شادی شدہ ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا شادی شدہ ہے پس آپ نے رجم کا حکم فرمایا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔

(۶۹۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلِ مِنْ اَسْلَمَ یُدْعٰی ھَزَّالٌ یَا ھَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَہٗ بِرِدَائِکَ لَکَانَ خَیْرًا لَّکَ قَالَ یَحْیٰی فَحَدَّثْتُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْہِ یَزِیْدُ بْنُ نُعَیْمِ بْنِ ھَزَّالٍ فَقَالَ ھَزَّالٌ جَدِّیْ وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ حَقٌّ۔

۶۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بلایا جسے ہزال کہتے تھے آپ نے فرمایا ہزال اگر تو اپنی چادر سے چھپا رہتا تو یہ تیرے لئے بہتر تھا حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں یہ حدیث میں نے ایک مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نعیم بن ہزال بھی موجود تھے وہ بولے ہزال میرے دادا تھے اور یہ حدیث صحیح ہے اور حق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَلَا یُحَدُّ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِہٖ بِالزِّنَا حَتّٰی یُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِیْ اَرْبَعِ

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کسی کو محض اس کے اقرار پر حد جاری نہیں کرتے جب تک وہ چار مختلف مجالس میں چار مرتبہ

مَجَالِسٍ مُخْتَلِفَةٍ وَكَذَالِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ لَايُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ عَلٰى نَفْسِهٖ حَتّٰى يُقِرَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَاوَاِنْ اَقَرَّاَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ قُبِلَ رُجُوْعُهٗ وَخُلِّىَ سَبِيْلُهٗ.

اقرار نہ کرلے احادیث میں اسی طرح آیا ہے کہ کسی شخص پر اس وقت تک حد جاری نہ کی جائے جب تک وہ چار مرتبہ اقرار نہ کر لے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور ہمارے دوسرے عام فقہائے کا بھی یہی قول ہے اور چار بار اقرار کر کے پھر انکاری ہو تو اس کا رجوع قابل تسلیم ہوگا اور اسے چھوڑ کر دیا جائے گا۔

بَابُ الْاِسْتِكْرَاهُ فِى الزِّنَا

یہ باب زبردستی زنا کے بیان میں ہے

(۶۹۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى رَقِيْقِ الْخُمُسِ وَاِنَّهُ اسْتَكْرَهَ جَارِيَةً مِنْ ذٰلِكَ الرَّقِيْقِ فَوَقَعَ بِهَافَجَلَّدَهٗ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ وَلَمْ يُجَلِّدِ الْوَلِيْدَةَ مِنْ اَجَلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا.

۶۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حدیث بیان کی کہ ایک غلام خمس (صدقات) میں آنے والے باندیوں اور غلاموں پر مقرر تھا اس نے اس میں سے ایک باندی کے ساتھ زبردستی کی اور زنا کا مرتکب ہوا حضرت عمر بن الخطابؓ نے اسے کوڑوں کی سزا دلائی اور جلاوطن کر دیا مگر اس باندی کو کوڑوں کی سزا نہ دلائی کیونکہ اس سے زبردستی کی گئی تھی۔

(۷۰۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَضٰى فِى امْرَأَةٍ اُصِيْبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدَاقِهَا عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ.

۷۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان کی کہ بیشک عبدالملک بن مروان نے ایسے شخص کے بارے میں فیصلہ کیا جو ایک عورت سے زبردستی زنا کا مرتکب ہوا کہ وہ اس عورت کو مہر ادا کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌاِذَااسْتُكْرِهَتِ الْمَرْءَ ةُ فَلَاحَدَّ عَلَيْهَا وَعَلٰى مَنِ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَاِذَاوَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّبَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَايَجِبُ الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِى جِمَاعٍ وَاحِدٍ فَاِنْ دُرِئَ عَنْهُ الْحَدَّ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِىُّ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس عورت پر حد نہیں ہے اور جس شخص نے زبردستی کیا اس پر حد ہے اور جب حد واجب ہو جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے ایک ہی جماع میں حد اور مہر جمع نہیں ہو سکتے اور اگر کسی شخص پر شبہ کے باعث حد جاری ہو تو اس پر مہر واجب ہوگا۔ یہی امام ابوحنیفہؒ حضرت ابراہیم النخعیؒ اور ہمارے عام فقہائے کا بھی یہی قول ہے رحمہم اللہ۔

باب حَدُّ الْمَمَالِيكِ فِي الزِّنَا وَالسُّكْرِ

(۷۰۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ فِيْ فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَّدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدَالْاِمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا.

(۷۰۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَازَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ اِذَازَنَتْ فَاجْلِدُوْهَاثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ اِبْنُ شِهَابٍ لَااَدْرِيْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوَالرَّابِعَةِ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ يُجْلَدُالْمَمْلُوْكُ وَالْمَمْلُوْكَةُ فِيْ حَدِّالزِّنَا نِصْفَ حَدِّالْحُرَّةِ خَمْسِيْنَ جَلْدَةً وَكَذٰلِكَ الْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

(۷۰۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزِّنَادِ عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنَّهُ جَلَدَعَبْدًافِيْ فِرْيَةٍثمانين.

قَالَ اَبُوالزِّنَادِفَسَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَآءِ

یہ باب زانی اور شرابی غلاموں پر حد لگانے کے بیان میں ہے

۷۰۱۔ امام مالکؒ نے ہم کو خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حدیث بیان کی کہ بیشک انہیں سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ مخزومی سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حکم فرمایا تو ہم نے بیت المال کی باندیوں کو پچاس پچاس کوڑے لگائے۔

۷۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں ابن شہاب سے اور انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باندی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو زنا کی مرتکب ہوئی ہو اور محصن نہ تھی تو آپ نے فرمایا اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ اور پھر زنا کی مرتکب ہو تو اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ فروخت کرنا پڑے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے باندی اور غلام کو نصف آزاد کے مقابلے میں حد یعنی پچاس کوڑے لگائے جائیں نیز قذف (تہمت زنا لگانا کسی پاک دامن) شراب پینے اور نشہ کا یہی حکم ہے اور یہ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۷۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوالزناد نے عمر بن عبدالعزیز سے خبر دی کہ بے شک انہوں نے ایک غلام کو قذف کے جرم میں اسی کوڑوں کی سزا دی۔

ابوالزناد فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ

هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا ضَرَبَ عَبْدًا فِیْ فِرْيَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ.

عنہ کا زمانہ پایا ہے میں نے کسی کو چالیس سے زیادہ کوڑے غلاموں کا لگاتے نہیں دیکھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يُضْرَبُ الْعَبْدُ فِی الْفِرْيَةِ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً نِصْفُ حَدِّ الْحُرِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قذف میں غلام کو آزاد کی نصف حد یعنی چالیس کوڑے کی سزا دی جاتی ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۷۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِی الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ.

۷۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے غلام کی حد کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواباً فرمایا ہمیں راویت پہنچی ہے کہ غلام کی آزاد کے مقابلہ میں نصف حد ہے۔

وَاَنَّ عَلِيًّا وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنَ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ جَلَدُوا اَعْبِيْدَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِی الْخَمْرِ.

حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے غلاموں کو شراب پینے کے جرم میں آزاد کی حد سے نصف حد جاری فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ الْحَدُّ فِی الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ ثَمَانُوْنَ وَحَدُّ الْعَبْدِ فِیْ ذٰلِكَ اَرْبَعُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے کہ شراب اور نشہ کی حد اسی کوڑے ہے اور اس میں غلام کی چالیس کوڑے ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْحَدِّ فِی التَّعْرِيْضِ

یہ باب اشارةً تہمت پر حد کے بیان میں ہے

(۷۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلَيْنِ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ اسْتَبَّا فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَا اَبِیْ بِزَانٍ وَّلَا اُمِّیْ بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَ فِیْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ

۷۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے اور لڑائی کے دوران کہنے لگے نہ میرے والد زانی تھے اور نہ ہی میری والدہ زانیہ تھی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں اہل شوریٰ سے مشورہ کیا تو ایک شخص نے کہا اس آدمی نے ان کلمات سے

لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ مَدْحٌ سِوٰی ھٰذَانَرٰی اَنَّ تَجْلِدَہٗ الْحَدُّ فَجَلَدَہٗ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِیْنَ.

اپنے والدین کی تعریف کی ہے جب کہ دوسرے شخص نے نے کہا اس کے والدین میں سے اس کے علاوہ کوئی خوبی نہیں تھی ہماری رائے یہ ہے کہ اس پر حد جاری کی جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر اسی (۸۰) کوڑوں کی سزا کا فیصلہ کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدِاخْتَلَفَ فِیْ ھٰذَاعَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَانَرٰی عَلَیْہِ حَدًّا مَدَحَ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ فَاَخَذْنَا بِقَوْلِ مَنْ دَرَاءَ الْحَدِّ وَمِنھُمْ دَرَءَ وَمِمَّنْ دَرَالْحَدَّ وَقَالَ لَیْسَ فِی التَّعْرِیْضِ جَلْدٌ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالْعَآمَّۃِ مِّنْ فُقَھَائِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف کیا۔ ان میں بعض نے اس شخص پر حد کوواجب نہ جانا کیونکہ اس نے اپنے والدین کی تعریف کی تھی لہٰذا ہم حد کی نفی کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْحَدِّ فِی الشُّرْبِ

یہ باب شراب کی حد کے بیان میں ہے

(۷۰۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِھَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنِ یَزِیْدَ اَخْبَرَہٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّ مِنْ فُلَانٍ رِیْحَ شَرَابٍ فَسَاَلْتُہٗ فَزَعَمَ اَنَّہٗ شَرِبَ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْہُ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُّہُ الْحَدَّ فَجَلَدَہُ الْحَدَّ.

۷۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ انہیں سائب بن یزید نے بیان کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کہا میں فلان سے شراب کی بو محسوس کرتا ہوں پھر میں نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا میں نے ''طلاء'' نامی شراب پی ہے پس میں اسی کے بارے میں دریافت کرتا ہوں اگر اس میں نشہ ہے تو اسے کوڑوں کی سزا دوں چنانچہ اسے کوڑے لگائے گئے۔

(۷۰۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاثَوْرُبْنُ زَیْدِ الدَّیْلِیُّ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اِسْتَشَارَفِی الْخَمْرِ یَشْرِبُھَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَہٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَرٰی اَنْ تَضْرِبَہٗ ثَمَانِیْنَ فَاِنَّہٗ اِذَاشَرِبَھَا سَکَرَ وَاِذَا سَکَرَ ھَذٰی وَاِذَا ھَذٰی اِفْتَرٰی اَوْ

۷۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ثور بن زید دیلی نے خبر دی کہ بے شک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کے شراب پینے کی حد کے سلسلہ میں مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا میرا یہی مشورہ ہے کہ اسے اسی کوڑے لگائے جائیں کیونکہ وہ شراب پی کر مستی کے

كَمَاقَالَ فَجَلَدَ عُمَرُفِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ.

عالم میں غلیظ بکے گا تہمت لگائے گا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کی حد میں سو کوڑے لگوائے۔

باب شُرْبُ الْبِتْعِ الْغُبَيْرَاءِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ

یہ باب بدبودار شہد جوار وغیرہ کی شراب کے بیان میں ہے

(٧٠٨) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَحَرَامٌ.

٧٠٨۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے خبر دی وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی بدبودار شراب کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

(٧٠٩) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَاخَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَافَسَاَلْتُ زَيْدًا مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ اَلسُّكُرْكَةُ.

٧٠٩۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوار کی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی بہتری نہیں اور اس کے پینے سے منع فرمایا پھر میں نے حضرت زید سے دریافت کیا ''غبیراء'' کیا ہے تو انہوں نے کہا ''وہ جوار کی شراب ہے'' جو بے ہوش کر دیتی ہے۔

باب تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ وَمَايُكْرِهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

یہ باب شراب کی حرمت اور مشروبات مکروہہ کے بیان میں ہے

(٧١٠) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَازَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اِبْنُ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اِنَّ اللّٰهَ عزوجل حَرَّمَهَاقَالَ فَسَّارَهُ اِنْسَانٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٧١٠۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابو وعلہ المصری سے روایت کی کہ بے شک ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشک شراب کی لایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام ٹھہرا دیا ہے اس نے کہا نہیں اسی اثناء میں اس کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے چھپکے سے کچھ کہا تو آپ نے فرمایا اس

وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِىْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعِهَا.

نے تم کو کیا کہا ہے عرض کیا اس نے فروخت کر دینے کا اشارہ دیا ہے آپ نے فرمایا جس نے اسے حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کی فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

قَالَ فَفَتَحَ الرَّجُلُ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَافِيْهَا.

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان پر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور مشک سے تمام شراب بہہ گئی۔

(۷۱۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاًمِنَ اهلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ وَالْقَصَبِ فَنَعْصِرُهُ خَمْرًا فَنَبِيْعُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاِنِّى اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلٰئِكَتَهُ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِّى لَاٰاُمُرُكُمْ اِنَّ تَبْتَاعُوْهَا وَلَاتَبْتَاعُوْهَا وَلَاتَعْصِرُوْهَا وَلَا تَسْقُوْهَافَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۷۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک ایک عراقی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا ہم کھجور انگور اور گنا خرید کر ان سے شراب بنا کر کے فروخت کرتے رہتے ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور جو بھی کوئی جنوں اور انسانوں میں سے سن رہا ہے گواہ بناتا ہوں کہ شراب کی خرید وفروخت اس کے نچوڑنے اور پلانے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ ناپاک ہے اور شیطانی فعل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ مَاكَرِهْنَا شُرْبَهُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ فَلَا خَيْرَ فِىْ بَيْعِهِ وَلَااَكْلِ ثَمَنِه.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جن مشروبات کا پینا برا ہے ان کی فروخت اور ان کے روپے پیسے کا استعمال بھی برا ہے مثلاً شراب اور نشہ آور اشیاء وغیرہ کیونکہ ان کے استعمال میں کسی قسم کی بہتری نہیں

(۷۱۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِى الدنياثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَاحُرِمَهَا فِى الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يَسْقِهَا.

۷۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے شراب پینے سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں پاکیزہ شراب پینے سے محروم رہے گا۔

(۷۱۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِىُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِىَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ

۷۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن جراح حضرت ابوطلحہ انصاری اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تر اور خشک

الْجَرَّاحِ وَاَبَاطَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِیْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَةَ قَدْحُرِمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَااَنَسُ قُمْ اِلٰی هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاکْسِرْهَافَقُمْتُ اِلٰی مِهْرَاسٍ لَّنَافَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰی تَکَسَّرَتْ.

کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور اس نے شراب کی حرام ہونیکی اطلاع دی تو حضرت ابوطلحہ بولے انس اٹھو! ان مٹکوں کو توڑ دو میں اٹھا اور اپنے موسلے سے برتنوں کو نیچے سے توڑنے لگا اور تمام برتنوں کو توڑ ڈالے۔

قَالَ مُحَمَّدٌاَلنَّقِیْعُ عِنْدَنَا مَکْرُوْهٌ وَلَایَنْبَغِیْ اَنْ یَّشْرِبَ مِنَ الْبُسْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ جَمِیْعًا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اِذَاکَانَ شَدِیْدًایُسْکِرُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک شراب بنانا حرام ہے خشک وتر کھجوروں اور انگوروں کا نچوڑ کر شراب بنائی جائے وہ بھی حرام ہے۔امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ جب نشہ آور ہوتو حرام ہے۔

بَابُ الْخَلِیْطَیْنِ

یہ باب مخلوط شراب کے بیان میں ہے

(۷۱۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاالثِّقَةُ عِنْدِیْ عَنْ بُکَیْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ شُرْبِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ جَمِیْعًا وَالذَّهْوِ وَالرُّطَبِ جَمِیْعًا.

۷۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ایک ثقہ راوی نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن خباب اسلمی سے اور وہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک وتر کھجور اور انگور کے مشروب کو ملا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۱۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًاوَالتَّمْرُوَالزَّبِیْبُ جَمِیْعًا.

۷۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک وتر کھجور کو انگور کے ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ نَبِیْذِالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ

یہ باب کدو کا برتن اور وہ برتن جس پر تارکول ملا ہو اس میں نبیذ بنانے کے بیان میں ہے

(۷۱۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَفَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ

۷۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں بیان فرمایا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیان

فَـنـصَرِف اَنْ اَبْلَغَهٗ فَقُلْتُ مَاقَالَ قَالُوا نَهٰى اَنْ يُّنبَذَ فِيْ الدُّبَّآءِ الْمُزَفَّتِ.

فرما چکے تھے میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا تو انہوں نے کہا حضور نے کدو کے برتن اور وہ برتن جس پر تارکول ملا جائے اس میں نبیذ بنانے سے بھی منع فرما دیا ہے۔

(۷۱۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ.

۷۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

باب نَبِيْذُ الطِّلَاءِ

یہ باب کھجور کا شیرہ کے بیان میں ہے

(۷۱۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عُمَرَبْنِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكٰى اِلَيْهِ اَهْلُ الشَّامِ وَبَآءَ الْاَرْضِ اَوْثِقْلَهَا وَقَالُوْا لَايَصْلُحُ لَنَا اِلَّا هٰذَاالشَّرَابُ فَقَالَ اِشْرَبُوْا الْعَسَلَ قَالُوْا لَايُصْلِحُنَا الْعَسَلُ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هَلْ لَّکَ اَنْ اَجْعَلَ لَکَ مِنْ هٰذَاالشَّرَابِ شَيْئًا لَايُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقٰى ثُلُثُهٗ فَاَتَوْابِهٖ اِلٰى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَهٗ فِيْهِ ثُمَّ دَفَعَ يَدَهٗ فَتَبِعَهٗ يَتَمَطَّطُ فَقَالَ هٰذَاالطِّلَاءُ مِثْلُ طِلَاءِ الْاِبِلِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْهُ.

فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ اَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّاوَاللّٰهِ مَا اَحْلَلْتُهَا.

۷۱۸۔ امام مالکؒ نے ہم کو داؤد بن حصین سے اور انہوں نے واقد بن عمر بن سعد بن معاذ سے خبر دی وہ محمود بن لبید انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لائے تو شامیوں نے وہاں کی آب وہوا اور وبا کے غیر معتدل ہونے کی شکایت کی اور کہا اس مشروب کے بغیر ہمارے طبیعت درست نہیں رہتی تو آپ نے فرمایا شہد استعمال کیا کرو انہوں نے کہا ہمیں شہد موافق نہیں آتا ان میں ایک شخص نے عرض کیا آپ ایسی چیز بنانے کی اجازت عطا فرمادیں جونشہ آور نہ ہو فرمایا ہاں تو انہوں نے کھجور کا شیرہ پکایا یہاں تک کہ اس سے دو تہائی حصہ اڑ گیا اور ایک حصہ باقی رہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے انگلی لگا کر دیکھا پھر اپنے ہاتھ پر لیا اور دیکھا آپ نے فرمایا یہ طلاء اونٹ کی طلاء کے مانند ہے اور آپ نے اس کی اجازت فرمادی۔ اس پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ کی قسم آپ نے اسے حلال ٹھہرایا ہے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میں نے اسے حلال نہیں ٹھہرایا۔ الہٰی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ وَلَا اُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا اَحْلَلْتَهُ لَهُمْ.

میں نے ان پر ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو تو نے حرام کی تھی اور نہ ہی میں ان پر ایسی چیز کو حرام کیا جسے تو نے حلال فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِشُرْبِ الطِّلَاءِ الَّذِیْ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِیَ ثُلُثُهُ وَهُوَ لَا یُسْكِرُ فَاَمَّا كُلُّ مُعَتَّقٍ یُسْكِرُ فَلَا خَیْرَ فِیْهِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے ایسے ''طلاء'' یعنی شیرہ کے پینے میں کوئی مضائقہ نہیں جس کا ایک تھائی حصہ بچے اور دو تہائی حصہ خشک ہو جائے بشرطیکہ ہر پرانی شراب جونشہ آور ہو اس میں کسی قسم کی بہتری نہیں یعنی وہ حرام ہے۔

کتاب الفرائض

یہ باب ترکہ کے تقسیم کے بیان میں ہے

(۷۱۹) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ شِهَابٍ عَنۡ قُبَیۡصَةَ بۡنِ ذُوَیۡبٍ اَنَّ عُمَرَ ابۡنَ الۡخَطَّابِ فَرَضَ لِلۡجَدِّ الَّذِیۡ یَفۡرِضُ لَهُ النَّاسُ الۡیَوۡمَ.

۷۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے قبیصہ بن ذویب سے خبر دی کہ بیشک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادا کو اتنا ہی ترکہ دلایا جتنا آپ لوگ دادا کو دے رہے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاۡخُذُ فِی الۡجَدِّ وَهُوَ قَوۡلُ زَیۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ وَبِهٖ تَقُوۡلُ الۡعَامَّةُ وَاَمَّا اَبُوۡحَنِیۡفَةَ فَاِنَّهُ کَانَ یَاۡخُذُ فِی الۡجَدِّ بِقَوۡلِ اَبِیۡ بَکۡرِ الصِّدِّیۡقِ وَعَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنهم فَلَایُوَرِّثُ الۡاِخۡوَةَ مَعَهُ شَیۡئًا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں دادا کے بارے میں ہمارا اسی پر عمل ہے حضرت زید بن ثابت اور دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے البتہ حضرت امام ابوحنیفہؒ دادا کے سلسلہ میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ دادا کی موجودگی میں بھائی کے لئے وارث میں کسی چیز کے قائل نہیں۔

(۷۲۰) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ شِهَابٍ عَنۡ عُثۡمَانَ بۡنِ اِسۡحَاقَ بۡنِ خَرۡشَةَ عَنۡ قُبَیۡصَةَ ابۡنِ ذُوَیۡبٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الۡجَدَّةُ اِلٰی اَبِیۡ بَکۡرِ الصِّدِّیۡقِ تَسۡاَلُهُ مِیۡرَاثَهَا فَقَالَ مَالَکِ فِیۡ کِتَابِ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ وَمَاعَلِمۡنَا لَکِ فِیۡ سُنَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ شَیۡئًا فَارۡجِعِیۡ حَتّٰی اَسۡاَلَ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَقَالَ الۡمُغِیۡرَةَ ابۡنِ شُعۡبَةَ حَضَرۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ

۷۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عثمان بن اسحاق سے خبر دی وہ قبیصہ بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ کسی فوت شدہ شخص نانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنا ترکہ لینے آئی آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تیرا کوئی حصہ مذکور نہیں اور نہ ہی ہمارے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تیرا کوئی حصہ مقرر ہے تم واپس جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے تحقیق کرلوں پھر آپ نے صحابہ کرام سے دریافت کیا حضرت مغیرہ بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُبْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ مِثْلُ ذٰلِكَ فَانْفَذَهُ لَهَاابُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ. ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِيْ قَضٰى بِهِ اِلَّالِغَيْرِكِ وَمَااَنَا بِزَائِدٍ فِيْ الْفَرَائِضِ مِنْ شَيْءٍ وَلٰكِنْ هُوَذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنْ اِجْتَمَعْتُمَا فِيْهِ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک شخص کی نانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھٹا حصہ دلایا تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تمہارے ساتھ اس واقعہ کا کوئی گواہ بھی ہے؟ تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اورانہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حکم نافذ فرمادیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک اور دادی اپنا ترکہ طلب کرنے آئی آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور جو فیصلہ اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما چکے ہیں وہ دادی کا نہیں بلکہ نانی کے بارے میں ہے اور میں میراث میں چھٹے حصہ پر زیادتی نہیں کرسکتا اگر تم دونوں موجود ہو تو آپس میں تقسیم کرلو ورنہ ایک ہونے کی صورت میں وہ چھٹا حصہ ہی لے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُاِذَااِجْتَمَعَتُ الْجَدَّتَانِ اُمُّ الْاُمِّ وَاُمُّ الْاَبِ فَالسُّدُسُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ خَلَتْ بِهِ اَحَدُهُمَا فَهُوَلَهَا وَلَاتَرِثُ مَعَهَا جَدَّةٌ فَوْقَهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب ماں کی والدہ اور باپ کی والدہ دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اگر ان میں سے ایک ہو تو وہ پورا حاصل لے لیں گی البتہ ان کے ساتھ پردادی اور نانی کو کوئی حصہ نہیں ملے گا ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْعَمَّةِ

یہ باب پھوپھی کی میراث میں ہے

(۷۲۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَامُحَمَّدُبْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ حَزْمٍ اِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِتُوْرَثُ وَلَاتَرِثُ.

۷۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابوبکر حزم نے خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے کئی بار سنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ پھوپھی خود وارث نہیں ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌاِنَّمَا يَعْنِيْ عُمَرُهٰذَا فِيْمَانَرٰى اَنَّهَا

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

تُوْرِثُ لِاَنَّ بِنَ الْاَخِ ذُوْسَهْمٍ وَلَاتَرِثُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ بِذَاتِ سَهْمٍ وَنَحْنُ نَرْوِى عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِى الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ اِذَالَمْ يَكُنْ ذُوْسَهْمٍ وَلَاعَصَبَةٍ فَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ وَالْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ وَحَدِيْثُ يَرْوِيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهُ اَنَّ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثٍ لَهُ فَاَعْطٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَالُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ وَكَانَ اِبْنُ اُخْتِهٖ مِيْرَاثَهٗ.

اس ارشاد سے کہ بھتیجا تو حصہ داروں میں شامل ہے مگر پھوپھی ان میں شامل نہیں اور ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے جب ''کوئی اور حصہ دار اور عصبہ موجود نہ ہو تو خالہ کو ۱/۳ اور پھوپھی کو ۲/۳ ترکہ سے ملے گا نیز وہ حدیث جو اہل مدینہ سے روایت کرتے ہے اسے مخالف رد کرنے کی جرأت نہیں رکھتے کیونکہ جب ثابت بن دحداح فوت ہو گئے تو ان کا کوئی وارث نہیں تھا تو ان کا ترکہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلایا تھا جو ان کے بھانجے تھے۔

وَكَانَ اِبْنُ شِهَابٍ يُوْرِثُ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَذَوِى الْقُرُبَاتِ بِقَرَابَتِهِمْ وَكَانَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَاَعْلَمِهِمْ بِالرِّوَايَةِ.

نیز حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھوپھی خالہ اور تمام وراثت دلاتے تھے جو اہل مدینہ میں بہت بڑے فقیہ اور محدث اعظم تھے۔

(۷۲۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَجْلَانَ الزُّرَقِىِّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ مَوْلٰى لِقُرَيْشٍ كَانَ قَدِيْمًا يُقَالَ لَهُ اِبْنُ مِرْسِىِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَلَمَّاصَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ قَالَ يَايَرْفَاءُ هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لِكِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ فِىْ شَانِ الْعَمَّةِ يَسَالُ عَنْهُ يَسْتَخْبِرُاللّٰهَ فِيْهِ هَلْ لَّهَا مِنْ شَىْءٍ فَاَتٰى بِهٖ يَرْفَاءُ ثُمَّ دَعَا بَتَوْرٍ فِيْهِ مَآءٌ اُوْقَدْحٍ فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ ثُمَّ قَالَ لَوْرَضِيَكَ اللّٰهُ اَقَرَّكَ لَوْرَضِيَكَ اللّٰهُ اَقَرَّكَ.

۷۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو خبر دی محمد بن ابوبکر نے عبدالرحمٰن بن حنظلہ بن عجلان سے خبر دی کہ ان کو ایک قریشی کے ایک آزاد کردہ بڑی عمر کے غلام ابن مرسی نے خبر دی کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور اپنے خادم جسکا نام یرقاء تھا اس سے فرمایا وہ کتاب لاؤ جو آپ نے پھوپھی کی وراثت کے بارے میں لکھی ہے تاکہ اس بارے میں لوگوں سے معلومات کریں اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ کریں کہ پھوپھی کا وراثت میں کیا حصہ ہے؟ یرقاء وہ تحریر لائے پھر حضرت عمرؓ نے پانی کی ایک پلیٹ یا پیالہ طلب فرمایا جس سے آپ نے وہ تحریر دھو دی پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر تیرے لئے اللہ معافی چاہتا تو بڑا حصہ مقرر فرما دیتا اگر تیرے لئے اللہ چاہتا تو تیرا حصہ بھی مقرر فرما دیتا۔

بَاب النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ یُوْرَثُ

یہ باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بننے کے بیان میں ہے

(۷۲۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَاجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقْسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ فَھُوَ صَدَقَۃٌ۔

۷۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اَبُوْ الزِّنَادِ نے اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری وراثت روپے پیسے کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگی میری ازواج کے نان ونفقہ اور عاملوں کے وظیفہ کے بعد جو کچھ موجود ہو وہ صدقہ ہے۔

(۷۲۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ زُبَیْرٍ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ یَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ یَسْاَلْنَ مِیْرَاثَھُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَھُنَّ عَائِشَۃُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ۔

۷۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ان کو ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو امہات المؤمنین نے چاہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت میں سے اپنا حصہ لینے کے لئے بھیجا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امہات المؤمنین سے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا؟ کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

بَاب لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ

یہ باب مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اس کے بیان میں ہے

(۷۲۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ

(۷۲۵) امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ک ہمیں ابن شہاب نے حضرت علی بن حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

عنہ سے بیان کیا وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَاالْكَافِرَ الْمُسْلِمُ وَالْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ يَتَوَارَثُوْنَ بِهٖ وَاِنْ اِخْتَلَفَتْ مِلَلُهُمْ يَرِثُ الْيَهُوْدِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُوْدَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مسلمان، کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنے گا کفر ایک متحدہ ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اگر مختلف مذاہب والے ہوتو یہودی کا وارث نصرانی ہوگا اور نصرانی کا وارث یہودی۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۷۲۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ وَرِثَ اَبَاطَالِبٍ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ.

۷۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی اور فرمایا ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وراث نہیں ہوئے۔ (کیونکہ حضرت علیؓ مسلمان تھے)

بَاب مِيْرَاثُ الْوَلَآءِ

یہ باب ولاء کی وراثت کے بیان میں ہے

(۷۲۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْعَاصَ بْنِ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهُ ثَلَاثَةَ اِبْنَيْنِ لِاُمٍّ وَّرَجُلاً لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُالِابْنَيْنِ الَّذِيْنَ هُمَالِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ لِاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ مَالَهُ وَوَلَآءِ مَوَالِيْهِ ثُمَّ هَلَكَ اَخُوْهُ وَتَرَكَ اِبْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِيْهِ فَقَالَ اِبْنُهُ قَدْاَحْرَزْتُ مَاكَانَ اَبِيْ اَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَآءِ الْمَوَالِيْ وَقَالَ اَخُوْهُ لَيْسَ كُلُّهُ لَكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ فَاَمَّا وَلَآءُ

۷۲۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے حدیث بیان کی کہ بیشک عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہیں خبر دی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ بیشک عاص بن ہشام فوت ہوئے اور اس نے تین بیٹے چھوڑے ان میں دو والدہ کی طرف سے حقیقی بھائی تھے اور ایک سوتیلا بیٹا تھا حقیقی بھائیوں میں سے ایک فوت ہوگیا اس نے مال اور غلام چھوڑے والدین کی طرف سے حقیقی بھائی اس کے مال، ولا اور غلاموں کا وارث بن گیا، پھر وہ بھائی فوت ہوگیا اس نے اپنا بیٹا اور سوتیلا بھائی چھوڑا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے غلاموں کی ولا کا وارث ہوں اس کے بھائی نے کہا تو ہر چیز کا مالک نہیں ہوسکتا تم تو صرف مال کا مالک بن سکتا ہے ولاء کا مالک نہیں ہوسکتے

الْمَوَالِيْ فَلَااَرَايْتَ لَوْ هَلَكَ اَخِيَ الْيَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَافَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰى لِاَخِيْهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيَ.

اگر آج میرا بھائی فوت ہوتا تو کیا میں اس کا وارث نہ ہوتا؟ پھر وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیصلہ لے گئے تو آپ نے سوتیلے بھائی کو ولا دلائی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ الْوَلَاءَ لِلْاَخِ مِنَ الْاَبِ دُوْنَ بَنِيْ الْاَخِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ولا علاتی بھائی کو ملتی ہے البتہ بھائی کی موجودگی میں بھتیجے کو نہیں ملتی حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۷۲۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِنْ بَنِيْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كُلَيْبٍ فَمَاتَتْ فَوَرِثَهَا اِبْنُهَا وَزَوْجُهَا وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ ثُمَّ مَاتَ اِبْنُهَا فَقَالَ وَرَثَتُهُ لَنَاوَلَاءَ الْمَوَالِيَ وَقَدْ كَانَ اِبْنُهَا اَحْرَزَهُ وَقَالَ الْجُهَيْنِيُّوْنَ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا هُمْ مَوَالِيَ صَاحِبَتِنَا فَاِذَا مَاتَ وَلَدُهَا فَلَنَا وَلَاءُهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ فَقَضٰى اَبَانَ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَيْنِيِّيْنَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيَ.

۷۲۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ بے شک انہیں ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ وہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں قبیلہ جہنیہ کے چند آدمی اور بنی حارث بن خزرج کے چند آدمی جھگڑتے ہوئے آئے ان کا مسئلہ یہ تھا کہ بنو حارث کے ایک شخص سے ایک عورت کا نکاح ہوا جس کا نام ابراہیم بن کلیب تھا عورت فوت ہوگئی اس نے مال اور کچھ غلام چھوڑے، اس کا بیٹا اور شوہر وارث بنے پھر بیٹا فوت ہوگیا تو اس کے ورثاء نے ولا کا مطالبہ کر دیا کیونکہا سکا بیٹا اسپر قابض ہوگیا تھا جہنی کہنے لگے ایسا نہیں ہوگا ولاء کے تو ہم مستحق بنے گا کیونکہ غلام تو ہمارے قبیلہ کی عورت کے ہیں جب اس کا بیٹا فوت ہوگیا تو اس کی ولا کے ہم ہی مستحق ہیں چنانچہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ غلاموں کی ولاء پر جہنیوں کا حق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَاَيْضًانَاْخُذُ اِذَانْقَرَضَ وَلَدُهَا الذُّكُوْرَ رَجَعَ الْوَلَاءَ وَمِيْرَاثُ مَنْ مَاتَ بعد ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِيْهَا اِلٰى عَصَبَتِهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب بیٹا فوت ہو جائے گا تو اس کی ولاء اور میراث جو عصبات بعد میں فوت ہونگے تو ان کو ملیں گی۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۷۲۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍلَّهُ وَلَدٌ مِنْ

۷۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت مخبر نے حضرت سعید بن مسیب سے خبر دی کہ ان سے مسئلہ دریافت کیا

اِمْرَاَةٍ حُـرَّةٍ لِمَنْ وَلَاءُ هُمْ قَالَ اِنْ مَاتَ اَبُوْهُمْ وَهُوَ عَبْدٌلَمْ يُعْتَقْ فَوَلَاءُ هُمْ لِمَوَالِيْ اُمِّهِمْ.

گیا اگر ایک غلام کا لڑکا آزاد عورت کے بطن سے ہو تو اس کی ولاء کا مستحق کون ہوگا؟۔ انہوں نے فرمایا اگر ان کا باپ ایسی کیفیت میں فوت ہو کہ وہ آزاد نہیں تھا تو اس کی والدہ کے ورثاء کو ملے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُوا اِنْ اَعْتَقَ اَبُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ جُرَّوَلَاءُ هُمْ فَصَارَ وِلَايَتُهُمْ لِمَوَالِيْ اَبِيْهِمْ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اگر ان کا والد وصال سے پہلے آزاد ہو چکا ہو تو ولاء اس کے باپ کے ورثاء کو ملے گی۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب مِيْرَاثُ الْحَمِيْلِ

یہ باب دارالحرب سے لانے والے بچے کی میراث کے بیان میں ہے

(۷۳۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبٰى عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُّوْرِثَ اَحَدٌ مِنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّامَاوُلِدَ فِي الْعَرَبِ.

۷۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں بکیر بن اشج نے حضرت سعید بن میتب سے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عجمی کو ترکہ دلانے سے انکار فرمایا مگر یہ کہ وہ عرب میں پیدا ہوا ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُلَا يُوْرَثُ الْحَمِيْلَ الَّذِيْ يُسْبٰى وَتُسْبٰى مَعَهُ اِمْرَاَةٌ فَتَقُوْلُ هُوَوَلَدِيْ اَوْتَقُوْلَ هُوَاَخِيْ اَوْيَقُوْلَ هِيَ اُخْتِيْ وَلَانَسَبَ مِنَ الْاَنْسَابِ يُوَرَّثُ اِلَّابِبَيِّنَةٍ اِلَّاالْوَالِدَالْوَلَدِ فَاِنَّهُ اِذَاادَّعٰى الْوَالِدُ اَنَّهُ اِبْنَهُ وَصَدَّقَهُ فَهُوَ اِبْنُهُ وَلَايَحْتَاجُ فِي هٰذَاالِيْ بَيِّنَةٍ اِلَّااَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَدُ عَبْدًا فَيُكَذِّبُهُ مَوْلَاهُ بِذٰلِكَ فَلَايَكُوْنُ اِبْنُ الْاَبِ مَادَامَ عَبْدًا حَتّٰى يُصَدِّقُهُ الْمَوْلٰى وَالْمَرْاَةُ اِذَاادَّعَتْ الْوَلَدَ وَشَهِدَتِ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ عَلٰى اَنَّهَا وَلَدَتْهُ وهويُصَدِّقُهَا وَهُوَحُرٌّ فَهُوَ اِبْنُهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ حمیل یعنی وہ بچہ جو دارالحرب سے قیدی لایا جائے وہ وارث نہیں ہوگا جب کہ اس کے ساتھ کوئی عورت بھی ہو اور وہ یہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے یا کہے یہ میرا بھائی ہے یا بہن ہے تو محض کسی کے نسب کے اقرار پر بلا شہادت وہ وراثت کا حق دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا سوائے باپ کے وہ اس لئے کہ جب باپ دعویٰ کرے یہ میرا بیٹا ہے اور وہ بچہ اس کی تصدیق کرے کہ ہاں یہ میرا باپ ہے تو وہ اسی کا بیٹا تسلیم کیا جائے گا اس کے لئے کسی گواہ کی ضرورت نہیں البتہ جب باپ غلام ہو اور اس کا مالک انکار کرے ایسی صورت میں وہ باپ کا بیٹا نہیں سمجھا جائے گا جب تک مالک اسکی تصدیق نہ کرے اور جب عورت بچہ کا دعویٰ کرے کہ یہ اس کا بیٹا ہے اس پر ایک آزاد عورت تصدیق کرے کہ یہ اسی کا ہے تو وہ بیٹا اسی کا تسلیم کا جائے گا یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

باب فَضْلُ الْوَصِيَّةِ

یہ باب وصیت کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۷۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّاوَوَصِیَّتُهُ عِنْدَهُ مَکْتُوْبَةٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ هٰذَااَحْسَنٌ جَمِیْلٌ.

۷۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہے تو وہ دو راتیں بھی بلا وصیت لکھے گزار دے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔

باب اَلرَّجُلُ یُوْصِیْ عِنْدَمَوْتِهِ بِثُلُثِ مَالِهِ

یہ باب انتقال کے وقت تہائی مال کی وصیت کے بیان میں ہے

(۷۳۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَوبْنَ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیُّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قِیْلَ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ هٰهُنَا غُلَامًا یُّفَاعًامِنْ غَسَّانَ وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ وَلَهُ مَالٌ وَلَیْسَ هُنَااِلَّا اِبْنَةَ عَمٍّ لَهُ.

۷۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے حدیث بیان کی کہ انہوں ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک غسانی قریب البلوغ لڑکا ہے اور اس کے ورثاء ملک شام میں ہیں اس کے پاس مال ہے مگر یہاں اس کی چچازاد ہمشیرہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

قَالَ فَقَالَ عُمَرُمُرُوْهُ فَلْیُوْصِ لَهَاقَالَ فَاَوْصٰی لَهَا بِمَالٍ یُقَالُ لَهُ بِیْرُجُشَمٍ.

قَالَ عَمْرُوبْنُ سُلَیْمٍ فَبَعَثَ ذٰلِکَ الْمَالَ بِثَلَاثِیْنَ اَلْفًا بَعْدَذٰلِکَ وَابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِیْ اَوْصٰی لَهَاهِیَ اُمُّ عَمْرِوبْنِ سُلَیْمٍ.

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے کہیں کہ وہ اپنی چچازاد ہمشیرہ کے لئے وصیت کر دے چنانچہ اس نے بیر جشم (کنواں) وصیت کے لئے کر دی۔

عمرو بن سلیم کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ کنواں تیس ہزار میں فروخت کیا کیونکہ جس چچازاد ہمشیرہ کے لئے اس نے وصیت کی تھی وہ عمر بن سلیم ہی کی والدہ ماجدہ تھیں۔

(۷۳۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۷۳۳۔ امام مالکؒ ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عامر

عَـامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ نِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَعُوْدُنِیْ مِنْ وَجْعٍ اِشْتَدَّبِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ مِنِّی الْوَجْعُ مَاتَرٰی وَاَنَاذُوْمَالٍ وَلَاتَرِثُنِیْ اِلَّا ابنة لِیْ اَفَا تَصَدَّقَ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَاقَالَ فَبِاالثُّلُثِ قَالَ فَبِا الثُّلُثِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْکَبِیْرٌ اِنَّکَ اِنْ تَذَرَوُوَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَاوَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا اُجِرْتُ بِهَا حَتّٰی مَاتَجْعَلُ فِیْ اِمْرَاتِکَ .

بن سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں شدید بیمار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھ رہے ہیں میں بیمار ہوں میرے پاس مال و دولت ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا ایک تہائی صدقہ کر دوں؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال اور تہائی مال بھی زیادہ اگر تم اپنے ورثاء کے لئے مال چھوڑ دو تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ انہیں مفلس چھوڑ و اور وہ لوگوں سے مانگتے پھرے۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے جو بھی خرچ کرو گے اس کا تمہیں اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھتے ہو۔

قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخلف بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی تَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَیَضُرَّبِکَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خُوْلَةَ یَرْثِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ مَاتَ بِمَکَّةَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنی بیماری کی وجہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پیچھے رہ جاؤں؟ آپ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے تم جو بھی عمل صالح خدا کی رضا و خوشنودی کے لئے کرو گے تمہارے درجات بلند ہونے کا باعث ہوگا ممکن ہے تم زندہ رہو اور تمہارے سبب اللہ تعالیٰ ایک قوم کو نفع پہنچائے اور دوسرے قوم کو نقصان میں ڈالے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی یا اللہ میرے صحابی کی ہجرت کو کامل فرما دے اور ان کو ایڑی کے بل پیچھے نہ ہٹانا البتہ سعد بن خولہ کے لئے اظہار افسوس کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کا وارث بنایا تھا اگر وہ مکہ مکرمہ میں انتقال کریں۔

(بعد میں حضرت سعد بن خولہ کا انتقال مکہ میں ہوا اور ان کے وارث بھی حضرت سعد بن ابی وقاص بنے)

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْوَصَایَا جَائِزَةٌ فِیْ ثُلُثِ مَالِ الْمَیِّتِ بَعْدَ قَضَاءِ دَیْنِهٖ وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُّوْصِیَ بِاَکْثَرَ مِنْهُ فَاِنْ اَوْصٰی بِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَاَجَازَتْهُ الورثة بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَیْسَ لَهُمْ اَنْ یَّرْجِعُوْا بَعْدَ اِجَازَتِهِمْ وَاِنْ رَدُّوْا رَجَعَ ذٰلِکَ اِلَی الثُّلُثِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ فَلَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ وَصِیَّةٌ بِاَکْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ اِلَّا اَنْ یُّجِیْزَ الْوَرَثَةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا قرض ادا کرنے کے بعد تہائی مال میں وصیت جائز ہے تہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں اگر مرنے والے نے اس سے زیادہ کی وصیت کی اور ورثاء نے بخوشی اس کو قبول کرلیں تب جائز ہوگی نیز اجازت دینے کے بعد ورثاء کا رجوع کرنا جائز نہیں ہے اگر ابتداہی میں انکار کردیں تو وصیت صرف تہائی میں ہی جاری ہوگی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وصیت تہائی مال بھی میں کرو اور یہ تہائی بہت ہے لہٰذا کسی اور کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ تہائی سے زائد وصیت کرے ہاں ورثاء منظور کریں تو جائز ہے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

کتاب الایمان والنذور

بَابُ وَاَدْنٰی مَایُجْزِئُ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ

یہ باب قسم کے کفارہ کے بیان میں ہے

(۷۳۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُکَفِّرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ اِنْسَانٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ وَکَانَ یَعْتِقُ الْجَوَارَ اِذَاوَکَّدَفِیْ الْیَمِیْنِ.

۷۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافعؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قسم کے کفارہ میں دس مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے ہر ایک شخص کو ایک مد گندم دیا کرتے تھے اور جب ایک قسم میں تکرار ہوتا تو ایک باندی آزاد کرتے۔

(۷۳۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَایَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍقَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَهُمْ اِذَا اَعْطُوْا الْمَسَاکِیْنَ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اَعْطَوْامُدًّامِنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ وَرَاَوْ اَنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُ عَنْهُمْ.

۷۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو قسم کا کفارہ یوں ادا کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک مد گندم چھوٹے پیمانے سے ادا کرنے کو کافی خیال کرتے تھے۔

(۷۳۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَقَالَ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَوَکَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْکِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ وَمَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ وَلَمْ یُؤَکِّدْهَا فَحَنِثَ فَعَلَیْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ.

۷۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے قسم مضبوط کی پھر اسے توڑ دیا اس پر ایک غلام کا آزاد کرنا ہے یا دس مساکین کو کھانا دینا واجب ہے اور جس نے قسم مضبوط نہ کیا مگر توڑ دی تو اس پر مساکین کا کھانا واجب ہے ہر مسکین کے لئے ایک مد گندم ہے پھر جسے گندم ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌاِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ غَدَآءً

امام محمدؒ فرماتے ہیں دس مساکین کو صبح وشام کھانا کھلایا جائے یا

وَعَشَآءً اَوْنِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ اَوْصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ.

نصف صاع ''گندم'' یا ایک صاع ''چھوہارے'' یا ''جو'' قسم کے کفارے میں ادا کرے۔

(۷۳۷) قَالَ اَخْبَرَنَاسَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ السَّبْعِيِّ عَنْ يَرْفَامَوْلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يَايَرْفٰى اِنِّيْ اَنْزَلْتُ مَالَ اللّٰهِ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيْمِ اِنْ اِحْتَجَّتُ اَخَذْتُ مِنْهُ فَاِذَا اَيْسَرْتُ رَدَدْتُهُ وَاِنْ اِسْتَغْنَيْتَ اِسْتَعْفَفْتَ وَاِنِّيْ قَدْ وَلَّيْتُ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَاِذَا اَنْتَ سَمِعْتَنِيْ اَحْلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَمْ اَمْضِهَافَاَطْعَمَ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ خَمْسَ اَصْوُعٍ بُرٍّبَيْنَ كُلِّ مِسْكِيْنٍ صَاعٌ.

۷۳۷۔ حضرت سلام بن سلیم حنفیؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو اسحاق سبیعی نے حضرت یرفا سے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا اے یرفا اللہ تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ کا متولی بنایا ہے اسے میں یتیم کے مال کی طرح خیال کرتا ہوں اگر ضرورت پڑے تو اس میں سے لے لیتا ہوں اور جب میرے پاس مال آجاتا ہے تو میں واپس کر دیتا ہوں جب غنی ہوتا ہوں تو بچتا ہوں کیونکہ مسلمانوں کی عظیم ذمہ داریاں میرے سپرد ہیں پس اگر مجھے قسم کھاتے سنو! اور میں اسے پورا نہ کرسکو تو میری طرف سے دس مساکین کو کھانا کھلا دیا کرو یا پانچ صاع گندم اس طرح پر دیں کہ ہر مسکین کو آدھا صاع ملے۔

(۷۳۸) اَخْبَرَنَايُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ عَنْ يَسَارِبْنِ نُمَيْرٍ عَنْ يَرْفَاءَ غُلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عُمَرَقَالَ لَهُ اَنَّ عَلَيَّ اَمْرًا مِنْ اَمْرِالنَّاسِ جَسِيْمًا فَاِذَارَاَيْتَنِيْ قَدْحَلَفْتُ عَلٰى شَيْءٍ فَاَطْعَمَ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

۷۳۸۔ حضرت یونس بن ابو اسحاقؒ نے خبر دی کہ ہمیں ابو اسحاق نے یسار بن نمیر سے حدیث بیان کی اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام یرفاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا مجھ پر لوگوں کے اہم حقوق ہیں جب تم دیکھو کہ میں نے کسی معاملہ میں قسم کھائی ہے تو میری طرف سے دس مساکین کو کھانا کھلا دیا کریں اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم ادا کیا کریں۔

(۷۳۹) اَخْبَرَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِبْنِ نُمَيْرٍاَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ بِنِصْفِ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ.

۷۳۹۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ نے حضرت منصور بن معمر سے خبر دی وہ شقیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ یسار بن نمیر نے روایت کی کہ بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ قسم کا کفارہ ہر مسکین کو نصف صاع دیا جائے۔

(۷۴۰) اَخْبَرَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

۷۴۰۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ نے ہمیں عبد الکریم سے خبر دی

عَبۡدِالۡکَرِیۡمِ عَنۡ مُجَاهِدٍ قَالَ فِیۡ کُلِّ شَیۡءٍ مِنَ الۡکَفَّارَاتِ فِیۡهِ اِطۡعَامُ الۡمَسَاکِیۡنِ نِصۡفُ صَاعٍ لِکُلِّ مِسۡکِیۡنٍ.

وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہر قسم کے کفارہ میں مساکین کو کھانا کھلانا ہے اور ہر ایک کے لئے نصف صاع گندم ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ یَحۡلِفُ بِالۡمَشۡیِ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ

یہ باب بیت اللہ شریف تک پیدل پہنچنے کی قسم کے بیان میں ہے

(۷۴۱) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنِیۡ عَبۡدُاللّٰهِ بۡنِ اَبِیۡ بَکۡرٍ عَنۡ عَمَّتِهٖ اَنَّهَا حَدَّثَتۡهُ عَنۡ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا کَانَتۡ جَعَلَتۡ عَلَیۡهَا مَشۡیًا اِلٰی مَسۡجِدِ قُبَآءَ فَمَاتَتۡ وَلَمۡ تَقۡضِهٖ فَاَفۡتٰی اِبۡنُ عَبَّاسٍ اِبۡنَتُهَا اَنۡ تَمۡشِیۡ عَنۡهَا.

۷۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عبداللہ بن ابوبکرہ نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے خبر دی وہ اپنی دادی جان سے حدیث بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے مسجد قباء شریف تک پیدل پہنچنے کی قسم کھائی مگر پھر انکا انتقال ہوگیا اور اپنی قسم پوری نہ کرسکیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اس کی بیٹی ماں کی طرف سے وہاں تک پیدل سفر کرے۔

(۷۴۲) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنِ حَبِیۡبَةَ قَالَ قُلۡتُ لِرَجُلٍ وَاَنَا حَدِیۡثُ السِّنِّ لَیۡسَ عَلَی الرَّجُلِ یَقُوۡلُ عَلَی الۡمَشۡیِ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ وَلَایُسَمّٰی نَذۡرًا شَیۡءٌ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلۡ لَکَ اِلٰی اَنۡ اُعۡطِیَکَ هٰذَا الۡجَرۡوَ الۡجَرۡوَ قِثَّاءٌ فِیۡ یَدِهٖ فَتَقُوۡلُ عَلَیَّ مَشۡیٌ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقُلۡتُ نَعَمۡ فَقُلۡتُهٗ فَمَکَثۡتُ حِیۡنًا حَتّٰی عَقَلۡتُ فَقِیۡلَ لِیۡ اِنَّ عَلَیۡکَ مَشۡیًا اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ فَجِئۡتُ سَعِیۡدَ بۡنَ الۡمُسَیَّبِ فَسَاَلۡتُ عَنۡ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیۡکَ مَشۡیٌ فَمَشَیۡتُ.

۷۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابی جبیبہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں نے بچپن میں ایک آدمی سے کہا اگر کوئی شخص کہے کہ مجھ پر بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب ہے اور اس نے بطور نذر نہیں کہا تو اس پر کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں پھر فرمایا اگر کسی شخص نے کہا کہ میں یہ لاٹھی تجھے دیتا ہوں ابھی یہ لاٹھی اسی کے ہاتھ میں تھی کہ اس نے کہا تم یہ کہو کہ مجھے بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب ہے میں نے ہاں کہہ دیا کچھ دیر بعد مجھکو سمجھ آیا تو لوگوں نے کہا تمہارا اوپر بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب ہے تو میں حضرت سعید بن میسب کی خدمت میں آیا اور اس بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا تمہارا وہاں تک پیدل جانا واجب ہے چنانچہ میں نے پیدل بیت اللہ تک گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاۡخُذُ مَنۡ جَعَلَ عَلَیۡهِ الۡمَشۡیَ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ لَزِمَهُ الۡمَشۡیُ اِنۡ جَعَلَهٗ نَذۡرًا اَوۡغَیۡرَ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص نے اپنی ذات پر بیت اللہ شریف تک پیدل جانا واجب کرلیا اس پر پیدل

نَـذْرٍ وَهُـوَقَـوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

جاناہی لازم ہے یہ بطور نذر ہو یا بلا نذر کے ہو امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ الْمَشْىَ ثُمَّ عَجَزَ

یہ باب جو شخص بیت اللہ پیدل جانے کی نذر مانے اور پھر عاجز ہو جائے اس کے بیان میں ہے

(۷۴۳) اَخْبَرَنَـامَـالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اُذَيْنَةَ اَنَّـهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِّىْ عَلَيْهَا مَشْىٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَجَزَتْ فَـاَرْسَلَـتْ مَـوْلًى لَهَـا اِلَـى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِيَسْـاَلَـهُ وَخَـرَجْـتُ مَـعَ الْـمَوْلٰى فَسَاَلَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ ثُمَّ لَتَمْشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ.

۷۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت عروہ بن اذینہ سے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے بیان کیا میں اپنی دادی جان کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف چلا کیونکہ انہوں نے وہاں تک پیدل جانے کی نذر مانی ہوئی تھی ابھی ہم نے تھوڑا سا راستہ طے کیا تھا کہ وہ تھک گئیں پھر انہوں نے اپنے غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا میں بھی اس کے ساتھ تھا غلام نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا انہیں کہے کہ سواری پر جائے پھر وہی سے واپسی پر پیدل آئیں جہاں سے تھک گئی تھیں۔

قَـالَ مُـحَـمَّـدٌ قَدْ قَالَ هٰذَا قَوْمٌ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ مَارُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا یہ ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے مگر ہمیں اس سے زیادہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پسند ہے۔

(۷۴۴) اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنِ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِىِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا ثُمَّ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ وَلْيَحُجَّ وَلْيَنْحَرْ بَدَنَةً.

۷۴۴۔ حضرت شعبہ بن حجاجؒ نے ہمیں حکم بن عتبہ سے ہمیں خبر دی وہ ابراہیم نخعی سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک انہوں نے فرمایا جس شخص نے پیدل حج کی نذر مانی پھر وہ نہ جا سکا تو اسے چاہئے کہ وہ سواری پر حج کرے اور ایک بدنہ یعنی اونٹ کی قربانی دے دے۔

وَجَاءَ عَنْهُ فِىْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ وَيُهْدِىْ هَدْيًا. فَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَكُوْنُ الْهَدْىُ مَكَانَ الْمَشْىِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

انہی سے یہ دوسرے روایت ہے کہ ایک ہدی بھیج دے۔ پس اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ہدی قربانی کا کوئی جانور اس کے پیدل نہ جانے کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۷۴۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍقَالَ کَانَ عَلَیَّ مَشْیٌ فَاَصَابَتْنِیْ خَاصِرَۃٌ فَرَکِبْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ مَکَّۃَ فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ وَغَیْرِہٖ فَقَالُوْاعَلَیْکَ ھَدْیٌ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ فَاَمَرُوْنِیْ اَنْ اَمْشِ مِنْ حَیْثُ عَجَزْتَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَمَشَیْتُ. قَالَ مُحَمَّدٌوَبِقَوْلِ عَطَآءٍ نَاخُذُیَرْکَبُ وَعَلَیْہِ رَکْبٌ لِرُکُوْبِہٖ وَلَیْسَ عَلَیْہِ اَنْ یَّعُوْدَ.

۷۴۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر پیدل جاناواجب تھامگر میری کمر درد کرنے لگی تو میں سوار ہوگیا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے مسئلہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا تم پر ہدی واجب ہے پس جب میں مدینہ طیبہ واپس لوٹا تو اسی کے متعلق وہاں (کے علماء) سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا جس جگہ سے تم عاجز آئے تھے وہی سے دوبارہ پیدل جاؤ چنانچہ میں وہاں دوسری بار پیدل چل کر گیا۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَآءُ فِی الْیَمِیْنِ

یہ باب قسم میں انشاء اللہ کہنے کے بیان میں ہے

(۷۴۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَقَالَ مَنْ قَالَ وَاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ لَمْ یَفْعَلِ الَّذِیْ حَلَفَ عَلَیْہِ لَمْ یَحْنَثْ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاخُذُاِذَاقَالَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ وَوَصَلَھَا بِیَمِیْنِہٖ فَلَاشَیْءَ عَلَیْہِ وَھُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ.

۷۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے قسم کھائی اور ساتھ میں انشاء اللہ کہا پھر وہ اپنی قسم پوری نہ کرسکا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص انشاء اللہ تعالیٰ کے کلمات قسم کے ساتھ کہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں یہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ یَمُوْتُ وَعَلَیْہِ النَّذْرُ

یہ باب فوت شدہ آدمی کے نذر کے بیان میں ہے

(۷۴۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَاابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَۃَ اِسْتَفْتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۷۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق حضرت سعد بن عبادہ

فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اِقْضِهِ عَنْهَا.

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا ہے اوران پر نذر واجب تھی جسے وہ پورا نہ کرسکیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نذر پوری کردو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَاكَانَ مِنْ نَذْرٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْحَجٍّ قَضَاهَا عَنْهَا اَجْزَآءَ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جس شخص کے ذمے کوئی نذر، صدقہ یا حج واجب ہو پھر کوئی دوسرا اس کی طرف سے ادا کردے تو یہ نذر وغیرہ اس کی طرف سے ادا ہوجائے گا انشاء اللہ العزیز۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ حَلَفَ اَوْنَذَرَفِیْ مَعْصِيَةٍ

یہ باب گناہ پر قسم کھانا یا نذر ماننے کے بیان میں ہے

(۷۴۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ مَنْ نَذَرَاَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَاَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَايُعْصِهِ.

۷۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں طلحہ بن عبدالملک نے قاسم بن محمد سے حدیث روایت کی وہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو پورا کرے اور جس نے گناہ کی نذر مانی تو اس کو چاہئے کہ اس کو پورا نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَانَاْخُذُ مَنْ نَذَرَنَذْرًا فِیْ مَعْصِيَةٍ وَلَمْ يُسَمِّ فَلْيُطِعِ اللّٰهَ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جس شخص نے کسی گناہ کرنے کی نذر مانی اگرچہ اس نے اس گناہ کو مقرر نہیں کیا تو وہ گناہ سے بچے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے البتہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۷۴۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِیْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍقَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اَتَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى اِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبْنِیْ فَقَالَ لَاتَنْحَرِیْ اِبْنَكِ وَكَفِّرِیْ عَنْ يَمِيْنِكِ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ كَيْفَ يَكُوْنُ فِیْ هٰذَا كَفَّارَةٌقَالَ اِبْنُ

۷۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید حضرت قاسم بن محمد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک عورت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے آپ نے فرمایا تو اپنے بیٹے کو ہرگز ذبح نہ کر بلکہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بوڑھا شخص

عَبَّاسٍ اَرَاءَ يْتَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَاقَدْ رَاَيْتَ.

بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اس میں کفارہ کیسے ہوگا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے۔ (ترجمہ آیت) ''جولوگ اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں'' اس آیت میں ظہار کا کفارہ مقرر فرمایا گیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ وَهٰذَا مِمَّا وَصَفْتُ لَكَ.

(۷۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْيَفْعَلْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ.

۷۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن سہیل ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی معاملہ میں قسم کھائی پھر اس سے عمدہ چیز سامنے آگئی تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے اور وہ کام نہ کرلے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ

یہ باب غیر اللہ کی قسم کھانے کے بیان میں ہے

(۷۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وهو يَقُوْلُ لَاوَاَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ لِيَبْرِزْ اَوْلِيَصْمُتْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْلِفَ بِاَبِيْهِ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ ثُمَّ لِيَبْرِزْ اَوْلِيَصْمُتْ.

۷۵۱۔ امام مالکؒ نے ہم کو نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خبر دی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ''لاوابی'' کہتے ہوئے سنا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے ابا واجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے پس جو شخص قسم کھانا چاہے تو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے پھر چاہے کہ اسے پورا کرے یا خاموش رہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یعنی کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھائے جسے قسم کھانا ہو وہ فقط اللہ کی قسم کھائے پھر وہ قسم پوری کرے یا خاموشی اختیار کرے۔

باب اَلرَّجُلُ يَقُوْلُ مَالُهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ

یہ باب بیت اللہ کے دروازے کے لئے اپنے کو مال وقف کرنے والے کے بیان میں ہے

(۷۵۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى مِنْ وُلْدِ سَعِيْدِبْنِ الْعَاصِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ

فِيْ مَنْ قَالَ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ يُكَفِّرُ ذٰلِكَ بِمَايُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ.

قَالَ مُحَمَّدٌقَدْبَلَغَنَا هٰذَاعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاوَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يَّفِيَ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِذٰلِكَ وَيُمْسِكَ مَايَقُوْتُهٗ فَاِذَااَفَادَ مَالًاتَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَاكَانَ اَمْسَكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

۷۵۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت ابوایوب بن موسیٰ جو حضرت سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں ،انہوں نے منصور بن عبدالرحمٰن حجی سے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو شخص

یہ کہے میرا مال بیت اللہ شریف کے دروازہ کے لئے وقف ہے تو وہ اس کا کفارہ ادا کرے جتنا قسم میں ہوتا ہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا یہ روایت ہم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پہنچی ہے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ اس شخص نے جو کچھ اپنے آپ پر واجب ٹھہرایا ہے اسے پورا کرے یعنی وہ اپنا مال اپنی گزرا وقات کے علاوہ جو بچے اسے صدقہ کردے پھر جب اسے مزید وسائل مہیاں ہو تو جتنا رکھا تھا اتنا اور صدقہ کرے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

باب اَللَّغْوُ مِنَ الْاَيْمَان

یہ باب لغو قسم کے بیان میں ہے

(۷۵۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ لَغْوَ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لَاوَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ اَللَّغْوُ مَاحَلَفَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَهُوَيَرٰى اَنَّهٗ حَقٌّ فَاسْتَبَانَ لَهٗ بَعْدُ اَنَّهٗ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا مِنَ اللَّغْوِ عِنْدَنَا.

(۷۵۳) امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ک ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا لغو قسم یہ ہے کہ انسان بات بات پر قسمیہ کلمات کہتا رہے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ لغو قسم یہ ہے کہ آدمی کسی بات کو صحیح سمجھ کر قسم کھائے مگر بعد میں اسے معلوم ہو کہ میں نے جو بات کہی تھی خلاف حق تھی پس ہمارے نزدیک یہ قسم لغو ہے۔

کتاب البیوع فی التجارت والسلم

باب بَيْعُ الْعَرَايَا

(۷۵۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بَخَرْصِهَا.

(۷۵۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاوُدُبْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ مَوْلٰى اِبْنِ اَبِىْ اَحْمَدَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَافِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِىْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ.

شَكَّ دَاوُدُ لَايَدْرِىْ اَقَالَ خَمْسَةَ اَوْفِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُوَذَكَرَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ اَنَّ الْعَرِيَّةَ اِنَّمَا يَكُوْنُ اَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهُ النَّخْلُ فَيُطْعِمُ الرَّجُلُ مِنْهَا ثَمَرَةَ نَخْلَةٍ اَوْ نَخْلَتَيْنِ يَلْقُطُهَا لِعِيَالِهٖ ثُمَّ يَثْقُلُ عَلَيْهِ دُخُوْلُهُ حَائِطُهُ فَيَسْاَلُهُ اَنْ يَّتَجَاوَزَلَهُ عَنْهَا عَلٰى اَنْ يُعْطِيَهُ بِمَكِيْلَتِهَا تَمْرًا عِنْدَصِرَامِ النَّخْلِ فَهٰذَا كُلُّهُ لَابَاْسَ بِهٖ عِنْدَنَالِاَنَّ التَّمْرَ كُلَّهُ كَانَ لِلْاَوَّلِ وَهُوَ يُعْطِىْ مِنْهُ مَاشَاءَ فَاِنْ شَاءَ سَلَّمَ لَهُ

یہ باب بیع عرایا کے بیان میں ہے

۷۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عرایا کو انداز ے سے فروخت کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔

۷۵۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے ابن الواحد جو ابوسفیان کے غلام تھے ان سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا پانچ سے کم میں بیع عرایا کی اجازت دی تھی۔

داود کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد نہیں آ رہا کہ پانچ وسق کہا یا پانچ سے کم فرمایا تھا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا عرایا ایسی بیع کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس کھجور کے درخت ہوں اور وہ کسی محتاج کو ایک یا دو درختوں کا پھل اس کی اولاد کے لئے دے دے پھر اس کا باغ میں بار بار آنا اس کو اچھا نہ لگتا ہے اس سے باغ والا یہ کہے کہ پھل توڑنے کے وقت اس کے برابر وزن پر کھجوریں جو بنتی ہے اس کو ابھی لے لو ان صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں کیونکہ دینے والا ہی کھجور کا مالک ہے وہ جسے چاہے دے

تَمْرَ النَّخْلِ وَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهَا بِمَكِيْلَتِهَا مِنَ التَّمْرِ لِاَنَّ هٰذَا لَا يَجْعَلُ بَيْعًا وَلَوْجَعَلَ بَيْعًا مَا حَلَّ بِتَمْرٍ اِلٰى اَجَلٍ.

درخت سے توڑ کر دے یا اس کے برابر پیمائش سے دے اسے خرید نہیں کہا جائے گا اور اگر بطور بیع دے تو کھجوروں کے عوض مہلتی بیع جائز نہیں ہے۔

بَاب مَا يُكْرِهُ مِنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوْ صِلَاحُهَا

یہ باب پھل پکنے سے پہلے فروخت کرنے کی کراہت کے بیان میں ہے

(۷۵۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوْ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَايِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

۷۵۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو پھلوں کے پک کر تیار ہونے سے پہلے ان کی خرید وفرخت سے منع فرمایا۔

(۷۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَ اَبُوالرِّجَالِ مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ.

۷۵۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی ک ہمیں ابوالرجال محمد عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ سے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّبَاعَ شَيْءٌ مِنَ الثِّمَارِ اَنْ يُّتْرَكَ فِي النَّخْلِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَّا اَنْ يَّحْمَرَّ اَوْيَصْفَرَّ اَوْيَبْلُغَ بَعْضُهُ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِبَيْعِهٖ عَلٰى اَنْ يُّتْرَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ فَاِذَا لَمْ يَحْمَرَّ اَوْيَصْفَرَّ اَوْكَانَ اَخْضَرَ اَوْكَانَ كُفَرّٰى فَلَا خَيْرَ فِيْ شَرَائِهٖ عَلٰى اَنْ يُّتْرَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ وَلَا بَاْسَ بِشَرَائِهٖ عَلٰى اَنْ يُّقْطَعَ وَيُبَاعَ.

امام محمدؒ نے فرمایا یہ مناسب نہیں کہ پھلوں کے سرخ یا زرد ہونے سے پہلے درختوں پر فروخت کیا جائے جب پھل سرخ یا زرد ہو جائے یا اس میں سے کچھ پھل پک رہا ہو تو اس شرط پر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ تیار ہونے کی صورت میں اسے درختوں پر نہیں چھوڑے گا چنانچہ سرخ یا زرد نہ ہوا ہو یا سبز ہو یا ابھی نکل رہا ہو تو اس شرط پر خریدنے میں کوئی بہتری نہیں کہ پکنے کے وقت تک درخت پر ہی چھوڑ دے گا لیکن کاٹ کر اگر کچا پھلوں فروخت کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْكُفَرّٰى عَلٰى اَنْ يُّقْطَعَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ.

اور اسی طرح حضرت حسن بصریؒ سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ فوراً نکلے ہوئے پھلو کو کاٹ کر فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں اس پر ہمارا عمل ہے۔

(۷۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ

۷۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے خارجہ

خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَانَ لَايَبِيْعُ ثِمَارَهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا يَعْنِىْ بَيْعَ النَّخْلِ.

بن زید سے انہوں نے زید بن ثابت سے خبر دی کہ وہ اپنا پھل یعنی کھجوریں فروخت نہیں کرتے تھے جب تک اس میں ثریا یعنی پکنے کی چمک ظاہر نہ ہو جاتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبِيْعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَيَسْتَثْنِىْ بَعْضَهٗ

یہ باب پھلوں کے بعض حصے کو فروخت کرنے اور بعض کو مستثنیٰ کے بیان میں ہے

(۷۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مُحَمَّدَبْنُ عَمْرِوبْنَ حَزْمٍ بَاعَ حَائِطًا لَّهٗ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَاقُ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَاسْتَثْنٰى مِنْهُ بِثَمَانِىْ مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا.

۷۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابو بکر نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ بیشک محمد بن حزم نے اپنا باغ افتراق چار ہزار درہم میں فروخت کیا اور اس میں آٹھ سو درہموں کی کھجوریں الگ کرلیں۔

(۷۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوالرِّجَالِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا كَانَتْ تَبِيْعُ ثَمَرِهَا وَتَسْتَثْنِىْ مِنْهَا.

۷۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ میں خبر دی ابوالرجال نے اپنی والدہ ماجدہ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ بیشک جب وہ اپنے پھل فروخت کرتیں تو کچھ ان میں سے مستثنیٰ کرلیتیں۔

(۷۶۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍاَنَّهٗ كَانَ يَبِيْعُ ثِمَارُهَا وَيَسْتَثْنِىْ مِنْهَا.

۷۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ وہ اپنا پھل فروخت کرے تو اس میں سے کچھ مستثنیٰ کر لیتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ لَابَاْسَ بِاَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ ثَمَرَهٗ وَيَسْتَثْنِىَ بَعْضَهٗ اِذَاسْتَثْنٰى شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهٖ رُبْعًا اَوْخُمْسًا اَوْسُدُسًا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص جب اپنے پھل فروخت کرنے لگے تو اس میں سے کچھ مستثنیٰ کرے بشرطیکہ اس کی مقدار معلوم ہو اور مجموعی طور پر ۱/۴ یا ۱/۵ یا ۱/۶ سے کم علیحدہ نہ کرے۔

بَابُ مَايُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِبِالرُّطَبِ

یہ باب خشک اور تر کھجور کو ملا کر فروخت کرنے کے کراہت کے بیان میں ہے

(۷۶۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَمَوْلٰى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ اَبَازَيْدِالْعَيَّاشِ

۷۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن یزید جو اسود بن سفیان کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے خبر دی کہ

مَوْلٰی لِبَنِیْ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَمَّنْ اِشْتَرٰی الْبَیْضَاءَ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَیُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَیْضَاءُ قَالَ فَنَهَانِیْ عَنْهُ وَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ اِشْتَرٰی التَّمْرَ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَایَبِسَ قَالُوْ نَعَمْ فَنَهٰی عَنْهُ.

انہیں ابو زید عیاش، بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام نے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق دریافت کیا تو حضرت سعد نے فرمایا ان دونوں میں افضل کونسا غلہ ہے انہوں نے کہا بیضاء افضل ہے پس آپ نے مجھے اس کی فروخت سے منع کیا اور فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جبکہ آپ سے کھجور کے عوض خشک کھجور خریدنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور خشک ہونے پر کم ہو جاتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے اس سے منع فرمادیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَاخَیْرَ فِیْ اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ قَفِیْزَ رُطَبٍ بِقَفِیْزٍ مِّنْ تَمْرٍ یَدًا بِیَدٍ لِاَنَّ الرُّطَبُ یَنْقُصُ اِذَاجَفَّ فَیَصِیْرُ اَقَلُّ مِنْ قَفِیْزٍ فَذٰلِکَ فَسَدَ الْبَیْعُ فِیْهِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اس میں کوئی بہتری نہیں کہ کوئی شخص ایک بوری تر کھجور کے عوض ایک بوری خشک کھجوروں کا سودا کرے کیونکہ تر کھجوریں خشک ہونے پر ایک بوری سے کم رہ جائیں گی اس لئے یہ بیع فاسد کہلائے گی۔

بَاب بَیْعُ لَمْ یَقْبِضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَیْرِهٖ

یہ باب ملکیت میں قبضہ سے پہلے چیز فروخت کرنے بیان میں ہے

(۷۶۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ اِبْتَاعَ طَعَامًا اَمَرَبِهٖ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَکِیْمٌ الطَّعَامَ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوْفِیَهٗ فَسَمِعَ بِذٰلِکَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَرَدَّ عَلَیْهِ وَقَالَ لَاتَبِعْ طَعَامًا اَبْتَعْتَهُ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَهٗ.

۷۶۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے بیان کیا کہ بیشک حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غلہ خرید لیا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خریدنے کا حکم فرمایا تھا لیکن حضرت حکیم نے اس کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے ہی فروخت کر دیا حضرت۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے اسے رد کر دیا اور فرمایا جو غلہ وغیرہ خرید و اس غلہ کو اپنی ملکیت میں لینے سے قبل فروخت نہ کرو۔

(۷۶۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اِبْتَاعَ طَعَامًا فَلَایَبِعْهُ حَتّٰی

۷۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی جو شخص غلہ خریدے وہ اسے فروخت نہ کرے جب تک اپنے قبضہ میں نہ

يَقْبِضَهٗ.

لے لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَكَذَالِكَ كُلُّ شَيْءٍ بِيعَ مِنْ طَعَامٍ اَوْغَيْرِهٖ فَلَايَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَهُ الْمُشْتَرَاءُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ وَكَذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّاالَّذِیْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يَقْبِضَ وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَلَااَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّامِثْلَ ذٰلِكَ فَبِقَوْلِ اِبْنُ عَبَّاسٍ نَاْخُذُ اَلْاَشْيَاءَ كُلَّهَا مِثْلُ الطَّعَامِ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَ الْمُشْتَرِىْ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اسی طرح غلہ ہو یا کوئی اور چیز خرید کر قبضہ میں لینے سے پہلے اسکو فروخت کرنا مناسب نہیں ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس چیز پر قبضہ نہیں کیا اسے فروخت کرنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ہم تمام چیزوں میں اسی حکم کو نافذ سمجھتے ہیں یعنی تمام چیزوں میں جو غلہ کی طرح خریدار کے لئے اپنے قبضہ میں آنے سے پہلے فروخت کرنے کو ہم جائز تصور کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا اَنَّهٗ رَخَصَّ فِى الدُّوْرِ وَالْعَقَارِ وَالْاَرْضِيْنَ الَّتِىْ لَاتَحُوْلُ اَنْ تُبَاعَ قَبْلَ اَنْ تَقْبِضَ اَمَّا نَحْنُ فَلَانُجِيْزُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَ.

امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے ہاں آپ ایسی چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں جو منتقل نہیں ہوتیں مثلاً زمین مکان وغیرہ املاک ان پر قبضہ سے پہلے فروخت کی اجازت دیتے ہیں لیکن ہم (امام محمد) ان میں سے کسی پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کو جائز قرار نہیں دیتے۔

(۷۶۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِىْ نَبْتَاعُهٗ فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ.

۷۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دست بدست غلہ خریدتے تھے پھر ہمارے پاس ایک شخص کو بھیجا جس نے ہمیں کہا، غلہ کو جہاں سے خریدا ہے فروخت کرنے کے لئے اسے دوسری جگہ منتقل کرلیا کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كَانَ يُرَادُ بِذٰلِكَ الْقَبْضِ لِئَلَّا يَبِيْعَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ فَلَايَنْبَغِيْ اَنْ يَّبِيْعَ شَيْئًا اِشْتَرَاهُ رَجُلٌ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ.

امام محمد فرماتے ہیں اس سے مقصد قبضہ کرتا ہے تاکہ کوئی شخص ملکیت سے پہلے کوئی چیز فروخت نہ کرے کیونکہ کسی بھی آدمی کے لئے چیز کو قبضہ میں لینے سے پہلے اس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

بابُ الرَّجُلُ يَبِيْعُ الْمَتَاعِ اَوْ غَيْرِهٖ نَسِيَّةً ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْقُدْنِيْ وَاَضَعُ عَنْكَ

یہ باب کسی سامان وغیرہ کے ادھار کو کمی قیمت کے ساتھ نقد ادا کرنے کے بیان میں ہے

(۷۶۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى السَّفَاحِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاعَ بَزًّا مِنْ اَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ اَرَادُوْا الْخُرُوْجَ اِلٰى كُوْفَةَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّنْقُدُوْهُ وَيَضَعُ عَنْهُمْ فَسَاَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَ ذٰلِكَ وَلَا تُوْكِلَهٗ.

۷۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے یسر بن سعید سے خبر دی وہ ابوصالح بن عبید جو سفاح کا آزاد غلام تھا اس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دار نخلہ کے باشندوں سے ادھار پر کپڑا خریدا پھر وہ کوفہ کی طرف آنے لگے کرنے لگے تو ان سے کہا اگر تم قیمت میں کچھ کمی کر دو تو میں تمہیں نقد ادا کر دیتا ہوں پس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں اس کے نہ کھانے کی اجازت دیتا ہوں اور نہ ہی لوگوں کو کھلانے کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ وَجَبَ لَهٗ دَيْنٌ عَلٰى اِنْسَانٍ اِلٰى اَجَلٍ فَسَاَلَ اَنْ يُّوْضَعَ عَنْهُ وَيُعَجِّلَ لَهٗ مَابَقِيَ لَمْ يَنْبَغِ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ يُعَجِّلُ قَلِيْلًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا فَكَاَنَّهٗ يَبِيْعُ قَلِيْلًا نَقْدًا بِكَثِيْرٍ دَيْنًا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے جو شخص مقروض ہو اور ادائیگی کا وقت مقرر ہو اور قرض خواہ سے وہ کہے کہ تم اس میں سے کچھ کم کر دو تو باقی میں ابھی ادا کر دیتا ہوں تو یہ جائز ہے کیونکہ نقد کم قیمت اور ادھار زیادہ قیمت میں فروخت کی جاتی ہے یہی بات حضرت عمر بن خطابؓ و زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

بابُ اَلرَّجُلُ يَشْتَرِيَ الشَّعِيْرَ بِالْحِنْطَةِ

یہ باب گندم کے عوض جو خریدنے کے بیان میں ہے

(۷۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِيَغُوْثُ فنسى عَلْفَ دَابَّتِهٖ

۷۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے سلیمان بن یسار سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث کی سواری کے جانور کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں

فَقَالَ لِغُلَامِهٖ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِکَ فَاشْتَرِبِهٖ شَعِيْرًا وَلَاتَاْخُذْ اِلَّامِثْلًا بِمِثْلٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بَاْسًا بِاَنْ يَّشْتَرِىَ الرَّجُلُ قَفِيْزَيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ بِقَفِيْزٍ مِّنْ حِنْطَةٍ يَدًابِيَدٍ وَالْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ فِىْ ذٰلِکَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًابِمِثْلٍ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًابِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًابِمِثْلٍ وَلَابَاْسَ بِاَنْ يَّاْخُذَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُ وَلَابَاْسَ بِاَنْ يَّاْخُذَ الْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُ يَدًابِيَدٍ فِىْ ذٰلِکَ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

نے اپنے غلام سے کہا کہ گھر سے گندم لے جاؤ اوراس کے بدلے میں اس کے برابر جوخرید لاؤ کم یازیادہ نہ ہوں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ کوئی شخص ہاتھوں ہاتھ ایک بوری گندم کے بدلے دو بوری جو کی لے لے اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت کی حدیث مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر فروخت کرسکتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص زیادہ سونا کم چاندی کے بدلے اور گندم کم جو کے بدلے نقد خریدے اس بارے میں اور بھی کئی مشہور احادیث ہیں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ الطَّعَامَ نَسِيْئَةً ثُمَّ يَشْتَرِىْ بِذٰلِکَ الثَّمَنِ شَيْئًا اٰخَرَ

یہ باب غلہ کوفروخت کرنے کے بعد قیمت پر قبضہ سے پہلے اس قیمت سے کسی اور چیز کے خریدنے کے بیان میں ہے

(۷۶۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَااَبُوالزِّنَادِاَنَّ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَكْرَهَانِ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ بِذَهَبٍ ثُمَّ يَشْتَرِىَ بِذٰلِکَ الذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ لَانَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّشْتَرِىَ بِهَاتَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا اِذَاكَانَ التَّمْرُ بِعَيْنِهٖ

۷۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے حدیث بیان کی کہ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار اس عمل کو ناپسند فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص غلہ سونے کے بدلے فروخت کرے پھر اس سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے ہی اس سے کھجوروں کو خرید لے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں ہم کوئی حرج نہیں دیکھتے کہ جب کوئی شخص قیمت پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کے عوض کھجوروں

وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَقَدْ ذَكَرَ هٰذَاالْقَوْلَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا وَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

کا سودا کرلے بشرطیکہ کھجوریں موجود ہوں اور ادھار نہ ہوں یہی بات حضرت سعید بن جبیر سے بیان کیا گیا اور کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

باب مَايُكْرَهُ مِنَ النَّجَشِ وَتَلَقِّى السَّلَعَ

یہ باب بیوپاری کے وکیل سے علیحدگی میں ملاقات کے بیان میں ہے

(۷۶۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُلَقَّى السِّلَعَ حَتّٰى تُهْبِطَ الْاَسْوَاقَ وَنَهٰى عَنِ النَّجَشِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاَمَّاالنَّجَشُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيَزِيْدُ فِى الثَّمَنِ وَيُعْطِى فِيْهِ مَالَايُرِيْدُ اَنْ يَّشْتَرِىَ بِهٖ لِيَسْمَعَ بِذٰلِكَ غَيْرُهُ فَيَشْتَرِىَ عَلٰى سَوْمِهٖ فَهٰذَا لَايَنْبَغِىْ وَاَمَّا تَلَقِّى السِّلَعِ فَكُلُّ اَرْضٍ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّ لِاَهْلِهَا فَلَيْسَ يَنْبَغِىْ اَنْ يُّفْعَلَ ذٰلِكَ بِهَا فَاِذَا كَثُرَتِ الْاَشْيَاءُ بِهَا حَتّٰى صَارَ ذٰلِكَ لَايَضُرُّ بِاَهْلِهَا فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۷۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوپاری کو شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور بلاوجہ وکیل کے ذریعہ قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ایسی تمام باتیں مکروہ ہیں کہ وکیل مال کی قیمت بڑھانے کے لئے بولی لگائے حالانکہ اس کے خریدنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے تاکہ دوسرا خریدار اس کی بولی پر زیادہ بولی لگادے یہ بالکل مناسب نہیں جہاں تک شہر سے باہر بیوپاری کا ملنے کی بات ہے اگر شہریوں کا اس میں نقصان ہے تو ایسا نہیں کرنا چاہئے اگر جب مال بکثرت دستیاب ہو اور شہریوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان وغیرہ کا ڈر نہ ہو تو پھر ملاقات میں انشاءاللہ تعالیٰ کوئی حرج نہیں ہوگی۔

باب اَلرَّجُلُ يُسَلِّمُ فِيْمَايُكَالُ

یہ باب کیلی اشیاء میں بیع سلم کے بیان میں ہے

(۷۷۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَكَانَ يَقُوْلُ لَابَاْسَ بِاَنْ يَّبْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بِسِعْرٍ مَّعْلُوْمٍ اِنْ

۷۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ آپ فرمار ہے تھے کہ ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شخص

كَانَ لِصَاحِبِهٖ طَعَامٌ اولم يكن مالم يكن مَالَمْ يَكُنْ فِىْ زَرْعٍ لَمْ يَبْدُصَلَاحُهَا اَوفِى ثمرلَمْ يَبْدُصَلَاحُهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا عِنْدَنَا لَابَأْسَ بِهٖ وَهُوَالسَّلْمُ يَسْلِمُ الرَّجُلُ فِىْ طَعَامٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بِكَيْلٍ مَعْلُوْمٍ مِّنْ صِنْفٍ مَعْلُوْمٍ وَلَاخَيْرَ فِىْ اَنْ يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ مِنْ زَرْعٍ مَعْلُوْمٍ اَوْمِنْ نَخْلٍ مَعْلُوْمٍ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

مقررہ قیمت پر ادھار خریدے اگر چہ فروخت کرنے والے کے پاس غلہ وغیرہ موجو نہ بھی ہو ہاں البتہ کھیت میں اس کی کیفیت واضح نہ ہوتو غیر مناسب ہوگا۔

امام محمدؒ نے فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ بیع ''سلم'' یہ ہے کہ کوئی شخص معین غلہ کووقت مقرر تک کے لئے جب اس کا وزن بھی معلوم ہو اور اس کی نوع بھی معلوم ہو کسی خاص کھیت یا درخت کو معین کر دیا تو اس میں کوئی فائدہ نہیں جب تک اس میں کوئی بھلائی نہیں جب تک اس پر غلہ یا پھل کی کیفیت ظاہر نہیں ہوتی۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب بَيْعُ الْبَرَآءَةِ

یہ باب بیع میں عدم ذمہ داری کے بیان میں ہے

(۷۷۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّهُ بَاعَ غُلَامًا بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ بِالْبَرَآءَةِ وَقَالَ الَّذِىْ اِبْتَاعَ الْعَبْدُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالْعَبْدِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهٖ لِىْ فَاخْتَصَمَااِلٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِىْ عَبْدًوَبِهٖ دَآءٌ فَقَالَ اِبْنُ عُمَرَ بِعْتُهٗ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضٰى عُثْمَانُ عَلٰى اِبْنِ عُمَرَ اَنْ يَّحْلِفَ بِاللّٰهِ لَقَدْبَاعَهٗ وَمَابِهٖ دَآءٌ يَعْلَمُ فَاَبٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَيْنَ يَحْلِفُ فَارْتَجَعُ الْغُلَامُ فَصَحَّ عِنْدَهُ الْعَبْدُ فَبَاعَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِ مِائَةِدِرْهَمٍ.

۷۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے ایک غلام آٹھ سو درہم میں اس شرط پر فروخت کیا کہ خریدار اس کے عیوب کا ذمہ دار نہیں ہوگا خریدار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا غلام بیمار ہے اور اس کی بیماری سے آپ نے آگاہ نہیں کیا دونوں میں تکرار ہوئی دونوں اپنا معاملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے خریدار نے کہا، انہوں نے مجھ کو یہ غلام فروخت کیا ہے جو بیمار ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے عیب کی عدم ذمہ داری کی شرط پر فروخت کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم کھایئے کہ تم نے غلام ایسی حالت میں فروخت کیا جبکہ اس کی بیماری کا انہیں علم تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم سے انکار کیا تو آپ نے غلام حضرت ابن عمرؓ

کے پاس واپس کر دیا اور وہ ان کے ہاں پہنچ کر صحت مند ہو گیا پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پندرہ سو درہم میں اس غلام کو فروخت کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالْبَرَاءَةِ فَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ وَكَذٰلِكَ بَاعَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالْبَرَاءَةِ وَرَاٰهَا بَرَاءَةً جَائِزَةً .

امام محمدؒ نے فرمایا ہمیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا جس شخص نے غلام کو عیب کی عدم ذمہ داری پر فروخت کیا تو اس کے ہر عیب ونقص سے بری ہو جائے گا اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عیب کی عدم ذمہ داری پر فروخت کیا اور براءت کو جائز سمجھا۔

فَبِقَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا اَوْشَيْئًا وَتَبَرَّاَمِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَرَضِيَ بِذٰلِكَ الْمُشْتَرِیْ وَقَبَضَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ فَهُوَ بَرِیْءٌ مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَ اَوْلَمْ يَعْلَمْ لِاَنَّ الْمُشْتَرِیَ قَدْ بَرَّاَهٗ مِنْ ذٰلِكَ .

امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں اگر کسی شخص نے غلام یا کوئی بھی چیز خریدی اور ہر عیب کی ذمہ داری سے بری ہونے کی شرط لگائی کی اگر مشتری اس عیب پر رضا مند ہو کر قبضہ کر لے تو بائع ہر قسم کے عیب کی ذمہ داری سے آزاد ہے اسے عیب معلوم ہو یا نہ ہو کیونکہ خریدار نے از خود آزاد قرار دیا ہے۔

وَاَمَّا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَالُوْا يَبْرَاُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَمْ يَعْلَمْ فَاَمَّا مَاعَلِمَهٗ وَكَتَمَهٗ فَاِنَّهٗ لَايَبْرَاُ مِنْهُ وَقَالُوْا اِذَابَاعَهٗ بَيْعَ الْمُبَرَّاتِ بَرِیْءٌ مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَ اَوْلَمْ يَعْلَمْ اِذَاقَالَ اِبْتَعْتُكَ بَيْعَ الْمُبَرَّاتِ فَالَّذِیْ يَقُوْلُ اَتَبَرِّیْءُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُخْرٰی اَنْ يَّبَرَّاءُ لَمَّااشْتَرَطَ مِنْ هٰذَاقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَوَ قَوْلُنَاوَ الْعَامَّةِ.

لیکن علمائے مدینہ طیبہ کے نزدیک فروخت کرنے والا صرف ایسے عیب سے بری ہوگا جس کا اسے علم نہیں اور جس عیب کا اسے علم ہے اور پھر اسے چھپائے تو اس وہ اس سے برالذمہ نہیں ہوگا ان کا کہنا ہے وہ اسی صور میں بری الذمہ ہوگا جب عیب ونقص کو واضح کر چکا ہو اور عدم ذمہ داری کی شرط عائد کر لی ہو پھر اس عیب کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو کیونکہ جب اس نے براءت کی شرط پر فروخت کرنے کا اظہار کر دیا اور عیب بھی بتا دیا تو اس بناء پر وہ بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَاب بَيْعُ الْغَرَرِ

یہ باب دھوکہ دہی کے خرید وفروخت بیان میں ہے

(۷۷۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ بَيْعُ الْغَرَرِ كُلُّهٗ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ .

۷۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوحازم بن دینار نے حضرت سعید بن میسّب سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں دھوکہ دینے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دھوکہ دہی کے تمام خرید وفروخت فاسد ہیں یہی امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

(۷۷۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَارِبٰوا فِى الْحَيْوَانِ وَاِنَّمَا نُهِىَ عَنِ الْحَيْوَانِ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَالْمَضَامِيْنُ مَافِىْ بُطُوْنِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَالْمَلَاقِيْحِ مَافِىْ ظُهُوْرِ الْجِمَالِ.

۷۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن میسّب سے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے حیوان میں انہیں ہوتا جانوروں میں تین طرح کی بیع ممنوع ہے (۱) مضامین (۲) ملاقیح (۳) حبل الحبلہ۔ مضامین اونٹنی کے پیٹ کا بچہ ملاقیح وہ جو اونٹنی کی پشت میں ہے اور حبلہ الحبلہ جو اونٹ بچہ دے اور پھر وہ جوان ہو پھر اس سے جو بچہ پیدا ہوا سے حبل الحبلہ اسے کہتے ہیں۔

(۷۷۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبْتَاعُهُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبِيْعُ اَحَدُهُمُ الْجُزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا.

۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ سے منع فرمایا ہے اس بیع کا دور جاہلیت میں رواج تھا کہ ایک شخص اس وعدہ پر اونٹ خریدتا ہے کہ جب اس سے بچہ ہوگا اور پھر اس بچے کا بچہ ہوگا تو میں قیمت ادا کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذِهِ الْبُيُوْعِ كُلُّهَا مَكْرُوْهَةٌ وَلَايَنْبَغِىْ لِاَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا وَقَدْنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

امام محمدؒ نے فرمایا بیع کی یہ تمام صورتیں جائز نہیں ہیں اس لئے کہ ہمارے نزدیک یہ سب دھوکہ دہی کی صورتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ دہی کی ہر بیع کو منع فرمایا ہے۔

باب بَيْعُ الْمُزَابَنَةِ

(۷۷۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةِ بَيْعُ التَّمْرِبِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا.

(۷۷۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اِشْتِرَاءُ الثَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اِشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَاِسْتِكْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَاَلْتُ عَنْ كَرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ.

(۷۷۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَادَاوٗدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَحْمَدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اِشْتِرَاءُ الثَّمْرِ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلْمُزَابَنَةُ عِنْدَنَا اِشْتِرَاءُ الثَّمْرِ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا لَايَدْرِیْ التَّمْرَ الَّذِیْ اَعْطٰى اَكْثَرَ اَوْاَقَلَّ وَالزَّبِيْبَ بِالْعِنَبِ لَايَدْرِیْ اَيُّهُمَا اَكْثَرَ وَالْمُحَاقَلَةُ اِشْتِرَاءُ الْحَبُّ

یہ باب بیع مزابنہ کے بیان میں ہے

۷۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ اس بیع کو کہتے ہیں کہ درخت پر انگور یا کھجور کے عوض خشک کھجور یا انگور وزن کر کے فروخت کئے جائیں۔

۷۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک کھجور کے عوض فروخت اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیت میں اگی ہوئی گندم کے عوض کٹی ہوئی گندم کا سودا کرے، یا زمین کی کاشت کے بدلے کٹی ہوئی گندم دے۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ ہم نے سونے چاندی کے بدلے زمین کو ٹھیکے پر دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۷۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے یہ حدیث بیان کی کہ بیشک ابن احمد کے غلام ابوسفیان نے ان سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک کھجور یا انگور کے بدلے فروخت کرنا اور محاقلہ یہ ہے کہ زمین کو ٹھیکے پر دینا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ''مزابنہ'' یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض اندازے سے فروخت کرے جبکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ وزن میں ان سے کم ہے یا

فِیْ سُنْبُلٍ بِالْحِنْطَةِ کَیْلَالَایَدْرِیْ اَیُّهُمَا اَکْثَرَ.

وَهٰذَا کُلُّهٗ مَکْرُوْهٌ وَلَایَنْبَغِیْ مُبَاشَرَتُهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ وَهُوَقَوْلُنَا.

زیادہ اور خشک انگور کوتر انگور کے عوض اس طرح فروخت کرنا کہ معلوم نہ ہو سکے کون سے زیادہ ہیں محاقلہ یہ ہے کہ گندم کے کھیت کو تیار گندم کے بدلے فروخت کرے اور یہ معلوم نہ ہو کہ بالیوں میں گندم زیادہ ہے یا تیار شدہ زیادہ۔

ان تمام صورتوں میں کراہت ہے اس قسم کی خرید وفروخت ناجائز ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَاب اِشْتِرَاءُ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ

یہ باب گوشت کے عوض جانور خریدنے کے بیان میں ہے

(۷۷۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااَبُوْالزِّنَادِ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا اِشْتَرٰی شَارِقًا بِعَشْرِ بِشَاةٍ اَوْقَالَ شَاةٍ.

۷۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے حضرت سعید بن میّب سے خبر دی کہ انہوں نے گوشت کے بدلہ جانور کی بیع کرنے سے منع فرمایا میں نے حضرت سعید بن میّب سے عرض کیا اگر کوئی شخص ایک اونٹ کو دس بکریوں کے بدلے خرید لے تو کیا حکم ہے؟۔

فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اِنْ کَانَ اِشْتَرَاهَا لِیَنْحَرَهَافَلَا خَیْرَفِیْ ذٰلِکَ قَالَ اَبُوْالزِّنَاد وَکَانَ مَنْ اَدْرَکْتَ مِنَ النَّاسِ یَنْهَوْنَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِاللَّحْمِ وَکَانَ یَکْتُبُ فِیْ عُهُوْدِ الْعُمَّالِ فِیْ زَمَانِ اَبَانٍ وَهِشَامٍ یَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِکَ.

تو آپ نے فرمایا اگر اسے ذبح کرنے کے لئے خریدتا ہے تو اس میں کوئی بہتری نہیں (یعنی جائز نہیں) ابوالزناد نے کہا میں نے لوگوں کو گوشت کے بدلے جانور خریدنے سے منع کرتے ہوئے دیکھا ابان اور ہشام کے زمانے میں حاکم تحریری طور پر منع کیا کرتے تھے۔

(۷۷۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَادَاوٗدُبْنُ الْحُصَیْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ وَکَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ بَیْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاةِ اَوِ الشَّاتَیْنِ.

۷۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے حضرت سعید بن میّب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ گوشت کی ایک یا دو بکریوں کے عوض خرید وفروخت زمانہ جاہلیت کے جوئے کی مانند ہے۔

(۷۸۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۷۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے حضرت سعید بن میّب سے روایت کی انہیں یہ روایت پہنچی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِاللَّحْمِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے بدلے جانوروں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ بَاعَ لَحْمًا مِنْ لَحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ حَيَّةٍ لَايَدْرِيْ اَللَّحْمَ اَكْثَرُ اَوْمَافِي الشَّاةِ اَكْثَرُ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ مَكْرُوْهٌ لَايَنْبَغِيْ وَ هٰذَا مِثْلُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَكَذَابَيْعُ الزَّيْتُوْنِ بِالزَّيْتِ وَدُهْنِ السِّمْسِمِ بِالسِّمْسِمِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگرکوئی شخص بکری کا گوشت زندہ بکری کے بدلے فروخت کرے تو اسے علم نہیں کہ وہ گوشت جو بکری میں ہے وہ زیادہ ہے؟ لہٰذا یہ بیع فاسد ہوگی اور یہ بیع مزابنہ اور محاقلہ کی مثل ناجائز ہوگی اسی طرح زیتون کا تیل زیتون کے دانوں کے بدلہ اور تل کا تیل تل کے بدلے فروخت کرنا بیع فاسد ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسَاوِمُ بِالشَّيْءِ فَيَزِيْدُ عَلَيْهِ اَحَدٌ

یہ باب کسی کی قیمت پر زیادہ قیمت لگانے کے بیان میں ہے

(۷۸۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

۷۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کے کئے ہوئے سودے پر سودا نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَايَنْبَغِيْ اِذَاسَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ فِيْهِ حَتّٰى يَشْتَرِيَ اَوْيَدَعَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جب کوئی شخص کسی شخص کے سودے پر بات کر رہا ہو تو دوسرے شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ درمیان میں آکر قیمت بڑھائے جب تک پہلے وہ خرید لے یا چھوڑ دے۔

بَابُ مَايُوْجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ

یہ باب بائع اور مشتری کے سودا ہوجانے کے بیان میں ہے

(۷۸۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ.

۷۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بائع اور مشتری جب تک علیحدگی اختیار نہ کرلیں اس وقت تک اختیار ہیں سوا بیع خیار کے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَتَفْسِيْرُهُ عِنْدَنَا عَلٰى مَابَلَغَنَا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيُّ اَنَّهُ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ اِذَاقَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُكَ فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ مَالَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ قَدِاشْتَرَيْتَ فَاِذَاقَالَ الْمُشْتَرِيُّ قَدِ اشْتَرَيْتُ بِكَذَاوَكَذَا فَلَهُ اَنْ يَّرْجِعَ مَالَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اس کی وضاحت اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو ہمیں ابراہیم نخعی سے پہنچی ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں خرید وفروخت کی گفتگو سے جدا نہ ہو جائیں جب فروخت کرنے والے نے کہا میں نے تمہارے ہاتھ فروخت کیا تو خریدار کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ وہ نہ کہے کہ میں نے خرید لیا اسی طرح جب مشتری کہے کہ میں نے اسے ان شرائط پر خرید لیا تو اسے رجوع کا اس حق ہے فروخت کرنے والا کو اس وقت تک ہے جب کہ وہ یہ نہ کہے یہ نہ کہے کہ میں نے فروخت کر دیا ہے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِخْتِلَافُ فِيْ الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيِّ

یہ باب بائع اور مشتری کا سودا میں اختلاف کرنے کے بیان میں ہے

(۷۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا بَيِّعَانِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ اَوْيَتَرَادَّانِ.

۷۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے تو بائع کا قول معتبر ہوگا یا یہ کہ دونوں اس بیع کو رد کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَااخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ تَحَالَفَا وَتَرَادَّ الْبَيْعَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اِذَاكَانَ الْمَبِيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيُّ قَدِاسْتَهْلَكَهُ فَالْقَوْلُ مَاقَالَ الْمُشْتَرِيُّ فِي الثَّمَنِ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَيَتَحَالَفَانِ وَيَتَرَادَّانِ الْقِيْمَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب دونوں کا قیمت میں اختلاف ہو تو دونوں قسم کھائیں اور سودے کو رد کر دیں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے جب تک کہ فروخت شدہ چیز اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اگر خرید کرنے والے نے اسے خراب کر دیا ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق قیمت کے بارے میں خریداری کا قول معتبر ہوگا لیکن ہمارے نزدیک دونوں قسم کھائیں اور قیمت واپس کر دیں۔

باب اَلرَّجُلُ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِنَسِيَةٍ فَيُفْلِسُ الْمُبْتَاعُ

یہ باب قرض پر سودا کرنے کے بعد مفلس ہونے والے کے بیان میں ہے

(۷۸۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَيْئًا فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَاِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِيْ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِيْهِ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبَضَهُ فَصَاحِبُهُ فِيْهِ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَقْبِضِ الْمُشْتَرِيْ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ بَقِيَّةِ الْغُرَمَاءِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ وَكَذٰلِكَ اِنْ اَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ وَلَمْ يَقْبِضْ مَا يَشْتَرِيْ فَالْبَائِعُ اَحَقُّ بِمَا بَاعَ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ.

۷۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے کوئی چیز فروخت کردی ابھی رقم اسے وصول نہیں ہوئی تھی کہ خرید کردہ مفلس ہوگیا مگر بائع کو مشتری سے اپنی اصل چیز واپس مل گئی تو بائع ہی اس کا زیادہ مستحق ہوگا اگر مشتری فوت ہوجائے تو وہ دوسرے قرض خواہوں کے مساوی ہوگا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں جب خریدار فوت ہوجائے اور اس نے اس چیز پر قبضہ بھی کرلیا ہو تو بائع دوسرے قرض خواہوں کے مساوی ہوگا خریدار اگر قبضہ نہ کرسکا ہو تو فروخت کرنے ولا دوسرے قرض خواہوں کی نسبت زیادہ مستحق ہوگا یہاں تک کہ اسے اس کا پورا پورا حق مل جائے اسی طرح اگر خریدار مفلس ہوجائے تو اس نے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ بھی نہکر سکا تو بائع فروخت شدہ اشیاء کا زیادہ مستحق سمجھا جائے گا یہاں تک کہ اس کی رقم پوری ہوجائے۔

باب اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ اَوْ يَبِيْعُهُ فَيُغْبَنُ فِيْهِ اَوْ يُسَعِّرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

یہ باب خرید وفروخت قیمت مقرر کرنے کے بیان میں ہے

(۷۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ

۷۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا وہ خرید

فِی الْبَیْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَایَعْتَهٗ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَ بَاعَ فَقَالَ لَاخِلَابَةَ.

وفروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہے تو اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس شخص سے سودے باری کرو تو اسے کہہ دیا کرو میرے ساتھ دھوکہ نہ کریں چنانچہ وہ شخص جب خرید وفروخت کرتے تو کہہ دیتے مجھے دھوکہ نہ دینا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرٰی اَنَّ هٰذَا کَانَ کَذٰلِکَ الرَّجُلُ خَاصَّةً.

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ حکم اسی شخص کے ساتھ مخصوص تھا۔

(۷۸۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلٰی حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ وَهُوَ یَبِیْعُ زَبِیْبًا لَهٗ بِالسُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِمَّا اَنْ تَزِیْدَ فِی السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا.

۷۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یونس نے حضرت سعید بن میبّب سے خبر دکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاطب بن ابوبلتعہ کے پاس سے گزرے جب وہ بازار میں اپنے انگور فروخت کررہے تھے ان سے آپ نے فرمایا تم قیمت بڑھاؤ یا پھر بازار سے چلے جاؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَایَنْبَغِیْ اَنْ یُّسْعَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَیُقَالُ لَهُمْ بِیْعُوْا کَذَا وَکَذَا بِکَذَا وَکَذَا وَیُجْبَرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ کیونکہ یہ غیر مناسب ہے کہ مسلمان تاجروں کے لئے کوئی نرخ مقرر کر دیا جائے اور انہیں مجبور کیا جائے کہ اس قیمت پر ہی خرید وفروخت کریں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِشْتِرَاطُ فِیْ بَیْعٍ وَمَایُفْسِدُهٗ

یہ باب بیع کو فاسد کرنے والی شرطوں کے بیان میں ہے

(۷۸۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِشْتَرٰی مِنْ اِمْرَاَتِهِ الثَّقَفِیَّةِ جَارِیَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَیْهِ اِنَّکَ اِنْ بِعْتَهَا فَهِیَ لِیْ بِالثَّمَنِ الَّذِیْ تَبِیْعُهَا بِهٖ فَاسْتَفْتٰی فِیْ ذٰلِکَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا وَفِیْهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ.

۷۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے اپنی زوجہ ثقفیہ سے ایک باندی خریدی بیوی نے یہ شرط لگادی کہ جب آپ اسے فروخت کرنا چاہیں تو میرے ہی ہاتھ فروخت کریں گے جو بھی قیمت ہو پھر اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس باندی سے صحبت نہ کرنا کیونکہ اسے مشروط کر دیا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ كُلُّ شَرْطٍ اِشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِيْ وَالْمُشْتَرِيُّ عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ مِنْ شُرُوْطِ الْبَيْعِ وَفِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوِ الْمُشْتَرِيْ. فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر فروخت کرنے والے ،خریدار سے یا خرید کرنے والے فروخت کرنے والے سے کوئی ایسی شرط مقرر کرے جو بیع کے مقاصد پورے نہ کرتی ہو اور اس سے طرفین میں کسی ایک کا فائدہ ہو تو وہ بیع فاسد ہو جائیگی ۔ امام ابوحنیفہؒ بھی یہی قول ہے۔

(۷۸۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَايَطَاءُ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً اِلَّا وَلِيْدَتَهُ اِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَاِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَاِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَاشَاءَ.

۷۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا جو آدمی اپنی باندی سے مباشرت کرے اسے اختیار ہے چاہے فروخت کرے، چاہے ہبہ کرے یا جو بھی چاہے کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهٰذَا تَفْسِيْرُ اَنَّ الْعَبْدَ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَسَرّٰى لِاَنَّهُ اِنْ وَهَبَ لَمْ يُجْزَ هِبَتُهُ كَمَا يَجُوْزُ هِبَةُ الْحُرِّ فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور اس کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ ایسی باندی سے صحبت کرنا جائز نہیں آزاد کو ہبہ نہیں کر سکتا یہی تفصیل حضرت عبداللہ ابن عمر کے قول سے ملتی ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا اَوْ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ

یہ باب پیوند لگانا کھجور کے درخت میں اور مالدار غلام کی فروخت کے بیان میں ہے

(۷۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ.

۷۸۹۔ امام محمدؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیوند لگی کھجور کا درخت فروخت کیا تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کا ہوگا جبکہ خرید کرنے والے نے اس کے لینے کی شرط نہ لگائی ہو۔

(۷۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ

۷۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا

بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے مالدار غلام کو فروخت کیا تو اس کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا اگر خریدار نے شرط نہ کی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ نے فرمایا ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ يَشْتَرِىَ الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ اَوْ تُهْدٰى اِلَيْهِ

یہ باب خاوند والی باندی کی خرید و فروخت یا اس کو ہبہ کرنے کے بیان میں ہے

(۷۹۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اِشْتَرٰى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِىٍّ جَارِيَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا.

۷۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عاصم بن عدی سے ایک باندی خریدی جب انہیں پتہ چلا کہ اس کا خاوند بھی ہے تو انہوں نے اس کو واپس کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَكُوْنُ بَيْعُهَا طَلَاقَهَا فَاِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهٰذَا عَيْبٌ تُرَدُّ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ایسی باندی کا فروخت کرنا طلاق کے مساوی نہیں ہوگا جب وہ خاوند والی ہے تو گویا یہ عیب ہے جس کے باعث اسے رد کیا جا سکتا ہے گا یہی حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے۔

(۷۹۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَنْ اُقْرِبُهَا حَتّٰى يُفَارِقُهَا زَوْجُهَا فَاَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجُهَا فَفَارَقَهَا.

۷۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عامر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ کی ایک باندی ھدیۃً دی جبکہ اس کا شوہر بھی موجود تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس کے قریب اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک اس کا شوہر اسے جدا نہ کر دے اس پر حضرت ابن عامر نے اس کے شوہر کو رضامند کر لیا اور اس نے باندی کو چھوڑ دیا۔

بَاب عَهْدَةُ الثَّلاثِ وَالسَّنَةِ

یہ باب (بیع) ایک سال اور تین دن کی شرط لگانے کے بیان میں ہے

(۷۹۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عُهْدَةَ الثَّلٰثِ وَالسَّنَةِ يَخْطُبَانِ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۷۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسماعیل کو لوگوں سے ایک سال تین دن کے وعدہ کی تعلیم دیتے سنا نیز وہ اس عہد کے بارے میں منبر پر خطبہ میں بھی فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَعْرِفُ عَهْدَةَ الثَّلٰثِ وَلَا عَهْدَةَ السَّنَةِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الرَّجُلُ خِيَارَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْخِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى مَا اشْتَرَطَ وَاَمَّا فِىْ قَوْلِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ فَلَا يَجُوْزُ الْخِيَارُ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہم تین دن اور ایک سال کی شرط نہیں جانتے علاوہ اسی صورت کے کہ کوئی شخص تین دن یا ایک سال کی شرط مقرر کی جائے گی اس طرح جو شرط مقرر کی ہوگی اسی پر بیع منعقد ہوگی مگر امام ابوحنیفہؒ کے قول کی بنا پر تین دن سے زیادہ کا اختیار جائز نہیں ہے۔

بَاب بَيْعُ الْوَلَاءِ

یہ باب ترکہ کی بیع کے بیان میں ہے

(۷۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ.

۷۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء (ترکہ) کی بیع اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْوَلَاءِ وَلَا هِبَتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ولاء کی نہ تو بیع جائز ہے اور نہ ہی ہبہ یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی قول ہے۔

(۷۹۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ وَلِيْدَةً فَتُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِ عَلٰى اَنَّ وَلَاءَ

۷۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا اس باندی کے مالک نے کہا ہم اس شرط

لَنَافَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَايَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کے ولاء کے ہم مستحق ہوں گے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ شرط تمہیں اس حق سے نہیں روک سکتی اس لئے کہ اس کے ترکہ کا وہی حق دار ہے جو اسے آزاد کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ لَايَتَحَوَّلُ عَنْهُ وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یہ حق کسی اور کی طرف منتقل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ نسب کی طرح ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے۔

باب بَيْعُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

یہ باب ام ولد کے بیان میں ہے

(۷۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا وَلِيْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَاِنَّهُ لَا يَبِيْعُهَا وَلَايَهَبُهَا وَلَايُوْرِثُهَا وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ مِنْهَا فَاِذَا مَاتَ فَهِىَ حُرَّةٌ.

۷۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو باندی اپنے آقا سے بچہ جنے تو مالک اسے نہ فروخت کرے اور نہ ہی ہبہ کرے اور نہ ہی اسے اپنا وارث بنائے بلکہ اس سے استفادہ کرتا رہے جب وہ فوت ہوگا، تو باندی آزاد ہوجائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

باب بَيْعُ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيْئَةً وَنَقْدًا

یہ باب حیوان کو حیوان کے بدلے نقد یا ادھار فروخت کرنے کے بیان میں ہے

(۷۹۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعٰى عُصَيْفِيْرِ بِعِشْرِيْنَ بَعِيْرًا اِلٰى اَجَلٍ.

۷۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صالح بن کیسان نے کہا کہ انہیں حسن بن علی نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابو طالب نے عصیفیر نامی ایک اونٹ بیس اونٹوں کے بدلے فروخت کیا۔

(۷۹۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاِشْتَرٰی رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُوْنَةٍ عَلَيْهَا يُوَفِّيْهَا اِيَّاهُ بِالرَّبْذَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ خِلَافَ ذٰلِکَ.

۷۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے ایک اونٹنی چار اونٹوں کے بدلے اس شرط پر خریدی کہ وہ انہیں مقام زبدہ تک پہنچائے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سے مختلف بات پہنچی ہے۔

(۷۹۹) اَخْبَرَابْنُ اَبِیْ ذُوَيْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ اَبِیْ حَسَنِ الْبَزَّارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْبَعِيْرِ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰی اَجَلٍ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ اِلٰی اَجَلٍ وَبَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ نَسِيَّةً.

۷۹۹۔ حضرت ابوذویب نے یزید بن عبداللہ بن قسط سے خبر دی وہ ابوالحسن بزاز سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے بدلے ادھار کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

اس پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الشِّرْکَةِ بِالْبَيْعِ

یہ باب بیع میں شرکت کے بیان میں ہے

(۸۰۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْبَزَّفِیْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَّ عُمَرَقَالَ لَايَبِيْعُهٗ فِیْ سُوْقِنَا اَعْجَمِیٌّ فَاِنَّهُمْ لَايَفْقَهُوْافِی الدِّيْنِ وَلَمْ يُقِيْمُوْافِی الْمِيْزَانَ وَالْمِكْيَالَ.

۸۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن یعقوب نے بیان کیا کہ ان کو والد ماجد نے انہیں خبر دی کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں کپڑا فروخت کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ ہمارے بازار میں عجمی خرید و فروخت نہ کریں کیونکہ یہ لوگ دین کی سمجھ نہیں رکھتے اور نہ ہی یہ لوگ ناپ تول اچھی طرح کرتے ہیں۔

قَالَ يَعْقُوْبُ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَّکَ فِیْ غَنِيْمَةٍ بَارِدَةٍ قَالَ مَاهِیَ قُلْتُ بَزٌّ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهٗ يَبِيْعُهٗ صَاحِبُهٗ

یعقوب نے کہا میں حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کیا آپ مفت میں نفع چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیسے؟ میں نے کہا کچھ کپڑا ہے اور اس کا مالک

بِرُخصٍ لَّايَسْتَطِيعُ بَيْعُهُ اِشْتَرِيْهِ لَکَ ثُمَّ اَبِيعُهُ لَکَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبْتُ فَصَفَقْتُ بِالْبَزِّ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَطَرَحْتُ فِيْ دَارِ عُثْمَانَ فَلَمَّا رَجَعَ عُثْمَانَ فَرَاٰی الْعُکُوْمَ فِیْ دَارِہٖ قَالَ مَاهٰذَاقَالُوْا بَزٌّجَاءَ بِهِ يَعْقُوْبُ قَالَ اُدْعُوْهُ لِیْ فَجِئْتُ فَقَالَ مَاهٰذَا قُلْتُ هٰذَاالَّذِیْ قُلْتُ لَکَ قَالَ اَنَظَرْتَهٗ؟ قُلْتُ کَفَيْتُکَ وَلٰکِنْ رَّابَهٗ حَرَسُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ......................فَذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی حَرَسِ عُمَرَفَقَالَ اَنَّ يَعْقُوْبَ يَبِيْعُ بَزِّیَّ فَلَاتَمْنَعُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ فَجِعْتُ بِالْبَزِّ السُّوْقَ فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰی جَعَلْتُ ثَمَنَهٗ فِیْ مِزْوَدٍ وَذَهَبْتُ اِلٰی عُثْمَانَ وَبِالَّذِیْ اِشْتَرَيْتُ الْبَزَّ مِنْهُ فَقُلْتُ عُدَّالَّذِیْ لَکَ فَاعْتَدَّهٗ وَبَقِیَ مَالٌ کَثِيْرٌقَالَ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذَالَکَ اَمَّا اِنِّیْ لَمْ اَظْلَمْ بِهٖ اَحَدًا قَالَ جَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا وَفَرِحَ بِذٰلِکَ قَالَ فَقُلْتُ اَمَّا اِنِّیْ قَدْعَلِمْتُ مَکَانَ بَيْعِهَا مِثْلُهَا اَوْاَفْضَلُ قَالَ عَائِدٌاَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ قَالَ قَدْشِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ بَاغٍ خَيْرًا فَاشْرِکْنِیْ قَالَ نَعَمْ بَيْنِیْ وَبَيْنَکَ.

سستا فروخت کرتا ہے اس کے گھر کو میں جانتا ہوں کیونکہ وہ عجمی ہونے کے باعث بازار میں فروخت نہیں کرسکتا کیا میں آپ کے لئے خریدلوں؟ اور پھر آپ کی طرف سے فروخت کردو؟ آپ نے جواب میں فرمایاہاں، میں گیا اور کپڑا خریدلیا اور آپ کے گھر لے کر گیا جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر تشریف لائے اورانہوں نے کپڑے کا ڈھیر دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا یہ کپڑا ہے جو یعقوب لایا ہے آپ نے مجھے بلا بھیجا جب میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ وہی کپڑا ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے اچھی طرح دیکھ لیا ہے میں نے عرض کیا آپ اتنا فکرمند نہ ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چوکیدار نے خوف دلایا ہے میں نے کہا کہ جی ہاں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہرے داروں کے پاس گئے اور کہا یعقوب میرا کپڑا فروخت کرے گا اسے منع نہ کریں، انہوں نے کہا بہتر ہے پس میں کپڑا لئے بازار پہنچا، ابھی تھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ کپڑا فروخت ہوگیا رقم تھیلے میں ڈالی اور حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوگیا وہ شخص بھی میرے ساتھ تھا جس سے میں نے کپڑا خریدا تھا میں نے اسے کہا جو تمہاری رقم ہے اس میں سے لے لو چنانچہ اس نے اپنا حصہ لے لیا پھر بھی کافی رقم بچ گئی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا یہ نفع آپ کا ہے میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرماتے نوازے آپ اس سے بہت خوش ہوئے روای کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کے فروخت کی اس سے بھی اچھی جگہ جانتا ہوں آپ نے فرمایا کیا پھر ایسا ہی کرنے کا ارادہ ہے؟ آپ نے فرمایاہاں میں نے کہا اگر آپ مجھے شریک بنالیں تو میں نیکی کرنا

چاہتا ہوں فرمایا ہاں میرے اور تمہارے درمیان ادھے کی شراکت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ بِاَنْ يَّشْتَرِكَ الرَّجُلَانِ فِي الشِّرَاءِ بِالنَّسِيْئَةِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا رَاْسُ مَالٍ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا وَالْوَضِيْعَةُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ وَاِنْ وَلِيَ الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ اَحَدُهُمَا دُوْنَ صَاحِبِهٖ وَلَايَفْضُلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهٗ فِي الرِّبْحِ فَاِنْ ذٰلِكَ لَايَجُوْزُ اَنْ يَّاْكُلَ اَحَدُهُمَا رِبْحَ مَاضَمِنَ صَاحِبُهٗ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے اسی میں کوئی حرج نہیں کہ دو آدمی ادھار خریدنے میں شریک ہوں خواہ ان میں سے کسی کے پاس بھی رقم وغیرہ نہ ہو اس شرط پر کہ نفع آدھا آدھا تقسیم کریں گے اور نقصان میں بھی برابر کے حصہ دار ہوں گے جب ایک شخص خرید وفروخت کا ذمہ دار ہو اور دوسرا کچھ بھی نہ کرے تو اس کو زیادہ حصہ دینا جائز نہیں اس لئے کہ جب مال کے نقصان کا دوسرا شخص ذمہ دار ہے تو اس کا نفع کیسے کھا سکتا ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الْقَضَاءِ

یہ باب قضاء کے بیان میں ہے

(۸۰۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ.

قَالَ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَالِيَ اَرٰكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ.

۸۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں اس سے انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں خدا کی قسم میں تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى وَجْهِ التَّوَسُّعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَحُسْنُ الْخُلُقِ فَاَمَّا فِي الْحُكْمِ فَلَايُجْبَرُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ بَلَغَنَا اَنَّ شُرَيْحًا اخْتَصَمَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِيْ وَضَعَ الْخَشَبَةَ اِرْفَعْ رِجْلَكَ عَنْ مَطِيَّةِ اَخِيْكَ فَهٰذَا هُوَالْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّوَسُّعُ اَفْضَلُ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ فرمان لوگوں میں وسعت اور حسن خلق کے لئے ہے بطور لازمی امر نہیں کہ انہیں مجبور کیا جائے نیز ہمیں پتہ چلا ہے کہ قاضی شریح کے ہاں اس بارے میں ایک مقدمہ آیا تو آپ نے لکڑی گاڑنے والے کو حکم دیا تھا کہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی سواری سے اٹھالے اس بارے میں فیصلہ یہی ہے کہ البتہ وسعت قلبی کا اظہار بہرحال بہتر ہے۔

باب اَلْهِبَةُ وَالصَّدَقَةُ

(۸۰۲) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْ غَطْفَانَ بْنِ طَرِیْفَ الْمُرِّیِّ عَنْ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَکَمِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْعَلٰی وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَایَرْجِعُ فِیْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً یَرٰی اَنَّهٗ اِنَّمَااَرَادَ بِهِ الثَّوَابَ فَهُوَ عَلٰی هَیْئَتِهٖ یَرْجِعُ فِیْهَا اِنْ لَمْ یَرْضَ مِنْهَا. قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ اَوْعَلٰی وَجْهِ صَدَقَةٍ فَقَبَضَهَا الْمَوْهُوْبُ لَهٗ فَلَیْسَ لِلْوَاهِبِ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَیْرِ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَقَبَضَهَا فَلَهٗ اَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا اِنْ لَمْ یُثَبْ مِنْهَا اَوْیَزِدْ خَیْرًا فِیْ یَدِهٖ اَوْیَخْرُجَ مِنْ مِلْکٍ اِلٰی مِلْکِ غَیْرِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

یہ باب ہبہ اور صدقہ کے بیان میں ہے

۸۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے ابوغطفان بن ظریف مری سے خبر دی وہ مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے بطور صلہ رحمی سے کچھ ہبہ کیا تو پھر وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا اور جس نے ہبہ کرتے وقت اس سے معاوضہ وغیرہ کی نیت کر لی ہو تو وہ اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جبکہ اس سے وہ ناخوش ہو۔

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جس شخص نے کسی رشتہ دار کو کوئی چیز صلہ رحمی کے طور پر صدقہ یا ہبہ میں دی اور جسے ہبہ کیا گیا وہ اس پر قابض ہو گیا تو ہبہ کرنے والے کو اب جائز نہیں کہ وہ اپنی دی ہوئی چیز واپس لے لے۔لیکن جس شخص نے غیر رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی اور وہ قابض بھی ہو گیا تو ہبہ کرنے والے کو واپس لینے کا حق ہے اگر اس کو بہتر سلوک حاصل نہ ہو یا کوئی اس سے بہتری نہ پائے یا اس کے ہاتھوں کسی دوسرے کی ملک میں وہ چیز چلی جائے۔یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَلنُّحْلٰی

(۸۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِبْنِ نُعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ یُحَدِّثَانِهٖ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍقَالَ اَنَّ اَبَاهُ اَتَابِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ اِبْنِیْ هٰذَا غُلَامًا کَانَ لِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکُلَّ وَلَدِکَ نَحَلْتَهٗ

یہ باب عطیہ کے بیان میں ہے

۸۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اور محمد بن نعمان بن بشیر سے خبر دی وہ دونوں نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ان کے والد ماجد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا میں نے اس بیٹے کو ایک غلام دے دیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں اس پر آپ نے ارشاد فرمایا

مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

تم اس سے واپس لے سکتے ہو۔

(۸۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جُذَاذَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ وَلَا اَعَزُّ اِلَيَّ فَقْرًا مِنْكِ وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ مِنْ مَالِيْ جُذَاذَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَذَذْتِيْهِ وَاحْتَزَيْتِهِ كَانَ لَكِ فَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَاِنَّمَا هُوَ اَخُوْكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

قَالَتْ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ وَاَرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ جَارِيَةً.

۸۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خبر دی وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالیہ میں کھجور کا باغ ہبہ کیا جن سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوئیں جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم میری بیٹی میں اپنے بعد تم سے زیادہ غنی دیکھنا کسی کو محبوب نہیں سمجھتا اور تمہارے مفلس ہونا مجھے سب سے زیادہ ناگوار لگتا ہے میں نے اپنے مال سے بیس وسق کھجور کے درخت دیئے تھے اگر تم اسے اپنی ملکیت میں داخل کر لیتیں تو وہ تمہارے ہوتے لیکن آج ورثاء کا مال ہے تمہارا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں پس تم کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس تقسیم کر لینا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا ابا جان اگر اس سے بھی زیادہ مال ہوتا تو میں وہ بھی چھوڑ دیتی ہاں ایک بہن تو اسماء ہے دوسری کون؟ آپ نے فرمایا وہ حبیبہ بنت خارجہ کے شکم میں ہے میرا خیال ہے وہ لڑکی ہے چنانچہ بعد میں وہ لڑکی پیدا ہوئی۔

(۸۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اِنَّ عُمَرَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالَ رِجَالٍ يَنْحَلُوْنَ اَبْنَائَهُمْ نَحْلًا ثُمَّ يُمْسِكُوْنَهَا قَالَ فَاِنْ مَاتَ ابْنُ اَحَدِهِمْ قَالَ مَالِيْ بِيَدِهِ وَلَمْ اُعْطِهِ اَحَدًا وَاِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِيْ قَدْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ نَحْلَةً لَمْ يَحُزْهَا الَّذِيْ نَحَلَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ.

۸۰۵۔ حضرت ابن شہاب عروہ بن زبیر سے ہمیں خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ پہلے اپنے بیٹوں کو ہبہ کرتے ہیں پھر روک لیتے ہیں پھر اگر کسی کا کوئی بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ میرا مال ہے۔ کیونکہ میرے قبضے میں ہے میں تو کسی کو نہیں دوں گا اگر خود مرتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال اپنے بیٹے کو ہبہ کر چکا ہوں یہ اسی کا ہے جو شخص کوئی چیز ہبہ کرے اور اسے قبضہ نہ دے یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے تو مال اس کے ورثاء کا ہے وہ ہبہ باطل ہے۔

(۸۰۶) اَخبَرَنَامَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّحُوزَ نُحْلَةً فَاَعْلَنَ بِهَا وَاَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَاِنْ وَلِيَّهَا اَبُوْهُ.

۸۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سعید بن میب سے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنے بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کرے جبکہ وہ نابالغ تھا اور اس کا اعلانیہ اظہار بھی کرے نیز اس پر گواہ بھی مقرر کر دے تو یہ ہبہ درست ہے اس کا ولی باپ ہی ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّسْتَوِيَ بَيْنَ وَلَدِهٖ فِي النُّحْلَةِ وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَمَنْ نَحَلَ نُحْلَةً وَلَدًا اَوْ غَيْرَهُ فَلَمْ يَقْبِضْهَا الَّذِيْ نَحَلَهَا حَتّٰى مَاتَ النَّاحِلُ وَالْمَنْحُوْلُ فَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَى النَّاحِلِ وَعَلٰى وَرَثَتِهٖ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمَنْحُوْلِ حَتّٰى يَقْبِضَهَا اِلَّا الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ فَاِنْ قَبَضَ وَالِدُهٗ لَهٗ قَبْضٌ فَاِذَا اَعْلَنَهَا وَاَشْهَدَ بِهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ لِوَلَدِهٖ وَلَا سَبِيْلَ لِلْوَالِدِ اِلَى الرَّجْعَةِ وَلَا اِلَى اِعْتِصَا بِهَا بَعْدَ اَنْ اَشْهَدَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو عطیہ دیتے وقت برابری کو باقی رکھے ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ دے اگر کسی شخص کو کوئی عطیہ دیا ہو اور اس نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو تو ان دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو یہ عطیہ دینے کو یا اس کے ورثاء کی طرف لوٹ جائے گا نیز جسے عطیہ دیا گیا ہے جب تک وہ قابض نہیں ہوگا البتہ نابالغ کے لئے جو ہبہ ہوتا ہے اس کا والد قابض ہوسکتا ہے گویا کہ اس کا والد ہی قبضہ کرنے والا ہوتا ہے جب کہ اس کا اعلان اور گواہ مقرر کر چکا ہو تو اس کے بیٹے کے لئے یہ ھبہ درست ہے پھر اس کے والد کو اس پر قبضہ کرنا یا واپس لوٹانا جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْعُمْرٰى وَالسُّكْنٰى

یہ باب تاحیات یا عارضی طور سے کسی کو کوئی چیز دینے کے بیان میں ہے

(۸۰۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٌ اَعْمَرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهَا اَعْطَاهَا عَطَاءً وَّقَعَتِ الْمَوَارِيْثُ فِيْهِ.

۸۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سلمہ بن عبد الرحمٰن سے خبر دی وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی شخص کو یا اپنے ورثاء کو کوئی چیز تاحیات دے دے تو وہ انہیں کی ہو جاتی ہے دینے والے کو اس سے کچھ نہیں مل سکتا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے۔

(۸۰۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَرَّثَ حَفْصَةَ دَارَهَا وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ اَسْكَنَتْ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَضَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَاٰى اَنَّهٗ لَهٗ.

۸۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ میں حضرت نافع نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وارث ہوئے جبکہ وہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو اپنا گھر اپنی زندگی میں عطا فرما گئی تھیں جب حضرت زید بن خطاب کی بیٹی نے وصال فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کے مکان پر اس خیال سے لے لیا کہ اب وہی اس گھر کے مالک ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ الْعُمْرٰى هِبَةٌ فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَلَهٗ وَالسُّكْنٰى لَهٗ عَارِيَةٌ تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَسْكَنَهَا وَاِلٰى وَارِثِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَالْعُمْرٰى اِنْ قَالَ هِىَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ اَوْلَمْ يَقُلْ وَلِعَقِبِهٖ فَهُوَ سَوَاءٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے "عمریٰ" وہ عطیہ ہے جسے دیا جائے تاحیات اسی کا رہتا ہے "سکنیٰ" عاریۃً رہائش وغیرہ کے لئے ایک معلوم مدت تک دی جائے اور پھر وہ اصل مالک یا اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا یہی قول ہے عمریٰ یہ ہے یوں کہا جائے تمہاری عمر بھر کے لئے اور پھر تیرے اولاد کے لئے اور اگر اولاد کے لئے نہ بھی کہے تو پھر بھی دونوں صورتوں برابر ہوگا۔

باب كِتَابُ الصَّرْفِ وَاَبْوَابُ الرِّبٰوا

یہ باب سونا چاندی کو ایک دوسرے کے عوض فروخت کرنے اور سود کے بیان میں ہے

(۸۰۹) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْوَرَقَ بِالذَّهَبِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْاٰخَرُ نَاجِزٌ فَاِنِ اسْتَنْظَرَکَ اِلٰى اَنْ يَّلِجَ بَيْتَهٗ فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ هُوَ الرِّبٰوا.

۸۰۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ چاندی کو سونے کے بدلے ایسے فروخت نہ کرو کہ ایک نقد ہو اور دوسری ادھار ہو بلکہ اگر اتنی سی مہلت بھی مانگے کہ گھر سے واپس آکر دے دے گا تو اتنا بھی وقت نہ دے کیونکہ میں تم پر اور رما "رِمَا" سے ربوا ہی کا نام ہے۔

(۸۱۰) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنِ دِيۡنَارٍ عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُبۡنُ الۡخَطَّابِ لَا تَبِيۡعُوۡ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثۡلًا بِمِثۡلٍ وَلَا تَبِيۡعُوۡ الۡوَرَقَ بِالۡوَرَقِ اِلَّا مِثۡلًا بِمِثۡلٍ وَلَا تَبِيۡعُو الذَّهَبَ بِالۡوَرَقِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالۡاٰخَرُ نَاجِزٌ وَاِنِ اسۡتَنۡظَرَکَ حَتّٰى يَلِجَ بَيۡتَهٗ فَلَا تَنۡظُرۡهُ اِنِّیۡ اَخَافُ عَلَيۡكُمُ الرِّبٰوا.

۸۱۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سونے کو سونے اور سونے کو چاندی کے بدلے اس طرح فروخت کرو کہ ایک نقد اور دوسری چیز ادھار ہو اگر چہ وہ اتنی سی مہلت مانگے کہ وہ گھر سے ہو کر آجائے پھر بھی اجازت نہ دو کیونکہ میں تمہارے لئے سود سے ڈرتا ہوں۔

(۸۱۱) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنۡ اَبِیۡ سَعِيۡدِ الۡخُدۡرِیِّ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيۡعُوۡ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثۡلًا بِمِثۡلٍ وَلَا تُشِفُّوۡ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ وَلَا تَبِيۡعُوۡا الۡوَرَقَ بِالۡوَرَقِ اِلَّا مِثۡلًا بِمِثۡلٍ وَلَا تُشِفُّوۡا بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ وَلَا تَبِيۡعُوۡ شَيۡئًا مِنۡهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

۸۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے مگر برابر برابر یہ کہ ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے برابر فروخت کرو ان میں کسی چیز کو ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اسی طرح نقد کو ادھار پر فروخت نہ کرو۔

(۸۱۲) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا مُوۡسٰى بۡنِ تَمِيۡمٍ عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ يَسَارٍ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيۡنَارُ بِالدِّيۡنَارِ وَالدِّرۡهَمُ بِالدِّرۡهَمِ لَا فَضۡلَ بَيۡنَهُمَا.

۸۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن ابو تمیم سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو دینار اور درہم کو درہم کے بدلے اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے زیادہ بھی فروخت نہ کرو۔

(۸۱۳) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا ابۡنُ شِهَابٍ عَنۡ مَالِکِ ابۡنِ اَوۡسِ بۡنِ الۡحَدَثَانِ اَنَّهٗ اَخۡبَرَهٗ اَنَّهُ الۡتَمَسَ صَرۡفًا بِمِائَةِ دِيۡنَارٍ وَقَالَ فَدَعَانِیۡ طَلۡحَةُ ابۡنُ عُبَيۡدِاللّٰهِ فَقَالَ فَتَرَاوَضۡنَا حَتّٰى اِصۡطَرَفَ مِنِّیۡ فَاَخَذَ طَلۡحَةُ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِیۡ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاۡتِيَنِیۡ خَازِنِیۡ مِنَ الۡغَابَةِ وَعُمَرُبۡنُ الۡخَطَّابِ يَسۡمَعُ كَلَامَهٗ فَقَالَ لَا

۸۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے بیان کیا کہ انہیں ایک سو (۱۰۰) دینار کے درہموں کی ضرورت پڑی تو انہوں نے مجھے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا سو ہم دونوں اس معاملہ پر رضامند ہوئے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے دینار اپنے ہاتھ میں لے لیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرنے لگے پھر مجھ سے کہا انتظار کرو میرا خزانچی مقام غابہ

وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَأْخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ.

سے آجائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ باتیں سن رہے تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم تم طلحہ سے مال لئے بغیر جدا نہ ہو، پھر کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ وہ برابر ہوں۔

(۸۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَوْعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ وَّرِقٍ اَوْذَهَبٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا.

فَقَالَ لَهُ اَبُوالدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا اَرٰى بِهٖ بَاْسًا فَقَالَ لَهُ اَبُوالدَّرْدَاءَ مَنْ يُّعْذُرُنِيْ مِنْ مُعَاوِيَةَ اُخْبِرُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُنِيْ عَنْ رَاْيِهٖ لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِهَا قَالَ فَقَدِمَ اَبُوالدَّرْدَاءَ عَلٰى عُمَرَبْنِ خَطَّابٍ اَخْبَرَهُ فَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ لَا يَبِيْعَ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْوَزْنًا بِوَزْنٍ.

۸۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے عطاء بن یسار یا حضرت سلیمان بن یسار سے خبر دی کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے یا چاندی کا برتن اس کے وزن سے زیادہ کے عوض فروخت کیا۔

تو ان سے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے مگر برابر قیمت کے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے نزدیک کوئی قباحت نہیں حضرت ابودرداء نے کہا امیر معاویہ کے مقابلہ میں میرا عذر قبول کرے گا میں ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے سناتے ہیں میں اس سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں تم ہو پھر حضرت ابودرداء حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئے اور انہیں تمام باتیں بتائیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ایسی خرید وفروخت نہ کریں الا یہ کہ وہ برابر ہو اور وزن وزن کے برابر ہو۔

(۸۱۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قُسَيْطِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاٰى سَعِيْدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ فَيُفْرِغُ الْاٰخَرُ الذَّهَبَ فِيْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ فَيُفْرَغُ الْاٰخَرَ

۸۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا وہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرتے ہیں وہ اپنا سونا ترازو کے ایک پلڑے میں اور دوسرے کا سونا ترازو کے

الذَّهَبَ فِي كَفَةِ الْاُخْرٰى قَالَ ثُمَّ يَرْفَعُ الْمِيْزَانَ فَاِذَا اعْتَدَلَ لِسَانَ الْمِيْزَانِ اَخَذَ وَاَعْطٰى صَاحِبُهٗ.

دوسرے پلڑے میں رکھتے ہیں پھر ترازو کو اٹھاتے جب ترازو کا کانٹا تو دوسرے کا سونا لے لیتے اور اپنا انہیں دیدیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ عَلٰى مَاجَاءَ تِ الْاٰثَارُ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الرِّبٰوافِيْمَايُكَالُ اَوْيُوْزَنُ

یہ باب پیمائشی اور وزنی چیزوں میں سود کے بیان میں ہے

(۸۱۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوْالزِّنَادِاَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَبْنِ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ لَارِبٰوا اِلَّافِيْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ اَوْمَايُكَالُ اَوْيُوْزَنُ مِمَّايُوْكَلُ اَوْيُشْرِبُ.

۸۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ سود صرف سونے چاندی یا کھانے پینے کی ایسی اشیاء میں ہے جو تول یا ناپ کر فروخت کی جاتی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌاِذَاكَانَ مَايُكَالُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اَوْكَانَ مَايُوْزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا اِلَّامِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًابِيَدٍ بِمَنْزِلَةِ الَّذِيْ يُوْكَلُ وَيُشْرِبُ وَهُوَقَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جو چیزیں ناپی جائیں یا ان کا وزن کیا جائے اور وہ ایک جنس سے ہوں تو ان کا فروخت کرنا ناجائز ہے مگر جب کہ وہ مساوی اور دست بدست ہوں تو جائز ہے کیونکہ وہ بھی کھانے پینے کی چیزوں کی مثل ہیں یہی حضرت ابراہیم نخعی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۸۱۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّمْرُبِالتَّمْرِمِثْلًابِمِثْلٍ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَامِلَكَ عَلٰى خَيْبَرَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَدِيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَاْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ قَالَ اُدْعُوْهُ لِيْ فَدَعٰى لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۸۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور کو کھجور کے برابر وزن فروخت کرو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے انصار عامل جو خیبر میں قبیلہ عدی تعلق سے ہیں وہ ایک صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس بلاؤ جب انہیں حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم ایک صاع کے بدلے دو صاع نہ لیا کرو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمدہ کھجوریں

اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُعْطُوْنِي الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ اِلَّاصَـاعًـا بِصَاعَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ بِـعِ الْـجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ وَالشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا.

عام کھجوروں کے بدلے دوصاع لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا عام قسم کی کھجور کو درہم کے عوض فروخت کر دیا کرو اور پھران درہموں سے عمدہ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔

(۸۱۸) اَخْبَـرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَجِيْدِ ابْـنِ سُهَيْلٍ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِـيْ سَـعِيْـدِ الْخُدْرِيّ وَاَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُـوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًاعَـلٰـى خَيْبَـرَفَـجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلٌّ تَمْرُ خَيْبَـرَهٰـكَـذَاقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَلـصَّـاعُ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثَةِ فَـقَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَـفْعَلْ بِعْ تَمْرَكَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اِشْتَرِبِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

۸۱۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالمجید بن سہیل اور زہری نے حضرت سعید بن میتب سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر میں عامل مقرر کیا، اس نے آپ کی خدمت میں اعلیٰ قسم کی کھجوریں پیش کیں آپ نے ارشاد فرمایا کیا خیبر میں تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں اس نے عرض کیا واللہ نہیں! یارسول اللہ ایسی عمدہ کھجور ایک صاع دوصاع کے بدلے اور دوصاع تین صاع کے بدلے مل جاتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کریں بلکہ اپنی کھجوروں کو درہموں کے بدلے میں فروخت کر کے انہیں دراہم سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو اور فرمایا وزن کی جانے والی چیزوں میں بھی ایسا ہی کرلیا کرو۔

قَـالَ مُـحَـمَّـدٌوَبِهٰـذَاكُـلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا ان تمام احادیث پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(۸۱۹) اَخْبَـرَنَـامَـالِكٌ عَنْ رَجُلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ سَـعِيْـدَبْـنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِيْ طَعَامًا مِنَ الْجَارِ بِدِيْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ اَيُعْطِيْهِ دِيْنَارًا وَنِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًاقَالَ لَاوَلٰكِنْ يُعْطِيْهِ دِيْنَارًا وَدِرْهَـمًـا وَيَـرُدُّ عَـلَيْـهِ الْبَـائِعُ نِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا.

۸۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن میتب سے سوال کیا ایک شخص اپنے ساتھ سے ایک دینار اور نصف درہم میں غلہ خرید لے پھر وہ اسے ایک دینار اور نصف درہم میں فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ اسے ایک دینار اور ایک درہم دے اور فروخت کرنے والا اسے نصف درہم کے مطابق غلہ واپس دے دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْوَجْهُ اَحَبُّ اِلَيْنَا وَالْوَجْهُ الْاٰخَرُ يَجُوْزُ اَيْضًا اِذَا لَمْ يُعْطِهِ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اشْتَرٰى اَقَلَّ مِمَّا يُصِيْبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْاَوَّلِ فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهُ اَقَلَّ مِمَّا يُصِيْبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْاَوَّلِ لَمْ يَجُزْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ صورت ہمارے نزدیک بہت اچھی ہے اور دوسری یہ صورت بھی جائز ہے کہ جب اس غلہ سے جو نصف درہم کے عوض حاصل ہوا ہے اسی نرخ پر یہ بھی نصف درہم میں غلہ دے دے بشرطیکہ کمی نہ ہو اگر پہلے نرخ سے کم ہے تو جائز نہیں ہوگا۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْعَطَايَا اَوِ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ

یہ باب عطیہ یا قرضہ پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے کے بیان میں ہے

(۸۲۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَمِيْلُ الْمُؤَذِّنُ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ رَجُلٌ اشْتَرٰى هٰذِهِ الْاَرْزَاقُ الَّتِيْ يُعْطَاهَا النَّاسُ بِالْجَارِ فَابْتَاعَ مِنْهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَيَّ اِلٰى ذٰلِكَ الْاَجَلِ فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاَرْزَاقِ الَّتِي ابْتَعْتُ قَالَ نَعَمْ فَنَهَا عَنْ ذٰلِكَ.

۸۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ انہوں نے جمیل موذن کو سعید بن مسیب سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں غلوں کو جو لوگوں کے لئے مقرر رہیں پڑوسی سے خریدتا ہوں پھر میں چاہتا ہوں کہ اس غلہ کو ایک مقررہ مدت کے بعد فروخت کروں تو حضرت سعید بن میسب نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو لوگوں کو اسی غلہ سے قیمت ادا کرے جو تو نے خریدا ہے جمیل نے کہا ہاں حضرت سعید بن میسب نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ اِذَا كَانَ لَهُ دَيْنٌ يَبِيْعَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ لِاَنَّهُ غَرَرٌ فَلَا يَدْرِيْ اَيَخْرُجُ اَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ قبضہ کئے بغیر قرض لی ہوئی چیز کو فروخت کرے جب تک اسے مل نہ جائے کیونکہ یہ دھوکہ ہوگا اسے کیا علم کہ وہ پورا وصول ہوگا یا نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

(۸۲۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَبِيْعُ الدَّيْنَ وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ

۸۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں موسیٰ بن میسرہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن میسب سے کسی شخص کو یہ معلوم کرتے ہوئے سنا کہ میں قرض فروخت کرتا ہوں

ذٰلِکَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَاتَبِعْ اِلَّا مَااَوَيْتَ اِلٰی رَحْلِکَ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَايَنْبَغِیْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّبِيْعَ دَيْنًالَهٗ عَلٰی اِنْسَانٍ اِلَّامِنَ الَّذِیْ هُوَعَلَيْهِ لِاَنَّ بَيْعَ الدَّيْنِ غَرَرٌ لَايَدْرِیْ اَيَخْرُجُ مِنْهُ اَمْ لَا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی.

اور فروخت کرنے کی بعض صورتیں بیان کیں تو حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا اسے فروخت نہ کرو جب تک تم اپنے گھر نہ لے آؤ۔
امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس چیز کو فروخت کرے جو کسی پر قرض ہے ہاں اس شخص کے پاس فروخت کرسکتا ہے جو مقروض ہے اس لئے کہ قرض کا فروخت کرنا دھوکہ دہی ہے کیونکہ خریدار کو معلوم نہیں کہ اسے وصول بھی کر سکے گا یا نہیں امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِیْ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذَهٗ

یہ باب مقروض کو عمدہ چیز لوٹانے کے بیان میں ہے

(۸۲۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُبْنُ قَيْسٍ الْمَكِّیّ عَنْ مُجَاهِدٍقَالَ اِسْتَسْلَفَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضٰی خَيْرًا مِّنْهَافَقَالَ الرَّجُلُ هٰذِهٖ خَيْرٌ مِنْ دَرَاهِمِیِ الَّتِیْ اَسْلَفْتُکَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْعَلِمْتُ وَلٰكِنْ نَفْسِیْ بِذٰلِکَ طَيِّبَةٌ.

۸۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حمید بن قیس مکی نے حضرت مجاہد سے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے چند دراہم بطور قرض لئے پھر اس سے بہتر ادا کئے اس شخص نے کہا یہ تو میرے دراہم سے عمدہ ہیں جو میں نے آپ کو قرض دیئے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن میں اپنی خوشی سے یہ عمدہ دراہم دیئے ہیں۔

(۸۲۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَارَافِعٍ اَنْ يَّقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ عَلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًارُبَاعِيًّاخِيَارًا فَقَالَ لَهٗ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً.

۸۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے خبر دی وہ ابورافع سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے ایک کم عمر کا اونٹ قرض لیا آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ نے ابو رافع سے فرمایا اسے ایک کم عمر کا اونٹ دیدو ابورافع آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا صدقہ کے سال میں سب عمدہ اور چھ سال سے بڑی عمر کے اونٹ ہیں آپ نے فرمایا انہی میں سے ادا کردو کیونکہ وہ لوگ بہترین ہیں وہ لوگ جو قرض عمدہ طریقے سے ادا کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاخُذُ لَابَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَاكَانَ مِنْ غَيْرِشَرْطٍ اِشْتَرَطَ عَلَيْهِ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارا عمل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ ایسی کوئی شرط پہلے سے مقرر نہ کی گئی ہو یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۸۲۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلْفًا فَلَايَشْتَرِطُ اِلَّاقَضَاءَ هٗ.

۸۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ جو شخص قرض لے اس کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی شرط نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاخُذُ لَايَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِطَ اَفْضَلَ مِنْهُ وَلَايَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَحْسَنَ مِنْهُ فَاِنَّ الشَّرْطَ فِىْ هٰذَالَايَنْبَغِىْ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب مَايُكْرِهُ مِنْ قَطْعِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ

یہ باب درہم ودینار میں کٹوتی پر کراہت کے بیان میں ہے

(۸۲۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَطْعُ الْوَرَقِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ.

۸۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے حضرت سعید بن میسّب سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا چاندی اور سونے میں کٹوتی زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَايَنْبَغِىْ قَطْعُ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں درہم ودینار میں کسی منفعت کے بغیر کاٹنا جائز نہیں ہے۔

بَاب اَلْمُعَامَلَةُ وَالْمُزَارَعَةُ فِى النَّخْلِ وَالْاَرْضِ

یہ باب باغ اور کھیتی کے معاملہ کے بیان میں ہے

(۸۲۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَارَبِيْعَةُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ حَنْظَلَةَ الْاَنْصَارِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ قَدْنَهٰى عَنْهُ وَقَالَ حَنْظَلَةُ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ

۸۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت حنظلہ انصاری نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھیتی کو کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے

بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ قَالَ رَافِعٌ لَابَأْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ.

منع فرمایا گیا ہے حضرت حنظلہ کہتے ہیں پھر میں نے سونے اور چاندی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا چاندی، اور سونے کو کرایہ پر دینے میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَابَأْسَ بِكِرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَبِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا وَضَرْبًا مَعْلُوْمًا مَالَمْ يَشْتَرِطْ ذٰلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنِ اشْتَرَطَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ كِرَائِهَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُوْمًا فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلُ الْبَيْتِ يُكْرٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے سونے چاندی اور گندم کے بدلے زمین کرایہ پر دینے میں کوئی قباحت نہیں جبکہ وزن اور جنس معلوم ہو اور یہ شرط نہ لگائی جائے کہ جو کچھ زمین سے پیدا ہوگا اسی سے دے گا اگر یہ شرط کر لی کہ جو زمین سے حاصل ہو گا اس میں سے کچھ دونگا تو اس میں جائز نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء فرماتے ہیں۔ اور حضرت سعید بن میبّ سے ایک مقررہ مقدار گندم کے عوض زمین کو ٹھیکے پر دینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اجازت فرمائی آپ نے فرمایا یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی مکان کرایہ پر دے۔

(۸۲۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَتَحَ خَيْبَرَ قَالَ لِلْيَهُوْدِ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ عَلٰى اَنَّ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ قَالَ فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهُ.

۸۲۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن میبّ سے یہ روایت نقل کی کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے میں اس پر تمہیں قائم رکھوں گا اس طرح کہ پھل ہمارے تمہارے درمیان مشترک ہوں گے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ان کے پاس بھیجا کرتے وہ مشترکہ پھلوں کا اندازہ کرتے پھر کہتے چاہے تم لے لو چاہے مجھے دے دو یہود اندازے کے ان میں سے آدھا نصف پھل آپ آپ کو دے دیتے۔

(۸۲۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُوْدِ قَالَ فَجَمَعُوْا حُلِيًّا

۸۲۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے اور معاہدہ کے مطابق وہ ان کے درمیان مشترکہ پھلوں کا اندازہ کرتے راوی کا بیان ہے

مِنْ حُلِيّ نِسَآئِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَالَکَ وَخَفِّفْ عَنَّاوَتَجَاوَزْ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لِمَنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَمَاذَاکَ بِحَامِلِيْ اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمْ اَمَّاالَّذِيْ عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَاِنَّهَا سُحْتٌ وَاِنَّا لَانَاْكُلُهَا قَالُوْا بِهٰذَاقَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

کہ یہودیوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کر کے کہا کہ یہ تم لے لواور محصول میں کمی کردو اور تقسیم میں درگذر کردو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا یہودیوں میرے نزدیک تم دنیا کی بدترین مخلوق ہو باوجود اس کے مجھے یہ بات قطعاً امادہ نہیں کر سکتی کہ میں تم پر کسی قسم کا ظلم کروں جو رشوت تم دیتے ہو یہ حرام ہے ہم لوگ اسے نہیں کھاسکتے یہودی پکار اٹھے اسی سے زمین وآسمان قائم ہیں۔(اسی عمل وانصاف کی وجہ سے)

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ لَابَاْسَ بِمُعَامَلَةِ النَّخْلِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَبِمُزَارَعَةِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ عَلَى الشَّطْرِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يُكْرِهُ ذٰلِکَ وَيُذْكَرُاَنَّ ذٰلِکَ هُوَالْمُخَابَرَةِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کھجور اور خالی زمین کا نصف تہائی چوتھائی حصہ پر معاملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر حضرت امام ابوحنیفہؒ اسے مکروہ جانتے ہیں اور فرمایا کرتے یہ مخابرہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

بَاب اِحْيَاءُ الْاَرْضِ بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْبِغَيْرِاِذْنِهٖ

یہ باب حاکم کی اجازت یا بغیر اجازت کے زمین آباد کرنے کے بیان میں ہے

(۸۲۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَااَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ.

۸۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اس پر کسی ظالم کا حق نہیں۔

(۸۳۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ.

۸۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت ابن شہاب نے حضرت سالم بن عبداللہ نے روایت کیا وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَهِيَ لَهٗ فَاَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَقَالَ لَايَكُوْنُ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهُ الْاِمَامُ قَالَ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا اَحْيَاهَا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اسی پر ہمارا عمل ہے حاکم کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ زمین اسی کی ہے حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں زمین اس کی نہیں ہوگی جب تک حاکم اجازت نہ دے لیکن حاکم کے لئے مناسب یہی ہے کہ جب اس نے آباد کرلی ہے تو اسی کے قبضہ میں دے دے اور اگر حاکم اجازت نہیں دیتا تو وہ زمین اس کی نہیں ہوگی۔

بَابُ الصُّلْحِ فِي الشُّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَآءِ

یہ باب آبپاشی میں پانی کی تقسیم پر موافقت کے بیان میں ہے

(۸۳۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَيْنِبٍ يُمْسِكُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ.

۸۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہزور اور مذینب (قبیلوں کے نام ہیں) کے متعلق فرمایا جب ان کے کھیت ٹخنوں تک بھر جائیں تو پھر وہ نشیب کہ زمین کی کھیتوں کی طرف پانی چھوڑ دیا کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لِاَنَّهٗ كَانَ كَذٰلِكَ الصُّلْحُ بَيْنَهُمْ لِكُلِّ قَوْمٍ مَا اصْطَلَحُوْا وَاَسْلَمُوْا عَلَيْهِ مِنْ عُيُوْنِهِمْ وَسُيُوْلِهِمْ وَاَنْهَارِهِمْ وَشُرْبِهِمْ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح صلح ہوتی ہوگی لہٰذا ہر قوم کو چاہے چشموں کے پانی بارش کے پانی اور نہروں کے پانی کے متعلق آپس میں تقسیم پر موافقت کرلیں۔

(۸۳۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنِ خَلِيْفَةَ سَاقَ خَلِيْجًا لَهٗ حَتّٰى النَّهْرَ الصَّغِيْرِ مِنَ الْعَرِيْضِ فَاَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ بِهٖ فِي الْاَرْضِ لِمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلَمَةَ فَاَبٰى مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَمْ تَمْنَعُنِيْ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَاَبٰى فَكَلَّمَ

۸۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ ضحاک بن خلیفہ نے وادیٔ عریض میں ایک چھوٹی سی نہر نکالی اور اسے محمد بن مسلمہ کے کھیتوں سے گزارنا چاہا تو محمد بن مسلمہ نے ان کو روک دیا ضحاک نے کہا مجھے نہ روکو اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے اس طرح کہ اس میں ابتداءً بھی پانی لوگے اور آخر میں بھی تم کو پانی ملے گا پھر تمہارا نقصان بھی تو نہیں انہوں نے پھر انکار کیا ضحاک نے اس سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات کی تو آپ نے

فِيْهِ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا مُحَمَّدَبْنَ مُسْلِمَةَ فَامَرَهُ اَنْ يُّخْلِىَ سَبِيْلَهٗ فَاَبٰى فَقَالَ عُمَرُلَمْ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَايَنْفَعُهٗ وَهُوَلَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهٖ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّلَايَضُرُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَاوَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُوَاللّٰهِ لَيَمُرَّنَّ بِهٖ وَلَوْعَلٰى بَطْنِكَ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يُّجْزِيَهٗ.

محمد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا اسے راستہ دے دوانہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر فرمایا اپنے بھائی کو ایسے کام کرنے سے نہ روکو جو نفع بخش ہے اور وہ تمہارے لئے بھی فائدہ مند ہے تم اول بھی پانی لو گے اور آخر میں بھی پانی ملے گا اور اس میں تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں ہے محمد مسلمہ نے کہ بخدا میں ایسا ہرگز نہیں کرنے دونگا اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم یہاں نہر بنائی جائے گی خواہ تمہارے پیٹ پر سے ہی گزرے پھر انہیں وہاں سے نہر نکالنے کا حکم فرمایا۔

(۸۳۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ حَائِطِ جَدِّهٖ رَبِيْعٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاَرَادَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَنْ يُّحَوِّلَهٗ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْحَائِطِ هِيَ اَرْفَقُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَقْرَبُ اِلٰى اَرْضِهٖ فَمَنَعَهٗ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَقَضٰى لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بِتَحْوِيْلِهٖ.

۸۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمرو بن یحیی مازنی نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ ان کے دادا جان کے باغ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ایک چھوٹی سی نہر تھی انہوں نے جب چاہا کہ اس نہر کو باغ کے دوسرے جانب تک لے جایا جائے جو ان کی زمین کے قریب تھا اور اس سے سیرابی میں آسانی تھی لیکن باغ کے مالک نے انہیں روکا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے تو آپ نے نہر وہاں تک منتقل کرنے کی حضرت عبدالرحمٰن کو اجازت فرما دی۔

(۸۳۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُمْنَعُ نَفْعُ بِئْرٍ.

۸۳۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو کنویں کے زائد پانی سے نہ روکا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُاَيُّمَارَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ بِئْرٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّمْنَعَ النَّاسَ اَنْ يَّسْتَقُوامِنْهَا بِشِفَاهِهِمْ وَاِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ وَاَمَّالِزَرْعِهِمْ وَنَخْلِهِمْ فَلَهٗ اَنْ يَّمْنَعَ ذٰلِكَ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کسی کا کنواں ہو تو اس کے لئے جائز نہیں کہ لوگوں کو پانی بھرنے یا اونٹ بکری وغیرہ جانوروں کو پلانے سے وہ روکے ہاں اسے کھیتی باڑی اور کھجوروں کے باغات کی سیرابی سے روکنے کا اختیار ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور

حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب الرَّجُلُ يُعْتِقُ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَّمْلُوكٍ أَوْ يُسَيِّبُ سَائِبَةً أَوْ يُوصِي بِعِتْقٍ

یہ باب غلام کے بعض حصے کو فروخت کرنے سائبہ چھوڑنے اور آزاد کرنے کی وصیت کے بیان میں ہے

(۸۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَابَكْرٍ سَيَّبَ سَائِبَةً.

۸۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سائبہ چھوڑا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَاسَائِبَةَ فِي الْاِسْلَامِ وَلَوِاسْتَقَامَ اَنْ يُّعْتِقَ الرَّجُلُ سَائِبَةً فَلَايَكُوْنُ لِمَنْ اَعْتَقَهُ وَلَائَهُ لَاسْتَقَامَ لِمَنْ طَلَبَ مِنْ عَائِشَةَ اَنْ تَعْتَقَ وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِغَيْرِهَا فَقَدْ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِذَا اسْتَقَامَ اَنْ لَّايَكُوْنُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَلَاءَ اِسْتَقَامَ اَنْ يَسْتَثْنِيَ عَنْهُ الْوَلَاءَ فَيَكُوْنُ لِغَيْرِهٖ وَاسْتَقَامَ اَنْ يَّهَبَ الْوَلَاءَ وَيَبِيْعَهُ وَقَدْنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَالْوَلَاءُ عِنْدَبِمَنْزِلَةِ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ اَعْتَقَ اَنْ اَعْتَقَ سَائِبَةً اَوْغَيْرَهَا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ مشہور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کی ہے جس نے غلام آزاد کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسلام میں سائبہ نہیں اگر سائبہ کا آزاد کرنا کسی کے لئے اس طرح جائز ہوتا کہ اس کی ولاء آزاد کرنے والے کے لئے نہ ہوتی تو ان لوگوں کے لئے بھی جائز ہوتا جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بریرہؓ) مانگی تھی انہوں نے کہا تھا تم آزاد کردو ولاء تمہاری نہیں ہوگی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء آزاد کرنے والے کی ہے اگر یہ صحیح ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کی نہ ہوتی تو ولاء کا استثناء جائز ہوتا کہ وہ دوسروں کو حاصل ہو سکے اور اس کا فروخت کرنا اور ہبہ میں دینا بھی جائز ہوتا حالانکہ ولاء کی فروخت کرنا اور ہبہ کرنے سے روکا گیا ہے ہمارے نزدیک ولاء بطور نسب کے ہے وہ اس کے لئے ہے خواہ اس نے آزاد کیا خواہ سائبہ کے طور پر یا کسی دوسری طرح بھی آزاد کیا ہو امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا یہی قول ہے۔

(۸۳۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًالَّهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ

۸۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مشترکہ غلام میں سے اپنا

الْمَالِ مَا يَبْلُغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمُ قِيمَةِ الْعَدْلِ ثُمَّ اَعْطٰى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ اِلَّا فَقَدْ عُتِقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ.

حصہ آزاد کر دیا اور آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کے مساوی ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور آزاد کرنے والا شرکاء کو برابر کا حصہ دے گا پھر اس کی طرف سے غلام آزاد ہو گا ورنہ اسے اتنی ہی آزادی ملے گی جتنا اس کا حصہ ہے آزاد ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِي مَمْلُوْكٍ فَهُوَ حُرٌّ كُلُّهُ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ اَعْتَقَ مُوْسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ شَرِيْكِهِ مِنَ الْعَبْدِ وَاِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ بِشُرَكَائِهِ فِيْ حِصَصِهِمْ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُعْتِقُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا اَعْتَقَ وَالشُّرَكَاءُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءُوْا اَعْتَقُوْا كَمَا اَعْتَقَ وَاِنْ شَاءُوْا ضَمَّنُوْهُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَاِنْ شَاءُوْا اِسْتَسْعَوُا الْعَبْدَ فِيْ حِصَصِهِمْ فَاِنْ اِسْتَسْعَوُا الْعَبْدَ فِيْ حِصَصِهِمْ فَاِنْ اِسْتَسْعَوْا وَاعْتَقُوْا كَانَ الْوَلَاءَ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ حِصَصِهِمْ وَاِنْ ضَمَّنُوْا الْمُعْتِقَ الْوَلَاءَ كُلَّهُ لَهُ وَرَجَعَ عَلَى الْعَبْدِ بِمَا ضَمِنَ اِسْتَسْعَاهُ بِهِ

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے جس غلام کا ایک حصہ بھی آزاد کیا گیا تو وہ مکمل آزاد ہے اگر وہ مالدار ہے تو باقی شرکاء کے حصہ کا وہ خود ضامن ہو گا اور اگر محتاج ہے تو غلام محنت مزدوری کر کے شرکاء کے حصے ادا کرے گا ایسی ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہم تک پہنچی ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا غلام اسی قدر آزاد ہو گا جتنا حصے دار نے آزاد کیا ہے باقی شرکاء کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ چاہیں تو غلام سے ضمان لے لے اگر مالدار ہو نہیں تو غلام سے اپنے حصہ کی مزدوری کروا لیں، اگر وہ لوگ اس سے کروا لیں اور آزاد کر دیں تو ولاء سب کو ان کے حصہ کے مطابق ملے گا اگر آزاد کرنے والے سے اس کی قیمت وصول کر لی تو کل ولاء کا وہی مالک ہو گا اور اس غلام سے اسی قدر وہی کام لیا جا سکتا ہے جس قدر اپنے حصہ کی اس کی قیمت ادا کی ہو گی۔

(۸۳۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا وَاُمَّهُ.

۸۳۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے یہ حدیث بیان کی کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ولد زنا اور اس کی ماں کو آزاد کیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ بَلَغَنَا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَبْدَيْنِ اَحَدُهُمَا لِبَغِيَّةٍ وَالْاٰخَرُ لِرَشِيْدَةٍ اَيُّهُمَا يُعْتَقُ قَالَ اَغْلَاهُمَا ثَمَنًا بِدِيْنَارٍ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ بات بہت اچھی ہے عبداللہ بن عباس سے ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان سے دو غلاموں کی بارے میں دریافت کیا گیا جن میں سے ایک زانیہ باندی سے اور ایک صالحہ باندی سے ہو تو ان میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو ہمارا بھی یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۸۳۸) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَایَحۡیَی بۡنُ سَعِیۡدٍقَالَ تُوُفِّیَ عَبۡدُالرَّحۡمٰنِ بۡنِ اَبِیۡ بَکۡرٍ فِی نَوۡمٍ نَامَهٗ فَاَعۡتَقَتۡ عَائِشَةَ رِقَابًا کَثِیۡرَةً.

۸۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نیند کی حالت میں وصال فرما گئے تو ان کی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہت سے غلام آزاد کیئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ لَابَاۡسَ اَنۡ یُّعۡتَقَ عَنِ الۡمَیِّتِ فَاِنۡ کَانَ اَوۡصٰی بِذٰلِکَ کَانَ الۡوَلَاءُ لَهٗ وَاِنۡ کَانَ لَمۡ یُوۡصِ کَانَ الۡوَلَاءُ لِمَنۡ اَعۡتَقَ وَیُلۡحِقُهُ الۡاَجۡرُاِنۡشَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اس پر ہمارا عمل ہے کہ میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے میں کوئی قباحت نہیں مرحوم کی طرف سے اگر وصیت ہو تو ولاء اسی کی ہوگی اور اگر وصیت نہ ہو تو ولاء آزاد کرنے والے کی ہوگی اور میت کو انشاء اللہ تعالیٰ ثواب ملے گا۔

باب بَیۡعُ الۡمُدَبَّرِ

یہ باب مدبر کے خرید وفروخت کرنے کے بیان میں ہے

(۸۳۹) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَا اَبُوالرِّجَالِ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ عَنۡ اُمِّهٖ عُمۡرَةَ بِنۡتِ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ اِنَّ عَائِشَةَ زَوۡجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ کَانَتۡ اِعۡتَقَتۡ جَارِیَةً لَّهَا عَنۡ دُبُرٍ مِّنۡهَا ثُمَّ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهَا بَعۡدَذٰلِکَ اِشۡتَکَتۡ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنۡ اِشۡتَکِیۡ ثُمَّ اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَیۡهَا رَجُلٌ سِنۡدِیٌّ فَقَالَ لَهَااَنۡتَ مَطۡبُوۡبَةٌ فَقَالَتۡ لَهٗ عَائِشَةُ وَیۡلَکَ مَنۡ طَبَّنِی قَالَ اِمۡرَأَةٌ مِنۡ نَعۡتِهَا کَذَاوَکَذَا فَوَصَّفَهَا وَقَالَ اِنَّ فِیۡ حَجۡرِهَا اۡلاٰنَ صَبِیًّا قَدۡبَالَ.

فَقَالَتۡ عَائِشَةُ اُدۡعُوۡلِیۡ فُلَانَةً جَارِیَةً کَانَتۡ تَخۡدُمُهَا فَوَجَدُوۡهَا فِیۡ بَیۡتِ جِیۡرَانٍ لَهُمۡ فِیۡ حُجۡرِهَا صَبِیٌّ قَالَتۡ اۡلاٰنَ حَتّٰی اَغۡسِلَ بَوۡلَ هٰذَاالصَّبِیِّ فَغَسَلَتۡهُ ثُمَّ جَاءَتۡ فَقَالَتۡ

۸۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ ماجدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی باندی کو مدبرہ کیا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوگئیں جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت عائشہؓ بیمار رہیں اسی اثناء میں ایک سندھی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا آپ پر جادو کیا گیا ہے آپ نے اسے فرمایا افسوس ہے تجھ پر مجھ پر کون جادو کرسکتا ہے؟ اس نے عرض کیا ایک عورت نے جادو کیا ہے ہے جس کی یہ کیفیت ہے اس نے کہا اس وقت اس کی گود میں بچہ ہے جس نے پیشاب کیا ہے۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا فلاں باندی کو میرے پاس لایا جائے جو آپ کی خدمت کیا کرتی تھی لوگوں نے اسے پڑوس میں پایا اس کی گود میں بچہ تھا وہ بولی ابھی آتی ہوں بچے کے پیشاب کو دھولوں، جب دھو کر آئی تو حضرت عائشہ

لَهَا عَائِشَةُ اَسَحَرْتِنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِمَ قَالَتْ اَحْبَبْتُ الْعِتْقَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَاتَعْتَقِيْنَ اَبَدًا ثُمَّ اَمَرَتْ عَائِشَةُ اِبْنَ اُخْتِهَا اَنْ يَّبِيْعَهَا مِنَ الْاَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيْءُ مَلْكَتَهَا قَالَتْ ثُمَّ ابْتَعْ لِيْ بِثَمَنِهَا رَقَبَةً ثُمَّ اَعْتِقْهَا فَقَالَتْ عَمْرَةُ فَلَبِثَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الزَّمَانِ ثُمَّ اِنَّهَا رَاَتْ فِي الْمَنَامِ اَنْ اِغْتَسِلِي مِنْ اٰبَارٍ ثَلَاثَةٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاِنَّكِ تَشْفِيْنَ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَرَارَةَ فَذَكَرَتْ لَهُمْ عَائِشَةُ الَّتِيْ رَاَتْ فَانْطَلَقَا اِلٰى قَنَاةٍ فَوَجَدَ اٰبَارًا ثَلَاثَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاسْتَقَوْا مِنْ كُلِّ بِيْرٍ مِنْهَا ثُلُثُ شُجُبِ حَتّٰى مَلَؤُا الشَّجْبُ مِنْ جَمِيْعِهَا ثُمَّ اَتَوْا بِذٰلِكَ الْمَاءُ اِلٰى عَائِشَةَ فَاغْتَسَلَتْ فِيْهِ فَشَفِيَتْ.

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا کیا تو نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے اقرار کیا! آپ نے فرمایا تو نے یہ فعل کیوں کیا؟ عرض کیا آزادی کے لئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا! واللہ میں تجھے ہرگز آزاد نہیں کروں گی پھر آپ نے اپنے بھتیجے کو فرمایا اسکو کسی ایسے دیہاتی کے ہاتھ فروخت کردو جو اسے مشقت میں رکھے پھر اتنی ہی قیمت کا غلام خرید کر اس غلام کو آزاد کردو حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب تک اللہ نے چاہا علیل رہیں۔ پھر خواب میں آپ سے فرمایا گیا کہ تم ان تین کنوؤں کے پانی سے غسل کرو جن کا پانی ایک دوسرے سے ملتا ہے شفاء ہو جائی گی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضرت اسماعیل بن ابوبکر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ آئے تو آپ نے انہیں اپنا خواب بیان فرمایا وہ دونوں وہاں پہنچے جہاں سے پانی نکلتا تھا وہاں انہوں نے تین کنویں پائے جن کا پانی ایک دوسرے سے ملتا تھا انہوں نے ہر کنویں میں سے ایک ایک سے تہائی مشک بھری جب مشک بھر گئی تو وہ پانی حضرت عائشہ کے خدمت میں لائے حضرت عائشہؓ نے اس پانی سے غسل فرمایا تو تندرست ہو گئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰى اَنْ يُّبَاعَ الْمُدَبَّرُ وَهُوَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ مدبر کا فروخت کرنا ہمارے نزدیک مناسب نہیں یہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۸۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ وَلِيْدَةً عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّطَاءُ هَا وَاَنْ

۸۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے کہا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب کو یہ کہتے ہوئے سنا جو شخص اپنی لونڈی کو مدبر کی صورت میں آزاد کر دے تو اس کا اس سے صحبت

يُزَوِّجَهَا وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّبِيْعَهَا وَلَااَنْ يَّهَبَهَا وَ وَلَدُهَابِمَنْزَلَتِهَا.

کرنا یا نکاح کرنا درست ہے مگر فروخت یا ہبہ کرنا جائز نہیں، اور اس سے لڑکا اس کی جگہ ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُوَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب اَلدَّعْوٰى وَالشَّهَادَةُ وَادِّعَاءُ النَّسَبِ

یہ باب دعویٰ شہادت اور دعویٰ نسب کے بیان میں ہے

(۸۴۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاالزُّهْرِىُّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَتْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّىْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌوَقَالَ ابْنُ اَخِىْ قَدْكَانَ عَهِدَاِلَىَّ اَخِىْ فِيْهِ فَقَامَ عبدبن ذمعه فقام اَخِىْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِىْ وَلَدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌيَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِىْ قَدْكَانَ عَهِدَاِلَىَّ فِيْهِ اَخِىْ عُتْبَةُ وَقَالَ عَبْدُبْنُ زَمْعَةَ اَخِىْ اِبْنُ وَلِيْدَةَ اَبِىْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ يَاعَبْدِبْنِ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةِ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِىْ مِنْهُ لَمَّارَاٰى هِىَ مِنْ شَبْهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَارَاٰهَاحَتّٰى لَقِىَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۸۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زہری نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابووقاص نے اپنے بھائی سعید بن وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ کی باندی کا بیٹا میرا ہے تم اسے اپنے قبضہ میں لے لینا حضرت عائشہ فرماتی ہیں فتح مکہ مکرمہ کے موقع پر انہوں نے اس کو لے لیا اور کہا یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے میرا بھائی ہے اور میرے والد کی باندی کا بیٹا ہے کیونکہ اس کی ہمبستری سے یہ پیدا ہوا دونوں اپنا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے پس حضرت سعد نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے والد کی باندی کا بیٹا ہے اسی کے بستر پر پیدا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارا ہے نیز فرمایا لڑکا اسی کا ہوتا ہے جس کی بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لئے پتھر ہیں پھر سودہ بنت زمعہ سے فرمایا اس سے پردہ کیا کرو اس لئے کہ یہ لڑکا عتبہ سے مشابہت رکھتا ہے چنانچہ حضرت سودہ نے اسے پھر موت تک نہیں دیکھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ الْوَلَدُلِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِمِنْ فُقَهَآئِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہو ہوا اور زانی کی سزا سنگساری ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بابُ الْيَمِينُ مَعَ الشَّاهِدِ

یہ باب قسم کھائے گواہی کے ساتھ کے بیان میں ہے

(۸۴۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَقَالَ ذَكَرَ ذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِبْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ بِدْعَةٌ وَاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَانَ اِبْنُ شِهَابٍ اَعْلَمُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِهٖ وَكَذٰلِكَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اَنَّهُ كَانَ الْقَضَاءُ الْاَوَّلُ لَا يُقْبَلُ اِلَّا شَاهِدَانِ فَاَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ.

۸۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم کے ساتھ گواہی پر فیصلہ دیا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس کے علاوہ بھی پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں اس کا ذکر ابن ابوذئب نے حضرت ابن شہاب سے کیا کہ میں نے قسم کے ساتھ گواہ کے سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ بدعت ہے پہلا شخص جس نے ایسا فیصلہ کیا وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اہل مدینہ کے نزدیک ابن شہاب دوسروں کی نسبت حدیث کے علم کو زیادہ جاننے والے تھے اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابورباح سے بھی روایت کیا ہے انہوں نے ابتداءً دو گواہوں کے سوا فیصلے نہیں کئے جاتے تھے سب سے پہلے جس شخص نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا وہ عبدالملک بن مروان ہے۔

بابُ اِسْتِحْلَافُ الْخُصُوْمِ

یہ باب مقدمات میں قسم کھانے کے بیان میں ہے

(۸۴۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا دَاؤُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا غَطْفَانَ بْنَ طَرِيْفٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ اِخْتَصَمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِيْعٍ فِيْ دَارٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ فَقَضٰى عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ اَحْلِفُ لَهُ مَكَانِيْ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ

۸۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داؤد بن حصین نے خبر دی کہ انہوں نے غطفان بن ظریف کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن مطیع کا ایک مکان کا بارے میں میں جھگڑا ہوا مروان بن حکم نے حضرت زید بن ثابت کے حق میں فیصلہ دے دیا بشرطیکہ منبر شریف کے پاس قسم کھائیں حضرت زید نے کہا میں اسی مقام پر قسم کھاتا ہوں مروان نے کہا نہیں واللہ جہاں مقدمات کے فیصلے کئے جاتے ہیں وہاں پر۔

اَنَّ حَقَّهُ لَحِقٌ وَاَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ یَعْجَبُ مِنْ ذٰلِکَ۔

راوی فرماتے ہیں زید نے کہا میں نے اپنے دعوی میں قسم کھائی کہ یہ میرا حق ہے لیکن منبر شریف کے پاس جا کر جا قسم کھانے سے انکار پر مروان تعجب کرنے لگے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَاْخُذُ وَحَیْثُ مَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَوْرَاٰی زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ ذٰلِکَ یَلْزَمُهٗ مَا اَبٰی اَنْ یُّعْطِیَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْهِ وَلٰکِنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یُّعْطِیَ مَا لَیْسَ عَلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ اَنْ یُّؤْخَذَ بِقَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ مِمَّنْ اِسْتَحْلَفَهٗ۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں، ہم حضرت زید بن ثابت کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ آدمی جہاں بھی قسم کھائے جائز ہے اگر زید بن ثابت وہاں جا کر قسم کھانا ضروری سمجھتے تو ضرور جاتے کیونکہ حق کا واضح کرنا ان کی ذمہ داری تھی وہ قطعاً انکار نہ کرتے لہٰذا یہ لوگ اس بات کے زیادہ حق دار وہی ہیں کہ ان کے قول و فعل پر عمل کیا جائے۔

بَابُ الرَّهْنِ

یہ باب گروی رکھنے کے بیان میں ہے

(۸۴۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ۔

۸۴۴۔ امام مالکؒ نے نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن میسب سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن پر پابندی نہ لگائی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَتَفْسِیْرُ قَوْلِهٖ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَرْهَنُ الرَّهْنَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ اِنْ جِئْتُکَ بِمَالِکَ اِلٰی کَذَا وَکَذَا وَاِلَّا فَالرَّهْنُ لَکَ بِمَالِکَ۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اور ان کے قول لا یغلق الرھن کی تشریح اس طرح ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے ہاں کوئی چیز رہن رکھے اور کہے اگر میں تمہارا مال اتنی مدت میں ادا کر سکوں تو بہتر ہے ورنہ رہن لگی ہوئی چیز تمہارے مال کے بدلے تمہاری ہو جائے گی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ وَلَا یَکُوْنُ لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهٖ وَکَذٰلِکَ نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَکَذٰلِکَ فَسَّرَهٗ مَالِکُ ابْنُ اَنَسٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن کو نہ روکا جائے وہ رہن رکھنے والے مال کے بدلے میں نہیں ہو سکتا ہم بھی یہی کہتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے اور امام مالک بن انسؒ بھی اسی طرح وضاحت کرتے ہیں۔

باب اَلرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ

(۸۴۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیّ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَیْدَبْنَ خَالِدِ الْجُهَنِیُّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَااُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِالشَّهَادَةِ اَوْیُخْبِرُبِالشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ یُّسْئَلَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ شَهَادَةٌ الْاِنْسَانِ لَایَعْلَمُ ذٰلِكَ الْاِنْسَانُ بِهَافَلْیُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهٖ وَاِنْ لَمْ یَسْئَلْهَا اِیَّاهُ.

یہ باب گواہی دینے والے کے بیان میں ہے

۸۴۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن ابوبکر نے خبر دی کہ انہیں ان کے والد ماجد نے بتایا کہ عبداللہ بن عمر بن عثمان نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے زید بن خالد جہنی نے یہ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں گواہوں میں بہترین وہ ہے جو گواہی دینے خود آئے ہیں یا گواہی کی از خود خبر دیتے ہیں اس سے پہلے کہ اس پر سوال ہو۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جس کے پاس کوئی شہادت ہو مدعی اور مدعا علیہ کو اسکا علم بھی نہ ہو تو وہ خود جا کر گواہی دے اگر چہ اس سے بھی دریافت کیا جائے۔

کتاب اللقطۃ

باب كِتَابُ اللُّقَطَةِ

(۸۴۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ اَنَّ ضَوَالَ الْاِبِلِ كَانَتْ فِي من عُمَرَ اِبِلاً مُرْسَلَةً تَنَاتَجُ لَايَمَسُّهَا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَاكَانَ زَمَنُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَمَرَ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَعْرِيْفِهَا ثُمَّ تُبَاعُ فَاِذَاجَاءَ صَاحِبُهَا اُعْطِي ثَمَنَهَا.

یہ باب گری پڑی چیز کے بیان میں ہے

۸۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں گمشدہ اونٹنیاں چھوڑ دی جاتی تھیں ان کے بچے بھی پیدا ہوتے مگر انہیں کوئی ہاتھ تک نہ لگاتا یہاں تک کہ حضرت عثمان بن عفان کا دور خلافت آیا تو آپ نے انہیں پہچاننے اور اعلان کرنے کا حکم دیا پھر انہیں فروخت کر دیا جاتا جب مالک آتا تو اسے اس کی قیمت ادا کر دی جاتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كِلَا الْوَجْهَيْنِ حَسَنٌ اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ تَرَكَهَا حَتّٰى يَجِيْءَ اَهْلُهَا فَاِنْ خَافَ عَلَيْهَا الضَّيْعَةَ اَوْلَمْ يَجِدْ مَنْ يَّرْعَهَا فَبَاعَهَا وَوَقَفَ ثَمَنَهَا حَتّٰى يَاْتِيَ اَرْبَابُهَا فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ دونوں اس کی نہایت عمدہ صورتیں ہیں (۱) حاکم اگر چاہے تو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اس کا مالک آ جائے۔ (۲) اگر اس کے نقصان کا خطرہ ہو اور ایسا کوئی شخص نہ مل سکے جو اس کی حفاظت کر سکے تو اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کی رقم کو محفوظ رکھ لی جائے، یہاں تک مالک آ جائے اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۸۴۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَاءَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ لُقْطَةً فَمَاتَاْمُرُنِيْ فِيْهَافَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا قَالَ قُلْتُ قد فَعَلْتُ قَالَ زِدْ قَالَ قَدْفَعَلْتُ قَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَهَا لَوْشِئْتَ لَمْ تَاْخُذْهَا.

۸۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے روایت کیا کہ ایک شخص کو گری پڑی چیز ملی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا مجھے گری پڑی چیز ملی ہے آپ کا اس کے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس کا اعلان کراؤ میں نے کہا اعلان کر چکا ہوں آپ نے فرمایا مزید اعلان کرو میں عرض کیا کئی بار اعلان کر چکا ہوں تو

آپ نے فرمایا بہرحال میں تمہیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دے سکتا اگر تم چاہتے تو اسے نہ اٹھاتے۔

(۸۴۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ وَجَدَ بَعِيْرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَفَهُ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّعَرِّفَهُ قَالَ ثَابِتٌ لِلْعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْهُ ضَيْعَتِيْ قَالَ لَهُ عُمَرُ اَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَّهُ.

۸۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت سعید بن یسار کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے انہیں بیان کیا کہ انہوں نے مقام حرہ میں ایک اونٹ پایا اس کا اعلان کرایا پھر حضرت عمر بن خطابؓ سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس کے اعلان کرنے کا حکم دیا حضرت ثابت نے عرض کیا اس کی مشغولیت کی وجہ سے کوئی دوسرا کام نہیں کرسکتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم اسے وہی چھوڑ دو جہاں سے تمہیں یہ ملا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً تُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا فَاِنْ عُرِفَتْ وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَاِنْ كَانَ مُحْتَاجًا اَكَلَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيَّرَهُ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ اَنْ يُّغْرِمَهَا وَاِنْ كَانَ قِيْمَتُهَا اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا عَلٰى قَدْرِ مَا يَرٰى اَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْاُوْلٰى فَكَانَ الْحُكْمُ فِيْهَا اِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْاُوْلٰى وَاِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْنَ وَجَدَهَا فِيْهِ بَرِئَ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر کوئی آدمی گری ہوئی چیز پائی جو دس درہم یا اس سے زیادہ قیمت رکھتی ہو تو ایک سال تک اس کا اعلان کرتا رہے اس کے مالک ملنے تک ورنہ اسے صدقہ کردے اگر خود محتاج ہے تو اپنے مصرف میں لائے پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ قیمت دے یا ویسی ہی کوئی چیز لے کر دے اگر قیمت دس درہم سے کم ہے تو جتنے دن مناسب سمجھے اس کا اعلان کرتا رہے پھر اس معاملہ میں وہی کرے جو پہلے ذکر ہوا یعنی اگر مالک آجائے تو وہی حکم ہے اور اگر اسی جگہ چھوڑ آجائے جہاں سے ملی تھی تو وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔

(۸۴۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ مَنْ اَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ.

۸۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب وہ بیت اللہ شریف کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ جس شخص نے کوئی گمشدہ چیز پائی وہ خود گمراہ (اگر وہ اس کو قبضہ کرلیتا) ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَاِنَّمَا بِذٰلِکَ مَنْ اَخَذَهَا لِيَذْهَبَ بِهَا فَاَمَّا مَنْ اَخَذَهَا لِيَرُدَّهَا اَوْ لِيُعَرِّفَهَا فَلَا بَاْسَ بِهٖ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ جو اسے کھانے کے مقصد سے اٹھائے وہ خطار کار ہے اور جو واپسی یا اعلان عام کے لئے اٹھائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بَابُ الشُّفْعَةِ

یہ باب شفعہ کے بیان میں ہے

(۸۵۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِيْ اَرْضٍ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا وَلَا شُفْعَةَ فِيْ بِيْرٍ وَلَا فِيْ نَخْلٍ نَخْلٍ.

۸۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے محمد بن عمارہ نے روایت نقل کی کہ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن حزم نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی زمین کی حد بندی کر دی گئی ہو تو اس میں شفعہ نہیں اور نہ ہی کنویں اور کھجور کے باغ میں شفعہ ہوتا ہے۔

(۸۵۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ.

۸۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زمین کے شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی زمین ابھی حد بندی نہیں ہوئی تھی کیونکہ جب حد بندی ہو جائے تو شفعہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ فِيْ هٰذَا اَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّرِيْكُ اَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارُ اَحَقُّ مِنْ غَيْرِهٖ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اس سلسلہ میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں پڑوسی دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ مستحق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہمیں روایت پہنچی ہے۔

(۸۵۲) اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُرَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۸۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی ثقفی نے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت عمر بن شرید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے۔ اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الْمُكَاتِبِ

یہ باب مکاتب کے بیان میں ہے

(۸۵۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الْمُكَاتِبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ

۸۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں

مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ شَيْءٌ.

مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے آزادی کے بدلے ادا کی جانے والی رقم باقی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِيْ شَهَادَتِهٖ وَحُدُوْدِهٖ وَجَمِيْعِ اَمْرِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَا سَبِيْلَ لِمَوْلَاهُ عَلٰى مَالِهٖ مَادَامَ مُكَاتَبًا.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے کہ وہ گواہی دینے میں حدود اور تمام امور میں غلام کی طرح ہے اس کے مال پر آقا کا کوئی حق نہیں جب تک وہ مکاتب ہے۔

(۸۵۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسِ الْمَكِّيِّ اَنَّ مُكَاتَبًا لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ وَدُيُوْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ ابْنَةً فَاَشْكَلَ عَلٰى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيْ ذٰلِكَ وَكَتَبَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اَبْرِءْ بِدُيُوْنِ النَّاسِ فَاقْضِهَا ثُمَّ اقْضِ مَابَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ اقْسِمْ مَابَقِيَ مِنْ مَالِهٖ بَيْنَ ابْنَتِهٖ وَمَوَالِيْهِ.

۸۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی حمید بن قیس مکی نے خبر دی کہ ابن متوکل کا ایک مکاتب مکہ مکرمہ میں فوت ہوگیا اس کے ذمہ ابھی کچھ معاہدہ کی رقم باقی تھی نیز لوگوں کا قرض بھی تھا اس نے ایک بیٹی چھوڑی حاکم کو اس کا فیصلہ کرنا مشکل ہوا تو اس نے عبدالملک بن مروان کو اس سلسلہ میں خط لکھا تو اس کے جواب میں عبدالملک نے لکھا۔ جو مال اس نے چھوڑا ہے پہلے اس سے لوگوں کا قرض ادا کرو پھر مکاتبت کی رقم دے دو اور جو باقی بچے وہ اس کی بیٹی اور موالی کے درمیان تقسیم کر دیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ بُدِئَ بِدُيُوْنِ النَّاسِ ثُمَّ مُكَاتَبَتِهٖ ثُمَّ مَابَقِيَ مَاكَانَ مِيْرَاثًا لِوَرَثَتِهِ الْاَحْرَارِ وَمَنْ كَانُوْا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے کہ جب مکاتب فوت ہو جائے تو پہلے لوگوں کا قرض دیں پھر مکاتب کے مال کتابت کو ادا کریں اس کے بعد جو بقایا اس کا مال رہے اس کے آزاد ورثاء کے لئے ہے چاہے جو بھی ہوں۔

(۸۵۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِي الثِّقَةُ عِنْدِيْ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى وَلَدِهٖ ثُمَّ هَلَكَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ بَنِيْنَ اَيَسْعَوْنَ مُكَاتَبَةَ اَبِيْهِ اَمْ هُمْ عَبِيْدٌ فَقَالَ لَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِيْ

۸۵۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ایک ثقہ راوی نے حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے اپنے اور اپنے بیٹے کے حق میں مکاتبت کی تھی پھر اس کا انتقال ہوگیا اس نے اپنے پیچھے بیٹے چھوڑے ہیں کیا وہ ان سے اپنے باپ کی

كِتَابَةِ اَبِيهِمْ وَلَا يُوضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ اَبِيهِمْ شَيْءٌ.

مکاتبت حاصل کریں یا انہیں غلام سمجھیں؟ توانہوں نے فرمایا نہیں صرف وہ اپنے باپ کے مکاتبت حاصل کرنے کی سعی کریں ان کے باپ کے انتقال ہوجانے کی وجہ سے ان کے حقوق میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ فَاِذَا اَدَّوْا عُتِقُوْا جَمِيعًا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جب وہ رقم ادا کردیں تو وہ تمام آزاد ہوجائیں گے۔

(۸۵۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتَبَتِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۸۵۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں کسی خبر دینے والے نے خبردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے مکاتب سے سونا چاندی بھی وصول فرمالیتی تھیں۔(واللہ اعلم)

باب اَلسَّبَقُ فِي الْخَيْلِ

یہ باب گھوڑ دوڑ کے بیان میں ہے

(۸۵۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بُرْهَانَ الْخَيْلِ بَاسٌ اِذَا دَخَلُوا فِيهَا مُحَلِّلًا اِنْ سَبَقَ اَخَذَ السَّمَقَ وَاِنْ سَبَقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

۸۵۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں خبردی حضرت یحیی بن سعید نے خبردی کہ میں نے حضرت سعید بن میتب کو یہ فرماتے سنا کہ گھوڑ دوڑ میں کوئی قباحت نہیں جبکہ ان میں محلل نہ آپڑے یعنی اگر گھوڑا آگے نکل جائے تو وہ لے لے گا اور ہار جائے تو وہ کچھ نہیں دے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ هٰذَا اَنْ يَّضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبْقًا فَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا اَخَذَ السَّبْقَيْنِ جَمِيعًا فَيَكُونُ هٰذَا كَالْمُبَايَعَةِ فَاَمَّا اِذَا كَانَ السَّبَقَ مِنْ اَحَدِهِمَا اَوْ كَانُوا ثَلَاثَةٍ وَالسَّبَقُ مِنَ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ وَالثَّالِثُ لَيْسَ مِنْهُ سَبْقٌ اِنْ سَبَقَ اَخَذَ وَاِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرَمْهُ فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ اَيْضًا وَهُوَ الْمُحَلِّلُ الَّذِي قَالَ سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ گھوڑ دوڑ منع ہے جبکہ طرفین میں ہر ایک شرط باندھے کہ جس کا گھوڑا آگے نکل جائے گا وہ اتنی رقم دوسرے سے وصول کرے گا بعینہ جُوا ہے اگر دونوں میں یکطرفہ شرط ہو یا تین آدمی ہو تو دو کی طرف سے شرط ہو اور تیسرے کی طرف سے کچھ بھی نہ ہو اگر وہ آگے بڑھے تو شرط جیت جائے گا اور پیچھے رہ جائے تو تاوان وغیرہ کچھ نہیں دیگا۔ اس طرح کی شرط میں کوئی قباحت نہیں ہے اور حضرت سعید بن میتب بھی محلل سے یہی مراد لیتے ہیں۔

(۸۵۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ اَنَّهُ

۸۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے

سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اَنَّ الْقَصْوَاءَ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سِرْمَاقٍ فَوَقَعَتْ يَوْمًا فِي اِبِلٍ فَسُبِقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كَابَّةً اَنْ سُبِقَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَفَعُوْا شَيْئًا اَوْرَادُوْا رَفْعَ شَيْءٍ وَضَعَهُ اللّٰهُ.

خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن میسّب سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قصواء اونٹنی دوڑتی ہوئی آگے نکل جاتی تھی ایک دن پیچھے رہ گئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہایت صدمہ ہوا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ کسی چیز کو بہت بڑھا دیں یا بڑھانا چاہیں تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو جھکا دیتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالسَّبَقِ فِي النَّصْلِ وَالْحَافِرِ وَالْخُفِّ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ تیر اندازی میں اور سُم والے جانور اور موزے والے جانور وغیرہ کی دوڑ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ السِّيَرِ

یہ باب سیرت کے بیان میں ہے

(۸۵۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا اُلْقِيَ فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَافَشَا الزِّنٰى فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَانَقَصَ قَوْمُ الْمِيْكَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّاقُطِعَ عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ وَلَاحَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ اِلَّافَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَاخَطَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ.

۸۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ جس قوم کے اندر مال غنیمت میں بددیانتی کا ظاہر ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر رعب مسلط کر دیتا ہے اور جس قوم میں زنا کی کثرت ہوتی ہے تو ان پر موت کو۔ اور جو ماپ تول میں کمی بیشی کرتی ہے تو ان میں رزق کم کر دیتا ہے اور جو ناحق فیصلے کرے اس میں قتل وغارتگری عام ہو جاتی ہے اور جو قوم بدعہد ہو جائے اس پر دشمن غالب آجاتا ہے۔

(۸۶۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَ سِهْمَانُهُمْ اِثْنٰى عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

۸۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک چھوٹی سی مجاہدین کی جماعت بھیجی اور بے شمار مال غنیمت لائی جن میں سے ہر ایک کو بارہ بارہ اونٹ حصہ میں آئے اور بطور انعام ایک ایک اونٹ مزید آیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ النَّفْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفِلُ مِنَ الْخُمُسِ اَهْلَ الْحَاجَةِ

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ نفل صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تھا البتہ خمس میں غرباء کو بھی دیا جاتا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقَدْقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَانَفْلَ بَعْدَاِحْرَازِ الْغَنِیْمَةِ اِلَّامِنَ الْخُمُسِ لِمُحْتَاجٍ.

آپ نے فرمایا آپ فرما دیجئے مال فئی جو اللہ تعالیٰ کا اور رسول اللہ ہی کا حق ہے وہ بھی آج کی غنیمت کے بعد نہیں ہوگا البتہ خمس میں غرباء کا حصہ برقرار ہے۔

بَابُ الرَّجُلُ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

یہ باب چندہ فی سبیل اللہ کے بیان میں ہے

(۸۶۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَابَلَغَ رَاْسَ مَغْزَاتِهٖ فَهُوَلَهٗ.

۸۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو سبیل اللہ مجاہدین کی خدمت کے لئے دے تو آپ نے جواب میں فرمایا جب وہ چیز میدان جنگ تک پہنچ جائے تو انہی کا ہو جاتا ہے جن کے لئے بھیجا گیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَاقَوْلُ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَاِذَابَلَغَ وَادِيَ الْقُرٰى فَهُوَلَهٗ وَقَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَغَيْرُهٗ مِنْ فُقَهَائِنَااِذَادَفَعَهٗ اِلَيْهِ صَاحِبُهٗ فَهُوَلَهٗ.

امام محمدؒ نے فرمایا یہ حضرت سعید بن مسیّب کا بھی یہی قول ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ قول ہے کہ وادیٔ قریٰ تک پہنچ جائے تو انہی کا ہوگا حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے کہ روانگی کے ساتھ ہی اسی کا ہو جائے گا جس کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔

بَابُ اِثْمِ الْخَوَارِجِ وَمَافِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ

یہ باب جماعت سے علیحدگی اور امیر کی نافرمانی کے بیان میں ہے

(۸۶۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاسَعِيْدِالْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَاَعْمَالَكُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۸۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو خبر دی یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ بن عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں ایک ایسی قوم نکلے گی کہ ان کی نمازوں کو اپنی نمازوں کے مقابلہ میں اور ان کے اعمال کو اپنے اعمال کے مقابلہ میں حقیر جانوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل چکے ہوں گے

تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلا تَرٰى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقَدْحِ فَلا تَرٰى شَيْئًا وَتَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ.

جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے تمہیں اس تیر میں ذرا برابر بھی خون نظر نہیں آئے گا نہ اس کے اوپر نہ اس کے پھل میں اور ایسے ہی ہوگا جیسے تسمہ باندھنے کے مقام پر شبہ سا پڑا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا خَيْرَ فِي الْخُرُوْجِ وَلَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ امیر کی اطاعت سے نکل جانے میں کوئی بھلائی نہیں جماعت کے ساتھ میں رہنا ضروری ہے۔

(۸۶۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۸۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاعْتَرَضَهُمْ بِهٖ تَقْتُلُهُمْ فَمَنْ قَتَلَهٗ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ اَحَلَّ دَمَهٗ بِاعْتِرَاضِ النَّاسِ لِسَيْفِهٖ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں جس شخص نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھائے اور ہتھیار باندھ کر قتل کے ارادے سے نکلا پھر کسی نے اسے قتل کر دیا تو اس پر کچھ نہیں اس لئے کہ اس نے تلوار اٹھا کر آنے سے ہی اپنا خون جائز ٹھہرا لیا تھا۔

(۸۶۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ اَوْ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَاِيَّاكُمْ وَالْبُغْضَةَ فَاِنَّمَا هِيَ الْحَالِقَةُ.

۸۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں ایسی بات بیان نہ کروں یا بتاؤں جو نماز اور صدقہ سے افضل ہے؟ حاضرین نے کہا فرمایئے آپ نے فرمایا دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے والا بغض سے بچو کیونکہ بغض تو مونڈ دینے والی ہے۔

بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ

یہ باب عورتوں کو قتل کرنے کے بیان میں ہے

(۸۶۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ امْرَاَةً مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ

۸۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا آپ نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور پھر

ذٰلِکَ وَنَهٰی عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقْتَلَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْمَغَازِیْ صَبِیٌّ وَلَا امْرَاَةٌ وَلَا شَیْخٌ فَانٍ اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَ الْمَرْاَةُ تُقْتَلُ.

عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے لوگوں کو منع فرمایا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ غزوات میں بچوں عورتوں اور بوڑھوں کا قتل کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر کوئی عورت خود لڑائی کرے تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔

بَابُ الْمُرْتَدُّ

یہ باب مرتد کے بیان میں ہے

(۸۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیْ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ عَلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ مِنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَسَاَلَهٗ عَنِ النَّاسِ فَاَخْبَرَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ مُغْرِبَةٍ خَبَرٌ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِهٖ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَاهُ عُنُقَهٗ قَالَ عُمَرُ فَهَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَیْهِ بَیْتًا ثَلٰثًا وَاَطْعَمْتُمُوْهُ کُلَّ یَوْمٍ رَغِیْفًا فَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ یَتُوْبُ وَیَرْجِعُ اِلٰی اَمْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَحْضُرْ وَلَمْ اَرْضَ اِذَا بَلَغَنِیْ.

۸۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالقاری نے خبر دی وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس سے ادھر کے لوگوں کے حالات دریافت فرمائے اس نے کچھ بتائے آپ نے نے پھر پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی نئی خبر ہے اس نے کہا ہاں کہ ایک شخص نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلیا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر تم نے اس سے کیا سلوک رکھا اس نے عرض کیا ہم انے اسے پکڑا اور اس کی گردن کاٹ دی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے اسے پکڑ کر کسی گھر میں تین دن تک قید کیوں نہ کیا؟ اور اسے بقدر ضرورت کھانا کھلاتے اور اسکو توبہ کی طرف امادہ کرتے شاید وہ توبہ کرلیتا اور اسلام کی طرف لوٹ آتا پھر فرمایا یااللہ میں نے قتل کا حکم نہیں دیا تھا نہ میں وہاں تھا اور نہ ہی میں اس بات سے خوش ہوں مجھے یہ بات تو ابھی معلوم ہوا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنْ شَاءَ الْاِمَامُ اَخَّرَ الْمُرْتَدَّ ثَلٰثًا اِنْ طَمِعَ فِیْ تَوْبَتِهٖ اَوْ سَاَلَهٗ مِنْ ذٰلِکَ الْمُرْتَدُّ وَاِنْ لَمْ یَطْمَعْ فِیْ ذٰلِکَ وَلَمْ یَسْاَلْهُ الْمُرْتَدُّ فَقَتَلَهٗ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِکَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اگر امام چاہے تو مرتد کو تین دن بند رکھے بشرطیکہ اسے توبہ کی امید ہو یا مرتد امام سے اس کی درخواست کرے اگر اس سے توبہ کی امید نہ ہو اور نہ ہی وہ حاکم وقت سے درخواست کرے تو پھر اسے قتل کر دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

باب مَايُكْرَهُ مِنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

یہ باب ریشم پہننے کی ممانعت کے بیان میں ہے

(۸۶۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى حُلَّةً سِيَرَآءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوُفُوْدِ اِذَاقَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَفِي حُلَّةُ عَطَارِدٍ مَاقُلْتَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

۸۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس خالص ریشمی کپڑا فروخت ہوتے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہی اچھا ہو جائے کہ آپ اس ریشمی لباس کو خرید کر جمعۃ المبارک کے دن یا وفود کی ملاقات کے وقت پہن لیا کریں آپ نے فرمایا اسے وہی پہنے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ کی خدمت میں اسی قسم کے اور ریشمی لباس آئے تو ان میں سے ایک لباس آپ نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کپڑا مجھے دیا ہے؟ جب کہ آپ عطارد (ریشمی لباس) کے بارے میں کچھ فرما چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ کپڑا آپ کو کیا پہننے کیلئے نہیں دیا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کپڑا اپنی والدہ کی طرف سے ایک مشرک بھائی تھا اسے دے دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَايَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّلْبَسَ الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَالذَّهَبَ كُلُّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِلذُّكُوْرِ مِنَ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ وَلَابَاْسَ بِهٖ اَيْضًا بِالْهَدِيَّةِ اِلَى الْمُشْرِكِ الْمُحَارِبِ مَالَمْ يَهْدِ اِلَيْهِ سَلَاحٌ اَوْدِرْعٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کسی مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ حریر اور دیباج (ریشم) یا سونا پہنے یہ تمام اشیاء ہر مسلمان کے لئے ناجائز ہیں خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ ہو البتہ عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں اسی طرح حربی مشرک تحفۃً دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ کسی قسم کے ہتھیار یا ڈھال وغیرہ دینا جائز نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء بھی کا قول ہے۔

باب مَايُكْرَهُ مِنَ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

(۸۶۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَاالْخَاتَمَ فَنَبَذَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَااَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَالنَّاسَ خَوَاتِيْمَهُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُلَايَنْبَغِىْ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّتَخَتَّمَ بِذَهَبٍ وَلَاحَدِيْدٍ وَلَاصُفْرٍ وَلَايَتَخَتَّمُ اِلَّابِالْفِضَّةِ فَاَمَّاالنِّسَاءُ فَلَابَاْسَ بِتَخَتُّمِ الذَّهَبِ لَهُنَّ.

یہ باب سونے کی انگوٹھی کے پہننے کے بیان میں ہے

۸۶۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پھینکر دی اور فرمایا! اللہ کی قسم آئندہ کبھی استعمال نہیں کروں گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مرد کے لئے سونے لوہے تانبے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں لیکن عورتوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا منع نہیں ہے۔

باب اَلرَّجُلُ يَمُرُّ عَلٰى مَاشِيَةِ الرَّجُلِ فَيَحْلِبُهَابِغَيْرِ اِذْنِهٖ

(۸۷۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحْتَلِبَنَّ اَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهٗ فَتُكَسَّرَخَزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلُ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتُهُمْ فَلَايَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةِ امْرِءٍ بِغَيْرِاِذْنِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُلَايَنْبَغِىْ لِرَجُلٍ مَرَّعَلٰى مَاشِيَةِ رَجُلٍ اَنْ يَّحْلُبَ مِنْهَاشَيْئًا بِغَيْرِ اَمْرِ اَهْلِهَا وَكَذٰلِكَ اِنْ مَرَّعَلٰى حَائِطٍ لَهٗ فِيْهِ

یہ باب آدمی جب جانوروں کے پاس سے گذرے تو بلا اجازت مالک کے دودھ دوھنے کے بیان میں ہے

۸۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوھے، کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ کوئی آدمی تمہارے غلہ رکھنے کی جگہ میں آئے اور اس کو توڑ کر اس سے غلہ اٹھا لے جائے۔ لہٰذا تم میں سے کوئی شخص کسی جانور کا دودھ اس کے مالک کی اجازت سے نہ دوہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کسی آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کے جانور کے پاس سے جب وہ گزرے اور اسکا بلا اجازت مالک کے دوھے اسی طرح اگر کسی باغ سے گزر ہو جس میں کھجور یا کوئی اور

نَخْلٌ اَوْشَجَرٌ فِيْهِ ثَمَرٌ فَلَايَاْخُذَنَّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَايَاْكُلُهُ اِلَّابِاِذْنِ اَهْلِهِ اِلَّااَنْ يَّضْطَرَّاِلٰى ذٰلِكَ فَيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيُغْرَمُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهِ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

پھلدار درخت ہوتو اس میں سے کچھ بھی نہ لے اور نہ ہی اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کھائے مگر اضطراری حالت میں کھاپی لے تو اس کا معاوضہ اس کے مالک کو بعد میں ادا کرے یہی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

باب نُزُوْلِ اَهْلِ الذِّمَّةِ مَكَّةَ وَمَايُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب حرمین شریفین میں مشرکین کے داخلے کے بیان میں ہے

(۸۷۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ اِبْنِ عُمَرَاَنَّ عُمَرَضَرَبَ لِلنَّصَارٰى وَالْيَهُوْدِ وَالْمَجُوْسِ بِالْمَدِيْنَةِ اِقَامَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَتَسَوَّقُوْنَ وَيَقْضُوْنَ حَوَائِجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يُقِيْمُ بَعْدَذٰلِكَ.

۸۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کو مدینہ منورہ میں تین دن تک گھومنے پھرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کرلیں پھر ان میں سے کوئی بھی وہاں نہیں ٹھہرا۔

قَالَ مُحَمَّدٌاَنَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَمَاحَوْلَهَا مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَدْبَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَايَبْقٰى دِيْنَانِ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَخْرَجَ عُمَرُمَنْ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ لِهٰذَاالْحَدِيْثِ.

امام محمدؒ کہتے ہیں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور اس کے اطراف جزیرۃ العرب ہیں اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا جزیرۃ العرب میں دو دین نہیں رہیں گے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی حدیث کی بنا پر جو مسلمان نہیں ہوئے تھے انہیں جزیرۃ العرب سے باہر نکال دیا۔

(۸۷۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِقَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَبْقَيَنَّ دِيْنَانِ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

۸۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن حکیم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے خبر دی کہ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچی ہے کہ جزیرۃ العرب میں دو دین نہیں رہیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌقَدْفَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَاَخْرَجَ الْيَهُوْدَ وَالنَّصْرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے باہر نکال دیا تھا۔

بَابُ اَلرَّجُلُ يُقِيْمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ لِيَجْلِسَ فِيْهِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب دوسرے کو مجلس سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں ہے

(۸۷۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَيَجْلِسُ فِيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّصْنَعَ هٰذَا بِاَخِيْهِ وَيُقِيْمَهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ.

۸۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مسلمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرے کہ اسے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

بَابُ الرُّقٰى

یہ باب دم کرنے کے بیان میں ہے

(۸۷۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِيْ وَيَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا فَقَالَ اَرْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ.

۸۷۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں مجھے عمرہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے جبکہ وہ بیمار تھیں، ان کو ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ کی کتاب سے پڑھ کر دم کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى بِمَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ وَمِمَّا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَّا مَا كَانَ لَا يُعْرَفُ مِنَ الْكَلَامِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّرْقٰى بِهٖ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ قرآن کریم پڑھ کر دم کرنے میں کوئی قباحت نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں کوئی حرج ہے البتہ ایسا کلام جسکا معنی معلوم نہ ہو تو مناسب نہیں کہ اس سے دم کیا جائے۔

(۸۷۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ انہیں حضرت سلیمان بن یسار نے خبر دی ان سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِيْ فَذَكَرُوْهُ اَنَّ بِهِ الْعَيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَسْتَرْقُوْنَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَانَرٰى بِالرُّقْيَةِ بَاْسًا اِذَا كَانَتْ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

(۸۷۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبَ السَّلَمِيّ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِيْ وَجْعٌ حَتّٰى كَادَيُهْلِكُنِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَاكَانَ بِيْ فَلَمْ اَزَلْ بَعْدُ اٰمُرُبِهِ اَهْلِيْ وَغَيْرِهِمْ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے گھر میں ایک بچہ رو رہا تھا لوگوں نے عرض کیا اسے نظر لگ گئی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس پر بدنظری کا دم کیوں نہیں کر دیتے؟۔

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دم درود کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو۔

۸۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے حضرت عبداللہ بن عمر بن کعب سلمی سے خبر دی ان سے حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا انہیں حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس وقت شدید درد تھا اور شدت مرض سے مرا جارہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے دائیں ہاتھ کو درد کی جگہ سات بار پھیرو اور پھر پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شرما اجد، پس میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرمادی اس کے بعد میرا معمول یہ رہا کہ اہل خانہ اور دوسروں کو بھی یہی وظیفہ بتایا کرتا ہوں۔

بَاب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْفَالِ وَالْاِسْمِ الْحَسَنِ

یہ باب نیک شگون اور اچھے ناموں کے رکھنے کے بیان میں ہے

(۸۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلِقْحَةٍ عِنْدَهُ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ مُرَّةُ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَرْبٌ قَالَ اجْلِسْ قَالَ مَنْ يَّحْلُبُ هٰذِهِ النَّاقَةَ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَا اسْمُكَ

۸۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی آپ نے فرمایا اس کا دودھ کون نکالے گا؟ تو ایک صحابی کھڑے ہوئے آپ نے نام پوچھا تو انہوں نے کہا مرّہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ایک اور صحابی کھڑے ہوئے آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا اس نے کہا حرب آپ نے فرمایا تم بھی بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اونٹنی کا دودھ کون نکالے گا؟ ایک اور صحابی کھڑے ہوئے تو اس

قَالَ يَعِيشَ قَالَ اُحْلُبْ.

کا نام پوچھا گیا اس نے کہا یعیش آپ نے فرمایا تم دودھ نکالو۔

بَاب اَلشُّرْبُ قَائِمًا

یہ باب کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں ہے

(۸۷۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ كَانَ لَايَرَيَانِ بِشُرْبِ الْاِنْسَانِ وَهُوَقَائِمٌ بَاْسًا.

۸۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۸۷۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنِىْ مُخْبِرٌ اَنَّ عُمَرَبْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا.

۸۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے کسی خبر دینے والے نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھڑے ہو کر بھی پانی وغیرہ نوش فرمالیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَانَرٰى بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاْسًا وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہمارے نزدیک کھڑے ہو کر (کبھی کبھار) پانی وغیرہ پینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَاب اَلشُّرْبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

یہ باب چاندی کے برتن میں پانی پینے کے بیان میں ہے

(۸۸۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُفِىْ بَطْنِهٖ نَارُجَهَنَّمَ.

۸۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے زید بن عبداللہ بن عمر سے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا وہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پانی وغیرہ پیتا ہے اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ لپٹیں مارتی ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ يُكْرَهُ الشُّرْبُ فِىْ اٰنِيَةِ

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ چاندی اور سونے کے برتن

الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَانَرٰی بِذٰلِکَ بَاْسًافِی الْاِنَاءِ الْمُفَضَّضِ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

میں پانی پینا جائز ہے اور چاندی سے قلعی کیا ہوا برتن میں پانی پینے میں کوئی حرج نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَاب اَلشُّرْبُ وَالْاَکْلُ بِالْيَمِيْنِ

یہ باب دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کے بیان میں ہے

(۸۸۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَااَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْيَاْکُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَالْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٖ نَاْخُذُ لَايَنْبَغِیْ اَنْ يَّاْکُلَ بِشِمَالِهٖ وَلَايَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ اِلَّامِنْ عِلَّةٍ.

۸۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوبکر بن عبیداللہ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے بائیں ہاتھ سے کھانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی پینا جائز ہے سوائے اس کے کہ کوئی سبب یا مجبوری ہو۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَشْرَبُ ثُمَّ يَتَنَاوَلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

یہ باب پانی پینے کے بعد بائیں طرف کے لوگوں کو دے دیا جائے بڑھانے کے بیان میں ہے

(۸۸۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْشِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْبُکْرٍ الصِّدِّيْقُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ قَالَ اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ.

۸۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ آپ نے دودھ نوش فرما کر اعرابی صحابی کو عطا کیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے۔

(۸۸۳) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْ اَنْ اُعْطِيَهٗ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ.

۸۸۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابو حازم نے سہل بن ساعدی سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے کی چیز لایا گیا آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کی دائیں جانب ایک بچہ اور بائیں طرف شیوخ تھے آپ نے اس ننھے صحابی سے فرمایا اجازت ہو تو پہلے ان بڑے عمر کے صحابہ کو دے دیں تو اس بچے نے کہا اللہ کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا میں اپنے حصہ کا تبرک کسی اور کو نہیں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ برتن اپنے ہاتھ سے اس بچے کو عطا فرما دیا۔

بَابُ فَضْلُ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

یہ باب دعوت کے قبول کرنے کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۸۸۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى وَلِيْمَةٍ فَلْيَاْتِهَا.

۸۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ دی جائے تو وہاں جایئے۔

(۸۸۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ مَنْ لَمْ يَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

۸۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اعرج سے یہ حدیث بیان کی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بدترین کھانا اس ولیمہ کا ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

(۸۸۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَنَّ خَيَّاطًا دَعٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ

۸۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

اس کی دعوت میں گیا اس نے جو کی روٹی شوربے جس میں کدو تھے آپ کی خدمت میں پیش کیا حضرت انس فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن سے کدو چن چن کر کھا رہے تھے میں بھی اسی دن سے کدو کو بہت پسند کرنے لگ گیا۔

(۸۸۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا ثُمَّ لَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدَيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ.

۸۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے خبر دی کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک بہت مدہم سنی ہے میں اس کا سبب بھوک کو سمجھتا ہوں کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے ''جو'' کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لے کر ایک کونے میں روٹیاں باندھیں پھر میری بغل میں دبا کر دوپٹے کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھ کو بھیجا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور بہت سے صحابہ خدمت آپ کی خدمت میں حاضر ہیں میں ان کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں پھر آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اٹھیے۔

فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا

راوی کا بیان ہے کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہو گئے اور میں آگے آگے تھا اور جب میں حضرت طلحہ کے پاس پہنچا اور انہیں اطلاع

مِنَ الطَّعَامِ مَانُطْعِمُهُمْ كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَتْ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَجَاءَ تْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضَّتْ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَافَادَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْاحَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْاثُمَّ قَالَ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْحَتّٰى شَبِعُوْ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُم فَاَكَلُوا شَبِعُواثُمَّ خَرَجُوحَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَهُمْ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

دی حضرت ابوطلحہ نے کہایاام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ سب کو کھلاسکیں اب کیا کروگی؟ وہ بولیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ جانتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایایا ام سلیم جو کچھ تمہارے ہاں ہے لے آؤ چنانچہ وہ روٹیاں لے آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ان کے ٹکڑے بنوائے اور حضرت ام سلیم نے ان پر گھی کی ایک کپی نچوڑ دی اور اس کا حلوہ سابن گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو چاہتا کچھ پڑھا اس کے بعد فرمایا کہ دس دس کو اندر آنے کی اجازت دو پھر دس کو اجازت دی گئی دسوں نے کھایا انہوں نے پیٹ بھر کر کھالیا پھر وہ باہر چلے گئے پھر حضور نے مزید دس کو اندر آنے کی اجازت وہ آئے انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دس آدمی اندر آنے کیا جازت دی وہ سیر ہوگئے یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام نے سیر ہو کر کھایا وہ ستر یا اسی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يُّجِيْبَ الدَّعْوَةَ الْعَامَّةَ وَلَايَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّالِعِلَّةٍ فَاَمَّاالدَّعْوَةُ الْخَاصَّةُ فَاِنْ شَاءَ اَجَابَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يُجِبْ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے آدمی کو عام دعوت قبول کر لینی چاہئے بلا عذر دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں لیکن خاص دعوت ہو تو چاہے قبول کرے یا نہ کرے اسے اختیار ہے۔

(۸۸۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَاجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافٍ لِلثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِلْاَرْبَعَةِ.

۸۸۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے حضرت اعرج سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

(۸۸۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعَ طِيْبَهَا۔

یہ باب مدینہ منورہ کے فضائل کے بیان میں ہے

۸۸۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہؐ سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے مدینہ منورہ میں بخار شروع ہو گیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں بیعت توڑتا ہوں آپ نے منع فرمایا پھر آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا پھر آ کر کہنے لگا میری طبیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک پاک بھٹی کی طرح ہے بھٹی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے اور اس کو پھر بہترین سونا بنا دیتی ہے۔

بَابُ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ

(۸۹۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنِ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوْءَةِ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اُنَاسًا مَعَهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ بِهٖ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ هٰذِهِ الْمَسْجِدِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ اِقْتِنَاءَ الْكَلْبِ لِغَيْرِ مَنْفَعَةٍ فَاَمَّا

یہ باب کتے پالنے کے بیان میں ہے

۸۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یزید بن خصیفہ نے بیان کیا کہ حضرت سائب بن یزید نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت سفیان بن زبیر جو قبیلہ شنوہ کے قابل اعتبار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے چند آدمیوں سے مسجد نبوی کے دروازہ پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے کتا پالا اور اس کا مقصد نہ کھیت کی حفاظت ہو اور نہ ہی بکریوں کی رکھوالی، تو اس کے اعمال میں یومیہ ایک قیراط کم ہوتا جائے گا راوی کا بیان ہے میں نے انہیں کہا کیا یہ بات آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں رب کعبہ اور اس (مسجد شریف) کی قسم۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کسی ضرورت کے بغیر کتے پالنا مکروہ ہے البتہ

كَلْبُ الزَّرْعِ وَالضَّرْعِ وَالصَّيْدُ وَالْحَرْسِ فَلابَأسَ بِهٖ.

بکریوں اور کھیت کی حفاظت کے لئے پالنے میں کوئی مضائقہ نہیں شکار اور چوکیداری کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۸۹۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيُّ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْبَيْتِ الْقَاصِي فِي الْكَلْبِ يَتَّخِذُوْنَهٗ .

قَالَ مُحَمَّدٌ فَهٰذَا لِلْحَرْسِ.

۸۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبدالملک بن میسرہ نے ابراہیم نخعی سے ہم کو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو کتے پالنے کی اجازت دی جن کے گھر آبادی سے دور ہوں۔

امام محمدؒ نے فرمایا یہ اجازت گھروں کو حفاظت کے لئے ہے۔

(۸۹۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلُّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

۸۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ جس شخص نے شکاری کتے یا کھیت کی حفاظت کے علاوہ کتے پالے تو اس کے اعمال کے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

بَاب مَايُكْرَهُ مِنَ الْكَذِبِ وَسُوْءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالنَّمِيْمَةِ

یہ باب جھوٹ، بدگمانی، جاسوسی، اور چغلی کی مذمت کے بیان میں ہے

(۸۹۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْذِبُ امْرَاَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاخَيْرَ فِي الْكَذِبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعِدُهَا وَاَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاجُنَاحَ عَلَيْكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ لَاخَيْرَ فِي الْكَذِبِ فِي جِدٍّ وَلَاهَزْلٍ فَاِنْ وَسِعَ الْكَذِبُ فِي شَيْءٍ فَفِي خَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اِنْ تَدْفَعَ عَنْ نَّفْسِكَ اَوْعَنْ

۸۹۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھوٹ میں کوئی اچھائی نہیں ہے اس نے کہا کیا میں اپنی بیوی سے وعدہ کروں اور اسے کہوں کہ میں فلاں کام کرونگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی گناہ نہیں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مذاقیہ جھوٹ ہو یا واقعۃً اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے اگر جھوٹ کے لئے کوئی گنجائش ہو سکتی ہے تو صرف اس صورت میں کہ اپنی ذات یا اپنے بھائی سے کسی

اَخِيْکَ مُظْلِمَةٌ فَهٰذَا نَرْجُوْا اَنْ لَّا يَكُوْنُ بِهٖ بَاْسٌ.

ظلم کو دور کرنا مقصود ہو امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگی۔

(۸۹۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا.

۸۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے بیان کیا کہ وہ حضرت وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار بدگمانی سے بچو، بدگمانی بدترین جھوٹ ہے لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے پر فخر کرو، کسی سے حسد، بغض اور دوری پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔

(۸۹۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

۸۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اَبُوْ الزِّنَادِ نے اعرج سے بیان کیا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین شخص وہ ہے جو دورخی باتیں کرے۔ ایک شخص سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ اور کہے۔

بَابُ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

یہ باب سوال اور صدقہ کی ذلت سے بچنے کے بیان میں ہے

(۸۹۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِنْفَدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً وَهُوَ خَيْرٌ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

۸۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید لیثی سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ چند انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال طلب کیا آپ نے عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا آپ نے عطا کیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو تھا وہ میں نے تم سے بچا کر نہیں رکھا جو شخص سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے اور جو کوئی غنا کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دیتا ہے جو صبر کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرما دیتا ہے اور جو بھی نعمتیں کسی کو عطا کی گئی ہیں ان میں تمام سے افضل ترین اور وسیع تر نعمت صبر ہے۔

(۸۹۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عَبْدِالْاَشْهَلِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّاقَدِمَ سَاَلَهُ بعدۃ مِنَ الصَّدَقَةِقَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ اَنْ تَحْمَرَّعَیْنَاهُ وَکَانَ مِمَّایُعْرَفُ بِهٖ الغضبَ ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ یَسْاَلُنِیْ مَالَایَصْلِحُ لِیْ وَلَالَهٗ فَاِنْ مَّنَعْتَهٗ کَرِهْتِ الْمَنْعُ وَاِنْ اَعْطَیْتَهٗ اَعْطَیْتَهٗ مَالَایُصْلِحُ لِی وَلَالَهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ لَااَسْئَلُکَ مِنْهَاشَیْئًا اَبَدًا.

۸۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن ابوبکر نے خبر دی کہ ان سے ان کے والد ماجد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالاشہل کے ایک آدمی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا جب وہ واپس آیا تو اس نے صدقہ کے اونٹ میں سے آپ سے طلب کئے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے اور اس کے آثار آپ کے چہرے انور پر نمایا تھے اور آپ کی آنکھیں سرخ ہوگئی آپ نے فرمایا ایسے شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے مانگنا جائز نہیں ہے اور نہ میرا اس کو دینا مناسب ہے اگر میں اس کو منع کرتا ہوں تو یہ بات میرے لئے ناگواری کا باعث ہے اور اگر دیتا ہوں تو ایسی چیز دیتا ہوں جو نہ اس کے لئے مناسب ہے اور نہ میرے لئے اس آدمی نے عرض کیا آئندہ میں آپ سے کبھی ایسا سوال نہیں کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَایَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْطِیَ مِنَ الصَّدَقَةِ غَنِیًّا وَاِنَّمَا نَرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ لِاَنَّ الرَّجُلَ کَانَ غَنِیًّا وَلَوْکَانَ فَقِیْرًا لَاَعْطَاهُ مِنْهَا.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کو دینا جائز نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ مالدار شخص تھا اگر وہ مستحق ہوتا تو آپ ضرور عطاء فرماتے۔

بَاب اَلرَّجُلُ یَکْتُبُ اِلٰی الرَّجُلِ یَبْدَاُبِهٖ

یہ باب خط کی ابتداء کس کلمے سے کی جائے اس کے بیان میں ہے

(۸۹۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدِالْمَلِکِ یُبَایِعُهٗ فَکَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ !اَمَّابَعْدُ لِعَبْدِاللّٰهِ عَبْدِالْمَلِکِ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰهِ

۸۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ انہوں نے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کو بیعت کے لئے اس طرح خط لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد! اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے تم سلامت رہو میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس

الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ وَاُقِرُّلَکَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ عَلٰی سُنَّۃِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَااسْتَطَعْتُ.

کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق میں اپنی استطاعت کے مطابق میں آپ کی بات سننے اور اطاعت کا اقرار کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌلَابَاْسَ اِذَاکَتَبَ الرَّجُلُ اِلٰی صَاحِبِہٖ اَنْ یَّبْدَاَبِصَاحِبِہٖ قَبْلَ نَفْسِہٖ.

امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ آدمی اپنا نام لکھنے سے پہلے مکتوب الیہ کا نام پہلے لکھے۔

(۸۹۹) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ خَارِجَۃِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِعَبْدِاللّٰہِ مُعَاوِیَۃَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ زَیْدِبْنِ ثَابِتٍ.........الخ.

وَقَالَ وَلَابَاْسَ بِاَنْ یَّبْدَاَالرَّجُلُ لِصَاحِبِہٖ قَبْلَ نَفْسِہٖ فِی الْکِتَابِ.

۸۹۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت خارجہ بن زید سے خبر دی کہ زید بن ثابت نے حضرت امیر معاویہ کی طرف اس طرح خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کے نام زید بن ثابت کی طرف سے .... راوی کا بیان ہے کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ الْاِسْتِیْذَانُ

یہ باب اجازت طلب کرنے کے بیان میں ہے

(۹۰۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاصَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّی قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ مَعَھَا فِی الْبَیْتِ قَالَ اِسْتَاْذِنْ عَلَیْھَاقَالَ اِنِّیْ اَخْدِمُھَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَۃً قَا لَ لَاقَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْھَا.

۹۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفوان بن سلیم نے عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں گھر میں داخلہ کے لئے اپنی والدہ ماجدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا میں تو گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر بھی ان سے اجازت لے لو عرض کیا میں تو ان کی خدمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم انہیں ننگا دیکھنا چاہتے ہو اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر اجازت لیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِھٰذَانَاْخُذُ الْاِسْتِیْذَانُ حَسَنٌ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ عَلٰی کُلِّ مَنْ یَّحْرُمُ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ اجازت لے کر داخل ہونا اچھا ہے یہی مناسب ہے کہ ہر اس فرد سے اجازت لے جس

النَّظْرُ اِلٰی عَوْرَتِهٖ وَنَحْوِهَا.

شرمگاہ پر نظر ڈالنا جائز نہیں۔

بَابُ التَّصَاوِيْرُ وَالْجَرَسُ وَمَايُكْرِهُ مِنْهَا

یہ باب تصاویر اور گھنٹی کے بیان میں ہے

(۹۰۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْجَرَّاحِ مَوْلٰی اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيْرُ الَّتِیْ فِيْهَا جَرَسٌ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلٰئِكَةُ.

۹۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے حضرت سالم بن عبداللہ سے خبر دی وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام جراح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قافلے میں گھنٹی کی آواز ہوتی ہے فرشتے ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا نَرٰی وَنسخةٍ نَرٰی فِیْ ذٰلِكَ فِی الْحَرْبِ لِاَنَّهٗ يُنْذَرُبِهِ الْعَدُوُّ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہمارے نزدیک یہ بات جہاد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کیونکہ اس سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے۔

(۹۰۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالنَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیُّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ فَدَعَا اَبُوْطَلْحَةُ اِنْسَانًا يَنْزِعُ غَنْطَاءً تَحْتَهٗ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ لَمْ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَامَاقَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّامَاكَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِیْ.

۹۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عمر بن عبداللہ بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابوالنضر نے حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ وہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی بیمار پرسی کے لئے گئے ان کے پاس سہل بن حنیف بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوطلحہ نے ایک شخص کو بلایا کہ وہ ان کے نیچے سے گدا ہٹا دے حضرت سہل بن حنیف نے پوچھا گدہ کیوں ہٹاتے ہو انہوں نے کہا اس پر تصاویر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ آپ جانتے ہیں، حضرت سہل نے کہا کیا یہ نہیں فرمایا کہ کپڑے پر نقش ونگار کے علاوہ ہوں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں اسی کو پسند کرتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ مَاكَانَ فِيْهِ مِنْ تَصَاوِيْرِ مِنْ بَسَاطٍ يُبْسَطُ اَوْفِرَاشٍ يُفْرَشُ اَوْوِسَادَةٍ فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَايُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ فِیْ

حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے اگر بچھائی جانے والی دری یا فرش منقش ہو یا تکیہ پر ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن پردوں اور لٹکائے جانے والے کپڑوں پر نقش ہیں تو صحیح نہیں ہے

السَّتْرِ وَمَا يُنْصَبُ نَصْبًا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب اَللَّعْبُ بِالنَّرْدِ

یہ باب (جوسر) شطرنج وغیرہ کھیلنے کے بیان میں ہے

(۹۰۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْعَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌلَاخَيْرَبِاللَّعْبِ كُلِّهَا مِنَ النَّرْدِ وَالشَّطْرَنْجِ وَغَيْرِذٰلِکَ.

۹۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں موسیٰ بن میسرہ نے خبردی وہ سعید بن ابوہند سے اوروہ موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شطرنج کھیلا اس نے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی نافرمانی کی۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں شطرنج اور چوسر وغیر کھیلوں میں کوئی بہتری نہیں (یعنی جائز نہیں ہے)۔

باب اَلنَّظْرُاِلَى اللَّعْبِ

یہ باب کھیل دیکھنے کے بیان میں ہے

(۹۰۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااَبُوْالنَّضْرِاَنَّهُ اَخْبَرَهُ مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ صَوْتَ اُنَاسٍ يَلْعَبُوْنَ مِنَ الْحَبَشِ وَغَيْرِهِمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنَ اَنْ تَرٰى لَعِبَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاؤُوَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ وَمَدَّيَدَهُ وَضَعْتُ ذَقْنِیْ عَلٰى يَدِهٖ فَجَعَلُوْايَلْعَبُوْنَ وَاَنَااَنْظُرُقَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسْبُکَ قَالَتْ وَاَسْكُتُ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِیْ حَسْبُکَ قُلْتُ نَعَمْ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَانْصَرَفُوْا.

۹۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ابوالنضر نے بیان کیا کہ انہیں کسی شخص نے بتایا جس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا میں نے عاشورہ کے دن حبشیوں کے کھیلنے کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کیا تم ان کا کھیل دیکھنا پسند کروگی؟ میں نے کہا ہاں تو ان کھیلنے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا وہ آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھلاڑیوں کے درمیان کھڑے ہوگئے آپ نے اپنی ہتھیلی دروازہ پر رکھی اور اپنا ہاتھ لمبا فرمایا میں نے اپنی تھوڑی آپ کے دست مبارک پر رکھ دی وہ لوگ کھیلتے رہے میں دیکھتی رہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہوگیا آپ کے دوتین بار دریافت فرمانے پر میں بھی خاموش رہیں پھر آپ نے فرمایا بس اتنا کافی ہے میں نے کہا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا اور وہ کھلاڑی واپس چلے گئے۔

باب اَلْمَرْاَةُ تَصِلُ شَعْرَهَا قَفَا بِشَعْرِ غَيْرِهَا

(۹۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاءُ كُمْ وَتَنَاوَلُ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآءُ هُمْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ يُكْرَهُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصِلَ شَعْرًا اِلٰى شَعْرِهَا اَوْ تَتَّخِذُ قُصَّةَ شَعْرٍ وَلَا بَاْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّاْسِ اِذَا كَانَ صُوْفًا فَاَمَّ الشَّعْرُ مِنْ شُعُوْرِ النَّاسِ فَلَا يَنْبَغِيْ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

یہ باب عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسروں کے بال ملانے کے بیان میں ہے

۹۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ جس سال حضرت امیر معاویہ حج کے لئے آئے تو مدینہ منورہ کے منبر پر جو خطبہ انہوں ارشاد فرمایا اسے میں نے سنا انہوں نے کہا اے مدینے والوں تمہارے علماء کہاں گئے یہ جملہ کہتے ہی ایک محافظ سے بالوں کا ایک کچھا پکڑا اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عادتوں سے منع کرتے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اسرائیل اس لئے ہلاک کر دیئے گئے کہ ان کی عورتوں نے ایسے معاملے شروع کر رکھے تھے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے عورتوں کے لئے مکروہ ہے کہ وہ دوسری عورتوں کے بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملائیں اور ان سے سر پر جوڑے بنائیں اس جوڑ میں کوئی حرج نہیں جو اون سے بنایا گیا ہو لیکن آدمیوں کو جوڑے بنانا ہر حال میں جائز نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب اَلشَّفَاعَةُ

(۹۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا شِهَابٌ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اُخْتَبِئَ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

یہ باب شفاعت کے بیان میں ہے

۹۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی اس دعا کو امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے لئے محفوظ رکھوں۔

باب اَلطِّيبُ لِلرَّجُلِ

(۹۰۷) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَايَحيىَ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ الْمُفتت الْيَابِسِ.

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ لَابَاْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَلِلْمَيِّتِ اَنْ يَّتَطَيَّبَ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ.

یہ باب آدمی کی خوشبو کے بیان میں ہے

۹۰۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک کستوری کو مل کر خوشبو لگایا کرتے تھے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے زندہ یا مردہ انسان کو خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں امام ابوحنیفہؒ اور یہ ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

باب اَلدُّعَاءُ

(۹۰۸) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَااِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِيْرِمَعُوْنَةَ ثَلٰثِيْنَ غَدَاةٍ يَدْعُوْا عَلٰى رَعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنَسٌ نَزَلَ فِى الَّذِيْنَ قُتِلُوْابِبِيْرِمَعُوْنَةِ قُرْاٰنٌ قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نَسَخَ بَلِّغُوْاقَوْمَنَا اَنَالَقَدْلَقِيْنَا رَبَّنَا وَرَضِىَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

یہ باب دعا کے بیان میں ہے

۹۰۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے روایت کیا وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک ان لوگوں کے لئے بددعا فرمائی جنہوں نے اصحاب بیرمعونہ میں صحابہ کو شہید کردیا تھا قبیلہ رعل ذکوان، لحیان اور عصیہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدعہدی کی تھی حضرت انس نے کہا وہ لوگ جو بیرمعونہ میں شہید ہوئے ان صحابہ کرام کے حق میں قرآن میں آیت نازل ہوئی جسے ہم نے پڑھا تھا مگر بعد میں منسوخ ہوگئی ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے ہیں وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہوئے ہیں۔

باب رَدُّالسَّلَامِ

(۹۰۹) اَخبَرَنَامَالِکٌ اَخبَرَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ الْقَارِئُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُوْلُ مِثْلَ مَايُقَالَ.

یہ باب سلام کے جواب دینے کے بیان میں ہے

۹۰۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوجعفر القاری نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انہیں سلام کہا جاتا تو وہ بھی اسی طرح جواب دیتے یعنی السلام علیکم کا جواب بھی انہیں کلمات میں دیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا لَابَأسَ بِهٖ وَاِنْ زَادَ الرَّحْمَةَ وَالْبَرَكَةَ فَهُوَ اَفْضَلُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ رحمہ اور برکتہ کے کلمات بڑھا دیئے جائیں تو یہ افضل ہے۔

(۹۱۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْا مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ قَالَ وَ اِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعٍ وَّلَا مِسْكِيْنٍ اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَلَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْئَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تُسَاوِمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِ السُّوْقِ اِجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا تَغْدُوْا لِاَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا.

۹۱۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے کہا کہ ان کو طفیل بن ابی بن کعب نے خبر دی، کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس میں آیا جایا کرتا تھا ابن عمران کو لے کر صبح کے وقت بازار جایا کرتے تھے اور ہم جب بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سامان فروخت کرنے والے آدمی کو اور مساکین یا کسی بھی شخص کے پاس سے گزرتے تو سلام کہتے جاتے طفیل بن ابی کعب کہتے ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مجھے بازار لے جانے لگے میں نے کہا آپ بازار میں کیا کرتے ہیں؟۔ نہ کسی دکان پر رکتے ہیں اور نہ ہی کوئی سودا سلف خریدتے ہیں نہ ہی بازار میں کہیں بیٹھتے ہیں آیئے ہم یہیں بیٹھیں اور باتیں کریں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بڑے پیٹ والے ہم تو صرف سلام کرنے جاتے ہیں جس سے بھی ملتے ہیں ہم اسے سلام کرتے ہیں۔

(۹۱۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ.

۹۱۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی یہودی تمہیں سلام کہے تو وہ ''السام علیکم'' کہے تو تم ''علیک'' کہہ دیا کرو۔

(۹۱۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

۹۱۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابونعیم وہب بن کیسان نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کی خدمت میں ایک یمنی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ هٰذَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالُوْا هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِيْ يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوْهُ اِيَّاهُ حَتّٰى عَرَفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ السَّلَامَ انْتَهٰى اِلَى الْبَرَكَةِ.

کہا بلکہ اس میں بھی کچھ مزید اضافہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ اس وقت آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی لوگوں نے بتایا وہ یمنی ہے جو آپ کی خدمت میں آیا کرتا تھا اس کا نام و پتہ بتایا یہاں تک کہا آپ نے ان کو پہچان لیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سلام، وبرکاتہ پر تمام ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفُفْ فَاِنَّ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ اَفْضَلُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو رُک جائے اس لئے کہ فضیلت اسی میں ہے کہ سنت کی پیروی کی جائے۔

بَابُ الدُّعَآءِ

یہ باب دعا کے بیان میں ہے

(۹۱۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَقَالَ رَاٰنِي ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَدْعُوْ فَاُشِيْرُ بِاُصْبُعَيَّ اِصْبَعٍ مِّنْ كُلِّ يَدٍ فَنَهَانِيْ.

۹۱۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا کرتے دیکھا کہ اور میں دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو آپ نے مجھے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہمارا عمل ہے صرف ایک انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۱۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَآءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَرَفَعَهَا اِلَى السَّمَآءِ.

۹۱۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا کہ آدمی کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے کی دعا سے آدمی کے درجات بلند ہو جاتے ہیں اور اس کو سمجھانے کے لئے آپ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

بابُ الرَّجُلُ يَهْجُرُ اَخَاهُ

یہ باب مسلمان بھائی کو ناراض کرنے والے کے بیان میں ہے

(۹۱۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَاوَ يُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُ هُمُ الَّذِيْ يَبْدَءُ بِالسَّلَامِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُ لَايَنْبَغِي الْهِجْرَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۹۱۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے عطاء بن یزید سے روایت کیا وہ حضرت ابوایوب انصاریؓ صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زائد ناراضگی برقرار رکھے اور جب ملے تو ایک دوسرے سے منہ پھیرلیں ان میں بہتر وہی شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز نہیں۔

بابُ الْخُصُوْمَةُ فِي الدِّيْنِ وَالرَّجُلُ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكُفْرِ

یہ باب دینی معاملات میں اور آدمی کا کسی کو کافر کہنے کے بیان میں ہے

(۹۱۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِقَالَ مَنْ جَعَلَ دِيْنَهٗ غَرَضًا لِلْخُصُوْمَاتِ اَكْثَرَ التَّنَقُّلِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَانَاْخُذُلَايَنْبَغِي الْخُصُوْمَاتُ فِي الدِّيْنِ.

۹۱۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے تھے جس شخص نے دینی معاملات کو اپنی خواہش کے مطابق بنایا وہ کبھی کوئی مذہب اختیار کرتا ہے کبھی کوئی مذہب۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ دین کے بارے میں جھگڑا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۹۱۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَاامْرِءٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ

۹۱۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے

فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنبَغِي لِاَحَدٍ مِن اَهلِ الِاسلَامِ اَنْ يَّشْهَدَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهلِ الْاِسلَامِ بِذَنْبٍ اَذْنَبَه بِكُفرٍ اِن عَظَمَ جُرمُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

بھائی کو کافر کہا تو ان میں سے ایک تو کافر ہو جاتا ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کیلئے مناسب نہیں کہ گواہی دے کسی مسلمان پر کسی گالی کی جو اس نے دی ہو اس میں ایک دوسرے کو کافر کہہ دے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اَكْلِ الثُّوْمِ

یہ باب لہسن کھانے کی کراہت کے بیان میں ہے

(۹۱۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِرِيْحِهٖ فَاِذَا اَمَتَهٗ طَبْخًا فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۹۱۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب نے روایت کیا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس درخت سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اور ایک روایت میں "ھذہ الشجرۃ" کی جگہ "الخبیثہ" کا کلمہ آیا ہے۔

امام محمدؒ نے فرمایا لہسن بو کے باعث مکروہ ہے لیکن جب پکالیا جائے تو بو ختم ہو جاتی تو اس کے استعمال میں کوئی کراہت نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی قول ہے۔

بَابُ الرُّؤْيَا

یہ باب خواب دیکھنے کے بیان میں ہے

(۹۱۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يُكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۹۱۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ میں نے حضرت ابوسلمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف پس جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو وہ بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ اپنے دائیں تھوکے اور تعوذ پڑھ کر اس کی بُری تعبیر کے شر سے پناہ مانگے پھر اس کو انشاء اللہ کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

بَاب جَامِعُ الْحَدِيْثِ

یہ باب ایک جامع حدیث کے بیان میں ہے،

(۹۲۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَبَّانٍ عن محمدبن يحيى بن حبان عن عبدالرحمن الاعرج عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ وَعَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ الْمُنَابَذَةُ وَالْمَلَامَسَةُ. وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءُ بِثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ وَاَمَّا الصَّلَاتَانِ فَالصَّلٰوةُ بَعْدَالْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَالصَّلٰوةُ بَعْدَالصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَمَّا الصِّيَامَانِ فَصِيَامُ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

۹۲۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے محمد بن حبان سے خبر دی وہ عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی خرید وفروخت سے دوقسم کا لباس دونمازیں اوردو روزوں سے منع فرمایا ہے۔دوقسم کی ناجائز خرید وفروخت یہ ہے (۱)ملابذہ (۲)ملامسہ دوقسم کا لباس (۱)جس سے شرمگاہ پوشیدہ نہ ہویا نظر آئے(۲) نمازیں (۱)بوقت طلوع (۲)غروب کے جن سے منع فرمایا گیا ہے دوروزے(۱)عیدالفطر (۲)عیدالاضحیٰ کے دنوں کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

امام محمدؒ نے فرمایا ہماراان سب پر عمل ہے اورامام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۲۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِىْ مُخْبِرٌ اَنَّ ابن عُمَرَ قَالَ قَالَ وَهُوَ يُوْصِىْ رَجُلًا لَاتَعْتَرِضْ فِيْمَا لَايَعْنِيْکَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّکَ وَاحْذَرْ خَلِيْلَکَ اِلَّا الْاَمِيْنَ وَلَااَمِيْنَ اِلَّا مَنْ خَشِیَ اللّٰهَ وَلَاتَصْحَبْ فَاجِرًا كی تتعلم تَتَعَلَّمُ مِنْ فُجُوْرِهٖ وَلَاتَفْشِ اِلَيْهِ سِرَّکَ وَاسْتَشِرْ فِی اَمْرِکَ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

۹۲۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ایک شخص نے بیان کرنے والے نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو وصیت کررہے تھے کہ وہ کام نہ کروجس میں تمہارا فائدہ نہیں اپنے دشمن سے بچو اپنے دوست سے ڈرومگر یہ وہ امین ہو امین صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور بد دیانت تاجر کی مجلس سے بچو ایسا نہ ہو کہ اسکی بڑی باتیں تم اپنالو اور نہ ہی اپنے راز کو ظاہر کرو اوراپنے معاملات میں متقی اور پرہیزگاروں سے مشورہ کیا کرو جنہیں خدا کا خوف ہو۔

(۹۲۲) اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ اَخۡبَرَنَا اَبُو الزُّبَيۡرِ الۡمَكِّيّ جَابِرِبۡنِ عَبۡدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنۡ يَّاۡكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَمۡشِى فِى نَعۡلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنۡ يَشۡتَمِلَ الصُّمَاءُ وَيَحۡتَبِىۡ فِى ثَوۡبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنۡ فَرۡجِهٖ.

۹۲۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے نیز ایک جوتی پہن کر چلنے سے سر سے پاؤں تک ایک ہی کپڑا لپیٹ لینے سے اور سُرین کے بل بیٹھنے سے کہ جس سے شرمگاہ کھل جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكۡرَهُ لِلرَّجُلِ اَنۡ يَّاۡكُلَ بِشِمَالِهٖ وَاَنۡ يَّشۡتَمِلَ الصَّمَآءَ وَاشۡتِمَالُ الصَّمَّاءِ اَنۡ يَّشۡتَمِلَ وَ عَلَيۡهِ ثَوۡبٌ فَيَشۡتَمِلُ بِهٖ فَيَنۡكَشِفُ عَوۡرَتَهٗ مِنَ النَّاحِيَةِ الَّتِىۡ تَرۡفَعُ مِنۡ ثَوۡبِهٖ وَكَذٰلِكَ الۡاِحۡتِمَآءُ فِى الثَّوۡبِ الۡوَاحِدِ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں بائیں ہاتھ سے کھانا اور ایک ہی لمبی چادر لپیٹنا مکروہ ہے اشتمال الصماء یہ ہے کہ ایک ہی لمبا کپڑا اس طرح اوڑھے کہ اگر کسی طرف سے ادھر ادھر کرے تو شرمگاہ کھل جائے اسی طرح کہ اس میں بھی شرم گاہ کے کھل جانے کا احتمال ہوتا ہے "احتماء" کا حکم ہے جو ایک ہی کپڑے سے متعلق ہے۔

بَابُ الزُّهۡدُ وَالتَّوَاضُعُ

یہ باب زہد اور تواضع کے بیان میں ہے

(۹۲۳) اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ اَخۡبَرَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنِ دِيۡنَارٍ اَنَّ ابۡنَ عُمَرَ اَخۡبَرَهٗ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاۡتِىۡ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۹۲۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۹۲۴) اَخۡبَرَنَا مَالِكٌ اَخۡبَرَنَا اِسۡحٰقُ بۡنُ عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ اَبِىۡ طَلۡحَةَ اَنَّ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ هٰذِهِ الۡاَحَادِيۡثِ الۡاَرۡبَعَةَ قَالَ اَنَسٌ رَاَيۡتُ عُمَرَ ابۡنَ الۡخَطَّابِ وَهُوَ يَوۡمَئِذٍ اَمِيۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ قَدۡرَقَّعَ بَيۡنَ كَتِفَيۡهِ بِرِقَاعٍ ثَلٰثٍ لِبَدَّ بَعۡضَهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ وَقَالَ اَنَسٌ وَقَدۡ رَاَيۡتُ عُمَرَ يُطۡرَحُ لَهٗ صَاعَ تَمۡرٍ فَيَاۡكُلُهٗ حَتّٰى يَاۡكُلَ حَشۡفَةَ قَالَ اَنَسٌ وَسَمِعۡتُ عُمَرَ ابۡنَ الۡخَطَّابِ يَوۡمًا وَخَرَجۡتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ وَبَيۡنِىۡ وَبَيۡنَهٗ جِدَارٌ وَهُوَ فِىۡ جَوۡفِ الۡحَائِطِ عُمَرُ ابۡنُ

۹۲۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار حدیثیں بیان کیں۔ (۱) حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس زمانہ میں حکمران تھے میں نے دیکھا ان کے کندھوں کے درمیان کرتے کو نیچے اوپر تین پیوند لگے ہوئے تھے۔ (۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ایک صاع کھجور کھالیا کرتے تھے۔ یہاں تک جو عمدہ نہ بھی ہوتیں وہ بھی ہوتیں تو آپ تناول فرمالیتے (۳) حضرت انس نے کہا ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْخَطَّابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَخٍ بَخٍ وَاللّٰهِ يَابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِيَنَّ اللّٰهَ اَوْلَيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ اَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّعَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُالرَّجُلَ كَيْفَ اَنْتَ قَالَ الرَّجُلُ اَحْمَدُاللّٰهَ اِلَيْكَ قَالَ عُمَرُهٰذِهٖ اَرَدْتُ مِنْكَ.

کے ساتھ باہر نکلا یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے وہ باغ کے اندر تھے اور ہمارے درمیان ایک دیوار حائل تھی میں نے انہیں کہا کہ اے خطاب کے بیٹے خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ اللہ تجھے عذاب میں مبتلا کردے۔(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب عنایت فرمایا اور دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب عرض کیا میں تمہارے خدا کی حمد کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

(۹۲۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ اِلَيْنَا بِاَحْظَائِنَا مِنَ الْاَكَارِعِ وَالرُّؤُسِ.

۹۲۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی بھی جانور ذبح کرتے تو آپ ہمیں سری اور پائے بھیج دیتے تھے۔

(۹۲۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَيَقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَيُرِيْدُ الشَّامَ حَتّٰى اِذَا دَنٰى مِنَ الشَّامِ اَنَاخَ عُمَرُوَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ قَالَ اَسْلَمُ فَطَرَحْتُ فَرْوَتِىْ بَيْنَ شِقَّىْ رَحْلِىْ فَلَمَّافَرَغَ عُمَرُعَمَدَاِلٰى بَعِيْرِىْ فَرَكِبَهٗ عَلَى الْفَرْوِ وَرَكِبَ اَسْلَمُ بَعِيْرَهٗ فَخَرَجَايَسِيْرَانِ حَتّٰى لَقِيَهُمَااَهْلُ الْاَرْضِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَقَالَ اَسْلَمُ فَلَمَّا دَنَوْامِنَّااَشَرْتُ لَهُمْ اِلٰى عُمَرَ فَجَعَلُوْايَتَحَدَّثُوْنَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطْمَعُ

۹۲۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے سنا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ملک شام کی طرف نکلا جب ہم ملک شام کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور قضائے حاجت کے لئے اوپر تشریف لے گئے حضرت اسلم کہتے ہیں میں نے اپنی واسکٹ اتار کر کجاوہ پر رکھ دی جب آپ فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو میرے اونٹ کے طرف آئے اور سوار ہو گئے میری گوڈری آپ کے نیچے تھی میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو گیا پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ہمیں ملک شام کے لوگ ملے جو آپ کے استقبال کے لئے باہر آئے ہوئے تھے جب قریب ہوئے تو میں نے اشارے سے بتایا کہ

اَبْصَارَهُمْ اِلٰی مَرَاکِبَ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُمْ یُرِیْدُمَرَاکِبَ الْعَجَمِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہیں لوگ آپس میں سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ لوگ ان سواروں کے انتظار میں ہیں جن کا کوئی حصہ نہیں اس سے آپکی مراد عجمی سواریاتھیں۔(ملک شام والوں کا گمان یہ تھا کہ حضرت عمر اس طرح سادگی اور تواضع کے ساتھ نہیں آئیں گے وہ تو بہترین سواری پر آئیں گے۔)

(۹۲۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍقَالَ کَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ یَاْکُلُ خُبْزًا مَفْتُوْتًا بِسَمَنٍ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ فَجَعَلَ یَاْکُلُ فَیَتَّبِعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ کَاَنَّکَ مُقْفِرٌقَالَ وَاللّٰهِ مَارَاَیْتُ سَمَنًا وَلَارَاَیْتُ اٰکِلًابِهٖ مُنْذُ کَذَاوَکَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَااٰکُلُ السَّمَنَ حَتّٰی یُحْیَی النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَااُحْیُوا.

۹۲۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روٹی گھی میں ٹکڑے کھارہے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو کھانے پر بلایا تو وہ لقمے کے ساتھ پیالے کو صاف کر کے کھانے لگا آپ نے فرمایا تو بھوکا ہے؟ اس نے عرض کیا بڑی مدت سے گھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی گھی کھانے والے کو دیکھا آپ نے یہ سن کر فرمایا اس وقت تک گھی ہرگز نہ استعمال نہیں کروں گا جب تک لوگ پہلے کی طرح آرام سے زندگی بسر نہ کرنے لگیں۔

باب اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ

یہ باب اللہ کی رضاء کے لئے محبت کرنے کے بیان میں ہے

(۹۲۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی السَّاعَةُقَالَ وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَاقَالَ لَاشَیْءَ وَاللّٰهِ اِنِّی لَقَلِیْلُ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنِّی لَاُحِبُّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ.

۹۲۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یارسول قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں کیا میری نمازیں اور روزے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا انسان قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

بَاب فَضْلُ الْمَعْرُوْفِ وَالصَّدَقَةِ

یہ باب عمدہ بات اور صدقہ کی فضیلت کے بیان میں ہے

(۹۲۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااَبُوْ الزِّنَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لِلْمِسْكِیْنَ بِالطَّوَافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةَ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَاالْمِسْكِیْنُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ مَاعِنْدَهُ مَایُغْنِیْهِ وَلَایُطْفِنْ لَهُ فَلْیَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ وَلَایَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ.

قَالَ مُحَمَّدٌهٰذَااَحَقُّ بِالْعَطِیَةِ وَاَیُّهُمَااَعْطَیْتَهُ زَكٰوتَکَ اَجْزَاکَ وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَآئِنَا.

۹۲۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں لوگوں کے دروازوں پر چکر لگائے پھر ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجوریں کوئی دے دے صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ پھر مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس اتنا نہیں جو اسے بے پرواہ کر دے نہ لوگ اسے جانتے ہوں کہ اسے کچھ دیں اور نہ ہی لوگوں سے وہ طلب کرتا ہوں۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ایسا شخص زیادہ مستحق ہے کہ اسے کچھ دے دیا جائے ان میں سے کسی آدمی کو اگر زکوۃ بھی دی جائے تو جائز ہے یہی امام ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۳۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ مَعَاذِبْنِ عمربن سَعْدِ عَنْ مَعَاذٍعَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَانِسَآءَ الْمُؤْمِنٰتِ لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدیکُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ بِكُرَاعِ شَاةٍ مُحْرَقٍ.

۹۳۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم نے معاذ بن سعد بن معاذ سے بیان کیا وہ اپنی دادی صاحبہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے مسلمان عورتیں تم میں سے کوئی اپنی ہمسایہ کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگر وہ بکری کا جلا ہو کھر ہی کیوں نہ دے۔

(۹۳۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْنِ بَجَیْدِالْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْحَارِثِیِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوْالْمَسْكِیْنَ وَلَوْبِظُلْفٍ مُحْرَقٍ.

۹۳۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابو جنید انصاری حارثی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسکین کو دو اگر چہ بکری کا جلا ہوا ایک کھر ہی کیوں نہ ہوں۔

(۹۳۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاسُمَیٌّ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ

۹۳۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سمی نے ابو صالح سمان سے خبر دی وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص

بِطَرِيْقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَبِيْرًا فَنَزَلَ فِيْهَافَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْبَلَغَ هٰذَاالْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِيْرَ فَمَلَا خُفَّهٗ ثُمَّ اَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبُ فَشَكَرَ اللّٰه له فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالُوْايَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَافِي الْبَهَائِمِ لَاَجْرًاقَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ.

کہیں سے گزر رہا تھا اسے پیاس لگی جب وہ کنویں پر پہنچا تو اس نے دیکھا ایک کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے آدمی نے اپنی پیاس کا تصور کرتے ہوئے کہا یہ بھی میری طرح پیاسا ہے چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنی جوتیوں میں پانی بھر کر باہر نکلا جو اپنے منہ سے تھامے ہوئے تھا پھر کتے کو پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی صحابہ نے پوچھا کہ جانوروں کے پانی پلانے میں بھی اجر ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر اس جاندار کو جو جگر تر رکھتا ہے اس کو پانی پلانے میں ثواب ہے۔

بَاب حَقُّ الْجَارِ

یہ باب ہمسائے کے حق کے بیان میں ہے

(۹۳۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عُمَرِبْنَ حَزْمٍ اَنَّ عُمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ لَيُوَرِّثَنَّهٗ.

۹۳۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ مجھے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا کہ ان سے عمرہ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ہمیشہ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں تاکید کی یہاں تک کہ میں محسوس کرنے لگا ممکن ہے ہمسائے کو بھی وارث بنا دیئے جائیں گے۔

بَاب اِكْتِتَابُ الْعِلْمِ

یہ باب علم کے تحریر کے بیان میں ہے

(۹۳۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبْدِالْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ اَنِ انْظُرْ مَاكَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْسُنَّتِهٖ اَوْحَدِيْثِ عُمَرَ اَوْنَحْوِهٰذَافَاكْتُبْهُ لِيْ فَاِنِّيْ قَدْخِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذِهَابَ الْعُلَمَآءِ.

۹۳۴۔ امام مالکؒ نے خبر دی کہ ہم سے یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم کو تحریر کیا کہ آپ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت پاؤ اسی طرح حضرت عمر اور دوسرے اکابر صحابہ کرام کی احادیث کو جو دیکھیں ان کو تحریر کرلیا کریں کیونکہ مجھے علم ختم ہونے اور علماء کرام کے اٹھ جانے کا بڑا خطرہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَلَانَرٰی بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهِ تَعَالٰی.

امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے ہم علم کی کتابت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ الْخِضَابِ

یہ باب خضاب کے بیان میں ہے

(۹۳۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ كَانَ جَلِیْسًا لَّنَا وَكَانَ اَبْیَضَ اللِّحْیَةِ وَالرَّاْسِ فَغَدَا عَلَیْهِمْ ذَاتَ یَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا اَحْسَنُ فَقَالَ اِنَّ اُمِّی عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَی الْبَارِحَةِ جَارِیَتَهَا نُخَیْلَةَ فَاَقْسَمَتْ عَلَی الاصْبُغَنَّ فَاَخْبَرَتْنِی اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ یَصْبُغُ.

۹۳۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے حضرت محمد بن ابراہیم سے خبر دی وہ سلمہ بن عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدالرحمٰن سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث بیٹھے ہوئے تھے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے ایک دن جب صبح کے وقت تشریف لائے تو ان کے بال سرخ تھے صحابہ کرام نے ان سے کہا یہ بہت اچھا معلوم ہو رہا ہے وہ کہنے لگے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے کل ہی رات اپنی باندی نخیلہ کے ہاتھ یہ خضاب بھیجا اور مجھ کو قسم دی کہ اسے ضرور لگاؤ! نیز انہوں نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی خضاب لگایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَانَرٰی بِالْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ وَالْحِنَاءِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا وَاِنْ تَرَكَهُ اَبْیَضَ فَلَابَاْسَ بِذٰلِكَ كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک وسمہ، مہندی اور زرد رنگ کے خضاب کے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر اسے سفید رہنے دیا جائے تو بھی کوئی قباحت نہیں دونوں ہی صورت بہتر ہے۔

بَابُ الْوَلِیِّ یَسْتَقْرِضُ مِنْ مَّالِ الْیَتِیْمِ

یہ باب یتیم کے مال سے قرض لینے کے بیان میں ہے

(۹۳۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ اِنَّ لِیْ یَتِیْمًا وَلَهُ اِبِلٌ فَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ اِبِلِهٖ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ تَبْغِیْ ضَالَّةَ اِبِلِهٖ وَتَهْنُوْا جَرْبَاهَا وَتَلِیْطُ حَوْضَهَا وَتَسْقِیْهَا یَوْمَ وِرْدِهَا فَاشْرَبْ غَیْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَانَاهِكٍ فِیْ حَلْبٍ.

۹۳۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سنا ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اس کے پاس ایک اونٹنی ہے جس سے میں دودھ پیتا ہوں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تم اس کے گمشدہ اونٹ تلاش کرتے ہو اس کی خارش کا علاج کرتے ہو اور اس کے لئے پانی کا حوض صاف رکھتے ہوئے اور ان کو پانی پلاتے رہتے

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا اَنَّ عُمَرَابْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرُوَلِي الْيَتِيمِ فَقَالَ اِنِ اسْتَغْنٰی اِسْتَعَفَّ وَاِنْ افْتَقَرَاَكَلَ بِالْمَعْرُوْفِ قَرْضًا بَلَغَنَا عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ فَسَّرَهٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّافَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ قَرْضًا.

ہوتو تم ان کا دودھ پیتے رہو اس طرح اونٹ کی نسل کو نقصان نہیں ہوگا کے اونٹنی زیادہ دودھ دینے کی وجہ سے ضائع بھی نہیں ہوگی۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ آپ نے یتیم کو پرورش کرنے والے کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اگر وہ مالدار ہے تو یتیم کے مال سے پرہیز کرے اور اگر محتاج ہے تو شرعی ضرورت کے مطابق معروف طریقہ سے بطور قرض کے لے لے۔ حضرت سعید بن جبیر کی روایت میں بھی تفصیل اسی طرح ہے کہ من کان غنیا فلیستعفف..........۔

(۹۳۷) اَخْبَرَسُفْيَانُ ثَوْرِيٌّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَاَنَّ رَجُلًااَتٰی عَبْدَاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَوْصِنِيْ اِلَى الْيَتِيْمِ فَقَالَ لَاتُشْتَرِيَنَّ مِنْ مَّالِهٖ شَيْئًا وَلَاتَسْتَقْرِضْ مِنْ مَالِهٖ شَيْئًا.

۹۳۷۔ سفیان ثوریؒ نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے ابو اسحاق نے صلہ بن زفر سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا کہ مجھے یتیم کے سلسلہ میں کچھ وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا اس کے مال سے نہ کوئی چیز خریدو اور نہ ہی قرض لو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْاِسْتِعْفَافُ عَنْ مَالِهٖ عِنْدَنَا اَفْضَلَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِّنْ فُقَهَائِنَا.

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یتیم کے مال محفوظ رکھنا ہی افضل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر علماء کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب اَلرَّجُلُ يَنْظُرُاِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ

یہ باب مرد کا مرد کے شرمگاہ کو دیکھنے کے بیان میں ہے

(۹۳۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍيَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَااَغْتَسِلُ وَيَتِيْمٌ كَانَ فِيْ حِجْرِ اَبِيْ يَصُبُّ اَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اِذَاطَّلَعَ عَلَيْنَا عَامِرٍ وَنَحْنُ كَذٰلِكَ فَقَالَ يَنْظُرُ بَعْضُكُمْ اِلٰى عَوْرَةِ بَعْضٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ لَاَحْسِبُكُمْ خَيْرًا

۹۳۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ میں اور ایک یتیم جو میرے والد کی پرورش میں تھا غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے ایسی حالت میں حضرت عامر ہمارے قریب سے گزرے تو حضرت عامر کہنے لگے تم ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھ رہے ہو۔ اللہ کی

مِنَّاقُلْتُ قَوْمٌ وُّلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُوْلَدُوْا فِي شَيْءٍ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللّٰهُ لَاظُنُّكُمْ الْخَلْفَ.

قسم میں تو تم کو اپنی ذات سے اچھا سمجھتا تھا کیونکہ تم اسلام میں پیدا ہوئے درو جاہلیت میں نہیں واللہ میں تم کو اچھا گمان نہیں کروں گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَايَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ اِلَّامِنْ ضَرُوْرَةٍ لِمُدَوَاةٍ وَنَحْوِهٖ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کسی بھی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے مگر علاج وغیرہ کی ضرورت کے وقت جائز ہے۔

بَابُ اَلنَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

یہ باب پانی میں سانس لینے کے بیان میں ہے

(۹۳۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ حَبِيْبٍ مَوْلٰى سَعْدِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ اَبُوْسَعِيْدِالْخُدْرِيُّ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ مَرْوَانُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَااَرْوٰى مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدٍقَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَاِنِّيْ اَرَالْقَذَاةَ فِيْهِ قَالَ فَاَهْرِقْهَا.

۹۳۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو خبر دی حضرت ایوب بن حبیب نے جو غلام تھے حضرت سعد بن ابووقاص کے اور ان کو خبر دی ابو مثنیٰ جہنی نے کہ میں ایک دن مروان کے پاس تھا وہاں حضرت ابوسعید بن خدریؓ تشریف لائے مروان انہیں کہنے لگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ پانی میں سانس لینے سے منع فرمایا کرتے تھےحضرت ابوسعید خدری نے تصدیق کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کیا ہم ایک سانس سے سیر نہیں ہوتے تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنے منہ سے برتن الگ کر کے پھر سانس لیا کرو اس نے کہا اگر میں پانی میں تنکے یا مٹی وغیرہ پاؤں تو آپ نے فرمایا تو اس پانی کو گرادیا کرو۔

بَابُ مَايُكْرَهُ مِنْ مُصَاحَفَةِ النِّسَآءِ

یہ باب عورتوں سے مصافحہ کرنے کے بیان میں ہے

(۹۴۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رَقِيْقَةَ اَنَّهَاقَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

۹۴۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ان کو محمد بن منکدر نے امیمہ بنت رقیقہ سے خبر دی کہ میں بہت سی عورتوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو آپ سے

نِسْوَةٍ تُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَانَسْرِقْ وَلَانَزْنِيْ وَلَانَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَانَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَانَعْصِيْكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ .

بیعت ہونے کے لئے آئیں تھیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بیعت کرتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی چوری اور زنا نہیں کریں گی اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہیں لگائیں گی اور احکام شرعیہ کی پابندی کریں گی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا بِاَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَااُصَافِحُ النِّسَآءَ وَاِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِاِمْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْمِثْلُ قَوْلِ لِاِمْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر جس قدر تم استطاعت وقدرت رکھتی ہو عمل کرو ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ہمارے لئے ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں یارسول اللہ آپ اپنا دست اقدس بڑھایئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا میرا سو عورتوں سے خطاب یا ایک عورت کو کہنے کے مثل ہے یا ایک عورت کو کہنا سو عورتوں کو کہنے کے مترادف ہے۔

بَاب فَضَائِلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل کے بیان میں ہے

(۹۴۱) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ.

۹۴۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے کہا بیشک انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب سے سنا وہ حضرت سعید بن ابو وقاص سے کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں میرے لئے ماں باپ دونوں کو جمع کیا۔ (آگے حدیث میں اس کی وضاحت آرہی ہے آپ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم قربان ہو)

(۹۴۲) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَاتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۴۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر روانہ فرمایا بعض نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ان کی سپہ سالاری

وَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِي اِمْرَاتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِّلْاِمْرَةِ بِهٖ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ.

پر اعتراض کرتے ہو جبکہ اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو واللہ وہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق ہیں حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں اس بات سننے کے بعد حضرت اسامہ بن زید مجھے تمام صحابہ کرام سے زیادہ محبوب تر ہو گئے۔

(۹۴۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِيْ بْنُ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زُهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهٗ فَاخْتَارَ الْعَبْدُ مَاعِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَقَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ.

۹۴۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالنضر عمر بن بن عبداللہ بن معمر کے آزادکردہ غلام سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یعنی ابن حسنین سے بیان کیا وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا کی زینت پسند کرے یا اللہ کی بارگاہ میں چلا آئے بندہ نے وہی اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ پاس سے ہے یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ رونے لگے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں صحابہ کرام تعجب سے کہنے لگے ہمارے اس بزرگ کو کیا ہوا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک آدمی کی خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا ہے اور یہ کہتے ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جبکہ جنہیں اختیار دیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

وقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَلَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر مال و دولت اور رفاقت کے اعتبار سے میری سب سے زیادہ خدمت کرنے والے ہیں۔ اگر میں کسی کو خلیل منتخب کروں تو وہ ابوبکر ہیں لیکن اسلام میں بھائی چارگی ہے اور مسجد کی طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کر دی جائے۔

(۹۴۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ ثَابِتَ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ

۹۴۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے اسماعیل بن محمد بن ثابت انصاری سے خبر دی کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری نے کہا یا رسول اللہ مجھے ہلاکت کا خطرہ ہے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْخَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْهَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَااللّٰهُ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَبِمَالَمْ نَفْعَلْ وَاَنَاامْرُءٌ اُحِبُّ الْحَمْدُوَنَهَانَاعَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَنَاامْرُءٌ اُحِبُّ الْجَمَالَ وَنَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَاَنَارَجُلٌ جَهِيْرُ الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاثَابِتُ اَمَّاتَرْضٰى اَنْ تَعِيْشَ حَمِيْدًا وتُقْتَلَ شَهِيْدًا اَوْتُدْخَلَ الْجَنَّةَ.

آپ نے فرمایاوہ کیسے؟اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے روکا ہے جس کا کام کو کیا نہ ہو اس پر اپنی تعریف کو پسند نہ کریں اور میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے،اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر سے روکا ہے جبکہ مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی آواز سے بلند آواز کرنے سے بھی منع کیا ہے ۔اور ایسا آدمی ہوں جس کی آواز بلند ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثابت کیا تو پسند نہیں کرتا کہ تو اس طرح زندگی بسر کرے کہ تیری تعریف ہو اور تو قتل کیا جائے تو شہادت کا درجہ پائے اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے بیان میں ہے

(۹۴۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَارَبِيْعَةُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَآئِنِ وَلَابِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِالْقَطَطِ وَلَابِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةٍ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَسِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَسِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةٍ وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرًابَيْضَآءَ.

۹۴۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ربیعہ نے ابوعبدالرحمٰن سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے نہ پست قد تھے اور نہ چونے کی طرح سفید تھے نہ گندمی رنگ نہ آپ کے بال زیادہ گھنگھر تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطاء فرمایا آپ نے مکہ مکرمہ میں دس سال اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ساٹھ برس کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا اس وقت تک آپ کے سراقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

بَابُ قَبْرِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ ذٰلِكَ

یہ باب روضہا قدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے مستحب اعمال کے بیان میں ہے

(۹۴۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ

۹۴۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار

دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِىْ اَنْ يَّفْعَلَهُ اِذَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَاْتِى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نے جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی مدینہ طیبہ سے باہر جاتے یا واپس آتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ پر حاضری دیتے اور درود وسلام پڑھتے اور دعا کرتے پھر گھر جاتے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں جب بھی کوئی مدینہ طیبہ آئے تو اس کے لئے روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری ضروری ہے۔

بَاب اَلْحَيَآءُ

یہ باب حیا کے بیان میں ہے

(۹۴۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِىْ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَّكُوْنَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيْهِ.

۹۴۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت علی بن حسین یرفعہ سے خبر دی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان فرماتے ہیں کہا آپ نے فرمایا آدمی کے اسلام کے حسن کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں ہر مسلمان کے لئے یہی مناسب ہے کہ بے ہودہ باتوں کو چھوڑ دے۔

(۹۴۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ الزُّرَقِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْحَةَ الرُّكَانِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ اَلْحَيَآءُ.

۹۴۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سلمہ بن صفوان رزقی نے یزید بن طلحہ رُکانی سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر دین کے لئے ضابطہ اخلاق ہے اور اسلام کا ضابطہ اخلاق حیاء ہے۔

(۹۴۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ.

۹۴۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں کسی راوی نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی آدمی کے پاس سے گزر ہوا وہ اپنے بھائی کو حیاء کی نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ و اس لئے کہ حیاء اسلام کا حصہ ہے۔

باب حَقُّ الزَّوجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۹۵۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيدٍاَخْبَرَنِى بَشِيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ حُصَيْنَ بْنَ مُحْصِنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمَّتَهُ لَهُ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهَا زَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا اَذَاتُ زَوْجٍ اَنْتِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا كَيْفَ اَنْتِ لَهُ فَقَالَتْ مَاالُوهُ اِلَّامَاعَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَانْظُرِىْ اَيْنَ اَنْتِ مِنْهُ فَاِنَّمَا هُوَجَنَّتُکِ اَوْنَارُکِ.

یہ باب خاوند کے حقوق کے بیان میں ہے

۹۵۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے خبر دی کہ ان سے بشیر بن یسار نے روایت کی کہ وہ حصین بن محصن سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی صاحبہ نے کہا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں حضور نے کچھ دریافت فرمایا وہ بولیں کہ آپ نے دریافت کیا کیا تمہارا نکاح ہوچکا ہے؟ کہا ہاں! وہ اپنے گمان میں کہتی ہیں کہ حضور نے پھر فرمایا کہ تمہارا خاوند سے کیسا سلوک ہے؟ عرض کیا جو مجھ سے بن پڑتا ہے کوتاہی نہیں کرتی سوائے ان باتوں کے جس کی مجھے طاقت نہیں ہوتی حضور نے فرمایا تمہارا دھیان کدھر ہے؟ دیکھو وہی تمہارے لئے جنت اور جہنم ہے۔

باب حُقُّ ضِيَافَةِ

(۹۵۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاسَعِيْدُبْنُ الْمُقْبِرِىّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحِ الْكَعْبِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِااللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَمَاكَانَ بَعْدَذٰلِکَ فَهُوَصَدَقَةٌ وَلَايَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوىٰ عِنْدَهُ حَتّٰى يُخْرِجَهُ.

یہ باب مہمان نوازی کے بیان میں ہے

۹۵۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں سعید بن مقبری نے ابوشریح کعبی سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی خاطر تواضع ایک دن رات کرے اور مہمانداری تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے نیز مہمان کے لئے جائز نہیں کہ میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہرے کہ وہ اس کو مشقت میں مبتلا کردے۔

باب تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

(۹۵۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ

یہ باب چھینکنے والے کے جواب کے بیان میں ہے

۹۵۲۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ

اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَرَبْنَ حَزْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَشَمِّتْهُ ثُمَّ اِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ اِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَهٗ اِنَّکَ مَضْنُوْکٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ لَاۤاَدْرِیْ بَعْدَالثَّلٰثَةِ وَالرَّابِعَةِ.

بن ابوبکر بن عمرو بن حزم نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو چھینک آئے تو سننے والے جواب دے پھر آئے تو جواب دے اور اگر پھر آئے تو جواب نہ دے کیونکہ یہ زکام کی وجہ سے ہے حضرت عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں یہ کلمات (کہ جواب نہ دے) مجھے یاد نہیں کہ تیسری بار میں فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ میں۔

بَابُ الْفِرَارُمِنَ الطَّاعُوْنِ

یہ باب طاعون سے بھاگنے کے بیان میں ہے

(۹۵۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُنْکَدِرِاَنَّ عَامِرَبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَاالطَّاعُوْنَ رِجْزٌاُرْسِلَ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَوْاُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ شَکَّ اِبْنُ الْمُنْکَدِرِفِیْ اَیُّهُمَاقَالَ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَاتَدْخُلُوْاعَلَیْهِ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْاَرْضِ فَلَاتَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ.

۹۵۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن منکدر نے خبر دی کہ انہیں عامر بن ابووقاص اور انہیں اسامہ بن زید نے بیان کیا "کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلوں پر بھی نازل ہوتا تھا یا بنی اسرائیل پر" راوی کو ان دونوں باتوں پر شک ہے کہ کونسی بات آپ نے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور نہ ہی جہاں یہ وباء پھیل چکی ہو وہاں سے بھاگو۔

قَالَ مُحَمَّدٌهٰذَاحَدِیْثٌ مَعْرُوْفٌ قَدْرَوٰی عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ فَلَابَاْسَ اِذَاوَقَعَ بِاَرْضٍ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَااِجْتِنَابًا لَهٗ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں یہ مشہور حدیث ہے جو متعدد حضرات صحابہ نے بیان کی ہے اس لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جہاں طاعون ہو وہاں پھیلا ہوا احتیاط کرتے ہوئے نہ جائیں۔

بَابُ الْغِیْبَةُ وَالْبُهْتَانُ

یہ باب غیبت اور بہتان کے بیان میں ہے

(۹۵۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاالْوَلِیْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَیَّادٍاَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

۹۵۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ولید بن عبداللہ بن صیاد نے بتایا کہ انہیں مطلب بن عبداللہ بن حَنْطَبْ مخزومی نے خبر دی کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

رَجُلًاسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغِيْبَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَذْكُرَمِنَ الْمَرْءِ مَايُكْرَهُ اَنْ يَّسْمَعَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ حَقًّاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاقُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ الْبُهْتَانُ.

تم ایسی بات کرو جو سننے والے کو بری لگے عرض کیا یا رسول اللہ اگر چہ وہ سچی ہو آپ نے فرمایا اگر تم نے جھوٹ کہا تو وہ تو بہتان ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاخُذُ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يَّذْكُرَ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمُ الزَّلَّةَ تَكُوْنُ مِنْهُ مِمَّايُكْرَهُ فَاَمَّا صَاحِبَ الْهَوٰى الْمُتَعَالِنُ بِهَوَاهُ الْمُتَعَرَّفِ وَالْفَاسِقُ الْمُتَعَالِنَ بِفِسْهِ فَلَابَأْسَ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَيْنِ بِفِعْلِهِمَا فَاِذَاذَكَرْتَ مِنَ الْمُسْلِمِ مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَالْبُهْتَانُ وَهُوَالْكِذْبُ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے مناسب نہیں کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایسی کمزوریوں کو ظاہر کرے جو اسے ناپسند ہوں البتہ جو خواہشات کا غلام ہو اور حرص وطمع کے سلسلہ میں مشہور ہو اور اعلانیہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہو تو ان دونوں کی حرکات قبیحہ کو بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور مسلمان کے متعلق ایسی باتیں بیان کیا جائے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو وہ بہتان اور جھوٹ ہے۔

بَابُ النَّوَادِرُ

یہ باب نادر باتوں کے بیان میں ہے

(۹۵۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوالزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِغْلِقُوْا الْبَابَ وَاَوْكُواالسِّقَاءَ وَاكْفُؤُالْاِنَاءَ اَوْخَمِّرُ والْاِنَاءَ وَاطْفُوالْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَفْتَحُ غَلْقًا وَلَايَحِلُّ وِكَاءً وَلَايَكْشِفُ اِنَاءً وَاِنَّ الْفُوَيْسَقَةَ تَضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ.

۹۵۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابوالزبیر مکی نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو گھر کا دروازہ بند کر دو مشک کا منہ باندھ دو برتن ڈھانپ کر رکھو نیز کپڑے سے باندھو چراغ کو گل کر دو اس لئے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا ہے اور شیطان بند مشک نہیں کھولتا اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے چوہے لوگوں کے گھر جلا دیتے ہیں۔

(۹۵۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَااَبُوْالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَاجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًاوَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ.

۹۵۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم کو ابوزناد نے اعرج سے یہ خبر دی وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان ایک انتڑی سے کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔

(۹۵۷) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاصَفْوَانُ بْنُ سَلِیْمٍ یَرْفَعُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالَّذِیْ یُجَاهِدُفِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْکَلَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَوَیَقُوْمُ اللَّیْلِ.

۹۵۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں صفوان بن سلیم نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور مساکین کی خدمت کرنے والا اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو جہاد میں مصروف ہے یا اس روزے دار کی طرح ہوتا ہے جو دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات کو عبادت مصروف ہوتا ہے۔

(۹۵۸) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنِیْ ثَوْرُبْنُ زَیْدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ مَوْلٰی اَبِیْ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِکَ.

۹۵۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ثور بن زید دیلمی نے بتایا وہ ابو مطیع کے غلام ابوالغیث سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۹۵۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَامُحَمَّدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَبْنِ یَسَارٍ اَبَاالْحُبَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَیْرًایُصِبْ مِنْهُ

۹۵۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن صعصعہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعید بن یسار ابوالحباب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تکلیف میں مبتلاء کردیتا ہے۔

(۹۶۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ اِبْنَیْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَعَنْ اِبْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشُّوْمَ فِی الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ.

۹۶۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے سالم اور حمزہ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں ان سے خبر دی وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست عورت، محل اور گھوڑے میں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌاِنَّمَا بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ الشُّوْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ.

امام محمدؒ نے فرمایا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اگر بالفرض محال ہوتی ہے تو محل، گھوڑے اور عورت میں ہوسکتی ہے۔

(۹۶۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰہِ ابْنِ دِیْنَارٍقَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَبِالسُّوْقِ عِنْدَدَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَۃَ فَجَاءَ رَجُلٌ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَہٗ وَلَیْسَ مَعَہٗ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرَ الرَّجُلِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یُّنَاجِیَہٗ فَدَعَاعَبْدُاللّٰہِ بْنِ عُمَرَرَجُلًااٰخَرَ حَتّٰی کُنَّااَرْبَعَۃًقَالَ فَقَالَ لِیْ وَلِلرَّجُلِ الَّذِیْ دَعَا اِسْتَرْخِیَا شَیْئًا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَایَتَنَاجیٰ اِثْنَانِ دُوْنَ اَحَدٍ۔

۹۶۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبردی وہ کہتے ہیں کہ میں بازار میں خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور میرے کان میں سرگوشی کرنا چاہی جب کہ میرے اوراس کے علاوہ اورکوئی نہیں تھاتو حضرت عبداللہ بن عمرنے ایک اورشخص کوبلایا یہاں تک کے ہم چارہوگئے پھرحضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھے اور چوتھے شخص سے کہاتم ذراہٹ جاؤ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ دوآدمی ایک شخص کواکیلا چھوڑکرسرگوشی نہ کریں۔

(۹۶۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَۃِ شَجَرَۃٌ لَایَسْقُطُ وَرَقُھَا وَاِنَّھَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَاھِیَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَاالنَّخْلَۃُقَالَ فَاسْتَحْیَیْتُ فَقَالُوْا حَدِّثْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھِیَ قَالَ اَلنَّخْلَۃُقَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ بِالَّذِیْ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِالْبَوَادِیْ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ عُمَرُوَاللّٰہِ اَنْ تَکُوْنَ قُلْتَھَااَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ کَذَاوَکَذَا۔

۹۶۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ ایک ایسا درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہ مسلمان کے مثل ہے مجھے بتایئے وہ کون سادرخت ہے؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں سوچ وبچار کرنے لگے مگرمیرے دل میں خیال آیا وہ کھجورکادرخت ہے مگرمیں نے حیاء کیوجہ سے عرض نہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہی فرمایئے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاوہ کھجورکادرخت ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابیان ہے کہ میں جب یہ بات اپنے والد سے بیان کیا کہ میرے دل میں یہی خیال پیدا ہواتھاتواس پرسیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرتم بتادیتے تومجھیاتنے اتنے مال سے بھی یہ بات زیادہ پسند تھی۔

(۹۶۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍقَالَ قَالَ اِبْنُ عُمَرَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَاللّٰہُ لَھَاوَاَسْلَمَ

۹۶۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبردی کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ قبیلہ بنی غفارکی اللہ مغفرت کرے قبیلہ اسلم اللہ

سَالِمُهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّتٌ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

سلامتی عطا فرمائے اور قبیلہ عصیہ نے بھی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے۔

(۹۶۴) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا حِيْنَ تَبَايَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْهَا اسْتَطَعْتُمْ.

۹۶۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ ہم آپ کے ارشادات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے پھر آپ ہمیں فرماتے اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔

(۹۶۵) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحٰبِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ يُصِيْبُكُمْ مِثْلَ اَصَابَهُمْ.

۹۶۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اصحاب حجر کے بارے میں فرمایا کہ تم اس عذاب دی گئی قوم (کے علاقوں) کی طرف نہ جاؤ مگر یہ کہ خوف سے روتے ہوئے اگر رونا نہ آئے تو ادھر نہ جاؤ مبادا کہ تم عذاب آجائے جیسے ان پر آیا تھا۔

(۹۶۶) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْمَعْلُوْمَةِ الْمَعْرُوْفَةِ اَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ لَا يَشُکُّ مَنْ رَاٰهُ اَنْ يَّدْخُلَ لِسُوْءٍ غَيْرِ اَنَّ الْجُدُرَ تُوَارِيْهِ.

۹۶۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے ابومخیر سے خبر دی کہ کہ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کی اس مشہور و معروف نشانی کو بیان کرتے پایا کہ تم کسی شخص کو گھر میں داخل ہوتے دیکھو اور دیکھنے والے کو کسی برائی کا شک وغیرہ نہ ہو کہ وہ شخص کسی برائی کے ارادے سے داخل ہوا ہے سوائے اس کے کہ جو دیواروں کا پردہ ہے

(۹۶۷) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِىْ عَمِّىْ اَبُوْسُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ اِلَيْهِ اِلَّا النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ.

۹۶۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں میرے چچا ابوسہیل نے خبر دی اس نے کہا میں نے اپنے والد ماجد کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے میں نماز کی اذان کے سوا کسی چیز کو نہیں دیکھتا۔

(۹۶۸) اَخْبَرَنَا مَالِکٌ اَخْبَرَنِىْ مُخْبِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ اُنَسّٰى لِاَسُنَّ.

۹۶۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ مجھے کسی راوی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بھول میری سنت کے لئے ہے۔

(۹۶۹) اَخْبَرَنَامَالِکٌ بْنُ اَنَسٍ اَخْبَرَنَا اِبْنُ شِهَابِ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عُتْبَةَ اَنَّهٗ رَایٰ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلِیْقًا فِی الْمَسْجِدِوَاضِعًااِحْدٰی یَدَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی.

۹۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے خبر دی وہ عبادہ بن تمیم سے اور وہ اپنے چچا عتبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ مسجد میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے مسجد میں سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔

(۹۷۰) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَااِبْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَابْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ کَانَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ.

۹۷۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب نے روایت نقل کی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر عمل فرماتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَانَرٰی بِهٰذَابَاْسًا وَهُوَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَرَحِمَهُ اللّٰہ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح لیٹنے میں کوئی قباحت نہیں ہے حضرت امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۷۱) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍقَالَ قِیْلَ لِعَائِشَةَؓ لَوْدُفِنْتِ مَعَهُمْ قَالَ قَالَتْ اِنِّیْ اِذًالَاَنَاالْمُبْتَدِئَةُ بِعَمَلِی.

۹۷۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ آپ ان کے ساتھ دفن ہونے کی وصیت فرمادیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) آپ نے فرمایا میں ایسا عمل کرنے میں پہلی قرار پاؤں گی (سب کی یہی رائے ہوئی گی)۔

(۹۷۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ قَالَ قَالَ سَلَمَةُلِعُمَرَبْنِ عَبْدِاللّٰہِ مَاشَانُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَمْ یُدْفَنْ مَعَهُمْ فَسَکَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْهِ قَالَ اِنَّ النَّاسَ کَانُوْایَوْمَئِذٍمُتَشَاغِلِیْنَ.

۹۷۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت سلمہ نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا۔ کیا وجہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ دفن نہیں کئے گئے وہ خاموش رہے اس کے دوبارہ سوال کرنے پر آپ نے فرمایا لوگ اس وقت فتنے میں گھرے ہوئے تھے۔

(۹۷۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَازَیْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

۹۷۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ارشاد عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسل

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَقٰی شَرَّاِثْنَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ وَاَعَادَذٰلِکَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ مَنْ وَقٰی شَرَّاِثْنَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ وَادَّعَاهُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مَنْ وَقٰی شَرَّاِثْنَتَیْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَابَیْنَ لِحْیَةٍ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْهِ.

م نے فرمایا جوشخص دو چیزوں کے شر سے بچ گیا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا یہ بات آپ نے تین بار فرمائی کہ جو شخص دو چیزوں کے شر سے بچ گیا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا ایک وہ جو دو جبڑوں کے درمیان میں (زبان) ہے دوسرے جو دورانوں کے درمیان (شرم گاہ) ہے۔

(۹۷۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَقُوْلُ لَاتُکْثِرُوْا وَالْکَلَامُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُکُمْ فَاِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِیْ بَعِیْدٌمِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلٰکِنْ لَاتَعْلَمُوْنَ وَلَاتَنْظُرُوْا فِی ذُنُوْبِ النَّاسِ کَاَنَّکُمْ اَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِیْهَا کَاَنَّکُمْ عَبِیْدٌ فَاِنَّمَاالنَّاسُ مُبْتَلًی وَمُعَاف فَارْحَمُوْااَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمِدُوا اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَی الْعَافِیَةِ.

۹۷۴۔ امام مالکؒ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کریں کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی کا باعث ہوتا لیکن تمہیں معلوم نہیں تم لوگوں کے گناہوں کو ایسے نہ دیکھو کہ ان کا ارتکاب کرنے والے تم ہو بلکہ ایسا دیکھو کہ تم اللہ تعالیٰ کے غلام ہو لوگ خطا کار ہونے کے باوجود انہیں معاف کر دیا جاتا ہے پس گناہوں میں مبتلا لوگوں کے لئے ہدایت کی دعا مانگو! اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤ کہ اس نے تمہیں عافیت میں رکھا ہوا ہے۔

(۹۷۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنِیْ سُمَیٌّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَاقَضٰی اَحَدُکُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ.

۹۷۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سمی نے بیان کیا وہ ابوصالح بن سمان سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفر عذاب ہے جو تمہیں کھانے پینے اور سونے سے روکتا ہے لہٰذا جب تم اپنا سفری مقصد پورا کر چکو تو جلد اپنے گھر واپس آجاؤ۔

(۹۷۶) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ لَوْعَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًااَقْوٰی عَلٰی هٰذَاالْاَمْرِ مِنِّیْ لَکَانَ اَنْ اُقَدَّمَ فَیُضْرَبُ عُنُقِیْ اَهْوَنُ عَلَیَّ فَمَنْ وَّلِیَ هٰذَاالْاَمْرَ بَعْدِیْ

۹۷۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ خلافت کے لئے جو مجھ سے زیادہ مضبوط ہے اور مجھے ہی مقدم کیا جارہا ہے تو میرے لئے یہ بات آسان تھی کہ میری گردن ماردی جائے

فَلْيَعْلَمْ اَنَّ سَيُرَدُّهُ عَنْهُ الْقَرِيْبُ وَالْبَعِيْدُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ لَاُقَاتِلَ النَّاسَ عَنْ نَفْسِي.

اور جو شخص میرے بعد خلافت کا بوجھ اٹھائے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اسے اپنوں اور غیروں کے اعتراضات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ واللہ! اگر میں ہوتا تو الزامات کا ہر ممکن سامنا کرتا۔

(۹۷۷) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنِيْ مُخْبِرٌ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لَاشَوْكَ فِيْهِ وَهُمُ الْيَوْمَ شَوْكٌ لَاوَرَقَ فِيْهِ اِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوْكَ وَاِنْ نَقَدْتَّهُمْ نَقَدُوْكَ.

۹۷۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں کسی سے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس نے حضرت ابودرداءؓ سے بیان کیا وہ فرماتے تھے پہلے تو لوگ پتے کی طرح تھے ان میں کوئی کانٹا نہیں تھا لیکن اب کانٹے ہی کانٹے ہیں کوئی پتہ نہیں اگر تم انہیں ان کے ہی حال پر چھوڑ دو گے تو تجھے نہ چھوڑیں گے اور اگر تم ان کی اصلاح کرتا ہے تو وہ تم پر الزامات لگائیں گے۔

(۹۷۸) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلُ النَّاسِ اِخْتَتَنَ وَاَوَّلُ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلُ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَارَبِّ مَاهٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَارٌ يَااِبْرَاهِيْمُ قَالَ يَارَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا.

۹۷۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے شخصیت ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی ابتداء کی اور سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے ختنہ کرایا مونچھیں کٹوائیں اور انہیں کے بال سب سے پہلے سفید ہوئے انہوں نے کہا الٰہی یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ابراہیم یہ وقار ہے عرض کیا یا اللہ پھر میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۹۷۹) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْبِطُ مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشِي مَا شِيًا عَلَيْهِ ثَوْبٌ اَسْوَدُ.

۹۷۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے کہا کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب سے سنا کہ وہ ایک شخص سے روایت کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گویا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہرشہ پہاڑی سے اتر رہے ہیں وہ کالا لباس پہنے ہوئے ہیں۔

(۹۸۰) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنْ يُّقْطَعَ

۹۸۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کی زمین ان میں تقسیم کر دی جائے انہوں نے عرض

لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلِهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَةً فَاصْبِرُوْ حَتّٰی تَلْقُوْنِیْ۔

کیا واللہ ہم نہیں لیں گے جب تک ہمارے قریشی بھائیوں میں اتنی ہی مقدار میں تقسیم نہ فرمائیں انہوں نے یہ کلمات تین بار دہرائے تو آپ نے فرمایا عنقریب تم دیکھو گے یہ لوگ دینوی اسباب واموال میں سبقت لے جائیں گے تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے آملنا۔

(۹۸۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِئٍ مَانَوٰی فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَأَةٍ يَتَزَوَّجهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَاِلَيْهِ۔

۹۸۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبردی کہ مجھے محمد بن ابراہیم التمی نے خبردی کہ میں نے علقمہ بن وقاص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص وہی پائے گا جیسے اس کی نیت ہوگی جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی جس نے کسی عورت سے شادی کے لئے کوشش کی تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

بَابُ الْفَارَةُ تَقَعُ فِی السَّمَنِ

یہ باب چوہے کا گھی میں گرنے کے بیان میں ہے

(۹۸۲) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِی سَمَنٍ فَمَاتَتْ قَالَ خُذُوْهَا وَمَاحَوْلَهَا مِنَ السَّمَنِ فَاطْرَحُوْهُ۔

۹۸۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابن شہاب نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے خبردی وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا جو گھی میں مرجائے؟ آپؐ نے فرمایا اس چوہے اور اس کے اطراف میں سے گھی کا نکال دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُاِذَاكَانَ السَّمَنُ جَامِدًا اُخِذَتِ الْفَارَةُ وَمَاحَوْلَهَا مِنَ السَّمَنِ فَرُمِیَ بِهٖ اُكِلَ مَاسِوٰی ذٰلِكَ مِنَ السَّمَنِ وَاِنْ كَانَ

حضرت امام محمد فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے اطراف کا گھی پھینک دیا جائے اور باقی استعمال میں کرلیا جائے اور اگر گھی پگھلا ہو تو اس سے کچھ نہ کھایا

ذَائِبًا لَايُؤكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَاسْتُصْبِحَ بِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

جائے چراغ وغیر اس سے جلایا جاسکتا ہے۔اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

باب دِبَاغُ الْمَيْتَةِ

یہ باب مردار کے چمڑے کو رنگنے کے بعد استعمال کرنے بیان میں ہے

(۹۸۳) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَزِيْد بِنِ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا زَيْدُبْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَادُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْطَهُرَ.

۹۸۳۔ اما مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے ابووعلہ مصری سے حدیث بیان کی وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑا جب (دباغت) رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔

(۹۸۴) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَازَيْدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَاَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِالْمَيْتَةِ اِذَادُبِغَتْ.

۹۸۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن عبداللہ بن قسیط نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے خبر دی وہ اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جب مردہ جانور کا چمڑا رنگا جائے تو اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

(۹۸۵) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلٰى لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا اِنْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَاقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَامَيْتَةٌقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا.

۹۸۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ سے خبر دی کہ آپ کا ایک مردہ بکری کے قریب سے گزر ہوا جو ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام کو دی گئی تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم اسے کے چمڑے سے فائدہ حاصل کرسکتے تھے ؟لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو مردہ ہے آپ نے فرمایا اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌوَبِهٰذَانَاْخُذُ اِذَادُبِغَ اِهَابُ الْمَيْتَةِ فَقَدْطَهُرَ وَهُوَذَكَاتُهُ وَلَابَاْسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے جب مردہ جانور کا چمڑا رنگا جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے یہی اس کی پاکی ہے اس سے

وَلَابَاْسَ بِبَيْعَتِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

میں کوئی ممانعت ہے حضرت ابوحنیفہؒ اور ہمارے عام فقہاء کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

یہ باب پچھنے لگوانے کے بیان میں ہے

(۹۸۶) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُالطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ.

۹۸۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی اور ان کو حمید طویل نے انس بن مالک سے خبر دی کہ ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے ان کو ایک صاع کھجوریں عنایت فرمائیں اور ان کے مالک کو ارشاد فرمایا اس کے ٹیکس میں کمی کردیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ لَابَاْسَ اَنْ يُّعْطِىَ الْحَجَّامَ اَجْرًا عَلٰى حَجَّامَتِهٖ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ پچھنے لگانے والے کو اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۸۷) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمَمْلُوْكُ وَمَالُهٗ لِسَيِّدِهٖ لَايُصْلِحُ الْمَمْلُوْكُ اَنْ يُّنْفِقَ مِنْ مَّالِهٖ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَكْتَسِىَ اَوْيُنْفِقَ بِالْمَعْرُوْفِ.

۹۸۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت نافع نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ غلام اور اس غلام کا مال اس کے مالک کا ہے اور غلام کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس میں سے خرچ کرے سواء کھانے، پینے، پہننے، یا عموماً معروف طریقہ پر استعمال کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّهٗ يُرَخِّصُ لَهٗ فِى الطَّعَامِ الَّذِىْ يُوْكَلُ اَنْ يُّطْعِمَ مِنْهُ وَفِىْ عَارِيَةِ الدَّابَةِ وَنَحْوِهَا فَاَمَّاهِبَةُ دِرْهَمٍ اَوْدِيْنَارٍ اَوْكِسْوَةِ ثَوْبٍ فَلَاوَهُوَقَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ کہ کھانے پینے کی چیزوں میں سے کسی کو کھلا دے یا سواری یا اس قسم کی کوئی چیز عاریتاً دے تو دے سکتا ہے ہاں، روپیہ پیسہ کپڑا وغیرہ کسی کو ہبہ نہیں کرسکتا یہی امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(۹۸۸) اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ تِسْعُ صِحَافٍ يَبْعَثُ بِهَااِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاكَانَتِ الطُّرْفَةُ اَوِالْفَاكِهَةُ اَوِالْقَسَمُ وَكَانَ يَبْعَثُ بِاٰخِرِهِنَّ صَفْحَةً اِلٰى

۹۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس نو پلیٹیں تھیں (کیونکہ آپ کی نو ہی بیویاں تھیں) جب گوشت، پھل یا کوئی اور تحفہ بھیجنا ہوتا تو ان میں رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بھیجا کرتے آخری پلیٹ حضرت ام

حَفْصَةِ فَاِنْ كَانَ قِلَّةٌ اَوْنُقْصَانٌ كَانَ بِهَا.

المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیجتے تاکہ ان کی یا نقصان واقع ہوتو ان کے حصہ میں ہو (کیونکہ وہ اپنی بیٹی تھیں)۔

(۹۸۹) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍاَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ يَعْنِى فِتْنَةُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَهْلِ الْبَدْرِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتْ فِتْنَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ اَحَدٌفَاِنْ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ لَمْ يَبْقَ بِالنَّاسِ طِبَاخٌ.

۹۸۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں خبردی یحیی بن سعید نے انہوں نے حضرت سعید بن مسیّب سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے حضرت عثمانؓ فتنہ ظاہر ہوا تو اصحاب بدر میں کوئی باقی نہیں تھا پھر فتنہ حرہ کا ظہور ہوا تو اصحاب حدیبیہ سے کوئی نہ بچا اور اگر اب تیسرا فتنہ واقع ہوا تو لوگوں میں کوئی اہل عقل باقی نہیں ہے۔

(۹۹۰) اَخْبَرَنَامَالِكٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُالَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ.

۹۹۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے خبردی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس کے ماتحت جتنے لوگ ہوں گے ان کے بارے اس سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا اور عام لوگوں پر سربراہ مملکت ان کا نگہبان ہے اس سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَامْرَاَةُ الرَّجُلِ رَاعِيَةٌ عَلٰى مَالِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا وَهِىَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَعَبْدُالرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ.

آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا بیوی اپنے شوہر اور بچوں کی نگرانی ہے اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی اسی طرح غلام اپنے مالک کے اموال کا نگہبان ہے اس سے اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے جائے گا۔ بہرحال تم میں سے ہر ایک نگران ہے لہٰذا ہر نگران سے اس کے زیر نگرانی رہنے والوں کے بارے میں اس سے باز پرس ہوگی۔

(۹۹۱) اَخْبَرَنَامَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْغَادِرَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غُدْرَةُ فُلَانٍ.

۹۹۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمرؓ سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن دھوکہ دینے والے کے لئے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا یہ اس کا دھوکہ ہے۔

(۹۹۲) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَانَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَیْلُ فِی نَوَاصِیْھَاالْخَیْرُاِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ.

۹۹۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک برکت ہے۔

(۹۹۳) اَخْبَرَنَامَالِکٌ اَخْبَرَنَاعَبْدُاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ رَاٰہُ یَبُوْلُ قَائِمًا.

۹۹۳۔ اما مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبردی کہ انہوں نے ایک شخص کودیکھا کہ وہ کھڑے کھڑے پیشاب کررہاتھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌلَابَاْسَ بِذٰلِکَ وَالْبَوْلُ جَالِسًا اَفْضَلُ.

امام محمدؒ فرماتے ہیں اسی مسئلہ میں کوئی قباحت نہیں مگر افضل یہی ہے کہ پیشاب بیٹھ کرکیاجائے۔

(۹۹۴) اَخْبَرَنَامَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَاتَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِسُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَمَانَھَیْتُکُمْ عَنْہُ فَاجْتَنِبُوْہُ.

۹۹۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبردی وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جب میں تجھے چھوڑ دوں تو تم بھی مجھے چھوڑ دیا کرو کیونکہ پہلی قومیں سوالات کی کثرت اورانبیاء کرام علیہم السلام کے بےادبی اور گستاخی کے باعث ہلاک ہوئیں پس جس سے میں تمہیں روک دوں اس سے باز رہو۔

(۹۹۵) اَخْبَرَنَامَالِکٌ حَدَّثَنَااَبُوالزِّنَادِعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ اِبْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ نَزَعَ ذُنُوْبًا اَوْذُنُوْبَیْنِ وَفِی نَزْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُلَہٗ.

۹۹۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے خبردی کہ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایامیں نے حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کوخواب میں دیکھا کہ انہوں نے ایک یادوڈول کھینچااوران کے کھینچنے میں کمزوری کے آثار پائے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

ثُمَّ قَامَ عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَہٗ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

پھر حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) ڈول کھینچنے کے لئے کھڑے ہوئے میں نے لوگوں میں ایسا باہمت اورقوی شخص نہیں دیکھا وہ ڈول کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے جانوروں کے حوض بھی بھر لئے۔

باب اَلتَّفسِيرُ

یہ باب تفسیر قرآن کے بیان میں ہے

(۹۹۶) اَخبَرَنَامَالِكٌ اَخبَرَنَادَاوٗدُ بنُ الحُصَينِ عَن اَبِى يَربُوعِ المَخزُومِىِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيدَبنَ ثَابِتٍ يَقُولُ اَلصَّلٰوةُ الوُسطٰى صَلٰوةُ الظُّهرِ.

۹۹۶۔ اما مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں ابویربوع مخزومی نے داود بن حصین سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سناوہ فرماتے تھے کہ صلوۃ وسطیٰ سے ظہر کی نماز مراد ہے۔

(۹۹۷) اَخبَرَنَامَالِكٌ اَخبَرَنَازَيدُبنُ اَسلَمَ عَن عَمرِوابنِ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنتُ اَكتُبُ مُصحَفًا لِحَفصَةَ زَوجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَت اِذَابَلَغتَ هٰذِهِ الاٰيَةَ فَاٰذِنِّى فَلَمَّا بَلَغتُهَااٰذَنتُهَا فَقَالَت حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الوُسطٰى وَالصَّلٰوةِ العَصرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ.

۹۹۷۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہم سے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے قرآن کریم لکھا کرتا تھا انہوں نے فرمایا جب تم ” حافظو علی الصلوات والصلوۃ الوسطی “ پر پہنچوں تو مجھے بتاناپس جب میں اس آیت پر پہنچا تو عرض کیا آپ نے فرمایا لکھو۔ ”حافظوا علی الصلوۃ“ والصلوۃ الوسطی اس سے مرادعصر کی نماز ہے اور کھڑے رہواللہ کے سامنے باآدب۔

(۹۹۸) اَخبَرَنَامَالِكٌ اَخبَرَنَازَيدُبنُ اَسلَمَ عَنِ القَعقَاعِ بنِ حَكِيمٍ عَن اَبِى يُونُسَ مَولٰى عَائِشَةَقَالَ اَمَرَتنِى اَن اَكتُبَ لَهَا مُصحَفًا قَالَت اِذَابَلَغتَ هٰذِهِ الاٰيَةَ فَاٰذِنِّى حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِالوُسطٰى فَلَمَّا بَلَغتُهَااٰذَنتُهَا وَاَمَلَت عَلٰى حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الوُسطٰى وَصَلٰوةُ العَصرِ وَقُومُوالِلّٰهِ قَانِتِينَ سَمِعتُهَا مِن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

۹۹۸۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبردی کہ ہمیں زید بن اسلم نے قعقاع بن حکیم سے روایت کیا انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزادکردہ غلام ابویونس سے کہ انہوں نے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے قرآن کریم لکھومزید یہ بھی فرمایا جب اس آیت ” حافظوا علی الصلوات والصلوۃالوسطی “ پر پہنچوں تو مجھے اطلاع دیناپس جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ نے مجھے لکھوایا ” والصلوۃ العصر وقوموا للّٰہِ قانتین“۔ نیز فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سنا ہے۔

(۹۹۹) اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ اَخۡبَرَنَا عَمَّارَةُ بۡنُ صَیَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِیۡدَبۡنَ بۡنَ الۡمُسَیَّبِ یَقُوۡلُ فِی الۡبَاقِیَاتِ الصّٰلِحٰتِ قَوۡلُ الۡعَبۡدِ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔

۹۹۹۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں خبر دی عمارہ بن صیاد اورانہوں نے حضرت سعیدبن مسیّب سے روایت کیا کہ انہوں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا الباقیات الصالحات سے یہ مراد ہے کہ بندہ جب یہ کہے سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔

(۱۰۰۰) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَا اِبۡنُ شِهَابٍ وَسُئِلَ عَنِ الۡمُحۡصَنَاتِ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَمِعۡتُ سَعِیۡدَابۡنَ الۡمُسَیَّبِ یَقُوۡلُ هُنَّ ذَوَاتُ الۡاَزۡوَاجِ وَیَرۡجِعُ ذٰلِکَ اِلٰی اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا۔

۱۰۰۰۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ ان سے ''المحصنات من النساء'' کی تفسیر دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیّب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''وہ خاوند والی عورتیں ہیں'' اسی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام فرمایا ہے۔

(۱۰۰۱) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَامُحَمَّدُبۡنُ اَبِیۡ بَکۡرِ بۡنِ عَمۡرِوبۡنِ حَزۡمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخۡبَرَهُ عَنۡ عَمۡرَةَ بِنۡتِ عَبۡدِالرَّحۡمٰنِ عَنۡ عَائِشَةَ زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَاقَالَتۡ مَارَاَیۡتُ مِثۡلَ مَارَغِبَتۡ هٰذِهِ الۡاُمَّةُ عَنۡ هٰذِهِ الۡاٰیَةِ وَاِنۡ طَائِفَتَانِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا فَاِنۡ بَغَتۡ اِحۡدٰهُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡءَ اِلٰی اَمۡرِ اللّٰهِ فَاِنۡ فَاءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ۔

۱۰۰۱۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں محمد بن ابو بکر بن عمر بن حزم نے خبر دی کہ ان کے والد نے انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے خبر دی کہ انہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے اس امت کو اس آیت ''وان طائفتان من المؤمنین ...... سے زیادہ کسی حکم سے روگردانی کرتے نہیں دیکھا ''اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ شروع کر دیں تو تم ان میں صلح کرادو۔ اگر ان میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو سرکشی کرنے والے گروہ سے لڑائی کرو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی طرف لوٹ آئیں اگر وہ لوٹ آئیں تو تم ان کے درمیان انصاف سے صلح کرادو۔

(۱۰۰۲) اَخۡبَرَنَامَالِکٌ اَخۡبَرَنَایَحۡیَی بۡنُ سَعِیۡدٍ عَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ الۡمُسَیَّبِ فِیۡ قَوۡلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَلزَّانِیۡ لَایَنۡکِحُ اِلَّازَانِیَةً اَوۡمُشۡرِکَةً وَالزَّانِیَةُ لَایَنۡکِحُهَا اِلَّازَانٍ اَوۡمُشۡرِکٌ قَالَ وَسَمِعۡتُهُ یَقُوۡلُ اِنَّهَا قَدۡ نُسِخَتۡ هٰذِهِ الۡاٰیَةُ

۱۰۰۲۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید نے روایت کیا کہ حضرت سعید بن مسیّب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں ''الزانی لاینکح ......یعنی زانی زانیہ سے نکاح کرے اور مشرکہ سے۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیّب

بِالَّتِیْ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ.

سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے جو اس کے بعد ہے پھر انہوں نے پڑھا "وانکحوا الامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم" اور تم بیوہ عورتوں سے نکاح کرو اور صالحین غلاموں اور باندیوں سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لَا بَاْسَ بِتَزَوُّجِ الْمَرْاَةِ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَجَرَتْ وَاَنْ یَتَزَوَّجَهَا مَنْ لَمْ یَفْجُرْ.

امام محمدؒ نے فرمایا اسی پر ہمارا عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء فرماتے ہیں کہ اس عورت سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ وہ عورت فاجرہ ہو اور آدمی نیک صالح ہو۔

(۱۰۰۳) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِكُمْ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ لِلْمَرْاَةِ وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّكِ عَلَیَّ كَرِیْمَةٌ وَاِنِّیْ فِیْكِ لَرَاغِبٌ وَاِنَّ اللّٰهَ سَائِقٌ اِلَیْكِ رِزْقًا وَنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

۱۰۰۳۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا "ولا جناح علیکم ...." جو عورت اپنی خاوند کی وفات کے بعد ایام عدت میں ہو تو اسے کوئی شخص اس طرح کہے تو میرے لئے ایک نعمت ہے۔ مجھے تم سے رغبت والفت ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رزق عطا فرمائے (اس طرح کنایۃً نکاح کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے صاف طور سے کہنا جائز نہیں ہے) تو اس طرح کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۱۰۰۴) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَیْلُهَا.

۱۰۰۴۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہم سے نافع نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ دلوک شمس سے مراد سورج کا ڈھلنا ہے۔

(۱۰۰۵) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ ابْنُ الْحُصَیْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ یَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَیْلُهَا وَغَسَقِ اللَّیْلِ اِجْتِمَاعُ اللَّیْلِ وَظُلْمَتِهٖ.

۱۰۰۵۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں داود بن حصین نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرماتے تھے کہ دلوک الشمس سے سورج کا ڈھلنا مراد ہے اور غسق اللیل سے مراد رات اور اس کا اندھیرے کا جمع ہونا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ دُلُوْكُهَا غُرُوْبُهَا

امام محمدؒ نے فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود

وَ كُلٌّ حَسَنٌ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ دلوک سے سورج کا غروب ہو جانا مراد ہے۔ اور یہ تمام اقوال عمدہ ہے۔

(۱۰۰۶) اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاط قِيْرَاطٍ قال فعملت اليهود ثم قال من يعمل لى من نصف النهار الى العصر على قِيْرَاط قِيْرَاط فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاط ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ.

۱۰۰۶۔ امام مالکؒ نے ہمیں خبر دی کہ ہمیں عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان فرمائی کہ بیشک انہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری عمریں اس قدر ہے جیسے عصر اور مغرب کا درمیانی وقفہ ہوتا ہے تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے مزدور کو کام پر لگایا اور کہا کہ کون ہے جو میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے بدلے یہ کام کرے یہود نے کام کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے عصر تک کام کرے؟ نصاریٰ نے ایک قیراط کے بدلے عصر تک کام کیا پھر اس شخص نے کہا دو قیراط کے بدلے نماز عصر سے مغرب تک کون ہے جو میرے لئے کام سرانجام کرے؟۔ سن لو وہ لوگ تم ہی ہو جو عصر کا نماز سے مغرب تک دو قیراط کے بدلے کام کرتے ہو۔

اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ. قَالَ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهُ فَضْلِيْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یہودی بگڑ گئے اور کہنے لگے ہم نے زیادہ کام سرانجام دیا مگر مزدوری کم ملی اس شخص نے کہا کیا میں نے تمہارے حق میں کسی قسم کی کمی کی ہے؟ یہود ونصاریٰ نے جواب دیا نہیں اس۔ نے کہا یہ میری طرف سے احسان ہے میں جس پر چاہوں احسان کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ تَاخِيْرَ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهُ جَعَلَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ اِلَى الْعَصْرِ اَكْثَرَ مِمَّا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ

امام محمد نے فرمایا یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر کا تاخیر سے پڑھنا جلد پڑھنے سے افضل ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ظہر اور عصر کے درمیان جو وقفہ ہے وہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ سے زیادہ ہے۔

عَجَّلَ الْعَصْرَ كَانَ مَابَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ اَقَلُّ مِمَّابَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ.
فَهٰذَاالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى تَاخِيْرِالْعَصْرِ وَتَاخِيْرُ الْعَصْرِ اَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيْلِهَا مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَقَوْلُ اَبِى حَنِيْفَةَ وَالْعَآمَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَارَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَجْمَعِيْنَ.

لہٰذا یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ نماز عصر تاخیر سے پڑھنا جلد پڑھنے سے بہتر ہے جب تک سورج سفید اور صاف رہے اور اس میں زردی پیدا نہ ہوچکی ہو۔امام ابوحنیفہؒ اور ہمارے دوسرے فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

ربناتقبل منا انک انت السمیع العلیم.وتب علینا انک انت تواب الرحیم

فقط
محمد حسین صدیقی
استاذ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی۔
یکم مئی ۲۰۰۰ء